جدید نظرثانی شدہ ایڈیشن

قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند اور تحقیقی لغت

منتخب لغات القرآن

آخری پندرہ پارے مکمل

- قرآنِ کریم کے منتخب کلمات کی تشریح و تحقیق
- الفاظ کی لغوی، صرفی تحقیق اور نحوی ترکیب کا ذخیرہ
- حسبِ ضرورت تفسیری مباحث کا تذکرہ
- ایک ایسی قرآنی لغت جس سے استفادہ کرنا نہایت آسان ھے

تالیف
مولانا مفتی محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی
اُستاذِ تفسیر و ادب دارالعلوم دیوبند، ھند

دارالہدیٰ

منتخب لغات القرآن

آخری پندرہ پارے مکمل

پارہ (۱۶) سے پارہ (۳۰) تک قرآنِ کریم کی سورتوں اور
آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند اور تحقیقی لغت

جلد دوم

تالیف
مولانا مفتی محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی
استاذ تفسیر وادب دارالعلوم دیوبند

دارالہدیٰ

کتاب کا نام ——— منتخب لغات القرآن

تاریخ اشاعت ——— جنوری ۲۰۱۰ء

مطبع ——— احباب دار الہدیٰ

ناشر ——— دار الہدیٰ

Room #8 شاہ زیب ٹیرس

نزد مقدس مسجد، اردو بازار کراچی۔

موبائل: +92-322-2179295

+92-321-7816019

+92-321-9271217

ای میل: info@mbi.com.pk

ویب سائٹ: www.mbi.com.pk



پاروں اور سورتوں کی فہرست



قرآنی شخصیات کی فہرست

قرآنِ کریم میں بیان کئے ہوئے اکثر انبیاء علیہم السلام کے مختصر حالات جلد اول میں لکھ دیئے گئے ہیں۔

کلماتِ بابرکت

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوری دامت برکاتہم

استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

نحمده و نصلي على رسوله الكريم

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ یہ ایسی مبارک کتاب ہے جس نے سیکڑوں علوم وفنون کو وجود بخشا ہے۔ قرآنی علوم ومعارف قیامت تک تاریک دلوں کو منور کرتے رہیں گے۔ قرآن عظیم کے بنیادی مقاصد میں سے اس کو پڑھ کر سمجھنا اور اس سے ہدایت حاصل کرنا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے بارے میں ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ اور ﴿هُدًى لِّلنَّاسِ﴾ ارشاد فرمایا ہے۔

قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے الفاظ کے معانی کو سمجھنا ضروری ہے، کیوں کہ الفاظ ہی کے ذریعہ معانی تک رسائی ہوتی ہے۔

قرآن فہمی کی مبارک کوشش کے سلسلے کی ایک سنہری کڑی منتخب لغات القرآن ہے۔ جو قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند اور تحقیقی لغت ہے۔ جس میں قرآن پاک کے منتخب کلمات کی تشریح اور توضیح ہے۔ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کے ساتھ نحوی ترکیب کا مختصر ذخیرہ ہے۔ اور حسبِ ضرورت تفسیری مباحث کا گلدستہ ہے۔ یہ ایک ایسی لغت ہے جس سے استفادہ کرنا نہایت آسان ہے۔

بلاشبہ قرآنِ عظیم کی خدمت ایک عظیم سعادت ہے۔ میں اس مبارک خدمت پر عزیزم مولانا محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی استاذ دارالعلوم دیوبند کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک اس کتاب کو قبولیت سے نوازیں اور مؤلف کو مزید علمی خدمات کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یارب العالمین۔

ریاست علی غفرلہ

خادم تدریس دارالعلوم دیوبند

۲؍ذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ

حرفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ.

اب سے چار سال پہلے ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۰۰۵ء میں میری کتاب منتخب لغات القرآن جلد اول منظر عام پر آئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس کو مقبولیت عطا فرمائی۔ حضرات اساتذۂ کرام نے حوصلہ افزائی فرمائی، اور دعاؤں سے نوازا۔ اور شائقینِ علوم قرآن نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا اور جلد دوم لکھنے کے بارے میں بہت اصرار کیا۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے اس نے محض اپنے فضل وکرم سے جلد دوم کو مکمل کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ پڑھنے والوں کو اس سے نفع عطا فرمائیں۔ اور مؤلف کے لئے اس کو صدقۂ جاریہ اور اجر وثواب کا ذریعہ بنائیں (آمین یارب العالمین)

اس کتاب میں راقم الحروف نے جو کچھ لکھا ہے وہ مستند مفسرین کے افادات کی روشنی میں لکھا ہے۔ اور کتابوں کے حوالے بھی درج کردیئے ہیں، تاکہ حضرات قارئین ضرورت کے وقت اصل عبارت کی طرف رجوع کرسکیں۔ منتخب لغات القرآن کی خصوصیات کو میں جلد اول میں تفصیل سے لکھ چکا ہوں۔ جو صاحب اس کی خصوصیات کو دیکھنا چاہیں، وہ جلد اول کے مقدمہ میں ملاحظہ فرمالیں۔

میں نے ترجمۂ قرآنِ کریم حضرت مولانا نیاز احمد صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سابق استاذ جامعہ احیاء العلوم مبارک پور اعظم گڑھ اور تفسیر جلالین حضرت مولانا محمد عمر صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سابق استاذ جامعہ احیاء العلوم مبارک پور اعظم گڑھ اور تفسیر بیضاوی حضرت مولانا عبد الاحد صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ سابق استاذ تفسیر وحدیث دار العلوم دیوبند سے پڑھی ہے، میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ میرے تمام اساتذۂ کرام اور میرے والدین محترمین اور میرے بھائیوں اور بہنوں اور میرے تمام معاونین اور محسنین کو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت دونوں جہان میں کامیاب فرمائیں اور اپنی شان عالی کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین یا ربّ العالمین۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا ۞ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

محمد نسیم بارہ بنکوی
استاذ تفسیر وادب دار العلوم دیوبند
ضلع سہارن پور، یو، پی، انڈیا

۱۳/ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۰/اپریل ۲۰۰۹ء

بروز جمعہ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ پارہ(۱۶)

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

آیت نمبر	
۷۵	اَلَمْ اَقُلْ: کیا میں نے نہیں کہا (ا) ہمزہ استفہام انکار کے لئے ہے۔ اس میں (لَمْ) کے ذریعہ نفی ہوئی، پھر ہمزۂ انکار کے ذریعہ نفی کی نفی ہوگئی۔ اور نفی کی نفی سے اثبات ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے کہا (لَمْ اَقُلْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد متکلم، مصدر قَوْل ہے۔
۷۵	لَنْ تَسْتَطِيْعَ: آپ ہرگز طاقت نہیں رکھیں گے (لَنْ تَسْتَطِيْعَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن مستقبل، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِطَاعَةٌ اور مادہ ط و ع ہے۔
۷۶	لَاتُصٰحِبْنِيْ: آپ مجھ کو اپنے ساتھ نہ رکھئے (لَاتُصَاحِبْ) باب مفاعلة سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُصَاحَبَةٌ ہے۔ (نِیْ) اس کے شروع میں نون وقایہ اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۷۷	اِنْطَلَقَا: وہ دونوں (حضرت موسیٰ اور حضرت خضر) چلے (اِنْطَلَقَا) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِنْطِلَاقٌ ہے۔
(۷۷)	قَرْيَةٍ: گاؤں، آبادی۔ جمع: قُرٰی۔ اس سے مراد انطاکیہ شہر ہے (تفسیر جلالین)
۷۷	اِسْتَطْعَمَا: ان دونوں (حضرت موسیٰ اور حضرت خضر) نے کھانا طلب کیا، باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْتِطْعَامٌ ہے

آیت نمبر ۷۷ — أَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا: ان لوگوں (انطاکیہ والوں) نے ان دونوں کی مہمانی کرنے سے انکار کردیا (أَبَوْا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبَاءٌ ہے۔ یہ لفظ خلافِ قیاس باب فتح سے استعمال ہوتا ہے (أَنْ يُضَيِّفُوا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَضْيِيفٌ ہے۔ اس میں أَنْ مصدریہ کی وجہ سے نون جمع ساقط ہوگیا ہے (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۷۷ — يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ: وہ (دیوار) گرا چاہتی ہے، وہ (دیوار) گرا چاہتی تھی (يُرِيدُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرَادَةٌ ہے (أَنْ يَنْقَضَّ) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقِضَاضٌ اور مادہ ق، ض، ض ہے۔

۷۸ — أُنَبِّئُكَ: میں آپ کو خبر دوں گا (أُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۷۸ — تَأْوِيلٌ: تعبیر، تفسیر، حقیقت۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تاویل کا ترجمہ "حقیقت" کیا ہے (بیان القرآن) یہ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ أَوْلٌ ہے، جس کے معنی لوٹنے کے ہیں۔

۷۹ — السَّفِينَةُ: کشتی، اس کی جمع: سُفُنٌ ہے۔

۷۹ — مَسَاكِينُ: چند محتاج لوگ۔ اس کا واحد: مِسْكِينٌ ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ مسکین کا اطلاق ایسے شخص پر جائز ہے جس کے پاس نصاب کے مطابق مال نہ ہو یا ضرورت اصلی سے زائد نہ ہو (تفسیر مظہری)

۷۹ — أَنْ أَعِيبَهَا: کہ میں اس (کشتی) کو عیب دار بنا دوں (أَنْ أَعِيبَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عَيْبٌ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع سَفِينَةٌ ہے۔

آیت نمبر

۸۰ اَنْ یُّرْهِقَهُمَا: کہ وہ (لڑکا) ان دونوں (ماں باپ) کو عاجز کر دے۔ کہ وہ (لڑکا) ان دونوں کو آمادہ کرے (اَنْ یُّرْهِقَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْهَاقٌ ہے (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَبَوَیْنِ یعنی والدین ہے۔

۸۰ طُغْیَانًا: سرکشی، شرارت، اس کا مادہ: ط غ ی ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۸۱ زَکٰوةً: پاکیزگی۔ اس کا مادہ: ز ك و ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۸۱ رُحْمًا: محبت، شفقت، مہربانی۔ یہ باب سمع سے مصدر ہے۔ تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۸۲ اَنْ یَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا: کہ وہ دونوں (یتیم لڑکے) اپنی جوانی کو پہنچ جائیں (اَنْ یَّبْلُغَا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے۔ اَنْ مصدریہ کی وجہ سے نون تثنیہ ساقط ہو گیا ہے (اَشُدَّهُمَا) اَشُدٌّ کے معنی طاقت اور قوت کا زمانہ۔ اس کا واحد شَدٌّ ہے۔ جیسے فَلْسٌ کی جمع: اَفْلُسٌ اور بعض حضرات نے کہا کہ یہ واحد ہے جو جمع کے وزن پر ہے (تفسیر مظہری)

۸۳ ذِی الْقَرْنَیْنِ: اس کے لغوی معنی دو سینگوں والا (ذِیْ) حالت جر میں ہے۔ حالت رفع میں (ذُوْ) استعمال ہوتا ہے، اس کے لغوی معنی "والا" (اَلْقَرْنَیْنِ) قَرْنٌ کا تثنیہ ہے۔ اس کے معنی سینگ کے ہیں۔ ذوالقرنین ایک صالح عادل بادشاہ کا لقب ہے۔ تفسیر بیضاوی اور تفسیر کبیر میں اس کا نام اسکندر رومی اور اسکندر یونانی لکھا ہے۔ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں اپنی کتاب قصص القرآن میں بڑی تفصیل سے بحث کی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہاں ذوالقرنین سے مراد فارس کا وہ بادشاہ ہے

آیت نمبر	
۸۳	جس کو یہودی خورس، یونانی سائرس، فارسی گورش اور عرب کیخسرو کہتے ہیں۔ اس کا زمانہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بہت بعد انبیاء بنی اسرائیلمیں سے حضرت دانیال علیہ السلام کا زمانہ ہے (معارف القرآن بحوالہ قصص القرآن) ذو القرنین مشرق اور مغرب کی آبادی کے آخری حصہ میں پہنچے۔ ان کے ملکوں کو فتح کیا۔ اور ان میں عدل وانصاف قائم کیا۔ مشرق ومغرب کے علاوہ جانب شمال میں پہاڑی علاقہ تک سفر کیا۔ پھر وہاں دو پہاڑوں کے درمیان لوہے کی ایک عظیم الشان دیوار بنائی جس کی وجہ سے اس علاقہ کے لوگ یاجوج وماجوج کے ظلم وستم سے محفوظ ہو گئے۔
۸۳	سَاَتْلُوْا: ابھی میں بیان کروں گا (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے (اَتْلُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تِلَاوَۃٌ ہے۔
۸۴	مَکَّنَّالَہٗ: ہم نے ان کو حکومت دی (مَکَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْکِیْنٌ ہے۔
۸۴	سَبَبًا: سامان، (سَبَبٌ) کے معنی ذریعہ، واسطہ اور سامان کے ہیں۔ اَلسَّبَبُ کُلُّ مَا یُتَوَسَّلُ بِہٖ اِلٰی شَیْءٍ (مفردات امام راغب) اس کی جمع: اَسْبَابٌ ہے۔
۸۵	اَتْبَعَ سَبَبًا: وہ یعنی ذو القرنین (مغرب کی طرف) ایک راہ پر ہو لئے (اَتْبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ ہے (سَبَبٌ) کے معنی جس طرح ساز وسامان کے ہیں، اسی طرح راہ اور منزل کے بھی ہیں۔ سَبَبًا ای مَنْزِلًا وَطَرِیْقًا (ابن جریر عن مجاہدؒ)
۸٦	مَغْرِبَ الشَّمْسِ: سورج کے غروب ہونے کی جگہ (مَغْرِبٌ) غُرُوْبٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے (شَمْسٌ) کے معنی سورج۔ جمع: شُمُوْسٌ ہے۔

آیت نمبر	
۸۶	عَیْنٍ حَمِئَةٍ: سیاہ چشمہ، اس سے مراد سیاہ کیچڑ ہے۔ عَیْنٍ حَمِئَةٍ ای طِیْنٍ اَسْوَدَ (ابن جریر عن ابن عباسؓ) عَیْنٌ کے معنی چشمہ، پانی جاری ہونے کی جگہ۔ جمع: عُیُوْنٌ (حَمِئَةٍ) کیچڑ والا (چشمہ) حَمَأٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔
۸۷	عَذَابًا نُّكْرًا: سخت عذاب، سخت سزا (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: اَعْذِبَةٌ (نُكْرًا) نَكَارَةٌ مصدر سے فُعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کے معنی سخت اور شدید کے ہیں۔
۸۹	اَتْبَعَ سَبَبًا: وہ یعنی ذوالقرنین (مشرق کی طرف) ایک راہ پر ہو لئے (اَتْبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ ہے (سَبَبٌ) کے معنی جس طرح ساز و سامان کے ہیں۔ اسی طرح راہ اور منزل کے بھی ہیں۔ سَبَبًا ای مَنْزِلًا وَّطَرِيْقًا (ابن جریر عن مجاہدؒ) اس کی جمع: اَسْبَابٌ ہے۔
۹۰	مَطْلِعَ الشَّمْسِ: سورج کے طلوع ہونے کی جگہ۔ (مَطْلِعٌ) طُلُوْعٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ اس کی جمع مَطَالِعُ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۹۰	سِتْرًا: پردہ، آڑ۔ جمع: سُتُوْرٌ اور اَسْتَارٌ ہے۔
۹۳	بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ: وہ یعنی ذوالقرنین دو پہاڑوں کے درمیان پہنچے (بَلَغَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے (السَّدَّيْنِ) سَدٌّ کا تثنیہ حالت جر میں ہے، اس کے معنی دو چیزوں کے درمیان آڑ، یہاں پہاڑ مراد ہے، اَلْمُرَادُ بِالسَّدَّيْنِ هٰهُنَا جَبَلَانِ (تفسیر مظہری)
۹۴	يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ: یاجوج اور ماجوج دو قبیلوں کے عجمی نام ہیں۔ علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔ تاریخی روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی نسل سے ہیں۔ یہ نہایت خطرناک شورش پسند قبیلے ہیں۔ قیامت کے قریب یاجوج وماجوج

آیت نمبر

ظاہر ہوں گے۔ بحیرہ طبریہ سے گذریں گے۔ اور اس کا سارا پانی پی کر ختم کردیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایمان والے جو کوہ طور پر ہوں گے۔ ان کے علاوہ زمین پر جس کو پائیں گے قتل کردیں گے، اس کے بعد بیت المقدس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر چڑھ جائیں گے۔ اور کہیں گے ہم نے تمام زمین والوں کو قتل کر دیا ہے۔ اب آؤ آسمان والوں کو قتل کریں۔ چنانچہ وہ لوگ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے۔ اور حق تعالیٰ کے حکم سے وہ تیر خون آلود ہو کر ان کی طرف واپس آئیں گے (تاکہ وہ احمق یہ سمجھ کر خوش ہوں کہ آسمان والوں کا بھی خاتمہ کردیا) پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایمان والوں کے دعا کرنے پر اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج پر وبائی صورت میں ایک بیماری بھیج دیں گے۔ جس سے تھوڑی دیر میں یاجوج وماجوج مر جائیں گے۔ پوری زمین لاشوں سے بھر جائے گی۔ اور لاشوں کے سڑنے کی وجہ سے سخت بدبو ہوگی۔ پھر دوبارہ دعا کرنے پر اللہ تعالیٰ بھاری بھرکم پرندوں کو بھیج دیں گے، جن کی گردنیں اونٹ کی گردنوں کی طرح ہوں گی۔ وہ پرندے ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی وہاں پھینک دیں گے۔ پھر حق تعالیٰ بارش فرمائیں گے، جس سے ساری زمین شیشے کی طرح صاف ہوجائے گی۔

94 خَرْجًا: مال، سرمایہ، محصول، چندہ۔ جمع: اَخْرَاجٌ ہے۔

94 سَدًّا: روک، آڑ۔ جمع: اَسْدَادٌ ہے۔ یاجوج اور ماجوج جو نہایت خطرناک شورش پسند قبیلے ہیں، یہ لوگ پہاڑوں کی دوسری طرف آباد تھے۔ موقع پا کر پاس پڑوس کی آبادیوں پر حملہ آور ہوتے تھے۔ اور وہاں کے لوگوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑتے تھے۔ ذوالقرنین جانب شمال میں سفر کرتے ہوئے جب اس علاقہ میں پہنچے تو جو آبادیاں یاجوج اور ماجوج کی زد میں تھیں۔ ان لوگوں نے ذوالقرنین سے درخواست کی کہ ہم لوگ ان سے سخت پریشان ہیں۔ اگر

آیت نمبر	
	آپ کہئے تو ہم لوگ کچھ سرمایہ جمع کریں۔ اور آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایسی حد فاصل بنادیں جس کو توڑ کر وہ لوگ حملہ آور نہ ہوسکیں۔ ذوالقرنین نے سرمایہ جمع کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ تم لوگ اپنی طاقت اور قوت کے ذریعہ اس کام میں میری مدد کرو۔ چنانچہ دو پہاڑوں کے درمیان جو درہ کھلا ہوا تھا۔ جس سے یاجوج ماجوج آکر لوٹ مار کرتے تھے۔ وہاں پر لوہے کی بہت پختہ اور مضبوط دیوار تعمیر کرائی۔ جس کی وجہ سے اس علاقہ کے لوگ یاجوج وماجوج کے قتل وغارت اور ظلم وستم سے محفوظ ہوگئے۔ وہی سد ذوالقرنین کے نام سے مشہور ہے۔
۹۵	مَامَكَّنِّيْ فِيْهِ: جس (مال) میں اس نے (میرے رب نے) مجھ کو قدرت دی۔ (مَا) اسم موصول (مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ) پورا جملہ ہو کر صلہ ہے۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا ہے (مَكَّنِّيْ) اصل میں مَكَّنَ نِيْ ہے۔ مَكَّنَ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمْكِيْنٌ ہے (نِيْ) اس کے شروع میں نون وقایہ اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۹۵	رَدْمًا: مضبوط دیوار، موٹی دیوار۔ جمع رُدُوْمٌ ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۹۶	اٰتُوْنِيْ: تم لوگ میرے پاس لاؤ (اٰتُوْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِيْتَاءٌ ہے (نِيْ) اس کے شروع میں نون وقایہ اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۹۶	زُبَرَ الْحَدِيْدِ: لوہے کی چادریں، لوہے کے تختے (زُبَرٌ) کا واحد زُبْرَةٌ ہے اس کے معنی لوہے کا بڑا ٹکڑا (اَلْحَدِيْدُ) کے معنی لوہا۔
۹۶	سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ: اس نے (ذوالقرنین نے) دونوں سروں (کناروں) کے بیچ (کے خلا) کو برابر کر دیا (سَاوٰى) باب مفاعلہ سے فعل

آیت نمبر	
	ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُساواۃٌ ہے (الصَّدَفَیْن) کا واحد صَدَفٌ ہے معنی پہاڑ کا کنارہ۔
٩٦	اُنْفُخُوْا: تم لوگ پھونک مارو، تم لوگ دھونکو (اُنْفُخُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْخٌ ہے۔
٩٦	جَعَلَهٗ نَارًا: اس کو آگ بنا دیا۔ اس کو انگارا کر دیا۔ (جَعَلَهٗ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَعْلٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول اول ہے۔ اس کا مرجع اَلْحَدِیْدُ (لوہا) ہے۔ (نَارًا) کے معنی آگ۔ اس کی جمع نِیْرَانٌ ہے۔ یہاں جعل کا مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
٩٦	اُفْرِغْ عَلَیْهِ: میں اس (لوہے) پر ڈال دوں۔ (اُفْرِغْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِفْرَاغٌ ہے۔ یہ فعل مضارع جواب امر ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے (عَلَیْهِ) اس میں ضمیر مجرور کا مرجع اَلْحَدِیْدُ ہے۔
٩٦	قِطْرًا: پگھلا ہوا تانبا۔
٩٧	مَا اسْطَاعُوْا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ: وہ لوگ اس (دیوار) پر نہ چڑھ سکے۔ (مَا اسْطَاعُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْطَاعٌ اور مادہ ط، و، ع ہے۔ (اِسْطَاعُوْا) اصل میں اِسْتَطَاعُوْا ہے۔ اس میں تاء استفعال کو تخفیف کے طور پر حذف کر دیا گیا۔ (اَنْ یَّظْهَرُوْهُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظَهْرٌ اور ظُهُوْرٌ ہے۔ اس میں اَنْ مصدریہ کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع رَدْمٌ (مضبوط دیوار) ہے۔
٩٧	نَقْبًا: سوراخ۔ جمع اَنْقَابٌ اور نِقَابٌ ہے۔

آیت نمبر	
٩٨	جَعَلَهٗ دَكَّآءَ: وہ (میرا پروردگار) اس (مضبوط دیوار) کو (زمین کے) برابر کردے گا۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے۔ (جعلہٗ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَعْلٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے اس کا مرجع رَدْمٌ (مضبوط دیوار) ہے۔ (دَكَّآءَ) دَكٌّ مصدر سے فَعْلَاءُ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کے معنی برابر کی ہوئی زمین کے ہیں۔
٩٩	يَمُوْجُ: وہ گڈمڈ ہوجائے گا۔ وہ گھس جائے گا۔ یعنی شدتِ اضطراب کی وجہ سے ساری مخلوق گڈمڈ ہوجائے گی۔ اور جن وانس ایک دوسرے میں گھسنے لگیں گے۔ (يَمُوْجُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَوْجٌ ہے۔ اس کے معنی سمندر کا موج مارنا، مضطرب ہونا۔ یہ جملہ ترکیب نحوی میں حال واقع ہے۔
١٠٠	نُفِخَ فِي الصُّوْرِ: صور پھونکا جائے گا (نُفِخَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفْخٌ ہے۔ یہ فعل ماضی فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (الصُّوْرُ) نرسنگا (ایک قسم کا بجانے کا سینگ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: صور کیا چیز ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ" ایک نرسنگا ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔
١٠١	غِطَآءٍ: پردہ۔ جمع: اَغْطِيَةٌ۔ اس کا مادہ غ ط و ہے۔
١٠٢	نُزُلًا: مہمانی، ضیافت، کھانا جو مہمان کے سامنے پیش کیا جائے۔ جمع: اَنْزَالٌ۔
١٠٣	نُنَبِّئُكُمْ: ہم تم کو خبر دیں گے (نُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
١٠٤	يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا: وہ لوگ اچھا کام کررہے ہیں، (يُحْسِنُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِحْسَانٌ ہے۔ (صُنْعًا)

آیت نمبر	
	کے معنی کام، عمل۔ یہ باب فتح سے مصدر ہے۔
۱۰۵	حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ: ان کے اعمال غارت ہو گئے (حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبْطٌ اور حُبُوْطٌ معنی برباد ہونا۔ (اَعْمَالٌ) کا واحد عَمَلٌ معنی کام۔
۱۰۸	لَا يَبْغُوْنَ: وہ نہیں چاہیں گے۔ وہ خواہش نہیں کریں گے۔ (لَا يَبْغُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُغْيَةٌ ہے۔
۱۰۸	حِوَلًا: تغیر اور تبدل، بدلنا اور پھرنا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔
۱۰۹	مِدَادًا: روشنائی، سیاہی۔
۱۰۹	نَفِدَ الْبَحْرُ: سمندر ختم ہو جائے گا یہ جواب شرط واقع ہے۔ (نَفِدَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفَدٌ اور نَفَادٌ معنی ختم ہونا۔ (اَلْبَحْرُ) سمندر، دریا۔ جمع: اَبْحُرٌ وبُحُوْرٌ، وبِحَارٌ ہے۔
۱۱۰	يَرْجُوْا: وہ امید رکھتا ہے (يَرْجُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَجْوٌ اور رَجَاءٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

سورۂ مریم قرآنِ کریم کی انیسویں سورت ہے، جو مکی سورتوں میں سے ہے یعنی ہجرت سے پہلے یہ سورت نازل ہوئی۔ اس سورت میں حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا خاص طور سے ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت مریم (رضی اللہ عنہا) بہت مشہور بزرگ خاتون ہیں۔ آپ کے والد ماجد حضرت عمران ہیں۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت حنہ ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام آپ کے خالو ہیں۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام آپ کے صاحب زادے ہیں۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے بغیر باپ

کے پیدا فرمایا۔ اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو ان کے زمانے میں دنیا بھر کی تمام عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی تھی۔ حضرت مریم کے واقعہ کی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ مریم ہے۔

آیت نمبر

۱ كٓهٰيٰعٓصٓ: یہ حروفِ مقطعات میں سے ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔

۲ زَكَرِيَّا: حضرت زکریا علیہ السلام مشہور نبی ہیں۔ یہ بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ قرآنِ کریم میں حضرت زکریا علیہ السلام کا نام چار سورتوں میں آیا ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ سے بیٹے کی دعا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ پھر خوش خبری عطا فرما کر خود ہی نام تجویز فرمایا اور نبوت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے خالو ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی پرورش کے لئے آپ کو سرپرست بنایا تھا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم کو ایک مخصوص کمرہ میں رکھ دیا تھا۔ جس میں وہ عبادت کرتی تھیں، جب حضرت زکریا علیہ السلام ان کے پاس تشریف لاتے تو طرح طرح کے بے موسم کے پھل ان کے پاس دیکھ کر انھیں حیرت ہوتی۔ اور حضرت مریم سے پوچھتے کہ یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آگئے۔ تو حضرت مریم رضی اللہ عنہا بہت اطمینان کے ساتھ جواب دیتیں: یہ پھل اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے حساب رزق عطا فرماتے ہیں۔

۳ نَادٰى رَبَّهٗ: انھوں نے (زکریا علیہ السلام نے) اپنے پروردگار کو پکارا (نَادٰى) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار، جمع: اَرْبَابٌ ہے۔

۳ نِدَآءً خَفِيًّا: پوشیدہ پکارنا۔ یہ موصوف صفت ہو کر مفعول مطلق ہے۔ نِدَآءً باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔ (خَفِيًّا) خَفَاءٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر

آیت نمبر	
	صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۴	وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ: میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں۔ (وَهَنَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَهْنٌ ہے۔ (عَظْمٌ) کے معنی ہڈی۔ جمع: اَعْظُمٌ اور عِظَامٌ ہے۔
۴	اِشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا: شعلہ نکلا سر سے بڑھاپے کا (ترجمہ شیخ الہند) سر میں بالوں کی سفیدی پھیل گئی (ترجمہ حضرت تھانوی) (اِشْتَعَلَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِشْتِعَالٌ ہے (رَاْسٌ) کے معنی سر، جمع: اَرْؤُسٌ اور رُءُوْسٌ ہے۔ (شَيْبًا) تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کے معنی بڑھاپا۔ باب ضرب سے مصدر ہے، مصدری معنی بوڑھا ہونا، بالوں کا سفید ہونا۔
۴	شَقِيًّا: محروم، ناکام (لَمْ اَكُنْ) کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (شَقِيٌّ) شقاوۃ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ شَقِيٌّ کی جمع: اَشْقِيَآءُ ہے۔
۵	خِفْتُ الْمَوَالِيَ: مجھے رشتہ داروں سے ڈر ہے (خِفْتُ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر خَوْفٌ ہے (اَلْمَوَالِيْ) کا واحد: اَلْمَوْلٰى ہے۔ اس کے بہت سے معانی ہیں۔ یہاں رشتہ دار مراد ہیں۔
۵	عَاقِرًا: بانجھ عورت (وہ عورت جس کو بچہ پیدا نہ ہو) لفظ عاقر کے مذکر ہونے کے باوجود اس کا استعمال مؤنث کے ساتھ خاص ہے۔ عَقْرٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۵	هَبْ: آپ عطا فرما دیجئے (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ ہے۔
۵	وَلِيًّا: وارث، اس سے مراد بیٹا ہے۔ اس کی جمع: اَوْلِيَآءُ ہے۔ مفعول بہ ہونے

آیت نمبر

کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶　رَضِيًّا: پسندیدہ، یعنی وہ قول وعمل کے اعتبار سے آپ کے نزدیک پسندیدہ ہو (تفسیر مظہری) (رَضِیٌّ) رِضَاءٌ مصدر سے فَعِیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۷　اِسْمُهٗ يَحْيٰى: اس کا نام یحیٰ ہے۔ لفظ یحیٰ علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ اور بعض حضرات نے غیر منصرف کا سبب علمیت اور وزن فعل کو قرار دیا ہے۔ حضرت یحیٰ علیہ السلام مشہور نبی ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت یحیٰ علیہ السلام کی پیدائش معجزانہ طور پر ہوئی۔ حضرت زکریا علیہ السلام بہت بوڑھے ہوگئے تھے۔ آپ کی زوجہ محترمہ بانجھ تھیں۔ ایسی حالت میں حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ اولاد کی دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹے کی خوش خبری عطا فرمائی۔ اور خود ہی ان کا نام تجویز فرمادیا۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہ نام ہم نے اس سے پہلے کسی کا نہیں رکھا۔

۷　سَمِيًّا: ہم نام، یعنی یہ نام ہم نے ان سے پہلے کسی کا نہیں رکھا۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے (سَمِيًّا) کا ترجمہ ہم صفت کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس صفت کا کوئی شخص ہم نے ان سے پہلے پیدا نہیں کیا (سَمِیٌّ) سُمُوٌّ مصدر سے فَعِیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، سَمِیٌّ کے معنی بلند ہونے والا۔ اس کے علاوہ ہم نام اور ہم مثل کے معنی میں بھی آتا ہے (سَمِیٌّ) اصل میں سَمِیْوٌ ہے۔ یاء اور واؤ جمع ہوگئے، ان میں سے پہلا ساکن ہے، اس لئے واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کردیا گیا۔

۸　عِتِيًّا: حد سے گذرنا، سرکشی کرنا، اکڑنا یعنی میں انتہائی بڑھاپے کو پہنچ گیا ہوں

آیت نمبر	
	یہ باب نصر سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ ع ت و ہے (عِتِیٌّ) اصل میں عُتُوٌّ ہے۔ لگاتار دو ضمہ اور دو واؤ ہونے کی وجہ سے لفظ عُتُوٌّ ثقیل ہے۔ اس لئے عین اور تاء کو کسرہ دے دیا، پھر واؤ کے ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے پہلے واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا۔ اس کے بعد دوسرے واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا (تفسیر بیضاوی)
۹	هَيِّنٌ: آسان۔ هَوْنٌ مصدر سے طَيِّبٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے (هَيِّنٌ) اصل میں هَيْوِنٌ ہے۔ یاء اور واؤ جمع ہوگئے۔ واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا۔
۱۰	سَوِيًّا: تندرست، صحیح وسالم۔ فَعِيلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ سَوِیٌّ کی جمع: اَسْوِيَآءُ ہے۔
۱۱	الْمِحْرَابُ: کمرہ، حجرہ۔ جمع: مَحَارِيْبُ ہے۔
۱۱	بُكْرَةً وَّعَشِيًّا: صبح اور شام (بُكْرَةً) کے معنی صبح، دن کا ابتدائی حصہ (عَشِيًّا) کے معنی شام، دن کا آخری حصہ (زوال شمس سے غروب شمس تک کا وقت) یہ دونوں ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہیں۔
۱۲	صَبِيًّا: بچپن کی حالت میں، لڑکپن کی حالت میں (صَبِيٌّ) کے معنی بچہ، لڑکا۔ جمع: صِبْيَانٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
۱۳	حَنَانًا: شوق، مہربانی، نرمی۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۱۳	زَكٰوةً: پاکیزگی، ستھرائی۔
۱۳	تَقِيًّا: پرہیزگار، جمع: اَتْقِيَآءُ۔ اس کا مادہ: و ق ی ہے۔
۱۴	بَرًّاۢ بِوَالِدَيْهِ: اپنے والدین کے خدمت گذار، بِرٌّ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے (بَرٌّ) کی جمع: اَبْرَارٌ ہے (وَالِدَيْهِ) وَالِدٌ کا تثنیہ ہے۔ اصل میں وَالِدَيْنِ ہے۔ ضمیر کی طرف

آیت نمبر	
	اضافت کی وجہ سے نونِ تثنیہ ساقط ہو گیا۔ وَالِدَیْن کے لغوی معنیٰ دو والد۔ اس میں تغلیب پائی جاتی ہے، ماں اور باپ دونوں کے لئے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔
۱۴	جَبَّارًا عَصِيًّا: سرکش، نافرمان (جَبَّارٌ) کے معنی سرکش، جَبْرٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے (عَصِيٌّ) کے معنی نافرمان، عِصْيَانٌ مصدر سے فَعِيل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۵	يُبْعَثُ حَيًّا: وہ زندہ ہونے کی حالت میں اٹھایا جائے گا (يُبْعَثُ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے (حَيًّا) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ حَيَاةٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۱٦	مَرْيَمَ: حضرت کے مختصر حالات سورۂ مریم کے شروع میں دیکھئے۔
۱٦	اِنْتَبَذَتْ: وہ (یعنی حضرت مریمؑ) جدا ہوئیں۔ (اِنْتَبَذَتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْتِبَاذٌ ہے۔
۱٦	مَكَانًا شَرْقِيًّا: مشرقی مکان۔ ایسا مکان جو مشرق کی جانب ہو۔ یہ موصوف اور صفت مل کر ظرفِ مکان ہے (مَكَانًا) کے معنی جگہ، مکان، مقام (شَرْقِيًّا) مشرق والا۔
۱۷	رُوْحَنَا: ہماری روح، اس سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے (رُوْحٌ) کی جمع: اَرْوَاحٌ ہے۔
۱۷	تَمَثَّلَ: وہ (فرشتہ) ظاہر ہوا۔ (تَمَثَّلَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمَثُّلٌ ہے۔
۱۷	بَشَرًا سَوِيًّا: پورا انسان، تندرست انسان (بَشَرٌ) کے معنی انسان۔ یہ لفظ

آیت نمبر	
	مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے (سَوِیٌّ) فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ اس کے معنی: برابر، پورا، درست اور صحیح ہیں۔
۱۹	غُلٰمًا زَكِيًّا: پاکیزہ لڑکا (غُلَامٌ) کے معنی لڑکا۔ جمع: غِلْمَانٌ ہے۔ (زَكِيٌّ) پاکیزہ۔ زَكٰوةٌ سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔
۲۰	لَمْ اَكُ بَغِيًّا: میں بدکار نہیں ہوں (لَمْ اَكُ) فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد متکلم، مصدر كَوْنٌ ہے۔ (لَمْ اَكُ) اصل میں لَمْ اَكُوْنُ ہے۔ لَمْ کی وجہ سے نون ساکن ہوگیا۔ اور اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے واؤ ساقط ہوگیا، لَمْ اَكُنْ ہوگیا۔ پھر کثرت استعمال کی وجہ سے خلافِ قیاس نون بھی ساقط ہوگیا، لَمْ اَكُ ہوگیا ہے (بَغِيًّا) کے معنی بدکار اور زناکار عورت۔ جمع: بَغَايَا ہے۔ یہ لَمْ اَكُ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۲۱	اَمْرًا مَّقْضِيًّا: طے شدہ بات، مقرر کیا ہوا کام (اَمْرًا) کے معنی کام، بات، حکم، فرمان، جمع: اُمُوْرٌ ہے (مَقْضِيًّا) قَضَاءٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۲	مَكَانًا قَصِيًّا: دور جگہ (مَكَانًا) کے معنی جگہ۔ جمع: اَمْكِنَةٌ (قَصِيًّا) کے معنی دور۔ قُصُوٌّ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳	اَجَآءَهَا الْمَخَاضُ: ان کو (حضرت مریم کو) دردِزہ لے آیا (اَجَآءَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجَاءَةٌ ہے (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع حضرت مریم رضی اللہ عنہا ہیں (اَلْمَخَاضُ) دردِزہ (بچہ کی پیدائش کا درد) یہ باب سمع سے مصدر ہے۔
۲۳	جِذْعِ النَّخْلَةِ: درختِ کھجور کا تنہ (النَّخْلَةُ) کے معنی کھجور کا درخت، جمع نَخْلٌ ہے (جِذْعٌ) کے معنی درخت کا تنہ۔ جمع جُذُوْعٌ اور اَجْذَاعٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۳	نَسْيًا مَّنْسِيًّا: بھولی بسری، جس کو کوئی یاد نہ کرے، یہ مُتْ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (نَسْيًا) باب سمع سے مصدر ہے (مَنْسِيًّا) نَسْيٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ یہ ماقبل کی تاکید کے لئے ہے۔
۲۴	سَرِيًّا: ایک چشمہ، ایک نہر۔ جمع: سُرْيَانٌ اور اَسْرِيَةٌ ہے۔
	هُزِّيْ: تم ہلاؤ، تم حرکت دو۔ (هُزِّيْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر هَزٌّ ہے۔
۲۵	تُسَاقِطْ: وہ (کھجور کا درخت) گرائے گا۔ (تُسَاقِطْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر مُسَاقَطَةٌ ہے۔ اس میں ضمیر مستتر هِيَ فاعل ہے۔ اور اس ضمیر کا مرجع نَخْلَةٌ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔
۲۵	رُطَبًا جَنِيًّا: تروتازہ کھجوریں، پکی ہوئی کھجوریں (رُطَبًا) تازہ کھجوریں، جمع: رِطَابٌ اور اَرْطَابٌ ہے (جَنِيًّا) چنا ہوا پھل، جمع: اَجْنَاءٌ اور اَجْنٍ ہے۔ جَنْيٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۶	قَرِّيْ عَيْنًا: تم آنکھ ٹھنڈی کرو، یعنی تم خوش ہو جاؤ، کسی بات کا غم نہ کرو (قَرِّيْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر قَرٌّ ہے (عَيْنًا) کے معنی آنکھ جمع: عُيُوْنٌ اور اَعْيُنٌ ہے (عَيْنًا) مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۲۶	اِنْسِيًّا: کوئی انسان، کوئی آدمی، اس میں یاء نسبتی ہے۔ اِنْسٌ کی طرف نسبت ہے، اس کی جمع: اَنَاسِيٌّ ہے۔
۲۷	شَيْئًا فَرِيًّا: گھڑی ہوئی چیز، جھوٹی چیز، عجیب بات (شَيْئًا) کے معنی چیز، جمع: اَشْيَاءُ ہے (فَرِيًّا) فَرْيٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۸	يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ: اے ہارون کی بہن۔ آیت کریمہ میں حضرت مریم کو حضرت ہارون علیہ السلام کی بہن اس لئے کہا کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا

آیت نمبر

حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے تھیں۔ جیسا کہ آیت کریمہ میں حضرت ہود علیہ السلام کو عاد کا بھائی کہا گیا ہے، حالاں کہ حضرت ہود علیہ السلام ان کے حقیقی بھائی نہیں تھے۔ بلکہ قوم عاد کی نسل میں سے تھے۔ اور بعض حضرات کا قول ہے کہ یہاں ہارون سے مراد حضرت ہارون علیہ السلام نہیں، بلکہ حضرت مریم کے بھائی کا نام ہارون تھا، جو بہت نیک انسان تھے۔ اس زمانہ میں لوگ انبیاء اور صالحین کے ناموں پر نام رکھتے تھے، اس لئے حضرت ہارون علیہ السلام کے نام پر حضرت مریم کے بھائی کا بھی نام رکھ دیا گیا۔

۲۸ | بَغِيًّا: بدکار۔ کَانَتْ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (بغیٌّ) کے معنی بدکار اور زناکار عورت۔ جمع بَغَایَا ہے (بغیٌّ) بَغْیٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔

۲۹ | الْمَهْدِ: گود، گہوارہ۔ جمع مُهُوْدٌ ہے۔

۳۱ | اَوْصٰنِیْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مجھ کو حکم فرمایا (اَوْصٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْصَآءٌ ہے۔ (نِیْ) اس کے شروع میں نون وقایہ اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۳۲ | بَرًّا: خدمت گذار، اطاعت شعار۔ جَعَلَنِیْ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ بِرٌّ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۲ | جَبَّارًا شَقِيًّا: سرکش، بد بخت (جَبَّارًا) جبرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے (شَقِيًّا) شَقَاوَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۴ | يَمْتَرُوْنَ: وہ شک کر رہے ہیں، (یَمْتَرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِمْتِرَآءٌ ہے۔

۳۷ | اِخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ: فرقوں نے اختلاف کیا، گروہوں نے اختلاف کیا۔

آیت نمبر	
	(اِخْتَلَفَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْتِلَافٌ ہے (اَلْاَحْزَابُ) کا واحد حِزْبٌ اس کے معنی گروہ، فرقہ کے ہیں۔
۳۷	مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ: بڑے دن کا آنا (مَشْهَدٌ) مصدر میمی ہے، معنی: آنا، حاضر ہونا (يَوْمٌ عَظِيْمٌ) کے معنی بڑا دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔
۳۸	اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ: وہ لوگ کیا خوب سننے والے اور کیا خوب دیکھنے والے ہوں گے (اَسْمِعْ بِهِمْ) اَفْعِلْ بِهِمْ کے وزن پر فعل تعجب ہے، اس میں جمع کی ضمیر لائی گئی ہے، فعل تعجب کی ضمیر حسب ضرورت بدلتی رہتی ہے۔ (اَبْصِرْ) یہ اصل میں اَبْصِرْ بِهِمْ ہے۔ پہلے فعل تعجب اَسْمِعْ بِهِمْ میں بِهِمْ کے مذکور ہونے کی وجہ سے اَبْصِرْ میں ضمیر کو حذف کر دیا گیا ہے۔
۳۹	اَنْذِرْهُمْ: آپ ان کو ڈرایئے (اَنْذِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۳۹	يَوْمَ الْحَسْرَةِ: حسرت کا دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔
۴۱	اِبْرٰهِيْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں دیکھئے۔
۴۱	صِدِّيْقًا: بہت سچا۔ بہت سچ کہنے والا، صدیق وہ شخص ہے جو اپنی بات کو عمل سے سچا کر دکھائے، یا جو بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے بلا توقف اس کے دل میں اتر جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر ایک معنی کے اعتبار سے صدیق تھے (صِدِّيْق) صِدْقٌ مصدر سے فِعِّيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۶	لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ: اگر تو باز نہیں آئے گا۔ (لَئِنْ) شروع میں لام تاکید، اس کے بعد اِنْ حرف شرط ہے (لَمْ تَنْتَهِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لَمْ، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْتِهَاءٌ ہے۔ (لَمْ تَنْتَهِ) اصل میں لَمْ

آیت نمبر	
	تَنْتَهِیْ ہے، لَمْ کی وجہ سے آخر کی یاء ساقط ہوگئی ہے۔
۴۶	لَاَرْجُمَنَّكَ: میں ضرور تجھ کو سنگسار کروں گا (لَاَرْجُمَنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر رَجْمٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۴۶	اُهْجُرْنِیْ مَلِيًّا: تم مجھ سے مدت دراز (عمر بھر) کے لئے دور ہو جاؤ (اُهْجُرْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر هَجْرٌ اور هِجْرَانٌ ہے۔ (مَلِيًّا) مدت دراز، زمانہ دراز۔ یہاں اس سے مراد زندگی کی مدت ہے۔
۴۷	حَفِيًّا: بہت مہربان۔ حَفَاوَةٌ مصدر سے فَعِيل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۸	اَعْتَزِلُكُمْ: میں تم سے جدا ہوتا ہوں (اَعْتَزِلُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِعْتِزَالٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۴۹	اِسْحٰقَ: حضرت اسحاق علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔
۴۹	يَعْقُوْبَ: حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۲) میں دیکھئے۔
۵۰	وَهَبْنَا: ہم نے عطا فرمایا۔ (وَهَبْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ ہے۔
۵۱	مُوْسٰى: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۵۱) میں دیکھئے
۵۱	مُخْلَصًا: منتخب، چنا ہوا۔ (مُخْلَصٌ) باب افعال سے اسم مفعول ہے۔ اس کا مصدر اِخْلَاصٌ ہے۔
۵۲	قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا: ہم نے راز کی باتیں کرنے کے لئے مقرب بنایا (قَرَّبْنَا) باب

آیت نمبر	
۵۲	تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْرِیْبٌ ہے (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں (نَجِیًّا) قَرَّبْنٰهُ کی دونوں ضمیروں میں سے ایک سے حال واقع ہے (تفسیر مظہری) لفظ نَجِیٌّ، نَجْوٌ اور نَجْوٰی مصدر سے فَعِیْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۵۳	ھٰرُوْنَ: حضرت ہارون علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔
۵۴	اِسْمٰعِیْلَ: حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔
۵۵	مَرْضِیًّا: پسندیدہ۔ رِضَاءٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۶	اِدْرِیْسَ: لفظ ادریس علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ آپ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیانی زمانہ میں تشریف لائے تھے۔ قرآنِ کریم میں دو جگہ حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک مرتبہ سورۂ مریم میں اور دوسری مرتبہ سورۂ انبیاء میں آپ کا تذکرہ ہے۔ سورۂ مریم میں حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ (وہ سچے نبی تھے۔ اور ہم نے ان کو اونچا مقام عطا فرمایا ہے) شبِ معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت ادریس علیہ السلام سے چوتھے آسمان پر ہوئی تھی۔ تفسیر بیضاوی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس صحیفے نازل فرمائے تھے۔ تفسیر مظہری میں علامہ بغوی کا قول ذکر کیا ہے کہ نجوم اور حساب کا علم، قلم سے لکھنا، کپڑا سینا، ہتھیاروں کا بنانا، اور کافروں

آیت نمبر	
	سے قتال کرنا اور سلے ہوئے کپڑے پہننا، ان تمام امور کو سب سے پہلے حضرت ادریس علیہ السلام نے انجام دیا ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام سے پہلے لوگ چمڑا پہنتے تھے (تفسیر مظہری)
۵۷	رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا: ہم نے ان کو بلند رتبہ تک پہنچایا یعنی قرب و عرفان کے بہت بلند مقام پر پہنچایا (تفسیر عثمانی) حضرت ادریس علیہ السلام کے قصہ میں رفعت اور علو اور مکان سب معنوی ہیں (بیان القرآن) (رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَفْعٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع حضرت ادریس علیہ السلام ہیں (مَكَانًا) کے معنی مقام، جگہ، جمع: اَمَاكِنُ اور اَمْكِنَةٌ ہے (عَلِيًّا) بلند، اونچا۔ عُلُوٌّ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۵۸	آدَمَ: حضرت آدم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۱) آیت (۳۱) میں دیکھئے۔
۵۸	حَمَلْنَا: ہم نے سوار کیا (حَمَلْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَمْلٌ ہے۔
۵۸	اِبْرٰهِيْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں دیکھئے۔
۵۸	اِسْرَآءِيْلَ: اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی عبداللہ کے ہیں (اسرا کے معنی عبد اور ایل کے معنی اللہ کے ہیں) تفسیر مظہری۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۲) میں دیکھئے۔
۵۸	اِجْتَبَيْنَا: ہم نے منتخب فرمایا۔ (اِجْتَبَيْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِجْتِبَاءٌ ہے۔
۵۸	خَرُّوْا: وہ گر جاتے ہیں۔ یہ فعل ماضی جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے فعل

آیت نمبر	
	مضارع کے معنیٰ میں ہے (خَرُّوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے۔
۵۸	سُجَّدًا وَّبُكِيًّا: سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے۔ یہ دونوں حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں (سُجَّدًا) سُجُوْدٌ مصدر سے جمع مکسر ہے، اس کا واحد: سَاجِدٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے (بُكِيًّا) بُكَاءٌ مصدر سے جمع مکسر ہے، واحد: بَاكٍ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۹	خَلَفَ: وہ جانشین ہوا (خَلَفَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خِلَافَةٌ ہے۔
۵۹	خَلْفٌ: بُرے جانشین، ناخلف لوگ۔ جمع: اَخْلَافٌ اور خُلُوْفٌ ہے۔ اچھے جانشین کے لئے خَلَفٌ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔
۵۹	يَلْقَوْنَ غَيًّا: وہ لوگ گمراہی سے ملاقات کریں گے، وہ لوگ گمراہی کو پائیں گے، بعض حضرات نے کہا (غَيًّا) کا مضاف محذوف ہے۔ اصل عبارت جَزَاءَ غَيٍّ ہے۔ یعنی وہ لوگ گمراہی کی سزا پائیں گے۔ اور بعض حضرات کا قول ہے کہ (غَيٌّ) جہنم کی ایک بدترین وادی کا نام ہے، یعنی وہ لوگ وادیٔ غیّ میں ڈال دیئے جائیں گے (تفسیر مظہری) (يَلْقَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لِقَآءٌ ہے۔ (غَيًّا) مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے۔ اس کے معنی گمراہ ہونا۔
۶۱	وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا: اس کا (یعنی اللہ تعالیٰ کا) وعدہ پہنچایا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وعدہ کی ہوئی چیزیں یعنی جنت اور اس کی نعمتیں ضرور حاصل ہوں گی (وَعْدُهٗ) اس میں وَعْدٌ مصدر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع اللہ تعالیٰ ہیں۔

آیت نمبر	
	(مَاْتِيًّا) كَانَ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (مَاْتِيٌّ) اِتْيَانٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ یہ اصل میں مَاْتُوْيٌ ہے۔ واؤ اور یاء جمع ہوگئے۔ ان میں سے پہلا ساکن ہے۔ واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا۔ اور یاء کی مناسبت سے تاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ مَاْتِيٌّ ہو گیا۔
۶۲	بُكْرَةً وَّعَشِيًّا: صبح اور شام (بُكْرَةً) کے معنی صبح، دن کا ابتدائی حصہ (عَشِيٌّ) کے معنی شام، دن کا آخری حصہ۔
۶۳	تَقِيًّا: ڈرنے والا، پرہیزگار۔ وِقَايَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے (تَقِيٌّ) اصل میں وَقِيٌّ ہے۔ خلاف قیاس واؤ کو تاء سے بدل دیا گیا ہے۔
۶۴	نَسِيًّا: بھولنے والا۔ نِسْيَانٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۶۵	اِصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ: (اے مخاطب) تو اس کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) عبادت پر قائم رہ (اِصْطَبِرْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِصْطِبَارٌ ہے۔ اس کا مادہ: ص ب ر ہے۔ اِصْطِبَارٌ اصل میں اِصْتِبَارٌ ہے۔ تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے۔
۶۵	سَمِيًّا: ہم مثل، ہم صفت، ہم نام۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا ہم مثل اور ہم صفت کوئی نہیں، تو عبادت کے لائق بھی کوئی نہیں (سَمِيٌّ) اِسْمٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۶۸	لَنَحْشُرَنَّهُمْ: ہم ضرور ان کو جمع کریں گے (لَنَحْشُرَنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَشْرٌ ہے (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۶۸	جِثِيًّا: گھٹنوں کے بل گرے ہوئے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

آیت نمبر	
	واحد: جاثٍ اور مصدر جثوٌّ اور جُثُوٌّ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۶۹	لَنَنْزِعَنَّ: ہم ضرور جدا کریں گے۔ (لَنَنْزِعَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَزْعٌ ہے۔
۶۹	عِتِيًّا: سرکشی کے اعتبار سے، اکڑ کے اعتبار سے، تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہے باب نصر سے مصدر ہے، مصدری معنی سرکشی کرنا، اکڑنا۔ اس کا مادہ عُتُوٌّ ہے۔
۷۰	صِلِيًّا: داخل ہونے کے اعتبار سے۔ تمیز ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔ باب سمع سے مصدر ہے۔
۷۱	حَتْمًا مَّقْضِيًّا: لازم، مقرر، ضروری، طے شدہ (حَتْمًا) لازم، ضروری۔ باب ضرب سے مصدر ہے، مصدری معنی واجب کرنا، لازم کرنا (مَقْضِيًّا) قَضَاءٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ كَانَ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۷۲	جِثِيًّا: اس کے معنی آیت (۶۸) میں دیکھئے۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۷۳	نَدِيًّا: مجلس کے اعتبار سے، محفل کے اعتبار سے۔ یہ تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۷۴	اَثَاثًا وَّرِءْيًا: سامان اور نمود کے اعتبار سے، یعنی پہلی قومیں دنیا کے ساز وسامان اور شان وشوکت میں تم سے بڑھ چڑھ کر تھیں۔ یہ دونوں الفاظ تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں (اَثَاثًا) کے معنی ساز وسامان، مال ودولت، جمع: اُثُثٌ ہے (رِءْيًا) کے معنی منظر اور نمود کے ہیں۔
۷۵	فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ: تو رحمٰن ان کو ڈھیل دے رہا ہے۔ اس میں فاء جزائیہ ہے، اور یہ جملہ جواب شرط واقع ہے (لِيَمْدُدْ) باب نصر سے فعل امر صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مدٌّ ہے۔ یہ فعل امر فعل مضارع کے معنی میں ہے (تفسیر مظہری)

آیت نمبر	
۷۵	اَضْعَفُ جُنْدًا: فوج کے اعتبار سے زیادہ کمزور (اَضْعَفُ) ضُعْفٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے (جُنْدًا) تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کے معنی فوج اور لشکر کے ہیں، اس کی جمع: اَجْنَادٌ اور جُنُوْدٌ ہے۔
۷۶	اَلْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ: باقی رہنے والی نیکیاں، یعنی نیک اعمال جن کا ثواب ہمیشہ باقی رہتا ہے (تفسیر مظہری) (اَلْبَاقِیَاتُ) کا واحد: بَاقِیَةٌ ہے۔ الصَّالِحَاتُ کا واحد: صَالِحَةٌ ہے۔
۷۶	خَیْرٌ مَّرَدًّا: انجام کے اعتبار سے بہتر (خَیْرٌ) اسم تفضیل اَخْیَرُ کا مخفف ہے (مَرَدًّا) تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مَرَدٌّ کے معنی لوٹانا، واپس کرنا۔ اس سے مراد انجام ہے (تفسیر مظہری)
۷۷	لَاُوْتَیَنَّ: مجھ کو ضرور دیا جائے گا۔ (لَاُوْتَیَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔
۸۲	ضِدًّا: مخالف، دشمن، جمع: اَضْدَادٌ ہے۔ تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ ضِدٌّ کا لفظ واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
۸۳	تَؤُزُّهُمْ اَزًّا: وہ (شیاطین) ان کو (کفر و ضلالت پر) خوب ابھارتے رہتے ہیں (تَؤُزُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَزٌّ ہے۔ (تَؤُزُّ) میں فاعل ضمیر مستتر هِیَ ہے۔ اس کا مرجع شَیَاطِیْنُ جمع مکسر ہے (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۸۵	وَفْدًا: مہمان ہونے کی حالت میں۔ یہ متقین سے حال ہے (وَفْدٌ) کا واحد: وَافِدٌ ہے۔ وَفْدٌ باب ضرب سے مصدر بھی ہے۔
۸۶	وِرْدًا: پیاسے ہونے کی حالت میں، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (وِرْدٌ) کے معنی پانی پر پہنچنے والے لوگ۔ اس سے مراد پیاسے لوگ ہیں (حضرت

آیت نمبر	
	عبد اللہ بن عباسؓ نے اس کی تفسیر "منکر" یعنی بُری چیز سے کی ہے (تفسیر مظہری) (اِدًّ) کے معنی سخت کام، بُرا کام، ہولناک چیز، جمع: اِدادٌ ہے۔
۹۰	تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ: قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں (تَكَادُ) افعال مقاربہ میں سے ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدر کَوْدٌ ہے۔ (السَّمٰوٰتُ) کا واحد: سَمَآءٌ ہے، اس کے معنی آسمان کے ہیں (يَتَفَطَّرْنَ) باب تفعُّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر تَفَطُّرٌ ہے۔
۹۰	تَنْشَقُّ الْاَرْضُ: زمین ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے (تَنْشَقُّ) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْشِقَاقٌ ہے۔ (الْاَرْضُ) کے معنی زمین، جمع: اَرْضُوْنَ اور اَرَاضٍ ہے۔
۹۰	تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا: پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں (تَخِرُّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے (اَلْجِبَالُ) کا واحد: جَبَلٌ معنی پہاڑ (هَدًّا) یہ تَخِرُّ کا مفعول مطلق (من غیر لفظہ) ہے۔ هَدٌّ مصدر باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی کسی چیز کا دھماکے سے گرنا۔
۹۴	قَدْ اَحْصٰهُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان سب کا احاطہ کر رکھا ہے۔ (قَدْ اَحْصٰى) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْصَآءٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۹۶	وُدًّا: محبت۔ فعل مذکور کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (وُدٌّ) باب سمع سے مصدر ہے۔ اس کے معنی چاہنا، خواہش کرنا۔
۹۷	يَسَّرْنٰهُ: ہم نے اس (قرآن) کو آسان کر دیا (يَسَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَيْسِيْرٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب

آیت نمبر	
	مفعول بہ ہے، اس کا مرجع قرآنِ کریم ہے۔
۹۷	لُدًّا: جھگڑالو لوگ۔ اس کا واحد: اَلَدُّ ہے جو صفتِ مشبہ ہے۔ اور مصدر لَدَدٌ ہے معنی سخت جھگڑالو ہونا، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ افعل کے وزن پر اسم تفضیل کے آنے کی شرط یہ ہے کہ اس لفظ میں رنگ اور عیب کے معنی نہ ہوں۔ جھگڑالو ہونا عیب ہے۔ اس لئے اس کا اسم تفضیل افعل کے وزن پر نہیں آتا ہے۔
۹۸	قَرْنٍ: جماعت، قوم، ایک زمانے کے لوگ۔ جمع: قُرُوْنٌ۔
۹۸	رِكْزًا: بھنک (ترجمہ شیخ الہند) آہٹ، دھیمی آواز، آہستہ آواز۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ طٰهٰ

سورۂ طٰہٰ قرآنِ کریم کی بیسویں سورت ہے، جو مکی سورتوں میں سے ہے، یعنی ہجرت سے پہلے یہ سورت نازل ہوئی، لفظ طٰہٰ حروفِ مقطعات میں سے ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور جمہور علماء نے فرمایا کہ حروفِ مقطعات قرآنِ کریم کے اسرار و رموز میں سے ہیں۔ جن کی مراد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ اس سورت میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے قرآنِ کریم کو نصیحت کے لئے نازل فرمایا ہے۔ آپ کو مشقت میں ڈالنے کے لئے نہیں۔ یہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے کی طرف سے نازل کی ہوئی کتاب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے کچھ مبارک اوصاف بیان فرمائے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کا واقعہ تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام اور قیامت کے دن کا مختصر تذکرہ ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ آپ کافروں کی باتوں پر صبر کیجئے اور سورج کے طلوع اور

غروب سے پہلے اور دن ورات کے مختلف اوقات میں اپنے پروردگار کی تسبیح وتحمید کرتے رہیے، تاکہ اس پر آخرت میں ملنے والے ثواب سے آپ خوش ہو جائیں۔ اور کافروں کے مختلف گروہوں کو جو چیزیں ہم نے دنیا میں دے رکھی ہیں۔ ان کی طرف آپ اپنی آنکھیں اٹھا کر نہ دیکھئے، وہ محض دنیوی زندگی کی رونق ہے۔ اور آپ کے پروردگار کا جو عطیہ آپ کو آخرت میں ملنے والا ہے وہ اس سے بہت عمدہ اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

آیت نمبر	
۱	طٰهٰ: یہ حروف مقطعات میں سے ہے۔ اس کی مراد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔
۲	مَآ اَنْزَلْنَا: ہم نے نازل نہیں کیا (مَآ اَنْزَلْنَا) باب افعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْزَالٌ ہے۔
۲	لِتَشْقٰى: کہ آپ تکلیف اٹھائیں، اس کے شروع میں لام تعلیل ہے (تَشْقٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر شَقَاوَةٌ معنی بد بخت ہونا۔ یہاں اس سے مراد مشقت اٹھانا اور تکلیف اٹھانا ہے۔
۳	تَذْكِرَةً: نصیحت، باب تفعیل سے مصدر ہے۔ مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۴	تَنْزِيْلًا: نازل کیا ہوا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ مُنَزَّلًا کے معنی میں ہے۔
۴	السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى: بلند آسمان (السَّمٰوٰتُ) کا واحد سَمَآءٌ معنی آسمان (الْعُلٰى) اسم تفضیل جمع مؤنث، اس کا واحد عُلْيَا اور مصدر عُلُوٌّ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۵	الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى: رحمٰن (اپنی شان عالی کے مطابق) عرش پر قائم ہوا۔ امام بغوی نے فرمایا کہ تمام اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ (استواء) اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے، جس کی کیفیت معلوم نہیں، اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے استواء کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ استواء معلوم ہے، اور اس کی

آیت نمبر	
	کیفیت مجہول ہے۔ اور کیفیت کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے (تفسیر مظہری) (الرَّحْمٰنُ) کے معنی بڑی رحمت والا۔ رَحْمَۃٌ سے فعلانٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (العَرْشُ) کے معنی تخت شاہی، جمع: عُرُوْشٌ اور اَعْرَاشٌ (اِسْتَوٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔
۶	مَا تَحْتَ الثَّرٰی: جو گیلی زمین کے نیچے ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جس طرح زمین کے اوپر پائی جانے والی چیزوں کا مالک ہے، اسی طرح زمین کے نیچے پائی جانے والی چیزوں کا بھی مالک ہے۔ (الثَّرٰی) کے معنی گیلی زمین، تر مٹی۔
۷	اِنْ تَجْهَرْ: اگر تم پکار کر کہو (تَجْهَرْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر جَهْرٌ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۷	السِّرَّ: راز، بھید، چھپی ہوئی بات، جمع: اَسْرَارٌ ہے۔
۷	اَخْفٰی: زیادہ پوشیدہ بات، زیادہ چھپی ہوئی بات۔ خفَاءٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۸	لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی: اس کے بہت اچھے نام ہیں، اسمائے حسنیٰ کی تفصیل پارہ (۹) سورۂ اعراف آیت (۱۸۰) میں دیکھئے۔
۱۰	رَاٰ نَارًا: انھوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) ایک آگ دیکھی۔ (رَاٰ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رُؤْيَۃٌ ہے (نَارًا) کے معنی آگ، جمع: نِيْرَانٌ ہے۔ وہ آگ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھی تھی، وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تجلی تھی۔
۱۰	اُمْكُثُوْا: تم ٹھہرو، باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَكْثٌ ہے۔
۱۰	اٰنَسْتُ نَارًا: میں نے ایک آگ دیکھی۔ (اٰنَسْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِيْنَاسٌ ہے۔ (نَارًا) کے معنی آگ، جمع:

آیت نمبر	
	نِیْرَانٌ ہے۔
۱۰	قَبَس: آگ کا شعلہ۔
۱۱	نُوْدِیَ: ان کو (موسیٰ علیہ السلام) کو آواز دی گئی۔ (نُوْدِیَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔
۱۲	اِخْلَعْ نَعْلَيْكَ: تم اپنی جوتیاں اتار ڈالو (اِخْلَعْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر مصدر خَلْعٌ ہے (نَعْلَيْكَ) یہ اصل میں نَعْلَيْنِ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ اس کا واحد: نَعْلٌ اور جمع: نِعَالٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔
۱۲	اَلْوَادِ الْمُقَدَّسِ: پاک میدان، (اَلْوَادِیْ) کے معنی پہاڑوں اور ٹیلوں کے درمیان کی کشادہ جگہ جو سیلاب کی گذرگاہ ہو۔ یہاں وادی کا ترجمہ میدان ہے، جمع: اَوْدِيَةٌ ہے (اَلْمُقَدَّسِ) کے معنی پاک۔ باب تفعیل سے اسم مفعول ہے، اس کا مصدر تَقْدِيْسٌ ہے۔
۱۲	طُوًی: طُویٰ ایک مقدس مقام ہے، جو کوہ طور کے دامن میں ہے (تفسیر قرطبی)
۱۳	اِخْتَرْتُكَ: میں نے تم کو منتخب فرمایا (اِخْتَرْتُ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِخْتِيَارٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے، اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خطاب ہے۔
۱۳	اِسْتَمِعْ: تم غور سے سنو۔ (اِسْتَمِعْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِمَاعٌ ہے۔
۱۵	اَكَادُ اُخْفِيْهَا: میں اس (قیامت) کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں (اَكَادُ) یہ افعال مقاربہ میں سے ہے، باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر كَوْدٌ ہے، اس کے معنی کسی کام کے قریب ہونا اور نہ کرنا۔ اور کبھی ارادہ کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ یہاں ارادہ کرنے کے معنی میں ہے

آیت نمبر	
	(اُخْفِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِخفَآءٌ معنی چھپانا، پوشیدہ رکھنا (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع السَّاعَةُ (یعنی قیامت) ہے۔
۱۵	تَسْعٰی: وہ (یعنی ہر شخص) کوشش کرتا ہے۔ وہ (یعنی ہر شخص) کام کرتا ہے (تَسْعٰی) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔ اس میں ضمیر مستتر ھِیَ فاعل ہے اس کا مرجع: نَفْسٌ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔
۱۶	لَا یَصُدَّنَّكَ: وہ آپ کو نہ روک دے (لَا یَصُدَّنَّ) باب نصر سے فعل نہی، بانون تاکید ثقیلہ۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۶	اِتَّبَعَ هَوٰیهُ: اس نے اپنی خواہش نفس کی پیروی کی، (اِتَّبَعَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے (هَوٰی) کے معنی خواہش نفس۔ باب سمع سے مصدر هَوٰی آتا ہے، معنی محبت کرنا، خواہش کرنا (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۱۶	فَتَرْدٰی: ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے (فَاء) جواب نہی میں واقع ہے۔ اس فاء کے بعد ان مقدر ہونے کی وجہ سے (تَرْدٰی) حالت نصب میں ہے، اس کے آخر میں الف ہونے کی وجہ سے اس کا نصب لفظ میں ظاہر نہیں ہے (تَرْدٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رَدًی ہے۔
۱۷	مَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ: یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے (مَا) استفہامیہ مبتدا اور تِلْكَ اسم اشارہ ھٰذِہٖ کے معنی میں خبر ہے۔ (بِیَمِیْنِكَ) جار اور مجرور محذوف سے متعلق ہو کر حال واقع ہے۔ اس میں عامل اسم اشارہ ہے (اعراب القرآن) (یَمِیْنٌ) کے معنی داہنا ہاتھ، جمع: اَیْمَانٌ اور اَیْمُنٌ ہے۔

۱۸	اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا: میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں (اَتَوَكَّؤُا) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَوَكُّؤٌ ہے (عَلَيْهَا) اس میں (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور ہے، اس کا مرجع عَصَا (لاٹھی) مؤنث سماعی ہے۔
۱۸	اَهُشُّ بِهَا: میں اس سے پتے جھاڑتا ہوں (اَهُشُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر هَشٌّ ہے (بِهَا) اس میں هَا ضمیر کا مرجع عَصَا مؤنث سماعی ہے۔
۱۸	غَنَمِيْ: میری بکریاں (غَنَمٌ) کے معنی بکریاں۔ اس لفظ سے اس کا کوئی واحد نہیں ہے۔ اس کا واحد خلافِ قیاس لفظ شَاةٌ استعمال ہوتا ہے۔ غَنَمٌ کی جمع: اَغْنَامٌ اور غُنُوْمٌ ہے۔
۱۸	مَاٰرِبُ: ضرورتیں، حاجتیں، کام، اس کا واحد: مَأْرَبٌ اور مادہ اَرْبٌ ہے۔
۱۹	اَلْقِهَا: تم اس (لاٹھی) کو ڈال دو۔ (اَلْقِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع عَصَا ہے۔
۲۰	حَيَّةٌ تَسْعٰى: دوڑتا ہوا سانپ (حَيَّةٌ) کے معنی سانپ، جمع: حَيَّاتٌ ہے۔ (تَسْعٰى) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَعْيٌ ہے (حَيَّةٌ) خبر اور (تَسْعٰى) حال یا خبر ثانی ہے۔
۲۱	سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى: اس (لاٹھی) کی پہلی حالت (سِيْرَةٌ) حالت، جمع: سِيَرٌ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔
۲۲	اُضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ: تم اپنا ہاتھ اپنی بغل سے ملا لو (اُضْمُمْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ضَمٌّ ہے۔ (يَدٌ) کے معنی ہاتھ، جمع: اَيْدِىْ ہے۔ (جناحٌ) کے معنی ہاتھ، بغل، بازو، پہلو کے ہیں۔ یہاں بغل مراد ہے، اس کی جمع: اَجْنِحَةٌ اور اَجْنُحٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۲	آيَةً اُخْرٰى: دوسری نشانی۔(اٰيَةٌ) کے معنی نشانی، جمع: آیاتٌ ہے۔(اٰيَةً) موصوف اور اُخْرٰى صفت ہے۔ دونوں مل کر تَخْرُجْ کی ضمیر مستتر سے حال ثانی واقع ہے۔ یا (خُذْ) فعل محذوف کا مفعول بہ ہے (اعراب القرآن)
۲۳	لِنُرِيَكَ: تاکہ ہم تم کو دکھلائیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے (نُرِيَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف منصوب بہ لام تعلیل صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرَاءَةٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۲۴	طَغٰى: اس نے سرکشی کی۔ وہ حد سے بڑھ گیا۔ (طَغٰى) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَغْيٌ اور طُغْيَانٌ ہے۔
۲۵	اِشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ: آپ میرے لئے میرا سینہ کشادہ کر دیجئے، یعنی آپ مجھے ہمت اور حوصلہ عطا فرما دیجئے (اِشْرَحْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر شَرْحٌ ہے۔ (صَدْرٌ) کے معنی سینہ، جمع: صُدُوْرٌ ہے۔ یہاں اس کے مجازی معنی جرأت و ہمت مراد ہیں (تفسیر ابن جریر)
۲۶	يَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ: آپ میرے لئے میرا کام (تبلیغ) آسان فرما دیجئے (يَسِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَيْسِيْرٌ ہے۔ (اَمْرٌ) کے معنی کام، جمع: اُمُوْرٌ ہے۔
۲۷	اُحْلُلْ عُقْدَةً: آپ (میری زبان سے) گرہ کھول دیجئے۔ یعنی آپ میری زبان کی بندش کھول دیجئے۔ اور میری لکنت دور فرما دیجئے (اُحْلُلْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَلٌّ ہے (عُقْدَةٌ) کے معنی گرہ، بندش، جمع: عُقَدٌ ہے۔
۲۹	وَزِيْرًا: معاون، مددگار، جمع: وُزَرَاءُ ہے۔ (وَزِيْرٌ) وِزْرٌ مصدر سے فعیلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۱	اُشْدُدْ بِهٖ اَزْرِيْ: آپ ان کے ذریعہ میری کمر مضبوط کر دیجئے۔ یعنی ہارون

آیت نمبر	
	علیہ السلام کے ذریعہ آپ مجھ کو قوت عطا فرما دیجئے۔ (اُشْدُدْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر شَدٌّ ہے۔ (أَزْرٌ) کے معنی قوت اور کمر کے ہیں۔
۳۵	بَصِيْرًا: دیکھنے والا، بَصَارَةٌ مصدر سے فعیلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع بُصَرَآءُ ہے۔
۳۶	اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ: آپ کا سوال آپ کو دیا گیا، یعنی آپ کی درخواست منظور ہوگئی (اُوْتِيْتَ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِيْتَآءٌ ہے۔ (سُؤْلٌ) کے معنی سوال، درخواست۔
۳۷	لَقَدْ مَنَنَّا: یقیناً ہم نے احسان کیا، اس کے شروع میں لام تاکید ہے (قَدْ مَنَنَّا) باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَنٌّ ہے۔
۳۹	اِقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ: تم ان کو (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو) صندوق میں رکھو۔ (اِقْذِفِيْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر قَذْفٌ ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ (التَّابُوْتُ) کے معنی صندوق، جمع: تَوَابِيْتُ ہے۔
۳۹	اَلْيَمّ: دریا، سمندر، اس سے مراد دریائے نیل ہے۔ جمع: يُمُوْمٌ ہے۔
۳۹	فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ: ان کو (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو) دریا پہنچا دے گا، شروع میں فاء عاطفہ ہے (لِيُلْقِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَآءٌ ہے۔ (لِيُلْقِ) اصل میں لِيُلْقِيْ ہے۔ لام امر کی وجہ سے حالتِ جزم میں یاء حرفِ علت ساقط ہوگئی ہے۔
۳۹	السَّاحِلُ: کنارہ، سمندر کا کنارہ۔ جمع: سَوَاحِلُ ہے۔
۳۹	لِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ: تاکہ میری نگرانی میں تمہاری پرورش کی جائے (لِتُصْنَعَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ (تُصْنَعَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول

آیت نمبر	
	صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَنْعٌ ہے۔ (عَیْنٌ) کے معنی آنکھ۔ جمع: اَعْیُنٌ ہے۔
۴۰	هَلْ اَدُلُّكُمْ: کیا میں تمہاری رہ نمائی کروں (هَلْ) حرفِ استفہام ہے (اَدُلُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر دَلَالَةٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۴۰	مَنْ يَّكْفُلُهٗ: جو اس کی پرورش کرے، جو اس کو پالے (مَنْ) اسم موصول ہے۔ (يَكْفُلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَفْلٌ اور كَفَالَةٌ ہے۔ (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۴۰	كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا: تا کہ ان کی آنکھ ٹھنڈی ہو۔ آنکھ ٹھنڈی ہونے سے مراد خوشی حاصل ہونا ہے (كَيْ) مصدر یہ ہے، (تَقَرَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قَرٌّ ہے۔ (عَيْنٌ) کے معنی آنکھ۔ جمع: عُيُوْنٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع اُمِّ مُوْسٰی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ صاحبہ ہیں۔
۴۰	فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا: ہم نے تم کو خوب آزمائشوں میں ڈالا (فَتَنَّا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (فُتُوْنًا) مصدر یہاں پر مفعول مطلق واقع ہے۔
۴۰	عَلٰى قَدَرٍ: تقدیر پر، معین وقت پر (قَدَرٌ) کے معنی تقدیر، مقدار، اندازہ، وقت معین۔
۴۱	اِصْطَنَعْتُكَ: میں نے تم کو بنایا، میں نے تم کو منتخب کیا۔ (اِصْطَنَعْتُ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِصْطِنَاعٌ ہے۔ اس میں تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے، اس کا مادہ ص ن ع ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۴۲	لَاتَنِيَا: تم دونوں سستی نہ کرو۔ (لَاتَنِيَا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ تثنیہ

آیت نمبر	
	مذکر حاضر، مصدر وَنْیٌ ہے۔
۴۴	قُوْلَا: تم دونوں کہو۔ (قُوْلَا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر قَوْلٌ ہے۔
۴۴	قَوْلًا لَّیِّنًا: نرم بات، یہ ترکیب میں موصوف اور صفت ہوکر مفعول مطلق ہے۔ اس کا لفظی ترجمہ "نرم بات کہنا" ہے۔
۴۴	یَتَذَکَّرُ: وہ نصیحت حاصل کرے۔ (یَتَذَکَّرُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَکُّرٌ ہے۔
۴۵	اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا: کہ وہ ہمارے اوپر زیادتی کرے (اَنْ یَّفْرُطَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَرْطٌ ہے، اَنْ مصدریہ کی وجہ سے مصدر کے معنی میں ہوکر مفعول بہ واقع ہے۔
۴۵	اَنْ یَّطْغٰی: کہ وہ سرکشی کرے۔ (یَطْغٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَغْیٌ اور طُغْیَانٌ ہے۔
۴۷	فَاْتِیٰهُ: تم دونوں اس (فرعون) کے پاس جاؤ۔ اس کے شروع میں فاء فصیحہ ہے جو جملہ محذوفہ پر دلالت کرتا ہے (اِئْتِیَا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر اِتْیَانٌ ہے۔ (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۵۱	بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی: پہلے لوگوں کا حال (بَالُ) کے معنی حال، اس کی جمع نہیں آتی ہے (اَلْقُرُوْنُ) کے معنی قومیں، جماعتیں۔ اس کا واحد: قَرْنٌ ہے (اَلْاُوْلٰی) کے معنی پہلی۔ یہ اَلْاَوَّلُ کی مؤنث ہے۔
۵۲	کِتٰبٍ: کتاب، دفتر، جمع: کُتُبٌ ہے۔ یہاں کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے (تفسیر مظہری)
۵۳	مَهْدًا: فرش۔ جمع: مُهُوْدٌ ہے۔
۵۳	سَلَكَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) بنایا، اس نے چلایا۔ (سَلَكَ) باب فتح

آیت نمبر	
	سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوْكٌ ہے۔
۵۳	سُبُلًا: راستے، اس کا واحد: سَبِيْلٌ ہے۔
۵۳	اَزْوَاجًا: اقسام، انواع، اس کا واحد: زَوْجٌ ہے۔
۵۳	نَبَاتٍ شَتّٰى: مختلف نباتات (نَبَاتٌ) کے معنی زمین سے اُگنے والی چیز (پودا، گھاس) جمع: نَبَاتَاتٌ اور اَنْبِتَةٌ ہے (شَتّٰى) کے معنی مختلف اور متفرق، واحد: شَتِيْتٌ ہے۔
۵۴	اِرْعَوْا اَنْعَامَكُمْ: تم اپنے چوپایوں کو چراؤ۔ (اِرْعَوْا) باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَعْیٌ ہے۔ (اَنْعَامٌ) کے معنی چوپائے، مویشی (جو اصل میں مواشی ہے) اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔
۵۴	لِاُولِي النُّهٰى: اہل عقل کے لئے، عقل مندوں کے لئے۔ (اُولِی) خلافِ قیاس من غیر لفظہ (ذُوْ) کی جمع حالتِ جر میں ہے۔ حالتِ رفع میں اُولُوْا استعمال ہوتا ہے۔ (النُّهٰى) کا واحد: نُهْيَةٌ ہے۔ اس کے معنی عقل کے ہیں۔ یہ نَهْیٌ سے مشتق ہے جس کے معنی روکنے کے ہیں۔ عقل کے لئے نُهٰی کا لفظ اس لئے استعمال ہوتا ہے کہ عقل ہر قبیح اور مخالف عقل کام سے روکتی ہے (منجد)
۵۶	لَقَدْ اَرَيْنٰهُ: ہم نے اس (فرعون) کو دکھلایا۔ اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (قَدْ اَرَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرَاءَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع فرعون ہے۔
۵۶	اَبٰى: اس نے انکار کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبَاءٌ ہے۔ یہ فعل خلافِ قیاس باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۸	لَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ: ہم ضرور تمہارے پاس اسی جیسا جادو لائیں گے۔ (لَنَاْتِيَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔ اس کے معنی آنا، باء حرفِ جر کی وجہ سے

آیت نمبر	
	متعدی ہوگیا۔اس لئے اس کا ترجمہ (لانا) کیا گیا ہے (سِحْرٌ) کے معنی جادو، دھوکا، حیلہ، فساد، ہر وہ چیز جس کے حاصل کرنے میں شیطانی تقرب کی ضرورت ہو۔ جمع: اَسْحَارٌ اور سُحُوْرٌ ہے۔ سِحْرٌ کا لفظ باب فتح سے مصدر بھی ہے۔ مصدری معنی جادو کرنا، دھوکا دینا۔
۵۸	مَكَانًا سُوًى: ہموار میدان، برابر جگہ، صاف میدان (مَكَانًا) کے معنی جگہ، مقام، جمع: اَمْكِنَةٌ۔ (سُوًى) کے معنی ہموار، برابر کے ہیں۔
۵۸	مَوْعِدُكُمْ: تمہارا وعدہ، تمہارے وعدے کا وقت۔ مَوْعِدٌ کی جمع: مَوَاعِدُ ہے
۵۹	يَوْمُ الزِّيْنَةِ: زینت کا دن، جشن کا دن۔ حضرت مجاہدؒ اور قتادہؒ نے فرمایا کہ یوم زینت سے مراد آل فرعون کی عید کا دن ہے، جس میں لوگ زینت اختیار کر کے جمع ہوتے تھے۔ اور بعض حضرات نے کہا اس سے مراد نیروز کا دن ہے۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت سعید بن جبیرؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد عاشوراء یعنی دسویں محرم کا دن ہے (تفسیر مظہری)
۵۹	ضُحًى: چاشت کا وقت، دن چڑھے۔ یہ ظرف زمان ہے۔
۶۰	تَوَلّٰى فِرْعَوْنُ: فرعون (دربار سے اپنی جگہ) لوٹ گیا۔ (تَوَلّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّيْ ہے۔ (فِرْعَوْنُ) اس کا تذکرہ پارہ (۹) سورۂ اعراف آیت (۱۲۳) میں دیکھئے
۶۰	جَمَعَ كَيْدَهٗ: اس (فرعون) نے اپنے داؤ جمع کئے۔ اس نے اپنے مکر (یعنی جادو) کا سامان جمع کیا۔ (جَمَعَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَمْعٌ ہے۔ (كَيْدٌ) کے معنی داؤ، مکر، تدبیر، حیلہ، باب ضرب سے مصدر بھی ہے، مصدری معنی فریب کرنا، حیلہ کرنا۔
۶۱	وَيْلَكُمْ: تمہاری کم بختی، تمہاری بربادی۔ (وَيْلٌ) کے معنی ہلاکت، بربادی، خرابی، عذاب، اس کی اصل عبارت "اَلْزَمَكُمُ اللّٰهُ الْوَيْلَ اَيِ الْهَلَاكَ" ہے

آیت نمبر	
۶۱	لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا: تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہ باندھو (لَا تَفْتَرُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْتِرَاءٌ اور مادہ فَرْیٌ ہے۔ (كَذِبًا) کے معنی جھوٹ کے ہیں۔ یہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے
۶۱	فَيُسْحِتَكُمْ: پھر وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تم کو غارت کر دے۔ (فَيُسْحِتَ) یہ فاء جواب نہی پر واقع ہے۔ اس کے بعد اَنْ مقدرہ کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔ (يُسْحِتَ) باب افعال سے فعل مضارع صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْحَاتٌ معنی ہلاک کرنا (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۶۱	قَدْ خَابَ: وہ ناکام ہو گیا۔ وہ نامراد ہو گیا۔ (قَدْ خَابَ) باب ضرب سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَيْبَةٌ ہے۔
۶۱	اِفْتَرٰى: اس نے جھوٹ باندھا (اِفْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ اور مادہ ف ر ی ہے۔
۶۲	تَنَازَعُوْا: ان لوگوں (یعنی جادوگروں) نے آپس میں اختلاف کیا (تَنَازَعُوْا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَنَازُعٌ ہے۔
۶۲	اَسَرُّوا النَّجْوٰى: ان (جادوگروں) نے خفیہ گفتگو کی، ان لوگوں نے چھپ کر مشورہ کیا۔ (اَسَرُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔ (النَّجْوٰى) کے معنی سرگوشی کرنا۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے۔ یہ لفظ صفت مشبہ کے معنی میں واحد اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
۶۳	يَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى: وہ دونوں (یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام) تمہارے عمدہ طریقہ کو مٹا دیں۔ (يَذْهَبَا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر ذَهَابٌ، ذُهُوْبٌ اور مَذْهَبٌ

آیت نمبر

ہے، ماقبل میں اَنْ مصدریہ کی وجہ سے حالتِ نصب میں نون تثنیہ ساقط ہو گیا ہے۔ (طَرِیْقَۃٌ) کے معنی حالت، عادت، جمع: طَرَائِقُ ہے۔ (اَلْمُثْلٰی) کے معنی اچھا، عمدہ۔ یہ اسم تفضیل اَلْاَمْثَلُ کی مؤنث ہے جو افضل کے معنی میں ہے

۶۴ اَجْمِعُوْا کَیْدَکُمْ: تم لوگ اپنی تدبیر جمع کرو۔ یعنی اپنی تدبیر مضبوط کرو۔ (اَجْمِعُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْمَاعٌ ہے۔ (کَیْدٌ) کے معنی داؤ، مکر، تدبیر، حیلہ، باب ضرب سے مصدر بھی ہے۔ مصدری معنی فریب کرنا، حیلہ کرنا۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

۶۴ اِئْتُوْا صَفًّا: تم لوگ قطار بنا کر آؤ، تم لوگ صف بنا کر آؤ (اِئْتُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْیَانٌ ہے۔ (صَفًّا) کے معنی قطار، لائن، جمع: صُفُوْفٌ ہے۔ یہ باب نصر سے مصدر بھی ہے۔ مصدری معنی صف بنانا۔ لفظ صَفًّا آیت کریمہ میں حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶۴ قَدْ اَفْلَحَ: وہ کامیاب ہو گیا (قَدْ اَفْلَحَ) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْلَاحٌ ہے۔

۶۴ اِسْتَعْلٰی: وہ غالب ہوا۔ (اِسْتَعْلٰی) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْلَاءٌ ہے۔

۶۶ اَلْقُوْا: تم لوگ ڈالو۔ (اَلْقُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔

۶۶ حِبَالُھُمْ: ان (جادوگروں) کی رسیاں۔ (حِبَالٌ) کے معنی رسیاں۔ اس کا واحد: حَبْلٌ ہے۔

۶۶ عِصِیُّھُمْ: ان (جادوگروں) کی لاٹھیاں۔ (عِصِیٌّ) کے معنی لاٹھیاں۔ اس کا واحد: عَصًی ہے۔

۶۶ یُخَیَّلُ اِلَیْہِ: وہ (رسیاں اور لاٹھیاں) ان کو (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو) محسوس

آیت نمبر	
	ہورہی تھیں۔ لفظی ترجمہ یہ ہے کہ اس کو خیال دلایا جاتا ہے۔ (یُخَیَّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخْیِیْلٌ ہے۔
	(اِلَیْهِ) میں ضمیر واحد مذکر غائب مجرور کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔
۶۶	تَسْعٰی: وہ (رسیاں اور لاٹھیاں) دوڑ رہی ہیں۔ (تَسْعٰی) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔
۶۷	اَوْجَسَ: انھوں نے (یعنی موسیٰ علیہ السلام نے) محسوس کیا (اَوْجَسَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْجَاسٌ ہے۔
۶۹	اَلْقِ: تم ڈال دو۔ اس میں موسیٰ علیہ السلام سے خطاب ہے۔ (اَلْقِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِلْقَآءٌ ہے۔
۶۹	تَلْقَفْ: وہ (لاٹھی سانپ بن کر) نگل جائے گی۔ (تَلْقَفْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لَقْفٌ اور لَقَفَانٌ ہے۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۷۱	لَاُقَطِّعَنَّ: میں ضرور کاٹ دوں گا۔ (لَاُقَطِّعَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ صیغہ واحد متکلم، مصدر تَقْطِیْعٌ ہے۔
۷۱	مِنْ خِلَافٍ: مخالف جانب سے۔ یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں۔
۷۱	لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ: میں ضرور تم کو سولی دوں گا (لَاُوصَلِّبَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَصْلِیْبٌ۔
۷۱	جُذُوْعِ النَّخْلِ: کھجور کے تنے۔ (جُذُوْعٌ) کا واحد: جِذْعٌ ہے۔ اس کے معنی درخت کا تنہ۔ (النَّخْلُ) کے معنی کھجور کے درخت، اس کا واحد: نَخْلَةٌ۔
۷۲	لَنْ نُّؤْثِرَكَ: ہم ہرگز تجھ کو ترجیح نہیں دیں گے۔ (لَنْ نُّؤْثِرَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِیْثَارٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر	
۷۲	فَطَرَنَا: اس نے ہم کو پیدا کیا۔ (فَطَرَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فطرٌ ہے۔ (نا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۷۲	اِقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ: تو فیصلہ کر جو فیصلہ تجھ کو کرنا ہو (لفظی ترجمہ) تو فیصلہ کر جو تو فیصلہ کرنے والا ہے (اِقْضِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قَضَآءٌ ہے۔ (قَاضٍ) قَضَآءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۷۳	خَطٰيٰنَا: ہماری خطائیں، ہمارے گناہ (خَطَايَا) کا واحد خَطِيْئَةٌ ہے معنی گناہ۔
۷۳	اَكْرَهْتَنَا: تو نے ہم کو مجبور کیا (اَكْرَهْتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِكْرَاهٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۷۴	لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى: اس (جہنم) میں نہ وہ مرے گا، اور نہ جئے گا۔ نہ مرنا تو ظاہر ہے کہ جہنم میں کسی کو موت نہیں آئے گی۔ اور نہ جینے کا مطلب یہ ہے کہ جہنم میں زندگی کا کوئی آرام نہیں ہوگا، بلکہ وہاں سخت قسم کا عذاب ہوگا جس کی وجہ سے جہنم کی زندگی اس لائق نہیں ہوگی کہ اس کو زندگی کہا جائے۔ اس لئے آیت کریمہ میں زندگی کی نفی کی گئی ہے۔ (لَا يَمُوْتُ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَوْتٌ ہے (لَا يَحْيٰى) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَيَاةٌ ہے۔
۷۶	مَنْ تَزَكّٰى: جو شخص پاک ہوا۔ (تَزَكّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزَكِّیٌ جو اصل میں تَزَكُّیٌ ہے۔
۷۷	اَسْرِ بِعِبَادِیْ: تم میرے بندوں کو رات میں لے جاؤ۔ (اَسْرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْرَآءٌ ہے۔ (عِبَادِیْ) میں عِبَادٌ مضاف اور یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔ عِبَادٌ کے معنی بندے کے ہیں۔ واحد عَبْدٌ ہے۔
۷۷	طَرِيْقًا: راستہ، جمع طُرُقٌ ہے۔ یہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

آیت نمبر	
۷۷	يَبَسًا: خشک، سوکھا، جمع: اَيْبَاسٌ ہے۔ یہ "طَرِيْقًا" کی صفت ہو کر مفعول بہ واقع ہے۔
۷۷	لَا تَخَافُ دَرَكًا: نہ پکڑے جانے کا تم کو خوف اندیشہ ہوگا۔ (لَا تَخَافُ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَوْفٌ ہے (دَرَكًا) اِدْرَاكٌ سے اسم مصدر ہے، اس لئے اِدْرَاكٌ مصدر کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی آ پکڑنا، پالینا، لاحق ہونا۔ (لَا تَخَافُ دَرَكًا) یہ پورا جملہ اِضْرِبْ کے فاعل سے حال واقع ہے (تفسیر مظہری)
۷۸	اَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ: فرعون نے ان کا پیچھا کیا۔ (اَتْبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ ہے۔ (فِرْعَوْنُ) اس کا تذکرہ پارہ (۹) سورۂ اعراف آیت (۱۲۳) میں دیکھئے۔
۷۸	غَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ: ڈھانپ لیا ان کو پانی نے جیسا کہ ڈھانپ لیا (ترجمہ شیخ الہندؒ) (غَشِيَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْيٌ، معنی ڈھانپنا۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الْيَمّ) کے معنی دریا، سمندر، جمع يُمُوْمٌ ہے۔ (مِنَ الْيَمّ) میں مِنْ بیانیہ اور الْيَمّ بیان ہے (تفسیر مظہری) (مَا غَشِيَهُمْ) مَا اسم موصول (غَشِيَ) فعل ماضی معروف، اس میں ضمیر مستتر (هُوَ) فاعل اور (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ ہے۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر غَشِيَ فعل اول کا فاعل واقع ہے۔
۸۰	جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ: کوہ طور کی داہنی جانب۔ (الطُّوْرِ) جزیرہ نمائے سیناء میں ایک مشہور پہاڑ کا نام ہے۔ اس میں جَانِبَ مضاف اور الطُّوْرِ مضاف الیہ ہے، پھر دونوں مل کر موصوف اور الْاَيْمَنَ اس کی صفت ہے۔ جانب طور کو ایمن یعنی داہنی جانب اس لئے فرمایا کہ وہ جانب اس طرف

آیت نمبر	
	جانے والے کے داہنے ہاتھ پر پڑتی ہے (بیان القرآن)
۸۰	اَلْمَنَّ: جلد اول پارہ (۱) آیت (۵۷) میں اس کی تفصیل دیکھئے۔
۸۰	السَّلْوٰی: جلد اول پارہ (۱) آیت (۵۷) میں اس کی تفصیل دیکھئے۔
۸۱	طَيِّبٰتِ: عمدہ چیزیں، پاکیزہ چیزیں۔ اس کا واحد: طَيِّبَةٌ ہے۔ اور مصدر طِيْبٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۸۱	لَا تَطْغَوْا: تم حد (شرعی) سے تجاوز نہ کرو (لَا تَطْغَوْا) باب فتح اور سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر طَغْیٌ اور طُغْيَانٌ ہے۔
۸۱	فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ: ورنہ تم پر میرا غضب واقع ہوگا (فَيَحِلَّ) اس کے شروع میں فاء جواب نہی میں واقع ہے، اس لئے فاء کے بعد اَنْ مقدرہ کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔ (يَحِلُّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَلٌّ اور حُلُوْلٌ ہے۔ (غَضَبٌ) کے معنی غصہ، یہ باب سمع سے مصدر ہے، معنی غصہ ہونا۔
۸۱	قَدْ هَوٰی: وہ آگ میں گر گیا (علامہ سیوطی) وہ پڑکا گیا (ترجمہ شیخ الہندؒ) (قَدْ هَوٰی) باب ضرب سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هُوِیٌّ ہے۔
۸۳	مَآ اَعْجَلَكَ: آپ نے کیوں جلدی کی، آپ کو جلدی کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا۔ (مَا) اسم استفہام ہے۔ (اَعْجَلَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْجَالٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۸۵	فَتَنَّا: ہم نے آزمائش میں مبتلا کر دیا (فَتَنَّا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔
۸۵	فِتْنَةً: یہ اِبْتِلَاءٌ کے معنی میں ہے۔ فعل مذکور کا مفعول مطلق واقع ہے۔

آیت نمبر

۸۵ | السَّامِرِیُّ: یہ ایک شخص تھا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر تشریف لے جانے کے بعد بنی اسرائیل کو گوسالہ پرستی (بچھڑے کی عبادت کرنے) میں مبتلا کر دیا تھا، ایک قول کے مطابق سامری کا نام بھی موسیٰ تھا بعض کے نزدیک یہ اسرائیلی تھا اور بعض کے نزدیک قبطی۔ بہر حال جمہور کی رائے یہ ہے کہ یہ شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا منافق تھا۔ جو مکر و فریب سے ایمان والوں کو گمراہ کرنے کی فکر میں لگا رہتا تھا۔ علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں: سامری بنی اسرائیل کے ایک قبیلہ کی طرف منسوب ہے جس کو سامرہ کہا جاتا ہے۔ اور بعض کا قول ہے: سامرہ یہود میں ایک قوم ہے، جو بعض چیزوں میں یہود کی مخالف ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ کرمان کا ایک دہقانی کافر تھا، اس کا نام موسیٰ بن ظفر ہے، یہ منافق تھا۔ اور اسلام ظاہر کرتا تھا، اس کی قوم گائے کی پجاری تھی (لغات القرآن مولانا عبدالرشید نعمانی)

۸۶ | غَضْبَانَ اَسِفًا: غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے (غَضْبَانَ) غَضَبٌ مصدر سے فَعلان کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (اَسِفًا) اَسَفٌ مصدر سے فَعِل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۸۷ | بِمَلْكِنَا: ہمارے اختیار سے (اپنے اختیار سے) (مَلْكٌ) یہاں اختیار کے معنی میں ہے۔

۸۷ | حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا: ہم پر بوجھ لادا گیا۔ (حُمِّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول صیغہ جمع متکلم، مصدر تَحْمِيْلٌ ہے۔ (اَوْزَارًا) کا واحد وِزْرٌ ہے۔ اس کے معنی بوجھ کے ہیں۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۸۷ | زِيْنَةِ الْقَوْمِ: قوم (قبط) کا زیور۔ (زِيْنَةٌ) کے معنی بناؤ، سنگار، آراستگی، یہاں زینت سے مراد زیور ہیں۔ جو بنی اسرائیل کو قبطیوں سے حاصل ہوئے تھے۔

آیت نمبر	
۸۷	قَذَفْنٰهَا: ہم نے اس کو پھینک دیا، ہم نے اس کو ڈال دیا، (قَذَفْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَذْفٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔
۸۸	عِجْلًا: بچھڑا، گائے کا بچہ۔ جمع عُجُوْلٌ ہے۔
۸۸	خُوَارٌ: گائے کی آواز۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی آواز کرنا۔
۹۰	فُتِنْتُمْ: تم لوگ فتنہ میں پڑ گئے ہو، تم لوگ گمراہی میں پڑ گئے ہو، (فُتِنْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔
۹۱	لَنْ نَّبْرَحَ عٰكِفِيْنَ: ہم اس (بچھڑے کی عبادت) پر برابر جمے رہیں گے۔ (لَنْ نَّبْرَحَ) باب سمع سے نفی تاکید بہ لن صیغہ جمع متکلم، مصدر بَرَحٌ اور بَرَاحٌ ہے۔ (عٰكِفِيْنَ) باب نصر اور ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا مصدر عَكْفٌ اور عُكُوْفٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۹۴	يَبْنَؤُمَّ: اے میرے ماں جائے۔ اے میری ماں کے بیٹے۔ (یا) حرف نداء اور (ابْنَؤُمَّ) منادی ہے یہ اصل میں اِبْنَ اُمِّيْ ہے۔ اِبْنَ مضاف اور اُمِّ مضاف الیہ مضاف اور یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔ پھر تخفیف کے لئے یاء متکلم کو حذف کر کے آخر میں فتحہ دے دیا گیا ہے۔ یہاں پر ماں کا ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مہربانی طلب کرنے اور ان کو نرمی پر آمادہ کرنے کے لئے ہے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی نہیں ہیں۔ بلکہ صرف اخیافی یعنی ماں شریک بھائی ہیں، اس لئے یہاں پر ماں کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن جمہور کا مسلک یہ ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی ہیں (تفسیر مظہری)
۹۴	لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ: تم نے میری بات کا انتظار نہیں کیا، یعنی تم نے میری بات کا لحاظ نہیں رکھا۔ (لَمْ تَرْقُبْ) باب نصر سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ

آیت نمبر	
	واحد مذکر حاضر، مصدر دُقُوْبٌ ہے۔ (قَوْلٌ) کے معنی بات، جمع: اَقْوَالٌ ہے۔
۹۵	مَا خَطْبُكَ: (اے سامری) تیرا کیا معاملہ ہے، تیری کیا حقیقت ہے۔ یعنی تو نے یہ حرکت کیوں کی۔ (مَا) برائے استفہام ہے (خَطْبٌ) کے معنی حالت، حقیقت، معاملہ، جمع: خُطُوْبٌ ہے۔
۹۶	بَصُرْتُ: میں نے دیکھا۔ (بَصُرْتُ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر بَصَارَةٌ ہے۔
۹۶	قَبَضْتُ قَبْضَةً: میں نے ایک مٹھی اٹھالی (قَبَضْتُ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر قَبْضٌ ہے۔
۹۶	مِنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ: فرستادۂ (خداوندی) کے نقش قدم سے، بھیجے ہوئے کے پاؤں کے نیچے سے۔ (اَثَرٌ) کے معنی نشان، علامت، نقش قدم۔ جمع: آثَارٌ ہے (الرَّسُوْلُ) کے معنی بھیجا ہوا۔ یہاں رسول سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ جن کے پاؤں کے نیچے سے سامری نے مٹی اٹھالی تھی۔
۹۶	نَبَذْتُهَا: میں نے اس کو ڈال دیا (نَبَذْتُ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر نَبْذٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع قَبْضَةً ہے۔
۹۶	سَوَّلَتْ: اس نے (میرے نفس نے میرے لئے) مزین کردیا، یعنی میرے جی کو یہ بات پسند آئی۔ (سَوَّلَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْوِيْلٌ ہے۔ اس کے معنی: بات بنانا، مزین کرنا، اچھا کر کے دکھانا۔
۹۷	لَا مِسَاسَ: مت چھونا، ہاتھ نہ لگانا، اس کی سزا کے متعلق مشہور قول یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کو چھوتا تھا تو دونوں کو بخار چڑھ جاتا تھا (تفسیر معالم التنزیل) (لَا) لائے نفی جنس ہے (مِسَاسٌ) کے معنی چھونا، باب مفاعلۃ سے

آیت نمبر	
	مصدر ہے۔ مفاعلۃ کا مصدر فعال کے وزن پر بھی آتا ہے۔
۹۷	ظَلْتَ: تو ہو گیا، تو ہمیشہ رہا، تو برابر لگا رہا۔ (ظَلْتَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ظَلٌّ اور ظُلُوْلٌ ہے۔ یہاں دوام کے معنی میں ہے۔ (ظَلْتَ) اصل میں ظَلِلْتَ ہے۔ پہلے لام کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔
۹۷	لَنُحَرِّقَنَّهٗ: ہم ضرور اس کو جلا دیں گے۔ (لَنُحَرِّقَنَّ) باب تفعیل سے مضارع معروف لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَحْرِيْقٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع عِجْلٌ ہے۔
۹۷	لَنَنْسِفَنَّهٗ: ہم ضرور اس کو بکھیر دیں گے۔ (لَنَنْسِفَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَسْفٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۹۷	اَلْيَمّ: دریا، سمندر، جمع: يُمُوْمٌ ہے۔
۹۹	نَقُصُّ: ہم بیان کرتے ہیں۔ (نَقُصُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ ہے۔
۱۰۰	وِزْرًا: بوجھ۔ اس سے مراد گناہوں کا بوجھ یا عذاب اور سزا کا بوجھ ہے (تفسیر مظہری) اس کی جمع: اَوْزَارٌ ہے۔ یہ فعل مذکور کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۰۱	حِمْلًا: بوجھ۔ یہ سَاءَ فعل ذم کی ضمیر مستتر سے تمیز ہے۔
۱۰۲	نَحْشُرُ: ہم جمع کریں گے۔ (نَحْشُرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَشْرٌ ہے۔
۱۰۲	زُرْقًا: نیلی آنکھوں والے، یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اس کا واحد اَزْرَقُ ہے۔ یہ زَرَقٌ مصدر سے اَفْعَل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع

آیت نمبر	
	سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰۳	يَتَخَافَتُوْنَ: وہ لوگ چپکے چپکے باتیں کر رہے ہوں گے۔ (يَتَخَافَتُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَخَافُتٌ ہے۔
۱۰۴	اَمْثَلُهُمْ: ان میں سب سے بہتر۔ ان میں سب سے اچھا (اَمْثَلُ) اَفْضَلُ کے معنیٰ میں ہے۔ یہ اسم تفضیل واحد مذکر ہے، مَثُلَ مَثَالَةً باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰۵	يَنْسِفُهَا: وہ (یعنی میرا پروردگار) ان کو بکھیر دے گا۔ (يَنْسِفُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَسْفٌ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع اَلْجِبَالَ ہے۔
۱۰٦	يَذَرُهَا: وہ (یعنی میرا پروردگار) ان کو چھوڑ دے گا۔ (يَذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَذْرٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْجِبَالَ ہے۔
۱۰٦	قَاعًا صَفْصَفًا: ہموار میدان، چٹیل میدان۔ قَاعٌ کی جمع: قِيْعَةٌ اور قِيْعَانٌ ہے۔ اور صَفْصَفٌ کی جمع: صَفَاصِفُ ہے۔
۱۰۷	عِوَجًا: کجی، ناہمواری، ٹیڑھا پن۔
۱۰۷	اَمْتًا: بلندی، اونچائی، ٹیلا۔
۱۰۸	خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ: آوازیں دب جائیں گی (خدائے رحمٰن کی ہیبت کی وجہ سے) یہاں پر فعل ماضی، فعل مضارع کے معنیٰ میں ہے۔ اس کے یقینی ہونے کو بیان کرنے کے لئے فعل ماضی لایا گیا ہے (خَشَعَتْ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خُشُوْعٌ ہے۔ (اَلْاَصْوَاتُ) کا واحد: صَوْتٌ معنیٰ آواز۔
۱۰۸	هَمْسًا: پاؤں کی آہٹ، کھس کھسی آواز، باب ضرب سے مصدر بھی ہے معنیٰ

آیت نمبر	
	آہستہ چلنا، آہستہ بولنا۔
۱۱۱	عَنَتِ الْوُجُوْهُ: تمام چہرے جھکے ہوں گے، یہاں پر فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (عَنَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر عَنَاءٌ اور عُنُوٌّ ہے۔ (اَلْوُجُوْهُ) کا واحد وَجْهٌ معنی چہرہ۔
۱۱۱	اَلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ: ہمیشہ زندہ رہنے والا، اور تمام چیزوں کو قائم رکھنے والا (اَلْحَيُّ) حَيَاةٌ سے صفت مشبہ اور اَلْقَيُّوْمُ قِيَامٌ سے صیغہ مبالغہ ہے۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔
۱۱۱	قَدْ خَابَ: وہ ناکام ہوگیا۔ (قَدْ خَابَ) باب ضرب سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَيْبَةٌ ہے۔
۱۱۲	هَضْمًا: نقصان، کمی۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی توڑنا، کم کرنا۔
۱۱۴	زِدْنِيْ عِلْمًا: آپ میرا علم بڑھا دیجئے، آپ مجھے مزید علم عطا فرما دیجئے۔ آپ مجھے علم کے اعتبار سے بڑھا دیجئے۔ (زِدْ) باب ضرب سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر زِيَادَةٌ ہے، اس کے بعد نون وقایہ اور یائے متکلم ممیز اور عِلْمًا تمیز ہے۔ دوسری ترکیب: یائے متکلم مفعول اول اور عِلْمًا مفعول ثانی ہے۔
۱۱۵	عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ: ہم نے آدم کو حکم دیا۔ (عَهِدْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر عَهْدٌ ہے۔ (اٰدَمُ) حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر مبارک جلد اول پارہ (۱) ص: ۳۰ پر دیکھئے۔
۱۱۵	عَزْمًا: پختگی، ثابت قدمی۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی پختہ ارادہ کرنا۔
۱۱۷	تَشْقٰى: تو مشقت میں پڑ جائے گا۔ (تَشْقٰى) شَقَاوَةٌ مصدر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱۸	لَا تَجُوْعَ: تو بھوکا نہ ہوگا (لَا تَجُوْعَ) جُوْعٌ مصدر سے فعل مضارع منفی، صیغہ

آیت نمبر	
	واحد مذکر حاضر باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، ان مصدر یہ کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۱۸	لَا تَعْرٰی: تو ننگا نہ ہوگا۔ (لَا تَعْرٰی) عُرْیَةٌ اور عُرْیٌ مصدر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱۹	لَا تَظْمَؤُا: تو پیاسا نہ ہوگا۔ (لَا تَظْمَؤُا) ظَمَأٌ مصدر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱۹	لَا تَضْحٰی: تجھ کو دھوپ نہیں لگے گی۔ (لَا تَضْحٰی) ضُحٰی مصدر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی دھوپ لگنا، دھوپ کھانا۔
۱۲۰	شَجَرَةِ الْخُلْدِ: ہمیشگی کا درخت۔ یعنی ایسا درخت جس کا کھانے والا ہمیشہ رہے، اسے کبھی موت نہ آئے (تفسیر مظہری)
۱۲۰	مُلْكٍ لَّا يَبْلٰی: بادشاہی جو پرانی نہ ہو۔ لازوال بادشاہت (مُلْكٌ) کے معنی بادشاہت، حکومت (لَا يَبْلٰی) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بِلًی اور بَلَاءٌ معنی بوسیدہ ہونا۔
۱۲۱	بَدَتْ: وہ ظاہر ہوگئی۔ (بَدَتْ) بُدُوٌّ مصدر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۲۱	سَوْاٰتُهُمَا: ان دونوں کی شرمگاہیں (سَوْاٰتٌ) کا واحد سَوْاَةٌ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۱۲۱	طَفِقَا يَخْصِفٰنِ: وہ دونوں چپکانے لگے (طَفِقَا) یہ افعال شروع میں سے ہے، باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر طَفَقٌ ہے (يَخْصِفٰنِ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر خَصْفٌ ہے۔
۱۲۱	عَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ: حکم ٹالا آدم نے اپنے رب کا (ترجمہ شیخ الہندؒ) آدم سے

آیت نمبر	
	اپنے رب کا قصور ہوگیا (ترجمہ حضرت تھانویؒ) (عَصٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر عِصْیَانٌ معنی حکم ٹالنا، نافرمانی کرنا۔ (آدَمُ) حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر مبارک پارہ (١) ص: ٣٠ پر دیکھئے۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار، پالنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ لفظ (رَبٌّ) اصل میں باب نصر سے ثلاثی مجرد کا مصدر ہے۔ تربیت کے معنی میں ہے۔ پھر مصدر کو صفت مشبہ کے معنی میں استعمال کرنے لگے۔ اور بعض حضرات نے کہا کہ لفظ رَبّ صفت مشبہ ہے۔ اس کو مصدر سے صفت مشبہ کی طرف منتقل کرنے کی حاجت نہیں۔
١٢١	غَوٰی: وہ راہ سے بہکا (ترجمہ حضرت شیخ الہند) وہ غلطی میں پڑ گئے (ترجمہ حضرت تھانوی) غَیٌّ اور غَوَایَةٌ مصدر سے (غَوٰی) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
١٢٢	اِجْتَبٰهُ رَبُّهٗ: ان کے پروردگار نے ان کو منتخب فرمایا۔ (اِجْتَبٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْتِبَاءٌ ہے۔
١٢٣	لَایَشْقٰی: وہ مشقت میں نہیں پڑے گا۔ (لَایَشْقٰی) شَقَاوَة مصدر سے فعل مضارع منفی صیغہ واحد مذکر غائب، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
١٢٤	مَعِیْشَةً ضَنْكًا: تنگی کا جینا، تنگ زندگی (مَعِیْشَةٌ) کے معنی روزی، گذران، زندگی گذارنے کا ذریعہ، سامان زندگی۔ جمع مَعَایِش ہے (ضَنْكٌ) کے معنی تنگی اور تنگ۔ باب کرم سے مصدر اور صفت مشبہ ہے۔
١٢٤	اَعْمٰی: اندھا۔ جمع: عُمْیٌ۔ لفظ اعمی باب سمع سے افعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
١٢٥	بَصِیْرًا: دیکھنے والا۔ باب کرم سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، مصدر بَصَارَةٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۲۷	اَسْرَفَ: وہ حد (اطاعت) سے گذر گیا (اَسْرَفَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْرَافٌ ہے۔
۱۲۸	اُولِی النُّهٰى: اہل فہم، عقل والے (اُولِیْ) حالت نصب اور جر میں ہے۔ حالت رفع میں اُولُوا استعمال ہوتا ہے، خلاف قیاس اس کا واحد: ذُوْ آتا ہے۔ (النُّهٰى) کا واحد: نُهْيَةٌ ہے۔ اس کے معنی عقل کے ہیں۔
۱۲۹	لِزَامًا: لازم ہونے والا، چمٹنے والا۔ فِعال کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب مفاعلۃ سے مصدر بھی آتا ہے۔ مصدری معنی لازم ہونا۔
۱۳۰	اٰنَآئِ الَّيْلِ: رات کے اوقات، رات کی گھڑیاں (اٰنَآئِ) کا واحد: اَنْیٌ اور اِنْیٌ ہے۔ (الَّيْلُ) کے معنی رات، جمع: اللَّيَالِی ہے۔
۱۳۰	اَطْرَافَ النَّهَارِ: دن کے کنارے، دن کے حصے (اَطْرَافٌ) کا واحد: طَرَفٌ ہے، معنی کنارہ اور حصہ۔ (النَّهَارُ) کے معنی دن۔ جمع: اَنْهُرٌ اور نُهُرٌ ہے۔
۱۳۱	لَاتَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ: آپ اپنی آنکھیں اٹھا کر نہ دیکھئے (لَاتَمُدَّنَّ) باب نصر سے فعل نہی بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مَدٌّ ہے۔ معنی پھیلانا۔ کھینچنا (عَيْنَيْكَ) مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ اصل میں عَيْنَيْنِ ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔
۱۳۱	مَا مَتَّعْنَا بِهٖ: وہ چیز جس کے ذریعہ ہم نے فائدہ پہنچایا (مَا) اسم موصول ہے (مَتَّعْنَا بِهٖ) اس کا صلہ ہے (مَتَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْتِيْعٌ ہے۔
۱۳۱	اَزْوَاجًا: (اُن کافروں کی) مختلف قسمیں۔ یہاں (اَزْوَاجٌ) سے مراد اقسام ہیں، واحد: زَوْجٌ، اس کے معنی شوہر، بیوی، ساتھی اور ہر چیز کی قسم۔
۱۳۱	زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا: دنیوی زندگی کی رونق (زَهْرَةٌ) کے معنی رونق، زینت، خوبصورتی۔

آیت نمبر	
۱۳۱	لِنَفْتِنَهُمْ: تاکہ ہم ان کا امتحان لیں، تاکہ ہم ان کی آزمائش کریں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (نَفْتِنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔ یہ فعل مضارع لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۱۳۲	اِصْطَبِرْ عَلَيْهَا: آپ اس پر قائم رہئے، آپ اس کی پابندی کیجئے (اِصْطَبِرْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِصْطِبَارٌ اور مادہ ص ب ر ہے۔
۱۳۳	الصُّحُفِ: کتابیں۔ واحد: صَحِيْفَةٌ ہے۔
۱۳۴	نَذِلَّ: ہم ذلیل ہوں۔ (نَذِلَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر ذُلٌّ اور ذِلَّةٌ ہے۔
۱۳۴	نَخْزٰى: ہم رسوا ہوں۔ (نَخْزٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر خِزْيٌ اور خِزْيَةٌ ہے۔
۱۳۵	مُتَرَبِّصٌ: انتظار کرنے والا، باب تفعل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تَرَبُّصٌ ہے۔
۱۳۵	تَرَبَّصُوْا: تم لوگ انتظار کرو۔ (تَرَبَّصُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبُّصٌ ہے۔
۱۳۵	الصِّرَاطِ السَّوِيِّ: راہ راست، درست راستہ، سیدھا راستہ، یہ ترکیب میں موصوف اور صفت ہو کر مضاف الیہ واقع ہے۔ (الصِّرَاطُ) کے معنی راستہ، جمع: صُرُطٌ ہے۔ (السَّوِيُّ) درست، سیدھا۔
۱۳۵	اِهْتَدٰى: اس نے ہدایت پائی (اِهْتَدٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهْتِدَاءٌ اور مادہ: ھ د ی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ پارہ (۱۷)

سُوْرَةُ الْأَنْبِيَآءِ

سورۂ انبیاء مکی ہے۔ اس کے شروع میں غفلت و جہالت اور انکار رسالت کی مذمت ہے۔ پھر انبیاء علیہم السلام کے مخالفین کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے کچھ دلائل بیان فرمائے ہیں۔ پھر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو تورات عطا فرمانے اور ذکر مبارک یعنی قرآن کریم کے نزول کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کے واقعات اختصار کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اِقْتَرَبَ: وہ (یعنی حساب) قریب آگیا۔ (اِقْتَرَبَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْتِرَابٌ ہے۔
۲	مُحْدَثٍ: نئی (نصیحت) تازہ (نصیحت) یہ ذِکْرٍ کی صفت ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔ (مُحْدَثٌ) کے معنی جدید، نیا۔ باب افعال سے اسم مفعول واحد مذکر، اس کا مصدر اِحْدَاثٌ ہے۔
۲	اِسْتَمَعُوْهُ: ان لوگوں نے اس (ذکر یعنی قرآن) کو سنا (اِسْتَمَعُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِمَاعٌ ہے۔

آیت نمبر	
	(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع ذکر یعنی قرآنِ کریم ہے۔
۳	لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ: اس حال میں کہ ان کے دل کھیل میں پڑے ہوئے ہیں۔ (لَاهِيَةً) لَهْوٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ، اس کے معنی دل کے ہیں۔
۳	اَسَرُّوا النَّجْوٰى: ان لوگوں نے چپکے چپکے سرگوشی کی (اَسَرُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔ معنی چھپانا۔ (اَلنَّجْوٰى) سرگوشی، نَجْوٰى کا استعمال صفت کے طور پر بھی ہوتا ہے۔ اس وقت یہ لفظ واحد اور جمع سب کے لئے آتا ہے۔
۳	تُبْصِرُوْنَ: تم لوگ دیکھ رہے ہو۔ (تُبْصِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۵	اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ: پریشان خواب، پریشان خیالات، یعنی کافروں نے قرآنِ کریم کے بارے میں کہا کہ یہ خواب کی متفرق اور مخلوط باتیں ہیں، جن کو سونے کی حالت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا ہے۔ یہ قرآنِ کریم (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نہیں ہے۔ (اَضْغَاثٌ) کا واحد: ضِغْثٌ ہے۔ اس کے معنی تر اور خشک گھاس کا مٹھا (اَحْلَامٌ) کا واحد: حُلْمٌ ہے معنی خواب۔ (اَضْغَاثُ اَخْبَارٍ) ایسی مخلوط باتیں جن کی کوئی حقیقت نہ ہو۔ (اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ) ایسے پریشان خواب جن کی کوئی تعبیر نہ دی جا سکے۔
۵	اِفْتَرٰىهُ: اس (قرآنِ کریم) کو گھڑ لیا، اس کو تراش لیا۔ (اِفْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۹	اَلْمُسْرِفِيْنَ: حد سے گزرنے والے، حد سے نکلنے والے۔ باب افعال سے

آیت نمبر	
	اسم فاعل جمع مذکر سالم، مصدر اِسْرَافٌ ہے۔
۱۱	قَصَمْنَا: ہم نے ہلاک کیا۔ ہم نے غارت کر دیا۔ (قَصَمْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصْمٌ، معنی توڑنا۔
۱۱	اَنْشَاْنَا: ہم نے پیدا کیا۔ (اَنْشَاْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْشَآءٌ ہے۔
۱۲	اَحَسُّوْا بَاْسَنَا: انھوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا، انھوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی (اَحَسُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِحْسَاسٌ ہے۔ (بَاْسَنَا) بَاْسٌ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ بَاْسٌ کے معنی عذاب کے ہیں۔
۱۲	یَرْکُضُوْنَ: وہ لوگ بھاگ رہے ہیں، وہ لوگ بھاگنے لگے۔ (یَرْکُضُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَکْضٌ ہے۔
۱۳	اُتْرِفْتُمْ: تم کو عیش دیا گیا، تم کو نعمت دی گئی۔ (اُتْرِفْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْرَافٌ ہے۔
۱۵	حَصِیْدًا: کٹی ہوئی کھیتی۔ حَصَادٌ مصدر سے فعیلٌ کے وزن پر مفعولٌ کے معنی میں ہے، یعنی حَصِیْدٌ، مَحْصُوْدٌ کے معنی میں ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۵	خَامِدِیْنَ: بجھنے والے، بجھے ہوئے، یعنی مرے ہوئے پڑے تھے، خُمُوْدٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالتِ نصب میں ہے۔ واحد: خَامِدٌ ہے، باب نصر اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۸	نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ: ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں، ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں (نَقْذِفُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَذْفٌ ہے، اس میں احقاق حق کو بیان کیا گیا ہے

آیت نمبر

۱۸ يَدْمَغُهٗ: وہ (حق) اس (باطل) کا بھیجا نکال دیتا ہے۔ وہ اس کا سر پھوڑ ڈالتا ہے، یعنی باطل کو کمزور کر کے فنا کر دیتا ہے، اس میں ابطال باطل کو بیان کیا گیا ہے (يَدْمَغُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَمْغٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع باطل ہے۔

۱۸ زَاهِقٌ: ختم ہو جانے والا، مٹ جانے والا۔ زُهُوْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ اَلْوَيْلُ: ہلاکت، بربادی۔ خرابی۔

۱۹ لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ: وہ لوگ تھکتے نہیں ہیں (لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْسَارٌ ہے۔

۲۰ لَا يَفْتُرُوْنَ: وہ سستی نہیں کرتے ہیں، وہ کوتاہی نہیں کرتے ہیں (لَا يَفْتُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فُتُوْرٌ ہے۔

۲۱ اِتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً: ان لوگوں نے معبود بنالئے (اِتَّخَذُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتِّخَاذٌ اور مادہ ا خ ذ ہے۔ (اٰلِهَةً) کا واحد: اِلٰهٌ ہے، معنی معبود۔

۲۱ يُنْشِرُوْنَ: وہ لوگ زندہ کرتے ہیں۔ (يُنْشِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْشَارٌ ہے۔

۲۴ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ: تم (شرک پر) اپنی دلیل لاؤ (هَاتُوْا) اصل میں اٰتُوْا ہے ہمزہ کو ہاء سے بدل دیا گیا هَاتُوْا ہو گیا۔ هَاتُوْا اَصْلُهٗ اٰتُوْ قُلِبَتِ الْهَمْزَةُ هَاءً (تفسیر مظہری) اٰتُوْا باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِيْتَاءٌ ہے (بُرْهَانٌ) کے معنی دلیل، جمع: بَرَاهِيْنُ ہے۔

۲۶ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ: معزز بندے (عِبَادٌ) کا واحد عَبْدٌ، معنی بندہ (مُكْرَمُوْنَ) باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، واحد مُكْرَمٌ اور مصدر اِكْرَامٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۷	لَايَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ: وہ اس سے آگے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے ہیں (لَايَسْبِقُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَبْقٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔
۲۸	لَايَشْفَعُوْنَ: وہ سفارش نہیں کر سکتے ہیں۔ (لَايَشْفَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شَفَاعَةٌ ہے۔
۲۸	اِرْتَضٰى: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) راضی ہوا۔ اس نے پسند کیا۔ (اِرْتَضٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْتِضَاءٌ ہے۔
۲۸	مُشْفِقُوْنَ: ڈرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد مُشْفِقٌ اور مصدر اِشْفَاقٌ ہے۔
۳۰	كَانَتَا رَتْقًا: وہ دونوں (یعنی آسمان و زمین) بند تھے (رَتْقٌ) کے معنی منہ بند، جڑا ہوا، ملا ہوا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ جو یہاں پر اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ رتق کا مطلب بعض مفسرین نے بیان کیا ہے کہ پہلے ساتوں آسمان ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ اور ساتوں زمینیں بھی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا۔ اور تمام زمینوں کو بھی ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔ اور دوسرے مفسرین کے قول کے مطابق رتق کا مطلب یہ ہے کہ پہلے نہ آسمان سے بارش ہوتی تھی اور نہ زمین سے پیداوار ہوتی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو کھول دیا تو آسمان سے بارش اور زمین سے پیداوار ہونے لگی۔
۳۰	فَفَتَقْنٰهُمَا: ہم نے ان دونوں کو کھول دیا (فَتَقْنَا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْقٌ ہے، معنی پھاڑنا۔ توڑنا۔
	رَوَاسِيَ: مضبوط پہاڑ، واحد رَاسِيَةٌ ہے۔
۳۱	اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ: کہ وہ (زمین) ان لوگوں کو لے کر حرکت (نہ) کرنے لگے۔

آیت نمبر	
	(تَمِیْدَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَیْدٌ اور مَیَدَانٌ ہے۔ اَنْ مصدر یہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ اَنْ مصدر یہ کے بعد لائے نفی مقدر ہے۔ اسی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔
۳۱	فِجَاجًا سُبُلًا: کشادہ راستے۔ پہلی ترکیب (فِجَاجًا) حال اور (سُبُلًا) ذوالحال ہے، اس میں ذوالحال نکرہ ہے۔ اس لئے ذوالحال کو مؤخر کر دیا گیا ہے۔ دوسری ترکیب: (فِجَاجًا) مبدل منہ اور (سُبُلًا) بدل ہے۔ دونوں مل کر مفعول بہ واقع ہے۔ (فِجَاجٌ) کا واحد فَجٌّ ہے، معنی درہ، دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستہ (سُبُلٌ) کا واحد سَبِیْلٌ، اس کے معنی راستہ کے ہیں۔
۳۲	سَقْفًا مَّحْفُوْظًا: محفوظ چھت۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آسمان کو ایسی چھت بنا دیا ہے جو ٹوٹنے، گرنے اور شیاطین کے چوری سے آسمانی خبریں سننے سے محفوظ ہے (سَقْفٌ) کے معنی چھت۔ جمع: سُقُوْفٌ ہے۔ (مَحْفُوْظٌ) حِفْظٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۳	فَلَكٍ: دائرہ، ستاروں کا دائرہ۔ جمع: اَفْلَاكٌ ہے۔
۳۳	یَسْبَحُوْنَ: وہ (سورج اور چاند وغیرہ) تیرتے ہیں، یعنی سورج اور چاند وغیرہ پانی میں تیرنے والے کی طرح اپنے دائرہ میں تیزی سے چلتے ہیں (یَسْبَحُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَبَاحَةٌ ہے۔
۳۵	ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ: (ہر جان دار) موت کا مزہ چکھنے والا (ذَآئِقَةٌ) کے معنی چکھنے والی، ذَوْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ لفظ نفس عربی میں مؤنث ہے۔ اس لئے ذَآئِقَةٌ مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔
۳۵	نَبْلُوْكُمْ: ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں (نَبْلُوْا) باب نصر سے فعل مضارع

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَلَاءٌ ہے (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ۔
۳۶	اِذَا رَاٰكَ: جب وہ (کافرلوگ) آپ کو دیکھتے ہیں (رَاٰ) باب فتح سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔ اِذَا شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہوگیا ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ اس کے مخاطب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
۳۶	هُزُوًا: ہنسی، مذاق۔ یہ باب فتح سے مصدر ہے، اور اسم مفعول مَهْزُوٌّ کے معنی میں ہے۔ مَهْزُوٌّ کے معنی: وہ شخص جس کا مذاق اڑایا جائے۔
۳۷	سَاُورِيْكُمْ: عنقریب میں تم کو دکھلاؤں گا (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کردیتا ہے (اُورِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِرَاءَةٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول اول ہے۔
۳۷	لَاتَسْتَعْجِلُوْنِ: تم لوگ مجھ سے جلدی مت طلب کرو (لَاتَسْتَعْجِلُوْا) باب استفعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔ آخر میں نون مکسور اصل میں (نِیْ) یائے متکلم کے ساتھ ہے۔ یائے متکلم کو تخفیف کے لئے حذف کردیا گیا، اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔
۳۹	لَايَكُفُّوْنَ: وہ لوگ روک نہیں سکیں گے۔ (لَايَكُفُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَفٌّ ہے۔
۴۰	تَبْهَتُهُمْ: وہ (آگ) ان کو بدحواس کردے گی (تَبْهَتُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَهْتٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۰	يُنْظَرُوْنَ: اُن لوگوں کو مہلت دی جائے گی۔ (يُنْظَرُوْنَ) باب افعال سے

آیت نمبر	
	فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْظَارٌ ہے۔
۴۲	يَكْلَؤُكُمْ: وہ تمہاری حفاظت کرتا ہے (يَكْلَؤُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَلْأٌ ہے۔
۴۳	يُصْحَبُوْنَ: ان لوگوں کا ساتھ دیا جائے گا۔ (يُصْحَبُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَحَابَةٌ اور صُحْبَةٌ ہے۔
۴۴	مَتَّعْنَا: ہم نے سامان دیا۔ ہم نے فائدہ پہنچایا۔ (مَتَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْتِيْعٌ ہے۔
۴۴	نَنْقُصُهَا: ہم اس (زمین) کو گھٹا رہے ہیں۔ (نَنْقُصُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَقْصٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَرْضَ ہے، جو ماقبل میں مذکور ہے۔
۴۵	يُنْذَرُوْنَ: وہ لوگ ڈرائے جاتے ہیں۔ (يُنْذَرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔
۴۶	لَئِنْ مَّسَّتْهُمْ: اگر ان (کافروں) کو پہنچ جائے (مَسَّتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَسٌّ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۶	نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ: آپ کے پروردگار کے عذاب کا ایک جھونکا۔ (نَفْحَةٌ) کے معنی جھونکا، فَعلةٌ کے وزن پر اسم مرۃ ہے، اس کی جمع: نَفَحَاتٌ۔
۴۷	نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ: ہم ترازوئیں رکھیں گے، ہم ترازوئیں قائم کریں گے۔ (نَضَعُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَضْعٌ ہے (اَلْمَوَازِيْنُ) کا واحد: مِيْزَانٌ ہے، معنی ترازو۔ یہاں میزان کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا، اس لئے بعض حضرات مفسرین نے کہا کہ اعمال وزن کرنے کے لئے بہت سی ترازوئیں ہوں گی۔ چاہے ہر امت کے لئے الگ

آیت نمبر	
	الگ ترازو ہو یا ہر عمل کے لئے الگ الگ ترازو ہو۔ لیکن جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ ترازو ایک ہی ہوگی، اس کو جمع کے صیغہ کے ساتھ اس لئے لایا گیا ہے کہ وہ بہت سی ترازوں کا کام دے گی، کیوں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والی ساری مخلوق کے اعمال وہی ایک ترازو وزن کرے گی۔
۴۷	حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ: رائی کا ایک دانہ (حَبَّةٌ) کے معنی دانہ، جمع: حَبَّاتٌ ہے۔ (خَرْدَلٌ) کے معنی رائی (ایک قسم کی سرسوں) جمع: خَرَادِلُ ہے۔
۴۸	اَلْفُرْقَانَ: فیصلہ کی چیز۔ حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی چیز، یہ مصدر اسم فاعل فَارِقٌ کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۹	مُشْفِقُوْنَ: ڈرنے والے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد مُشْفِقٌ اور مصدر اِشْفَاقٌ ہے۔
۵۱	اِبْرٰهِيْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک حالات جلد اول پارہ (۱) ص: ۵۸ پر دیکھئے۔
۵۱	رُشْدَهٗ: ان کا (یعنی ابراہیم علیہ السلام کا) حسنِ فہم، اُن کی نیک راہ، ان کی سمجھ بوجھ۔ (رُشْدٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی ہدایت پانا، راہ راست پانا۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔
۵۲	اَلتَّمَاثِيْلُ: مورتیاں، مجسمے، واحد تِمْثَالٌ ہے۔
۵۲	عَاكِفُوْنَ: جمنے والے، جمے ہوئے۔ باب نصر اور ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد عَاكِفٌ اور مصدر عَكْفٌ اور عُكُوْفٌ ہے۔ اس کے معنی لازم رہنا۔
۵۶	فَطَرَهُنَّ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان سب کو پیدا فرمایا (فَطَرَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَطْرٌ ہے

آیت نمبر	
	(هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔
۵۷	لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ: میں علاج کروں گا تمہارے بتوں کا (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ) میں تمہارے بتوں کی گت بناؤں گا (ترجمہ حضرت تھانوی) (لَاَكِيْدَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر كَيْدٌ ہے، معنی تدبیر کرنا، داؤ کرنا (اَصْنَامٌ) کا واحد: صَنَمٌ معنی بت۔
۵۷	تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ: تم لوگ پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے (تُوَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر تَوْلِيَةٌ ہے۔ (تُوَلُّوْا) اصل میں تُوَلُّوْنَ ہے۔ اَنْ مصدریہ کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے (مُدْبِرِيْنَ) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد: مُدْبِرٌ اور مصدر اِدْبَارٌ ہے۔
۵۸	جَعَلَهُمْ جُذَاذًا: انھوں نے (یعنی ابراہیم علیہ السلام نے) ان (بتوں) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا (جَعَلَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَعْلٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول اول ہے، اس کا مرجع: الْاَصْنَامُ ہے (جُذَاذًا) مفعول ثانی ہے، اس کے معنی توڑا ہوا، ٹکڑے کیا ہوا۔ یہ جَذٌّ مصدر سے فُعال کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ جَذٌّ مصدر باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، اس کے معنی کاٹنا، توڑنا۔ بعض حضرات نے کہا: جُذَاذٌ جمع ہے، اس لفظ سے اس کا کوئی واحد نہیں ہے (تفسیر مظہری)
۶۴	رَجَعُوْا اِلٰى اَنْفُسِهِمْ: وہ لوگ اپنے جی میں سوچنے لگے۔ (رَجَعُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رُجُوْعٌ ہے۔ (اَنْفُسٌ) کا واحد: نَفْسٌ ہے۔
	نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ: وہ لوگ اپنے سروں پر اوندھے کر دیئے گئے، یعنی وہ لوگ اپنے کفر کی طرف لوٹا دیئے گئے (تفسیر جلالین) اس کا دوسرا ترجمہ یہ ہے

آیت نمبر |
--- | ---
 | کہ ان لوگوں نے (شرمندگی کے مارے) اپنے سروں کو جھکا لیا (بیان القرآن) (نُكِسُوْا) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَكْسٌ ہے۔
۶۸ | حَرِّقُوْهُ: تم لوگ ان کو (یعنی ابراہیم علیہ السلام کو) جلا دو (حَرِّقُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَحْرِيْقٌ ہے (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔
۶۹ | كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا: (اے آگ) تو ٹھنڈی اور سلامت ہو جا، یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگ کو حکم دیا گیا کہ تو ٹھنڈی ہو جا، لیکن اتنی ٹھنڈی نہیں کہ ٹھنڈک سے تکلیف پہونچنے لگے، بلکہ ایسی معتدل ٹھنڈک ہو، جو خوش گوار معلوم ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے برد کے ساتھ سلام کا لفظ بھی ارشاد فرمایا ہے (كُوْنِيْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر كَوْنٌ ہے۔
۷۰ | كَيْدًا: برائی، بُری تدبیر، باب ضرب سے مصدر ہے، معنی تدبیر کرنا، داؤ کرنا۔
۷۱ | الْاَرْضِ: زمین، ملک۔ اس سے مراد ملک شام ہے (تفسیر جلالین)
۷۲ | اِسْحٰقَ: حضرت اسحاق علیہ السلام کا مختصر تذکرہ جلد اول پارہ (۱) ص: ۶۲ پر دیکھئے۔
۷۲ | يَعْقُوْبَ: حضرت یعقوب علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۱) ص: ۶۱ پر دیکھئے۔
۷۲ | نَافِلَةً: سوال سے زیادہ (تفسیر جلالین) یعنی بڑھاپے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹا مانگا تھا، اللہ تعالیٰ نے پوتا بھی دے دیا جو سوال سے زائد تھا۔ اس کا دوسرا ترجمہ پوتا ہے، جیسا کہ بیان القرآن میں لفظ نافلة کا ترجمہ پوتا کیا گیا ہے (نَافِلَةٌ) کے معنی زائد اور پوتا، عطیہ، جمع: نَوَافِلُ ہے۔
۷۴ | لُوْطًا: حضرت لوط علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۷) ص: ۲۵۶ پر دیکھئے۔
۷۴ | الْقَرْيَةِ: بستی، اس سے مراد شہر سدوم ہے، جہاں حضرت لوط علیہ السلام رہتے تھے
۷۴ | الْخَبٰٓئِثَ: گندے کام، بُرے کام، اس کا واحد خَبِيْثَةٌ ہے۔

آیت نمبر	
۷۶	نُوْحًا: حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) ص: ۲۰۸ پر دیکھئے۔
۷۶	نَادٰی: انھوں نے (نوح علیہ السلام نے) پکارا، یعنی دُعا کی۔ (نَادٰی) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔
۷۶	اِسْتَجَبْنَا: ہم نے دُعا قبول کی۔ (اِسْتَجَبْنَا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْتِجَابَۃٌ اور مادہ: ج و ب ہے۔
۷۶	الْکَرْبِ الْعَظِیْمِ: بڑا غم، بڑی پریشانی (اَلْکَرْبُ) کے معنی غم، پریشانی۔ جمع: کُرُوْبٌ ہے۔ (اَلْعَظِیْمُ) عَظَامَۃٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع عِظَامٌ ہے۔
۷۸	دَاوٗدَ: حضرت داوٗد علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۲) ص: ۱۰۷ پر دیکھئے۔
۷۸	سُلَیْمٰنَ: حضرت سلیمان علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۱) ص: ۵۳ پر دیکھئے۔
۷۸	یَحْکُمَانِ فِی الْحَرْثِ: کھیت کے بارے میں وہ دونوں فیصلہ کر رہے ہیں۔ کھیت کے بارے میں وہ دونوں فیصلہ کرنے لگے۔ (یَحْکُمَانِ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر حُکْمٌ ہے (اَلْحَرْثُ) کے معنی کھیت، اور کھیتی، مصدری معنی کھیتی کرنا۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۷۸	نَفَشَتْ: وہ (یعنی قوم کی بکریاں کھیت میں) چر گئیں (نَفَشَتْ) باب ضرب اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَفْشٌ ہے۔
۷۹	فَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ: ہم نے سلیمان کو وہ فیصلہ سمجھا دیا (فَهَّمْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفْهِیْمٌ ہے (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع اَلْحُکُوْمَۃُ ہے، جس کے معنی فیصلہ کے ہیں۔
۷۹	سَخَّرْنَا: ہم نے تابع کر دیا۔ (سَخَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَسْخِیْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۸۰	صَنْعَةَ لَبُوْسٍ: لباس کا بنانا، زرہ کا بنانا۔ (صَنْعَةٌ) کے معنی پیشہ، کاریگری، مصدری معنی بنانا۔ (لَبُوْسٌ) کے معنی لباس، زرہ۔
۸۰	لِتُحْصِنَكُمْ: تاکہ وہ تمہارا بچاؤ کرے، تاکہ وہ تمہاری حفاظت کرے۔ (تُحْصِنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْصَانٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۸۰	بَأْسِكُمْ: تمہاری لڑائی۔ بَأْسٌ کے معنی لڑائی۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔
۸۱	عَاصِفَةً: تیز چلنے والی ہوا، آندھی۔ عَصْفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع: عَاصِفَاتٌ اور عَوَاصِفُ ہے۔
۸۲	يَغُوْصُوْنَ: وہ (جن) غوطہ لگاتے ہیں (لگاتے تھے) (يَغُوْصُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غَوْصٌ ہے۔
۸۳	اَيُّوْبَ: حضرت ایوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (٦) ص: ۲۰۹ پر دیکھئے۔
۸۳	مَسَّنِيَ الضُّرُّ: مجھ کو تکلیف پہنچی ہے۔ (مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ہے۔ (نِيْ) نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ (ضُرٌّ) کے معنی تکلیف، پریشانی، جمع اَضْرَارٌ ہے۔
۸۴	اِسْتَجَبْنَا: ہم نے دعا قبول کی۔ (اِسْتَجَبْنَا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔
۸۴	كَشَفْنَا: ہم نے دور کردیا۔ (كَشَفْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَشْفٌ ہے۔
۸۵	اِسْمٰعِيْلَ: حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۱) ص: ۶۲ پر دیکھئے۔
۸۵	اِدْرِيْسَ: حضرت ادریس علیہ السلام ایک مشہور پیغمبر ہیں۔ حضرت شیث علیہ

آیت نمبر

السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔ قرآنِ کریم میں دو جگہ حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر ہے۔ ایک مرتبہ سورۂ مریم میں اور دوسری مرتبہ سورۂ انبیاء میں آپ کا تذکرہ ہے۔ سورۂ انبیاء میں آپ کی صفت صبر کو بیان کیا گیا ہے۔ اور سورۂ مریم میں آپ کے سچے نبی ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بلند مقام کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اہل علم کے درمیان مشہور ہے کہ دنیا میں نجوم وحساب کا علم، قلم سے لکھنا، کپڑا سینا، ناپ تول کے آلات اور ہتھیاروں کا بنانا حضرت ادریس علیہ السلام نے ایجاد کیا ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے اپنے دور کے انسانوں کو ایک خدا کے ماننے اور اسی کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔ ان کو عذابِ آخرت سے بچانے اور نیک اعمال سے سنوارنے کی تلقین کی، اور آپ نے ان کو پاکبازی اختیار کرنے اور عدل وانصاف سے کام لینے پر زور دیا۔ لوگوں کو نماز کی ادائیگی کا بھی حکم دیا اور اس کے طور طریقے سکھائے، آپ نے ہر مہینہ کے مخصوص دنوں میں روزہ رکھنے کا بھی حکم دیا اور دشمنانِ دین کا مقابلہ کرنے کی بھی ہدایت کی۔

۸۵　**ذَاالْكِفْلِ:** حضرت ذوالکفل علیہ السلام انبیائے علیہم السلام کی مقدس جماعت میں سے ہیں، قرآنِ کریم میں حضرت ذوالکفل کا دو جگہ ذکر آیا ہے۔ ایک جگہ سورۂ انبیاء اور دوسری جگہ سورۂ ص میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ذوالکفل کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ بہت صالح اور نیک لوگوں میں سے ہیں۔ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل فرمایا ہے، اس کے علاوہ آپ کے حالات نہ کسی آیتِ کریمہ میں بیان کئے گئے اور نہ کسی صحیح روایت میں کوئی تفصیل ملتی ہے۔ بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ حضرت ذوالکفل علیہ السلام کے بارے میں اختلاف ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے یا محض ولی تھے۔ لیکن محققین کی رائے یہ ہے کہ آپ نبی تھے۔ اسلوب قرآنی کے مطابق انبیاء علیہم السلام کی جماعت

آیت نمبر	
	میں آپ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس لئے آپ کی نبوت کا قول راجح ہے۔
۸۷	ذَا النُّوْنِ: مچھلی والا، اس سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں۔ مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مچھلی والا فرمایا۔ حضرت یونس علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱۱) ص: ۳۸۵ پر دیکھئے۔ (ذَا) یہ اُذْكُرْ فعل محذوف کا مفعول ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ حالتِ رفع میں ذُوْ استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنیٰ (والا) اس کا تثنیہ ذَوَانِ اور جمع: ذَوُوْنَ ہے۔ (النُّوْن) مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ اس کے معنیٰ مچھلی۔ جمع: نِيْنَانٌ اور اَنْوَانٌ ہے۔
۸۷	مُغَاضِبًا: خفا ہو کر، ناراض ہو کر۔ خفا ہونے کی حالت میں، ناراض ہونے کی حالت میں۔ (مُغَاضِبٌ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر مُغَاضَبَةٌ ہے۔
۸۷	لَنْ نَقْدِرَ: ہم کوئی دار و گیر نہیں کریں گے۔ (لَنْ نَقْدِرَ) باب ضرب سے فعل مضارع نفی تاکید بہ لن، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَدْرٌ ہے۔
۸۷	نَادٰى: انھوں نے (یعنی حضرت یونس علیہ السلام نے) پکارا، یعنی دُعا فرمائی۔ (نَادٰى) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔ مذکورہ واقعہ میں حضرت یونس علیہ السلام سے کسی حکم الٰہی کی مخالفت نہیں ہوئی، صرف اجتہاد میں غلطی ہوئی جو امت کے لئے معاف ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کی اعلیٰ درجہ کی تربیت مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت یونس علیہ السلام کو یہ آزمائش پیش آئی۔
۸۷	الظُّلُمٰتِ: تاریکیاں، اندھیرے۔ واحد: ظُلْمَةٌ ہے۔ یہاں ظلمات کو جمع استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے مراد (۱) رات کی تاریکی (۲) دریا کی تاریکی (۳) مچھلی کے پیٹ کی تاریکی ہے (تفسیر مظہری)

آیت نمبر	
۸۷	سُبْحٰنَكَ: آپ پاک ہیں۔ آپ بے عیب ہیں۔ یہ اُسَبِّحُ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔
۸۹	زَكَرِيَّا: حضرت زکریا علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۳) ص:۱۳۱ پر دیکھئے۔
۸۹	لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا: آپ مجھ کو تنہا نہ چھوڑیئے۔ آپ مجھ کو لاوارث نہ رکھئے، یعنی آپ مجھے فرزند عطا فرما دیجئے جو میرا دینی وارث ہو۔ (لَا تَذَرْ) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ کے معنی چھوڑنا، اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے۔ (نِيْ) نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ (فَرْدٌ) کے معنی اکیلا، تنہا، جمع: اَفْرَادٌ ہے۔
۹۰	وَهَبْنَا: ہم نے عطا کیا۔ (وَهَبْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَهْبًا اور هِبَةٌ ہے۔
۹۰	يَحْيٰى: حضرت یحییٰ علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۳) ص:۱۳۲ پر دیکھئے۔
۹۰	اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ: ہم نے ان کے لئے ان کی بیوی کو (جو بانجھ تھیں) اولاد کے قابل بنا دیا۔ (اَصْلَحْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِصْلَاحٌ معنی اچھا کرنا، درست کرنا۔
۹۰	كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ: وہ لوگ دوڑتے تھے۔ (كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی استمراری صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُسَارَعَةٌ ہے۔
۹۰	رَغَبًا وَّرَهَبًا: امید اور خوف کی حالت میں، امید اور خوف کرتے ہوئے، یہ دونوں باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔
۹۰	خٰشِعِيْنَ: عاجزی کرنے والے۔ كَانُوْا کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اس کا مصدر خُشُوْعٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۹۱	اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا: اس نے قابو میں رکھی اپنی شہوت، انھوں نے (یعنی حضرت مریم نے) اپنی شرم گاہ کی (مردوں سے) حفاظت کی (نکاح سے بھی

آیت نمبر	
	اور نا جائز سے بھی) (اَحْصَنَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْصَانٌ ہے (فَرْجٌ) کے معنی شرم گاہ۔ جمع: فُرُوْجٌ ۔
۹۱	نَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا: ہم نے پھونک دی اس عورت میں اپنی روح۔ ہم نے ان میں (بواسطۂ جبرئیل علیہ السلام) اپنی روح پھونک دی (جس سے ان کو بے شوہر کے حمل رہ گیا) (نَفَخْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَفْخٌ ہے۔ (رُوْحِنَا) ترکیبِ اضافی ہے (رُوْحٌ) کے معنی روح، جان، جمع: اَرْوَاحٌ ہے۔
۹۲	اُمَّتُكُمْ: تمہارا دین، تمہارا طریقہ، تمہاری ملت (اُمَّةٌ) کے معنی جماعت، گروہ، طریقہ، یہاں اس سے دین مراد ہے (تفسیر جلالین) اس کی جمع: اُمَمٌ ہے۔
۹۲	اُمَّةً وَّاحِدَةً: ایک دین ہونے کی حالت میں، یہ حال لازمہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، حال لازمہ وہ حال ہے جو اپنے ذوالحال سے کبھی جدا نہ ہو۔
۹۳	تَقَطَّعُوْا: ان لوگوں نے اختلاف کرلیا۔ وہ لوگ متفرق ہوگئے۔ (تَقَطَّعُوْا) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقَطُّعٌ ہے۔
۹۴	كُفْرَانٌ: اکارت، رائیگاں (كُفْرَانٌ) باب نصر سے مصدر ہے، انکار کرنا، ناشکری کرنا۔
۹۶	يَاْجُوْجُ مَاْجُوْجُ: ان کی تفصیل سورۂ کہف آیت (۹۴) میں دیکھئے۔
۹۶	حَدَبٌ: بلندی، اونچائی، یہ باب سمع سے مصدر ہے، اس کے اصلی معنی کبڑا ہونا
۹۶	يَنْسِلُوْنَ: وہ لوگ دوڑ رہے ہوں گے۔ وہ لوگ پھسل رہے ہوں گے۔ (يَنْسِلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَسْلٌ ہے۔
۹۷	شَاخِصَةٌ: پھٹی کی پھٹی رہ جانے والی (آنکھیں) کھلی کی کھلی رہ جانے والی (آنکھیں) (شَاخِصَةٌ) شُخُوْصٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔

آیت نمبر	
	باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۹۸	حَصَبُ جَهَنَّمَ: دوزخ کا ایندھن۔ (حَصَبٌ) کے معنی ایندھن۔
۹۸	وَارِدُوْنَ: آنے والے، اترنے والے۔ وُرُوْدٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: وَارِدٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰۰	زَفِيْرٌ: چیخنا، چلانا، شور کرنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۱۰۲	حَسِيْسَهَا: اس (دوزخ) کی آہٹ۔ (حَسِيْسٌ) کے معنی آہٹ، آہستہ آواز (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، اس کا مرجع: جَهَنَّمَ ہے۔
۱۰۳	الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ: بڑی گھبراہٹ، اس سے مراد نفخۂ ثانیہ ہے (حضرت عبداللہ بن عباسؓ) یعنی دوسری مرتبہ صور پھونکنے سے زندہ ہونے پر عام لوگوں کو جو بڑی گھبراہٹ پیش آئے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو اس سے محفوظ رکھیں گے۔
۱۰۳	تَتَلَقّٰهُمْ: وہ (فرشتے) ان کا استقبال کریں گے۔ (تَتَلَقّٰى) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَلَقِّىْ ہے (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۱۰۴	نَطْوِىْ: ہم لپیٹ دیں گے (نَطْوِىْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَیٌّ ہے۔
۱۰۴	كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ: لکھے ہوئے مضامین کے کاغذ کو لپیٹنے کی طرح۔ (طَیٌّ) باب ضرب سے مصدر ہے، معنی لپیٹنا۔ (اَلسِّجِلُّ) کے معنی صحیفہ (تفسیر مظہری) رجسٹر، کاغذ۔ امام راغب فرماتے ہیں کہ سجل ایک پتھر کو کہتے تھے جس پر لکھا جاتا تھا، پھر ہر اس چیز کو کہا جانے لگا جس پر لکھا جائے (اَلْكُتُبُ) لکھے ہوئے مضامین، لکھی ہوئی چیزیں، واحد: كِتَابٌ ہے اس کے معنی لکھا ہوا۔
۱۰۴	بَدَاْنَا: ہم نے شروع کیا، ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا۔ (بَدَاْنَا) باب فتح سے فعل

آیت نمبر	
	ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَدْءٌ ہے۔
۱۰۴	نُعِيْدُهٗ: ہم اس کو دوسری مرتبہ پیدا کریں گے (نُعِيْدُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعَادَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع خَلْقٌ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔
۱۰۵	اَلْاَرْضَ: زمین۔ جمہور مفسرین کے نزدیک یہاں زمین سے مراد جنت کی زمین ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں زمین سے مراد عام زمین ہے۔ دنیا کی زمین ہو یا جنت کی زمین، ہر ایک کو مراد لے سکتے ہیں۔
۱۰۶	بَلٰغًا: (ہدایت کا) کافی مضمون۔ بُلُوْغٌ سے اسم مصدر ہے، معنی کافی ہونا، یہ لفظ انّ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۰۷	رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ: تمام دنیا والوں پر مہربانی کرنے کے لئے۔ اس حال میں کہ آپ تمام دنیا والوں کے لئے رحمت ہیں، یہ ترکیب میں مفعول لہ ہے۔ اور اس کو حال بنانا بھی درست ہے (تفسیر مظہری) سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ انس ہوں یا جن۔ مؤمن ہوں یا کافر۔ اس لئے کہ آپ کی برکت سے اس امت کے کافر عمومی عذاب سے محفوظ ہو گئے ہیں، جیسے خسف یعنی زمین میں دھنسا دینا، مسخ یعنی صورت کو بدل دینا اور استیصال یعنی کسی عذاب کے ذریعہ تمام کافروں کو نیست و نابود کر دینا۔ ان تمام عذابوں کو اللہ تعالیٰ نے کافروں سے اٹھالیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حیثیت سے بھی سارے جہان کے لئے رحمت ہیں کہ آپ تمام لوگوں کو سعادت عظمیٰ کی دعوت دے رہے ہیں۔ جو شخص آپ پر ایمان لے آئے اس کے لئے آپ دنیا اور آخرت دونوں جہان میں رحمت ہیں، اور جو شخص کفر پر جما رہے اس کے لئے آپ صرف دنیا میں رحمت ہیں۔ اس لئے آپ کی رحمت مؤمن اور کافر سب کے لئے عام ہے (تفسیر صاوی)

آیت نمبر	
	یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اگر کوئی بے وقوف اس رحمتِ عامہ سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس کا قصور ہے۔ آفتاب عالم تاب سے روشنی اور گرمی کا فیضان ہر طرف پہنچتا ہے، لیکن کوئی شخص اپنے اوپر تمام دروازے اور سوراخ بند کر لے تو یہ اس کی دیوانگی ہوگی۔ آفتاب کے عموم فیض میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا حلقۂ فیض اس قدر وسیع ہے کہ جو محروم القسمت مستفید نہ ہونا چاہے اس کو بھی بے اختیار کسی نہ کسی درجہ میں رحمت کا حصہ پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ آپ کے بیان فرمودہ تہذیب وانسانیت کے اصول وضوابط کی عام اشاعت سے ہر مسلم اور کافر اپنے اپنے ذوق کے مطابق فائدہ اٹھاتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عام اخلاق کے علاوہ کافروں سے آپ کا جہاد کرنا بھی مجموعۂ عالم کے لئے سراسر رحمت تھا۔ کیوں کہ اس کے ذریعہ اس رحمت کبریٰ کی حفاظت ہوتی تھی۔ جس کے آپ حامل بن کر تشریف لائے تھے (تفسیر عثمانی)
۱۰۹	اٰذَنْتُكُمْ: میں نے تم کو خبر کر دی، میں نے تم کو اطلاع کر دی (اٰذَنْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِیْذَانٌ ہے (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۱۰	اَلْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ: پکار کر کہی ہوئی بات (اَلْجَهْرُ) باب فتح سے مصدر ہے۔ اسم مفعول کے معنی میں ہے (اَلْقَوْلُ) بات جمع: اَقْوَالٌ ہے۔
۱۱۰	تَكْتُمُوْنَ: تم لوگ چھپاتے ہو۔ (تَكْتُمُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَتْمٌ ہے۔
۱۱۱	فِتْنَةٌ: امتحان، آزمائش، جمع: فِتَنٌ ہے۔
۱۱۲	اَلْمُسْتَعَانُ: مدد طلب کیا ہوا۔ وہ جس سے مدد طلب کی جائے۔ اِسْتِعَانَةٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب استفعال سے استعمال ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْحَجّ

اس سورت کے مکی اور مدنی ہونے میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے دونوں روایتیں منقول ہیں۔ جمہور مفسرین کا قول یہ ہے کہ یہ سورت مکی اور مدنی آیات سے مخلوط سورت ہے۔ قرطبی نے اسی کو اصح قرار دیا ہے اور فرمایا کہ اس سورت کے عجائب میں سے یہ بات ہے کہ اس کی آیات کا نزول بعض کا رات میں، بعض کا دن میں، بعض کا سفر میں، بعض کا حضر میں، بعض کا مکہ مکرمہ میں، بعض کا مدینہ منورہ میں، بعض کا جنگ و جہاد کی حالت میں اور بعض کا صلح و امن کی حالت میں ہوا ہے۔ اس سورت میں بعض آیتیں ناسخ ہیں اور بعض منسوخ، بعض محکم ہیں اور بعض متشابہ ہیں، کیوں کہ تمام اصناف تنزیل پر یہ سورت مشتمل ہے (معارف القرآن) اس سورت میں حج اور افعالِ حج طواف اور قربانی وغیرہ کی تفصیل بیان کی گئی۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ حج ہے۔

آیت نمبر	
۲	تَذْهَلُ: وہ (دودھ پلانے والی عورت) بھول جائے گی (تَذْهَلُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ذَهْلٌ اور ذُهُوْلٌ ہے۔
۲	مُرْضِعَةٍ: دودھ پلانے والی عورت۔ (مُرْضِعَةٍ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، اس کی جمع: مُرْضِعَاتٌ اور مَرَاضِعُ ہے۔ اور مصدر اِرْضَاعٌ استعمال ہوتا ہے۔
۲	اَرْضَعَتْ: اس عورت نے دودھ پلایا۔ (اَرْضَعَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِرْضَاعٌ ہے۔
۲	تَضَعُ: وہ ڈال دے گی، وہ جن دے گی۔ (تَضَعُ) باب فتح سے فعل مضارع

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَضْعٌ ہے۔
۲	سُكٰرٰى: نشہ کی حالت میں، نشہ میں مست۔ سَكْرٌ مصدر سے فُعالٰی کے وزن پر جمع مکسر ہے، اس کا واحد: سَكْرَانُ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، مصدری معنی مست ہونا، مدہوش ہونا۔
۳	يُجَادِلُ: وہ جھگڑتا ہے۔ (يُجَادِلُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔
۳	مَرِيْدٍ: سرکش، نافرمان۔ مُرُوْدٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: مُرَدَاءُ ہے۔
۴	تَوَلَّاهُ: اس نے اس (شیطان) سے دوستی کی۔ (تَوَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴	عَذَابِ السَّعِيْرِ: دوزخ کا عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا، جمع: اَعْذِبَةٌ (السَّعِيْرُ) کے معنی دوزخ۔ دہکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۵	عَلَقَةٍ: جما ہوا خون، خون کا لوتھڑا۔ جمع: عَلَقٌ ہے۔
۵	مُضْغَةٍ: گوشت کی بوٹی، جمع: مُضَغٌ ہے۔
۵	مُخَلَّقَةٍ: پیدا کی ہوئی، نقشہ بنی ہوئی۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ مصدر تَخْلِيْقٌ ہے۔
۵	نُقِرُّ: ہم ٹھہراتے ہیں۔ (نُقِرُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِقْرَارٌ ہے۔
۵	الْاَرْحَامِ: بچہ دانیاں۔ اس کا واحد: رَحْمٌ، رِحْمٌ اور رَحِمٌ ہے۔
۵	لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ: تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ۔ (لِتَبْلُغُوْا) شروع میں لام

آیت نمبر	
	تعلیل ہے (تَبْلُغُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بُلُوْغٌ ہے۔ (اَشُدٌّ) کے معنی قوت، طاقت، جوانی۔ علامہ زمخشری نے لکھا ہے کہ یہ ایسی جمع ہے جس کا واحد استعمال نہیں ہوتا ہے۔
۵	یُتَوَفّٰی: وہ وفات پا جاتا ہے۔ وہ وفات دیا جاتا ہے۔ (یُتَوَفّٰی) باب تفعل سے فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّی ہے۔
۵	اَرْذَلِ الْعُمُرِ: نکمی عمر، ناکارہ عمر، (اَرْذَلُ) رَذَالَۃٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے (الْعُمُرُ) کے معنی عمر، زندگی، جمع: اَعْمَارٌ ہے۔
۵	ھَامِدَۃً: خشک زمین۔ باب نصر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کا مصدر ھُمُوْدٌ ہے۔
۵	اِھْتَزَّتْ: اس نے حرکت کی۔ وہ جھومنے لگی۔ (اِھْتَزَّتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِھْتِزَازٌ ہے۔
۵	رَبَتْ: وہ ابھری، وہ بڑھی۔ (رَبَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رِبَاءٌ اور رُبُوٌّ ہے۔ معنی بڑھنا، زیادہ ہونا۔
۵	اَنْبَتَتْ: اس نے اگایا۔ (اَنْبَتَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْبَاتٌ ہے۔
۵	بَھِیْجٍ: خوش نما، بارونق، تروتازہ، بَھَاجَۃٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۷	یَبْعَثُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) دوبارہ زندہ فرمائیں گے۔ (یَبْعَثُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔
۸	کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ: روشن کتاب، (کِتَابٌ) کے معنی کتاب، لکھی ہوئی چیز، جمع: کُتُبٌ ہے۔ (مُنِیْرٌ) کے معنی روشن ہونے والا، روشن کرنے والا۔ باب افعال

آیت نمبر	
	سے اسم فاعل واحد مذکر، اس کا مصدر اِنَارَةٌ ہے معنی روشن ہونا، روشن کرنا، لازم اور متعدی دونوں استعمال ہوتا ہے۔
۹	ثَانِيَ عِطْفِهٖ: اپنی کروٹ موڑ کر یعنی تکبر کرتے ہوئے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔(ثَانِيَ) ثَنْيٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔(عِطْفٌ) کے معنی پہلو، کروٹ، جمع: اَعْطَافٌ ہے۔(ثَنٰى عِطْفَهٗ) کے معنی اس نے اعراض کیا۔
۹	خِزْيٌ: رسوائی، ذلت۔(خِزْيٌ) باب سمع سے مصدر ہے، مصدری معنی ذلیل ہونا، رسوا ہونا۔
۹	نُذِيْقُهٗ: ہم اس کو چکھائیں گے(نُذِيْقُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِذَاقَةٌ ہے۔(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۹	عَذَابَ الْحَرِيْقِ: آگ کا عذاب۔(عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا، اس کی جمع: اَعْذِبَةٌ ہے۔(اَلْحَرِيْقُ) کے معنی آگ، حَرْقٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱	يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ: وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے کنارے پر(يَعْبُدُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عِبَادَةٌ ہے۔ (حَرْفٌ) کے معنی کنارہ، جمع: حُرُوْفٌ اور اَحْرُفٌ ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ طیبہ میں مقیم ہوگئے، تو بعض ایسے لوگ بھی آکر مسلمان ہوجاتے تھے جن کے دل میں ایمان کی پختگی نہیں تھی۔ اگر اسلام لانے کے بعد اس کی اولاد اور مال میں ترقی ہوگئی تو کہتا تھا کہ یہ دین اچھا ہے، اور اگر اس کے خلاف ہوا تو کہتا تھا کہ یہ دین برا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی، کہ یہ لوگ ایمان کے ایک کنارہ پر

آیت نمبر |
---|---
 | کھڑے ہیں۔ اگر ان کو ایمان کے بعد دنیوی راحت اور مال وسامان مل گیا تو اسلام پر جم گئے اگر وہ بطور آزمائش کسی تکلیف وپریشانی میں مبتلا ہو گئے تو دین سے پھر گئے۔
۱۳ | اَلْمَوْلٰی: کارساز۔ جمع: اَلْمَوَالِیْ ہے۔
۱۳ | اَلْعَشِیْرُ: رفیق، دوست، جمع: عُشَرَآءُ ہے۔
۱۵ | فَلْیَمْدُدْ بِسَبَبٍ: تو چاہئے کہ وہ شخص ایک رسی تان لے۔ فاء برائے عطف ہے۔ (لِیَمْدُدْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَدٌّ ہے۔ (سَبَبٌ) کے معنی رسی، جمع: اَسْبَابٌ ہے۔
۱۵ | یَغِیْظُ: وہ غصہ دلاتا ہے۔ (یَغِیْظُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَیْظٌ ہے۔
۱۷ | اَلصَّابِئِیْنَ: صابئین، واحد صَابِئٌ ہے۔ اس کی تفصیل جلد اول پارہ (۱) ص: ۴۳ پر دیکھئے۔
۱۷ | اَلنَّصٰرٰی: نصرانی لوگ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے کو نصرانی کہتے ہیں۔ واحد: نَصْرَانٌ یا نَصْرَانِیٌّ ہے۔
۱۷ | اَلْمَجُوْسَ: آتش پرست، آگ کی پرستش کرنے والے، واحد مَجُوْسِیٌّ ہے۔
۱۸ | اَلنُّجُوْمُ: ستارے، واحد: نَجْمٌ ہے۔
۱۸ | اَلْجِبَالُ: پہاڑ، واحد: جَبَلٌ ہے۔
۱۸ | اَلشَّجَرُ: درخت، جمع: اَشْجَارٌ ہے۔
۱۸ | اَلدَّوَآبُّ: چوپائے، واحد: دَآبَّةٌ ہے۔
۱۸ | مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ: جس شخص کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے (یُهِنْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهَانَةٌ ہے۔ یُهِنْ اصل میں یُهِیْنُ ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے اس کا نون ساکن ہو گیا۔ اور یاء پہلے سے

آیت نمبر	
	ساکن ہے۔ پھر اجتماع ساکنین کی بنا پر یاء گر گئی، یُھِنْ ہو گیا۔
۱۸	مُکْرِمٍ: عزت کرنے والا، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِکْرَامٌ۔
۱۹	خَصْمٰنِ: دو جھگڑنے والے۔ یہ خَصْمٌ کا تثنیہ ہے۔
۱۹	اِخْتَصَمُوْا: ان لوگوں نے اختلاف کیا۔ (اِخْتَصَمُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِصَامٌ ہے۔
۱۹	یُصَبُّ: وہ ڈالا جائے گا۔ (یُصَبُّ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَبٌّ ہے۔
۱۹	اَلْحَمِیْمُ: کھولتا ہوا پانی، تیز گرم پانی۔
۲۰	یُصْھَرُ: وہ پگھلایا جائے گا، وہ پگھل جائے گا۔ (یُصْھَرُ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَھْرٌ ہے۔
۲۰	اَلْجُلُوْدُ: کھالیں، واحد: جِلْدٌ ہے۔
۲۱	مَقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ: لوہے کے گرز، لوہے کے ہتھوڑے۔ (مَقَامِعُ) کے معنی ہتھوڑے، گرز۔ اس کا واحد مِقْمَعَةٌ ہے۔ (حَدِیْدٌ) کے معنی لوہا۔
۲۳	یُحَلَّوْنَ: وہ لوگ پہنائے جائیں گے۔ (یُحَلَّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْلِیَةٌ ہے۔
۲۳	اَسَاوِرَ: کنگن۔ اس کا واحد سِوَارٌ ہے۔
۲۴	هُدُوْا: ان لوگوں کو ہدایت دی گئی۔ ان لوگوں کو رہنمائی کی گئی۔ (هُدُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هِدَایَةٌ اور هُدًی ہے۔
۲۵	اَلْعَاکِفُ: رہنے والا، ٹھہرنے والا، باشندہ، عَکْفٌ اور عُکُوْفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۵	اَلْبَادِ: باہر سے آنے والا۔ بَدَاوَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر باب نصر سے

آیت نمبر	
	استعمال ہوتا ہے۔ (اَلْبَادِ) اصل میں اَلْبَادِیْ ہے۔ تخفیف کے لئے یاء کو حذف کر دیا گیا، اور کسرہ کو باقی رکھا گیا تا کہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔
۲۵	اِلْحَادِ: ٹیڑھی راہ اختیار کرنا، خلافِ دین کام کرنا۔ کجروی کرنا۔ بے دینی کرنا۔ یہ باب افعال سے مصدر ہے۔
۲۶	بَوَّاْنَا: ہم نے (خانۂ کعبہ کی) جگہ ٹھیک کر دی۔ ہم نے (خانۂ کعبہ کی) جگہ بتلا دی (اس لئے کہ اس وقت خانہ کعبہ بنا ہوا نہیں تھا) (بَوَّاْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَبْوِئَۃٌ ہے۔
۲۶	اَلطَّآئِفِیْنَ: طواف کرنے والے۔ طَوَافٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: طَآئِفٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۶	اَلْقَآئِمِیْنَ: قیام کرنے والے، قِیَامٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: قَآئِمٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
	اَلرُّکَّعِ السُّجُوْدِ: رکوع اور سجدہ کرنے والے (رُکَّعٌ) رُکُوْعٌ مصدر سے جمع مکسر ہے۔ اس کا واحد رَاکِعٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ (سُجُوْدٌ) اس کا واحد: سَاجِدٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مصدر بھی سُجُوْدٌ ہے۔ جمع مکسر اور مصدر دونوں ایک ہی وزن پر ہیں۔
۲۷	اَذِّنْ: تم اعلان کر دو۔ (اَذِّنْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَاْذِیْنٌ ہے۔
۲۷	یَاْتُوْكَ: لوگ تمہارے پاس آئیں گے۔ (یَاْتُوْا) اصل میں یَاْتُوْنَ ہے۔ جواب امر کی وجہ سے حالتِ جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتْیَانٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۲۷	رِجَالًا: پیادہ، پیدل۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (رِجَالٌ) کا واحد

آیت نمبر	
	رَاجِلٌ ہے، یہ رَجْلٌ مصدر سے اسم فاعل ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۷	ضَامِرٍ: دبلا، دبلی، لاغر، ضُمُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ ضَامِرٌ کا لفظ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے، جیسے جَمَلٌ ضَامِرٌ اور نَاقَةٌ ضَامِرٌ مستعمل ہے۔ اس کی جمع: ضُمَّرٌ اور ضَوَامِرُ ہے۔
۲۷	فَجٍّ عَمِيْقٍ: دور دراز راستہ، (فَجٌّ) کے معنی درہ۔ دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ، جمع: فِجَاجٌ ہے۔ (عَمِيْق) کے معنی گہرا۔ یہاں پر دور دراز مراد ہے، عُمْقٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۲۸	لِيَشْهَدُوْا: تا کہ وہ لوگ حاضر ہوں۔ شروع میں لام تعلیل ہے (لِيَشْهَدُوْا) اصل میں يَشْهَدُوْنَ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر شُهُوْدٌ ہے۔
۲۸	اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ: مقررہ ایام، چند دن جو معین ہیں، بعض کے نزدیک ذی الحجہ کا پہلا عشرہ اور بعض کے نزدیک قربانی کے دن یعنی دسویں، گیارہویں، بارہویں ذی الحجہ مراد ہے، ان دنوں میں ذکر کی بڑی فضیلت آئی ہے (تفسیر عثمانی)۔
۲۸	بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ: مویشی چوپائے۔ (بَهِيْمَةٌ) کے معنی چوپایہ، جمع: بَهَائِمُ ہے (الْاَنْعَامُ) کے معنی چوپائے، مویشی، پالتو جانور، اونٹ، واحد: نَعَمٌ ہے۔
۲۸	الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ: مصیبت زدہ محتاج، بدحال محتاج۔ (اَلْبَائِسُ) بُؤْسٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع بھی بُؤْسٌ آتی ہے۔ (اَلْفَقِيْرُ) محتاج۔ فَقَارَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: فُقَرَآءُ آتی ہے۔
۲۹	لِيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ: ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنا میل کچیل دور کریں، یعنی اپنا

آیت نمبر	
	احرام کھول ڈالیں، سر منڈالیں یا بال کٹادیں اور ناخن اور لب بنوالیں (بیان القرآن)(لِيَقْضُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔(تَفَثٌ) کے معنی میل کچیل۔یہ باب سمع سے مصدر ہے،مصدری معنی میل کچیل غالب ہونا۔
۲۹	لِيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ: وہ لوگ اپنی منتیں پوری کریں۔ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے واجبات پورے کریں۔یعنی نذر سے قربانی وغیرہ واجب کرلی ہو یا بغیر نذر کے پہلے ہی جو افعالِ حج واجب ہیں جیسے رمی جمار جو منٰی میں ہوتی ہے۔ان سب کو پورا کریں۔(لِيُوْفُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْفَاءٌ ہے۔(نُذُوْرٌ) کے معنی نذریں، منتیں، واحد نَذْرٌ ہے۔
۲۹	لِيَطَّوَّفُوْا: ان لوگوں کو چاہئے کہ طواف کریں۔اس سے مراد طوافِ زیارت ہے جو حج میں فرض ہے۔(لِيَطَّوَّفُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، اس کا مصدر اِطَّوُّفٌ ہے جو اصل میں تَطَوُّفٌ ہے۔
۲۹	الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ: قدیم گھر، آزاد گھر اس سے مراد خانہ کعبہ ہے۔خانہ کعبہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا گھر ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اس کو تمام حملہ آوروں کی دست درازی سے آزاد رکھا ہے۔اس اعتبار سے خانہ کعبہ میں قدیم ہونا اور آزاد ہونا دونوں وصف پائے جاتے ہیں۔اس لئے کعبہ شریف کو بیت عتیق کہا گیا ہے۔(الْبَيْتُ) کے معنی گھر، جمع بُيُوْتٌ ہے۔(عَتِيْقٌ) کے معنی آزاد۔عِتْقٌ سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، یہ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔اور (عَتِيْقٌ) کے معنی پرانا۔یہ عَتَاقَةٌ سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔یہ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۰	اِجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ: تم لوگ گندگی یعنی بتوں سے بچو۔(اِجْتَنِبُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْتِنَابٌ ہے

آیت نمبر	
	(الرِّجْسَ) گندگی، ناپاکی، جمع: اَرْجَاسٌ ہے۔ یہاں رجس سے بت مراد ہیں، (مِنْ) بیانیہ ہے (اَلْاَوْثَانُ) کے معنی بت۔ واحد: وَثَنٌ ہے۔
۳۰	قَوْلَ الزُّوْرِ: جھوٹی بات (سے بچو) قَوْلٌ کے معنی بات، جمع: اَقْوَالٌ (زُوْرٌ) کے معنی جھوٹ، باطل۔
۳۱	حُنَفَآءَ لِلّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہونے والے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے۔ (حُنَفَآءُ) کا واحد حَنِیْفٌ ہے۔ حَنَفٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۱	خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ: وہ آسمان سے گر پڑا (خَرَّ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے (السَّمَاءُ) کے معنی آسمان، جمع: سَمَاوَاتٌ ہے۔
۳۱	تَخْطَفُهُ الطَّيْرُ: پرندے اس کو اچک لیتے ہیں (تَخْطَفُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَطْفٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (الطَّيْرُ) پرندہ، پرندے، واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ طَیَرَانٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۳۱	تَهْوِیْ بِهِ الرِّيْحُ: ہوا اس کو پھینک دیتی ہے، ہوا اس کو گرا دیتی ہے (تَهْوِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَوِیٌّ اور هُوِیٌّ ہے۔ معنی اوپر سے نیچے گرانا۔ فعل مذکور لازم ہے، باء کی وجہ سے متعدی ہو گیا ہے۔ (الرِّيْحُ) کے معنی ہوا۔ اس کی جمع: رِیَاحٌ اور اَرْیَاحٌ ہے۔
۳۱	مَكَانٍ سَحِيْقٍ: دور دراز جگہ۔ (مَكَانٌ) کے معنی جگہ، یہ کَوْنٌ مصدر سے اسم ظرف ہے، اس کی جمع: اَمْكِنَةٌ ہے۔ (سَحِيْقٌ) کے معنی دور۔ سُحْقٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	شَعَآئِرَ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی نشانیاں (شَعَآئِرُ) کے معنی نشانیاں، واحد: شَعِيْرَةٌ

آیت نمبر	
	ہے۔ یہاں شعائر سے مراد وہ جانور ہیں جن کی قربانی حرم میں کی جائے۔ اور تعظیم شعائر سے مراد ان جانوروں کو خوب کھلا پلا کر فربہ کرنا ہے (تفسیر مظہری)
۳۳	مَحِلُّهَا: اس کے حلال (یعنی ذبح) ہونے کی جگہ (مَحِلٌّ) حَلَالٌ مصدر سے اسم ظرف ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: شَعَآئِر یعنی حرم میں قربانی والے جانور ہیں۔
۳۳	اَلْبَيْتِ الْعَتِيقِ: قدیم گھر، یعنی خانۂ کعبہ۔ یہاں قربانی کے مسئلہ میں اس سے مراد پورا حرم ہے (تفسیر جلالین) بیت عتیق کی تفصیل سورۂ حج آیت (۲۹) میں دیکھئے۔
۳۴	مَنْسَكًا: قربانی۔ جمع: مَنَاسِكُ ہے۔
۳۴	بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ: سورۂ حج آیت (۲۸) میں دیکھئے۔
۳۴	اَلْمُخْبِتِيْنَ: عاجزی کرنے والے، فرماں برداری کرنے والے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُخْبِتٌ اور مصدر اِخْبَاتٌ ہے۔
۳۵	وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ: ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے اس کا ترجمہ مستقبل سے کیا گیا ہے۔ (وَجِلَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَجَلٌ ہے۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ ہے، معنی دل۔
۳۵	اَلْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ: نماز کی پابندی کرنے والے۔ اَلْمُقِيْمِيْ اصل میں اَلْمُقِيْمِيْنَ ہے۔ یہ مضاف ہے، اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ اور اضافت لفظیہ کی بنا پر لام تعریف کا لانا درست ہے۔
۳۶	اَلْبُدْنَ: قربانی کے اونٹ اور گائے۔ اس کا واحد: بَدَنَةٌ ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بدنۃ کا لفظ اونٹ اور گائے دونوں کے لئے استعمال ہوتا

آیت نمبر	
	ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بدنۃ کا اطلاق صرف اونٹ پر ہوتا ہے (تفسیر مظہری)
۳۶	صَوَافَّ: قطار باندھنے والیاں، صف بستہ۔ اس کا واحد صَافَّۃٌ ہے۔ صَفٌّ مصدر سے اسم فاعل مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۶	اِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا: جب ان کی کروٹ گر پڑے۔ یعنی وہ جانور کروٹ کے بل گر پڑیں اور پورے طور پر جان نکل جائے (وَجَبَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَجْبٌ ہے (جُنُوْبٌ) کا واحد جَنْبٌ معنی پہلو، کروٹ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔
۳۶	اَلْقَانِعَ: سوال نہ کرنے والا، جو محتاج صبر سے بیٹھا رہے، سوال نہ کرے اور جو کچھ مل جائے اس پر راضی ہو جائے۔ قَنَاعَةٌ مصدر سے اسم فاعل مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۶	اَلْمُعْتَرَّ: سوال کرنے والا۔ وہ محتاج جو اپنی ضرورت کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہے۔ (اَلْمُعْتَرُّ) باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِعْتِرَارٌ اور مادہ: ع ر ر ہے۔
۳۶	سَخَّرْنٰهَا: ہم نے ان (جانوروں) کو تابع کر دیا۔ (سَخَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۳۷	لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ: وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہرگز نہیں پہنچے گا۔ (لَنْ يَّنَالَ) باب سمع سے فعل مضارع نفی تاکید بہ لن مستقبل معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَيْلٌ ہے۔
۳۸	خَوَّانٍ: بہت خیانت کرنے والا۔ خِيَانَةٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۴۰	هُدِّمَتْ: وہ (عبادت خانے) ڈھا دیئے جاتے، وہ گرا دیئے جاتے، یہ لَوْلَا کا جواب واقع ہے۔ (هُدِّمَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَهْدِيْمٌ ہے۔
۴۰	صَوَامِعُ: عیسائی راہبوں کے خلوت خانے، عیسائی راہبوں کی مخصوص عبادت گاہیں، واحد صَوْمَعَةٌ ہے۔
۴۰	بِيَعٌ: عیسائیوں کے عبادت خانے، عیسائیوں کی عام عبادت گاہیں۔ گرجا گھر، واحد: بِيْعَةٌ ہے۔
۴۰	صَلَوَاتٌ: یہود کے عبادت خانے، یہود کی عبادت گاہیں واحد: صَلوٰةٌ ہے۔
۴۱	اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ: اگر ہم ان کو حکومت دیں۔ (مَكَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْكِيْنٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۲	نُوْحٍ: حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۲) ص: ۲۰۸ پر دیکھئے۔
۴۲	عَادٌ: قوم عاد کے حالات پارہ (۸) ص: ۲۹۷ پر دیکھئے۔
۴۳	اِبْرٰهِيْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) ص: ۵۸ پر دیکھئے۔
۴۳	لُوْطٍ: حضرت لوط علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۷) ص: ۲۵۶ پر دیکھئے۔
۴۴	مَدْيَنَ: مدین کا تذکرہ پارہ (۸) ص: ۳۰۲ پر دیکھئے۔
۴۴	مُوْسٰى: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) ص: ۳۸ پر دیکھئے۔
۴۴	اَمْلَيْتُ: میں نے مہلت دی، میں نے ڈھیل دی۔ (اَمْلَيْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِمْلَاءٌ جو اصل میں اِمْلَايٌ ہے اس میں یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔
۴۴	نَكِيْرِ: میرا انکار، میرا عذاب (نَكِيْرِ) اصل میں نَكِيْرِيْ ہے۔ اس میں یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اس کے اصل معنی انکار کے ہیں۔ اور اس سے

آیت نمبر	
	مراد عذاب ہے۔
۴۵	هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا: وہ بستیاں اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں۔ یعنی ان بستیوں کے مکانات کی پہلے چھتیں گریں، پھر ان پر دیواریں گر گئیں۔ مراد یہ ہے کہ وہ بستیاں بالکل ویران پڑی ہیں (خَاوِيَةٌ) خَوَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے (عُرُوْشٌ) کا واحد عَرْشٌ، معنی چھت۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع قَرْيَةٌ ہے۔
۴۵	بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ: بیکار کنویں (بِئْرٌ) کے معنی کنواں، جمع: آبَارٌ ہے۔ (مُعَطَّلَةٌ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے، اس کا مصدر تَعْطِيْلٌ ہے۔
۴۵	قَصْرٍ مَّشِيْدٍ: مضبوط محل، (قَصْرٌ) کے معنی محل، جمع: قُصُوْرٌ ہے۔ (مَشِيْدٌ) شَيْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۶	لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ: آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ہیں (لَا تَعْمٰى) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر عَمًى ہے۔ (الْاَبْصَارُ) کے معنی آنکھیں۔ واحد بَصَرٌ ہے۔
۴۷	تَعُدُّوْنَ: تم لوگ شمار کرتے ہو (تَعُدُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَدٌّ ہے۔
۵۲	رَسُوْلٍ: رسول، پیغمبر، بھیجا ہوا۔ اس کی جمع: رُسُلٌ آتی ہے۔
۵۲	نَبِيٍّ: نبی، خبر دینے والا، اس کی جمع: اَنْبِيَآءُ آتی ہے۔ نبی اور رسول کے درمیان فرق کے بارے میں مشہور قول یہ ہے کہ نبی ایسے مبارک شخص کو کہتے ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی اصلاح کے لئے نبوت کا منصب دیا گیا ہو، چاہے اس کو کوئی مستقل کتاب وشریعت دی گئی ہو یا کسی پہلے نبی کی کتاب وشریعت کی تبلیغ لازم کی گئی ہو۔ اور رسول وہ مقدس انسان ہے جس کو

آیت نمبر	
	اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصب نبوت عطا کیا گیا ہو اور کوئی مستقل کتاب وشریعت بھی دی گئی ہو۔ نبی اور رسول کے درمیان عام وخاص مطلق کی نسبت ہے، ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے، اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں ہے۔
۵۲	اِذَا تَمَنّٰی: جب وہ پڑھتا ہے۔ (تَمَنّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمَنٍّ ہے جو اصل میں تَمَنُّیٌ ہے۔ اِذَا حرف شرط کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہوگیا ہے۔
۵۲	اَلْقٰی: وہ ڈال دیتا ہے۔ (اَلْقٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَآءٌ ہے۔ جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہوگیا ہے۔
۵۲	اُمْنِیَّتِہٖ: اس کا پڑھنا۔ (اُمْنِیَّۃٌ) کے بہت سے معانی ہیں، یہاں اس کا ترجمہ پڑھنا ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔
۵۲	یَنْسَخُ اللّٰہُ: اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے۔ (یَنْسَخُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَسْخٌ ہے۔
۵۲	یُحْکِمُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) مضبوط فرما دیتا ہے۔ (یُحْکِمُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْکَامٌ ہے۔
۵۳	اَلْقَاسِیَۃِ: سخت، قَسَاوَۃٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۳	شِقَاقٌ: مخالفت، باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔
۵۴	تُخْبِتَ: وہ (ان لوگوں کے دل) نرم ہوجائیں، وہ جھک جائیں۔ (تُخْبِتُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِخْبَاتٌ ہے۔ لِیَعْلَمَ پر عطف کی وجہ سے یہ فعل مضارع منصوب ہے۔
۵۵	مِرْیَۃٍ: شک، شبہ، دھوکا۔

آیت نمبر	
۵۵	يَوْمٍ عَقِيمٍ: بے برکت دن، نامبارک دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے جو کافروں کے لئے نامبارک ہے۔ (يَوْمٌ) کے معنی دن، جمع: اَيَّامٌ ہے۔ (عَقِيمٌ) کے معنی بانجھ، بے برکت۔ جس میں کوئی بھلائی نہ ہو، باب نصر سے فَعِيلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ مصدر عَقْمٌ اور عُقْمٌ ہے۔
۵۶	جَنّٰتِ النَّعِيمِ: نعمت کے باغات، نعمت کی جنتیں (جَنّٰتٌ) کا واحد جَنَّةٌ معنی باغ۔ (النَّعِيمُ) کے معنی نعمت، آرام، آسودگی۔
۵۷	مُهِينٌ: ذلیل کرنے والا، رسوا کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر اِهَانَةٌ ہے۔
۶۰	عَاقَبَ: اس نے تکلیف پہنچائی۔ (عَاقَبَ) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُعَاقَبَةٌ ہے۔
۶۰	عُوْقِبَ: اس کو تکلیف پہنچائی گئی (عُوْقِبَ) باب مفاعلة سے فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُعَاقَبَةٌ ہے۔
۶۰	بُغِيَ عَلَيْهِ: اس پر زیادتی کی گئی، اس پر ظلم کیا گیا۔ (بُغِيَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَغْيٌ ہے۔
۶۰	عَفُوٌّ غَفُوْرٌ: بہت معاف کرنے والا، بہت مغفرت کرنے والا (عَفُوٌّ) باب نصر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کا مصدر عَفْوٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے (غَفُوْرٌ) باب ضرب سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کا مصدر غُفْرَانٌ اور مَغْفِرَةٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے۔
۶۱	يُوْلِجُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) داخل کر دیتا ہے۔ (يُوْلِجُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْلَاجٌ ہے۔
۶۱	سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ: بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا۔ (سَمِيْعٌ) باب سمع سے

آیت نمبر	
	فَعِيلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر سَمْعٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ (بَصِيرٌ) باب سمع اور کرم سے فَعِيل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کا مصدر بَصَرٌ اور بَصَارَةٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔
۶۲	الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ: بہت بلند، بہت بڑا، عالیشان، بہت بڑائی والا (الْعَلِيُّ) باب نصر سے فَعِيل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر عُلُوٌّ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں ہے۔
۶۳	لَطِيفٌ خَبِيرٌ: بہت مہربان، بہت خبر رکھنے والا۔ (لَطِيفٌ) باب نصر سے فَعِيل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر لُطْفٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے (خَبِيرٌ) باب کرم اور فتح سے فَعِيل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، مصدر خُبْرٌ اور خِبْرٌ ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔
۶۴	الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ: بہت بے نیاز، بہت لائق تعریف، (الْغَنِيُّ) باب سمع سے فَعِيل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر غِنًى ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ (الْحَمِيدُ) باب سمع سے فَعِيل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر: حَمْدٌ ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔
۶۶	كَفُورٌ: بہت ناشکری کرنے والا، بڑا ناشکرا۔ باب نصر سے فَعُولٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر كُفْرٌ ہے۔ مصدری معنی ناشکری کرنا۔
۶۷	مَنْسَكًا: عبادت کا طریقہ، ذبح کرنے کا طریقہ، بندگی کا راستہ۔ اس کی جمع: مَنَاسِكُ ہے۔
۶۷	هُمْ نَاسِكُوهُ: وہ لوگ اسی طریقہ پر عبادت کرتے ہیں۔ وہ لوگ اسی طریقہ پر ذبح کرتے ہیں۔ (نَاسِكُوا) اصل میں نَاسِكُونَ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا۔ اس کا مصدر نَسْكٌ ہے۔ باب نصر

آیت نمبر	
	سے استعمال ہوتا ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔
٦٧	لَا یُنَازِعُنَّكَ: وہ لوگ آپ سے جھگڑا نہ کریں۔ (لَا یُنَازِعُنَّ) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَازَعَةٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
٧٢	یَكَادُوْنَ یَسْطُوْنَ: وہ لوگ قریب ہوتے ہیں کہ حملہ کر دیں۔ (یَكَادُوْنَ) افعال مقاربہ میں سے ہے۔ صیغہ جمع مذکر غائب، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مصدر كَوْدٌ ہے۔ (یَسْطُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَطْوٌ ہے۔
٧٣	ضُرِبَ مَثَلٌ: ایک مثال بیان کی گئی، ایک عجیب بات بیان کی گئی (ضُرِبَ) فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضَرْبٌ ہے۔ اس کے کئی معانی آتے ہیں۔ یہاں ضربٌ کے معنی بیان کرنا۔ (مَثَلٌ) کے معنی مثال، بات، کہاوت۔ جمع اَمْثَالٌ ہے۔
٧٣	اِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ: اگر مکھی ان (بتوں) سے (کوئی چیز) چھین لے۔ (اِنْ) حرف شرط ہے۔ (یَسْلُبْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَلْبٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الذُّبَابُ) کے معنی مکھی۔ جمع: ذِبَّانٌ اور اَذِبَّةٌ ہے۔
٧٣	لَا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ: وہ (بت) اس (چیز) کو اس (مکھی) سے چھڑا نہیں سکتے (لَا یَسْتَنْقِذُوْا) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِنْقَاذٌ ہے اور مادہ: ن ق ذ ہے جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے یہاں پر فعل مضارع سے نون جمع گر گیا ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
٧٤	مَاقَدَرُوا اللّٰهَ: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم نہیں کی (جیسی تعظیم کرنا چاہیے) (مَاقَدَرُوْا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر

آیت نمبر	
	غائب، مصدر قَدْرٌ اور قَدَرٌ ہے۔
۷۵	يَصْطَفِي: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) منتخب کر لیتا ہے۔ (يَصْطَفِي) باب افتعال سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَاءٌ اور مادہ: ص ف و ہے۔
۷۸	جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ: تم لوگ اللہ تعالیٰ کے واسطے محنت کرو (جَاهِدُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُجَاهَدَةٌ ہے۔
۷۸	اِجْتَبٰكُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تم کو پسند فرمایا (اِجْتَبٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْتِبَآءٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۷۸	سَمّٰكُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تمہارا نام (مسلمان) رکھا (سَمّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْمِيَةٌ ہے (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۷۸	شُهَدَآءُ: گواہی دینے والے۔ اس کا واحد: شَهِيْدٌ ہے۔ اس کے معنی گواہی دینے والا۔ شَهَادَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ پہلی قومیں قیامت کے دن اپنے انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کا انکار کریں گی تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ اپنی تبلیغ کی دلیل پیش کرو (حالاں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں) تو امت محمدیہ پیش کی جائے گی، اور وہ گواہی دے گی کہ انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کو تبلیغ فرمائی ہے۔ وہ قومیں پوچھیں گی تم لوگوں کو ان کی تبلیغ کا علم کیسے ہوا؟ امتِ محمدیہ جواب دے گی، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کے ذریعہ اور نبی صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے خبر دی تھی۔ پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے اور آپ سے امت کے متعلق سوال ہوگا، تو آپ

آیت نمبر	
	اپنی امت کے عادل ہونے کے بارے میں گواہی دیں گے، اسی کو آیت کریمہ میں بیان کیا گیا ہے (تفسیر بیضاوی)
۷۸	اِعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ: تم لوگ اللہ تعالیٰ کو مضبوط پکڑو، یعنی تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مضبوط پکڑو (تفسیر مظہری) اِعْتَصِمُوْا باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِصَامٌ ہے۔
۷۸	هُوَ مَوْلٰكُمْ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تمہارا مددگار ہے۔ وہ تمہارا کارساز ہے (مَوْلٰی) کے معنی مالک، مددگار، کارساز۔ جمع: مَوَالٍ (مَوَالِیْ) ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَدْ اَفْلَحَ پارہ (۱۸)

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں۔ اس سورت کے فضائل میں سے یہ ہے کہ مسند احمد میں حضرت فاروق اعظم عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی، تو پاس والوں کے کان میں شہد کی مکھیوں جیسی آواز ہوتی تھی، ایک روز آپ کے قریب ایسی ہی آواز سنی گئی، تو ہم ٹھہر گئے کہ تازہ آئی ہوئی وحی سن لیں۔ جب وحی کی خاص کیفیت سے فراغت ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے اور یہ دعا کرنے لگے: اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا وَاَرْضِنَا یعنی اے اللہ ہمیں زیادہ دے، کم نہ کر، اور ہماری عزت بڑھا، ذلیل نہ کر، اور ہم پر بخشش فرما، محروم نہ کر، اور ہم کو دوسروں پر ترجیح دے، ہم پر دوسروں کو ترجیح نہ دے، اور ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں بھی اپنی رضا سے

راضی کر دے۔ اس کے بعد فرمایا کہ مجھ پر اس وقت دس آیتیں ایسی نازل ہوئی ہیں کہ جو شخص اس پر پورا پورا عمل کرے تو وہ (سیدھا) جنت میں جائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مؤمنون کے شروع کی دس آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ (معارف القرآن بحوالہ ابن کثیر)

آیت نمبر	
۱	قَدْ اَفْلَحَ: وہ (ایمان والے) کامیاب ہو گئے۔ (قَدْ اَفْلَحَ) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْلَاحٌ ہے۔
۲	خَاشِعُوْنَ: خشوع کرنے والے، عاجزی کرنے والے۔ باب فتح سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: خَاشِعٌ اور مصدر خُشُوْعٌ ہے۔ خشوع کے لغوی معنی سکون کے ہیں۔ اور اصطلاح شرع میں خشوع یہ ہے کہ دل میں بھی سکون ہو، یعنی غیر اللہ کے خیال کو اپنے دل میں بالقصد نہ لائے۔ اور بدن کے اعضاء میں بھی سکون ہو کہ فضول حرکتیں نہ کرے (بیان القرآن) خشوع نماز کی روح ہے، اس کے بغیر نماز بے جان ہے۔ اس لئے بعض حضرات نے فرمایا کہ نماز میں خشوع فرض ہے۔ اس کے بغیر نماز ادا نہیں ہوگی۔ اور بعض حضرات نے فرمایا کہ خشوع نماز کا رکن نہیں ہے۔ اس لئے بے خشوع والی نماز تو درست ہو جائے گی، لیکن قبولیت کے لئے نماز میں خشوع کا ہونا ضروری ہے (تلخیص از معارف القرآن) نماز میں خشوع پیدا کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ نماز میں اپنی نگاہ اس جگہ پر رکھو جس جگہ سجدہ کرتے ہو، اور یہ کہ نماز میں دائیں بائیں التفات نہ کرو (تفسیر مظہری)
۵	فُرُوْجِهِمْ: ان کی شرم گاہیں۔ (فُرُوْجٌ) کا واحد: فَرْجٌ معنی شرم گاہ۔
۶	اَزْوَاجِهِمْ: ان کی بیویاں۔ اَزْوَاجٌ کا واحد زَوْجٌ ہے۔ معنی شوہر، بیوی، ساتھی، جوڑا۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر اس سے بیوی مراد ہے۔

آیت نمبر	
۶	مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ: وہ عورتیں جن کے مالک ہو گئے ان کے داہنے ہاتھ۔ ان سے مراد شرعی لونڈیاں اور باندیاں ہیں (مَا) اسم موصول ہے۔ (مَلَكَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مِلْكٌ ہے۔ (اَيْمَانٌ) کا واحد: يَمِيْنٌ معنی داہنا ہاتھ۔
۶	غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ: ملامت نہ کئے ہوئے لوگ، ان پر کوئی ملامت نہیں (مَلُوْمِيْنَ) باب نصر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مَلُوْمٌ اور مصدر لَوْمٌ ہے۔
۷	مَنِ ابْتَغٰى: جو طلب کرے، جو طلب گار ہو۔ (اِبْتَغٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَآءٌ ہے۔
۷	اَلْعٰدُوْنَ: حد سے بڑھنے والے۔ حد سے نکلنے والے۔ (اَلْعٰدُوْنَ) باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: العَادِیْ اور مصدر عَدْوٌ ہے۔
۸	رَاعُوْنَ: حفاظت کرنے والے، رعایت رکھنے والے، (رَاعُوْنَ) باب فتح سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد: رَاعٍ (رَاعِیٌ) اور مصدر رَعْیٌ ہے۔
۹	صَلَوٰتِهِمْ: ان کی نمازیں (اپنی نمازیں) صَلَوَاتٌ کا واحد صَلوٰةٌ ہے۔ اس کے معنی نماز کے ہیں، پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قراءت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئیں ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔
۱۱	يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ: وہ لوگ فردوس کے وارث ہوں گے (يَرِثُوْنَ) باب حسب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وِرْثٌ اور وَرْثٌ ہے۔ (اَلْفِرْدَوْسُ) یہ جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ بخاری اور مسلم کی حدیث شریف ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت

آیت نمبر	
	کا سوال کرو، تو فردوس کا سوال کیا کرو، کیوں کہ وہ جنت کا اعلیٰ اور افضل حصہ ہے۔ وہیں سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہم سب کو جنت الفردوس عطا فرمائیں۔ آمین۔
۱۲	سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ: مٹی کا خلاصہ، چنی ہوئی مٹی۔ (سُلَالَةٌ) کے معنی خلاصہ، چنا ہوا۔ سَلٌّ مصدر سے فُعَالَة کے وزن پر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (طِيْنٌ) کے معنی مٹی، گارا۔
۱۳	نُطْفَةً: منی کا قطرہ، جمع: نُطَفٌ ہے۔
۱۳	قَرَارٍ مَّكِيْنٍ: محفوظ مقام یعنی رحم۔ (قَرَارٌ) کے معنی ٹھہرنا، یہاں ٹھہرنے کی جگہ، ٹھکانا اور مقام مراد ہے۔ (مَكِيْنٌ) کے معنی مرتبہ والا، عزت والا، محفوظ، یہ مَكَانَةٌ سے فَعِيْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔
۱۴	عَلَقَةً: جما ہوا خون، خون کا لوتھڑا۔ جمع: عَلَقٌ ہے۔
۱۴	مُضْغَةً: گوشت کا ٹکڑا۔ جمع: مُضَغٌ ہے۔
۱۴	عِظٰمًا: ہڈیاں، واحد: عَظْمٌ ہے۔
۱۴	كَسَوْنَا: ہم نے پہنا دیا۔ (كَسَوْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَسْوٌ ہے۔
۱۴	اَنْشَاْنٰهُ: ہم نے اس کو پیدا کیا، ہم نے اس کو بنا دیا۔ (اَنْشَاْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْشَآءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۶	تُبْعَثُوْنَ: تم لوگ دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔ (تُبْعَثُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَعْثٌ ہے۔
۱۷	سَبْعَ طَرَآئِقَ: سات راستے، اس سے مراد سات آسمان ہیں، جن میں فرشتوں کی آمد و رفت کے راستے ہیں (طَرَآئِقُ) کے معنی راستے، واحد: طَرِيْقَةٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۸	اَسْكَنّٰهُ: ہم نے اس (پانی) کو ٹھہرایا (اَسْكَنّا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْكَانٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع مَآءً ہے۔
۲۰	طُوْرِ سَيْنَآءَ: سیناء ایک جگہ کا نام ہے، جہاں پر طور پہاڑ واقع ہے۔ اس جگہ کا دوسرا نام سینین بھی ہے۔ اس لئے جگہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے طور پہاڑ کو طور سینا اور طور سینین کہتے ہیں۔
۲۰	تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ: وہ (درخت) تیل اور سالن لئے ہوئے اگتا ہے۔ یعنی زیتون کے تیل سے دونوں فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اس کا تیل چاہے روشن کرنے اور مالش کرنے کے کام میں لاؤ اور چاہے روٹی ڈبو کر کھاؤ۔ اس لئے تیل اور سالن دونوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ (تَنْبُتُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَبْتٌ اور نَبَاتٌ ہے۔ (الدُّهْنُ) کے معنی تیل، جمع: اَدْهَانٌ اور دِهَانٌ ہے (صِبْغٌ) کے معنی سالن۔ جمع: اَصْبَاغٌ ہے۔
۲۱	الْاَنْعَام: چوپائے۔ واحد: نَعَمٌ ہے۔ اونٹ کے لئے اکثر استعمال ہوتا ہے۔
۲۱	نُسْقِيْكُمْ: ہم تم کو پلاتے ہیں۔ (نُسْقِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْقَآءٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۲۲	تُحْمَلُوْنَ: تم لوگ لادے جاتے ہو۔ تم لوگ لدے پھرتے ہو (تُحْمَلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَمْلٌ ہے۔
۲۴	اَلْمَلَؤُا: سردارانِ قوم، اشراف قوم، آبرودار لوگ، سر برآوردہ لوگ، جمع: اَمْلَاءٌ ہے۔
۲۵	جِنَّةٌ: جنون، دیوانگی۔

آیت نمبر	
۲۵	تَرَبَّصُوْا: تم لوگ انتظار کرو۔ (تَرَبَّصُوْا) باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبُّصٌ ہے۔
۲۷	اِصْنَعِ الْفُلْكَ: آپ کشتی بنائیے۔ (اِصْنَعْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صُنْعٌ ہے۔ (الْفُلْكُ) کے معنی کشتی۔ یہ لفظ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
۲۷	فَارَ التَّنُّوْرُ: تنور نے جوش مارا، یعنی تنور سے پانی ابلنے لگا (فَارَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَوْرٌ ہے۔ (تَنُّوْرٌ) تنور کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ تنور ایک خاص قسم کا مٹی کا برتن ہے، جس کو زمین کے گڑھے میں لگا کر روٹی پکائی جاتی ہے، اور بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ تنور سے مراد سطح زمین ہے (تفسیر مظہری) تَنُّوْرٌ کی جمع: تَنَانِيْرُ ہے۔
۲۷	اُسْلُكْ: آپ داخل کر لیجئے۔ (اُسْلُكْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر سَلْكٌ ہے۔
۲۷	زَوْجَيْنِ: ایک جوڑا یعنی ایک نر اور ایک مادہ۔ (زَوْجَيْنِ) کا واحد زَوْجٌ اور جمع: اَزْوَاجٌ ہے۔ لفظ زوج اضداد میں سے ہے۔ نر اور مادہ دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
۲۸	اِذَا اسْتَوَيْتَ: جب آپ (کشتی پر) چڑھ جائیں۔ جب آپ (کشتی میں) بیٹھ جائیں۔ یہ ترکیب میں شرط واقع ہے۔ (اِسْتَوَيْتَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔
۳۰	مُبْتَلِيْنَ: جانچنے والے، آزمانے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد: مُبْتَلٍ (مُبْتَلِيٌ) اور مصدر اِبْتِلَاءٌ ہے۔
۳۱	قَرْنًا: جماعت، گروہ، ایک زمانہ کے لوگ۔ جمع: قُرُوْنٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳۳	اَتْرَفْنٰهُمْ: ہم نے ان کو عیش دیا۔ ہم نے ان کو آرام دیا۔ (اَتْرَفْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِتْرَاف ہے۔
۳۵	اِذَا مِتُّمْ: جب تم مرجاؤ گے (اذا) حرفِ شرط ہے۔ (مِتُّمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَوْتٌ ہے۔
۳۶	هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ: بہت دور ہے۔ بہت دور ہے، یعنی اس وعدہ کا واقع ہونا بہت دور ہے۔ یہ اسم فعل، ماضی کے معنی میں ہے، یعنی وہ دور ہوا، وہ دور ہوا۔ اور دوسرا پہلے کی تاکید ہے، اس میں ضمیر مستتر فاعل ہے۔
۳۷	نَمُوْتُ وَنَحْيَا: ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں۔ یعنی ہم میں سے بعض مرتے ہیں اور بعض جیتے ہیں۔ (نَمُوْتُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَوْتٌ ہے۔ (نَحْيَا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَيَاةٌ ہے۔
۳۷	مَبْعُوْثِيْنَ: دوبارہ زندہ کئے ہوئے لوگ، باب فتح سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، واحد: مَبْعُوْثٌ اور مصدر بَعْثٌ ہے۔
۳۸	اِفْتَرٰى: اس نے جھوٹ باندھا۔ (اِفْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَآءٌ ہے۔
۴۱	الصَّيْحَةُ: سخت آواز۔ جمع صَيْحَاتٌ ہے۔ صَيْحَةٌ باب ضرب سے مصدر بھی ہے، مصدری معنی چیخنا، چلانا۔
۴۱	غُثَآءً: کوڑا، کرکٹ، خس و خاشاک، جمع: اَغْثِيَةٌ ہے۔
۴۳	مَا تَسْبِقُ: (کوئی جماعت) آگے نہیں بڑھ سکتی ہے۔ (مَا تَسْبِقُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَبْقٌ ہے۔
۴۳	اَجَلَهَا: اس کا مقررہ وقت، اس کی معینہ مدت۔ یہ ترکیب اضافی ہے۔
۴۴	تَتْرَا: لگاتار، پے در پے، یکے بعد دیگرے۔ (تَتْرَا) اصل میں وَتْرَا ہے، اس

آیت نمبر	
	میں تُرَاثٌ اور تَقْوٰی کی طرح واؤ کو تاء سے بدل دیا گیا ہے۔ (اَرْسَلْنَا) کے مفعول سے حال ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے (تفسیر مظہری)
۴۴	جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ: ہم نے ان کو کہانیاں بنا دیا۔ یعنی ہم نے ان کو ایسا نیست و نابود کیا کہ سوائے کہانیوں کے ان کا کچھ نام و نشان باقی نہیں رہا۔ (جَعَلْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر جَعْلٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول اول ہے۔ اور (اَحَادِيْثَ) مفعول ثانی ہے، اس کا واحد: حَدِيْثٌ ہے، معنی بات، کہانی۔
۴۵	سُلْطٰنٍ: دلیل، حجت۔ سلطان کے اصل معنی غلبہ کے ہیں، سلطان کو دلیل کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اس لئے کہ دلیل کے ذریعہ غلبہ حاصل ہوتا ہے، سلطان بادشاہ کے معنی میں بھی آتا ہے، اس لئے کہ اس کو اپنی حکومت میں غلبہ حاصل ہوتا ہے۔
۴۶	عَالِيْنَ: تکبر کرنے والے، باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، اس کا واحد: عَالٍ (عَالِيٌ) اور مصدر عُلُوٌّ ہے۔
۵۰	اٰوَيْنٰهُمَا: ہم نے ان کو ٹھکانا دیا، ہم نے ان کو پناہ دی۔ (اٰوَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِيْوَاءٌ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۰	رَبْوَةٍ: ٹیلا، بلند زمین۔ جمع: رُبًی ہے۔
۵۰	ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ: ٹھہراؤ اور چشمہ والی۔ یعنی وہ ٹیلا ٹھہرنے کے لائق اور سرسبز و شاداب مقام تھا۔ (ذَات) ذُوْ کی واحد مؤنث ہے اس کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع: ذَوَاتٌ ہے۔ (قَرَارٌ) کے معنی ٹھہرنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ (مَعِيْنٌ) کے معنی پانی کا چشمہ، جاری پانی، اس کا مادہ م ع ن اور ع ی ن دونوں ہیں اگر اس کا مادہ: م ع ن ہو تو یہ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اور اگر اس

آیت نمبر	
	کا مادہ: ع ی ن ہو تو یہ مَفْعِل کے وزن پر ظرف مکان ہے۔ مَعِیْنٌ اصل میں مَعْیِنٌ ہے، یاء مکسور کے ماقبل حرف صحیح ساکن ہے، اس لئے یاء کا کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا گیا۔ مَعِیْنٌ ہو گیا۔ مَعْنٌ اور عَیْنٌ کے معنی پانی کا جاری ہونا۔
۵۳	تَقَطَّعُوْا: ان لوگوں نے اختلاف کر لیا۔ (تَقَطَّعُوْا) باب تفعُّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقَطُّعٌ ہے۔
۵۳	زُبُرًا: ٹکڑے ٹکڑے۔ واحد زُبْرَۃٌ ہے معنی لوہے کا ٹکڑا۔
۵۳	حِزْبٌ: گروہ، جماعت۔ جمع: اَحْزَابٌ ہے۔
۵۴	ذَرْھُمْ: آپ ان کو چھوڑ دیجئے (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔ اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے۔
۵۴	غَمْرَتِھِمْ: ان کی جہالت، ان کی غفلت، ان کی بے ہوشی۔ (غَمْرَۃٌ) کے معنی بہت پانی، پانی کی بڑی مقدار، سمندر کا بڑا حصہ، یہاں مجاز کے طور پر جہالت اور غفلت کے معنی میں ہے۔ جمع غَمَرَاتٌ ہے۔
۵۵	نُمِدُّھُمْ: ہم ان کی مدد کر رہے ہیں۔ ہم ان کو دے رہے ہیں (نُمِدُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِمْدَادٌ ہے (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۵۶	نُسَارِعُ: ہم جلدی پہنچا رہے ہیں، ہم جلدی کر رہے ہیں۔ (نُسَارِعُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُسَارَعَۃٌ ہے۔
۶۰	یُؤْتُوْنَ: وہ لوگ دیتے ہیں (یُؤْتُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔
۶۰	قُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ: ان کے دل ڈر رہے ہیں، (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔ (وَجِلَۃٌ) وَجَلٌ مصدر سے فَعِلَۃٌ کے وزن پر صفت مشبہ مؤنث ہے۔ باب سمع

آیت نمبر

سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۲ لَدَيْنَا كِتٰبٌ: ہمارے پاس ایک دفتر یعنی نامۂ اعمال ہے۔(لَدَيْنَا)(لَدٰى) ظرفِ مکان مبنی ہے۔اس کی اضافت (نَا) ضمیر جمع متکلم کی طرف کردی گئی۔(كِتٰبٌ) مَكْتُوْبٌ کے معنی میں ہے،اس کے معنی لکھا ہوا اور مراد نامۂ اعمال ہے۔

۶۲ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ: وہ(نامۂ اعمال) سچ بولتا ہے۔وہ ٹھیک بیان کرتا ہے۔(يَنْطِقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر نُطْقٌ ہے۔(اَلْحَقُّ) کے معنی سچ،درست۔یہ فَعْلٌ کے وزن پر مصدر اور صفت مشبہ ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۴ مُتْرَفِيْهِمْ: ان کے خوش حال لوگ،ان کے آسودہ حال لوگ(مُتْرَفِىْ) اصل میں مُتْرَفِيْنَ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب کی طرف اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے،اس کا واحد مُتْرَفٌ ہے اور مصدر اِتْرَافٌ ہے۔

۶۴ يَجْئَرُوْنَ: وہ لوگ چلانے لگیں گے۔یعنی جب ہماری طرف سے پکڑ آئے گی تو ان کافروں کا سارا تکبر کافور ہوجائے گا اور اُسی وقت رونا چلانا شروع کردیں گے۔(يَجْئَرُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر جُؤَارٌ ہے۔معنی دُعا کرنے میں آواز بلند کرنا۔گڑگڑانا۔

۶۶ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ: تم لوگ اپنی ایڑیوں پر لوٹتے تھے،تم لوگ الٹے پاؤں بھاگتے تھے(اَعْقَابٌ) کا واحد: عَقِبٌ معنی ایڑی(تَنْكِصُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر نَكْصٌ معنی لوٹنا، رک جانا۔

۶۷ سٰمِرًا: قصہ گو،قصہ کہنے والا،قصہ گوئی کرنے والے،قصہ کہنے والے۔سَمْرٌ

آیت نمبر	
	مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر جمع کے معنی میں ہے یا اسم جمع ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۶۷	تَهْجُرُوْنَ: تم لوگ چھوڑتے ہو، تم لوگ بے ہودہ بکتے ہو (تَهْجُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر هَجْرٌ معنی چھوڑنا، اعراض کرنا۔ بکواس کرنا، بے ہودہ بکنا۔
۶۸	لَمْ يَدَّبَّرُوْا: ان لوگوں نے غور نہیں کیا۔ (لَمْ يَدَّبَّرُوْا) باب تفعل سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِدَّبُّرٌ ہے۔ (يَدَّبَّرُوْا) اصل میں يَتَدَبَّرُوْا ہے تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا۔ اسی طرح مصدر میں بھی تبدیلی ہوئی ہے۔
۷۲	خَرْجًا: محصول، ٹیکس، اجرت۔ جمع: اَخْرَاجٌ ہے۔
۷۲	خَرَاجُ: محصول، آمدنی، اس سے مراد اجر و ثواب ہے، جو اللہ تعالیٰ آخرت میں آپ کو عطا فرمائیں گے (تفسیر مظہری) جمع: اَخْرَاجٌ اور اَخْرِجَةٌ ہے۔
۷۴	نَاكِبُوْنَ: ہٹنے والے، پھرنے والے۔ باب نصر اور سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد: نَاكِبٌ ہے۔ باب نصر سے مصدر نَكْبٌ اور نُكُوْبٌ اور باب سمع سے مصدر نَكَبٌ ہے۔
۷۵	كَشَفْنَا: ہم نے دور کر دیا۔ (كَشَفْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر كَشْفٌ ہے۔
۷۵	لَجُّوْا: ان لوگوں نے اصرار کیا۔ (لَجُّوْا) باب ضرب اور سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَجَجٌ، لَجَاجٌ اور لَجَاجَةٌ ہے۔
۷۵	طُغْيَانِهِمْ: ان کی سرکشی (اپنی سرکشی) طُغْيَانٌ باب فتح اور سمع سے مصدر ہے۔
۷۵	يَعْمَهُوْنَ: وہ لوگ بھٹک رہے ہیں۔ بھٹکتے ہوئے۔ یہ حال واقع ہے۔ باب فتح اور سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمَهٌ ہے۔

آیت نمبر	
۷۶	مَا اسْتَكَانُوْا: وہ لوگ دبے نہیں، وہ لوگ عاجز نہیں ہوئے (مَا اسْتَكَانُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِكَانَةٌ اور مادہ: ك و ن اور ك ى ن ہے۔
۷۶	مَايَتَضَرَّعُوْنَ: وہ لوگ گڑگڑاتے نہیں ہیں۔ (مَايَتَضَرَّعُوْنَ) باب تفعّل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَضَرُّعٌ ہے۔
۷۷	مُبْلِسُوْنَ: ناامید، مایوس۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد مُبْلِسٌ اور مصدر اِبْلَاسٌ ہے۔
۷۹	ذَرَاَكُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تم کو پیدا فرمایا، اس نے تم کو پھیلا دیا۔ (ذَرَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَرْأٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۸۳	اَسَاطِيْرُ: افسانے، کہانیاں، بے سند باتیں۔ واحد: اُسْطُوْرَةٌ ہے۔
۸۸	مَلَكُوْتُ: سلطنت، حکومت، اقتدار کامل، اختیارِ حقیقی، غلبۂ تامہ، اس میں تاء مبالغہ کے لئے ہے۔ ملکوت کا لفظ اللہ تعالیٰ کی حکومت اور سلطنت کے لئے مخصوص ہے (مفردات امام راغب)
۸۸	يُجِيْرُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) پناہ دیتا ہے، وہ بچالیتا ہے۔ (يُجِيْرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجَارَةٌ ہے۔
۸۸	لَايُجَارُ عَلَيْهِ: اس کے مقابلہ میں کسی کو پناہ نہیں دی جاتی ہے، یعنی اس کے عذاب سے کوئی کسی کو بچا نہیں سکتا ہے۔ (لَايُجَارُ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجَارَةٌ ہے۔
۸۹	تُسْحَرُوْنَ: تم پر جادو کیا جاتا ہے، تم کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ (تُسْحَرُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سِحْرٌ ہے۔ معنی جادو کرنا، دھوکا دینا۔

آیت نمبر	
۹۱	لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ: تو ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا، اس کا عطف جوابِ شرط پر ہے، اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (عَلَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عُلُوٌّ ہے۔ معنی بلند ہونا۔
۹۲	تَعٰلٰى: وہ بلند و برتر ہے، وہ بہت عظیم الشان ہے۔ باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تعَالٍ (تَعَالِیْ) اور مادہ: ع ل و ہے۔
۹۳	اِمَّا تُرِيَنِّيْ: اگر آپ مجھ کو دکھادیں۔ (اِمَّا) اصل میں اِنْ شرطیہ اور مَا زائدہ سے مرکب ہے۔ نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں ادغام کردیا گیا، اِمَّا ہوگیا (تُرِيَنِّيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرَاءَةٌ ہے۔ اس کے آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۹۷	هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ: شیطانوں کے وسوسے۔ شیطانوں کے خیالات۔ (هَمَزَاتٌ) کا واحد هَمْزَةٌ اور شَيَاطِيْنُ کا واحد شَيْطَانٌ ہے۔
۱۰۰	مِنْ وَّرَآئِهِمْ: اُن کے آگے (تفسیر مظہری) ان کے پیچھے (ترجمہ شیخ الہند) (وَرَآءٌ) کے معنی آگے، پیچھے۔ یہ لفظ دونوں معانی میں استعمال ہوتا ہے۔
۱۰۰	بَرْزَخٌ: پردہ، آڑ، دنیا اور آخرت کا درمیانی عالم، جہاں دنیا والوں سے پردہ ہوجاتا ہے۔ اور آخرت کے عذاب وثواب کا تھوڑا سا نمونہ سامنے آجاتا ہے، مرنے والے لوگ قیامت قائم ہونے تک عالم برزخ میں رہیں گے۔ (قاموس القرآن)
۱۰۱	اَنْسَابَ: قرابتیں، رشتے ناتے۔ واحد: نَسَبٌ ہے۔
۱۰۱	لَا يَتَسَآءَلُوْنَ: وہ ایک دوسرے کو نہیں پوچھیں گے۔ (لَا يَتَسَآءَلُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسَاءُلٌ ہے۔
۱۰۲	مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ: جس کی بھاری ہوئی تول (ترجمہ حضرت شیخ الہند) جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا، یعنی جو شخص مؤمن ہوگا (ترجمہ حضرت تھانوی)

آیت نمبر	
	جس شخص کی تول بھاری ہوگی، یعنی جس شخص کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے، وہی شخص قیامت کے دن کامیاب اور کامران شمار ہوگا، بعض حضرات مفسرین کے نزدیک (مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ) سے مراد مؤمن ہے۔ (ثَقُلَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ثِقَلٌ اور ثَقَالَةٌ ہے (مَوَازِيْنُ) اگر مَوْزُوْنٌ کی جمع ہے جو اسم مفعول ہے تو اس سے مراد اعمال یعنی نیکیاں ہیں۔ اور اگر یہ مِيْزَانٌ کی جمع ہے جو اسم آلہ ہے تو اس کا مطلب ترازوئیں ہیں، یعنی ترازوؤں کے نیک اعمال کا پلہ مراد ہے (تفسیر مظہری)
۱۰۳	مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ: جس کی ہلکی نکلی تول (ترجمہ حضرت شیخ الہند) جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا ہوگا، یعنی جو شخص کافر ہوگا (ترجمہ حضرت تھانوی) جس شخص کی تول ہلکی ہوگی یعنی نیک اعمال کم ہوں گے۔ وہ شخص قیامت کے دن نقصان میں پڑ جائے گا۔ اور اس کی تلافی کی وہاں کوئی صورت نہیں ہوگی۔ بعض حضرات مفسرین کے نزدیک (مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ) سے مراد کافر ہے، اور اس کا قرینہ وہ کلام ربانی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ (خَفَّتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَفٌّ ہے۔ مَوَازِيْنُ کی تحقیق آیت (۱۰۲) میں دیکھئے۔
۱۰۴	تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ: وہ (آگ) ان کے چہروں کو جھلس دے گی۔ (تَلْفَحُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لَفْحٌ ہے معنی جھلسنا، جلانا (وُجُوْهٌ) کا واحد وَجْهٌ، معنی چہرہ۔
۱۰۴	كَالِحُوْنَ: بدشکل لوگ، بدوضع لوگ، وہ لوگ جن کے منہ بگڑے ہوئے ہوں، باب فتح سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد كَالِحٌ اور مصدر كُلُوْحٌ ہے (كَالِحٌ) کے اصلی معنی ہیں۔ وہ شخص جس کے ہونٹ کھلے ہوئے ہوں۔
۱۰۶	شِقْوَتُنَا: ہماری بدبختی، یہ ترکیب اضافی ہے۔ شِقْوَةٌ فِعْلَةٌ کے وزن پر باب

آیت نمبر	
	سمع سے مصدر ہے، معنی بد بخت ہونا۔
۱۰۸	اِخْسَئُوْا: تم لوگ دھتکارے ہوئے پڑے رہو۔ تم پھٹکارے ہوئے پڑے رہو۔ (اِخْسَئُوْا) باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَسَأٌ ہے۔
۱۱۰	اِتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا: تم نے ان کا مذاق بنایا (اِتَّخَذْتُمُوْ) اصل میں اِتَّخَذْتُمْ ہے۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّخَاذٌ ہے۔ (اِتَّخَذْتُمُوْ) میں میم جمع کے بعد واؤ صلہ ہے۔ جو دوسرے لفظ کے ساتھ ملاتے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (سِخْرِيًّا) کے معنی ٹھٹھا، ہنسی، مذاق، دل لگی۔
۱۱۱	اَلْفَآئِزُوْنَ: کامیاب ہونے والے، مراد کو پہنچنے والے۔ (اَلْفَآئِزُوْنَ) باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد فَآئِزٌ اور مصدر فَوْزٌ ہے۔
۱۱۳	اَلْعَآدِّيْنَ: شمار کرنے والے۔ (اَلْعَآدِّيْنَ) باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: عَآدٌّ اور مصدر عَدٌّ ہے۔
۱۱۶	تَعٰلَى اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ بہت عالی شان ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت بلند و برتر ہیں۔ (تعٰلی) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تعالٍ ہے۔ (جو اصل میں تعالُیٌ ہے)
۱۱۸	خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ: سب رحم کرنے والوں سے بہتر (خَيْرٌ) یہ اسم تفضیل اَخْيَرُ کا مخفف ہے۔ (الرّٰحِمِيْنَ) باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد رَاحِمٌ اور مصدر رَحْمَةٌ ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ النُّوْرِ

یہ قرآنِ کریم کی چوبیسویں سورت ہے۔ یہ مدنی سورتوں میں سے ہے، اس میں زیادہ تر احکام عفت اور پردہ سے متعلق ہیں۔ اسی سلسلے میں حد زنا اور حد قذف کو ذکر کیا گیا۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طہارت اور براءت کا بہت واضح اور مدلل بیان ہے۔ پھر گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنے اور نکاح کرنے اور نکاح کرانے کے احکام ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نور (ہدایت) کی ایک مثال بیان فرمائی اور دوسری مثال کافروں کے اعمال کی بیان فرمائی ہے۔ اس سورت میں نورِ الٰہی کا ذکر ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ نور ہے۔

آیت نمبر	
۱	فَرَضْنٰهَا: ہم نے اس (سورت) کو مقرر کیا۔ ہم نے اس کو لازم کیا (فَرَضْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَرْضٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔
۱	تَذَكَّرُوْنَ: (تاکہ) تم لوگ یاد رکھو، تم لوگ سمجھو۔ یہ اصل میں (تَتَذَكَّرُوْنَ) ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کردیا گیا۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔
۲	اِجْلِدُوْا: تم کوڑے مارو۔ (اِجْلِدُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر جَلْدٌ ہے۔
۲	لِيَشْهَدْ: چاہئے کہ حاضر رہے (مسلمانوں کی ایک جماعت) (لِيَشْهَدْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شُهُوْدٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲	طَآئِفَةٌ: جماعت، گروہ۔ جمع طَوَآئِفُ ہے، باب نصر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کا مصدر طَوَافٌ ہے۔
۴	يَرْمُوْنَ: وہ لوگ تہمت لگاتے ہیں۔(يَرْمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَمْیٌ ہے۔
۴	اَلْمُحْصَنٰتِ: پاک دامن عورتیں (اَلْمُحْصَنٰتِ) باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد مُحْصَنَةٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔
۶	شُهَدَآءُ: گواہی دینے والے، گواہ لوگ، واحد شَهِيْدٌ ہے۔ شَهَادَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۸	يَدْرَؤُا: وہ (سزا) ٹل جائے گی۔ وہ (سزا کو) ساقط کر دے گی (يَدْرَؤُا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَرْأٌ ہے۔
۱۱	جَآءُوْ بِالْاِفْكِ: وہ لوگ طوفان لائے۔ ان لوگوں نے طوفان برپا کیا۔ یہاں طوفان سے مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹی تہمت لگانا ہے۔ (جَآءُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَجِیْءٌ اور مَجِیْئَةٌ ہے۔ (اِفْكٌ) کے معنی بہتان، جھوٹی خبر، گھڑی ہوئی بات۔
۱۱	عُصْبَةٌ: جماعت، گروہ۔ جمع عُصَبٌ ہے۔ یہاں گروہ سے مراد چار آدمی ہیں۔ ایک جھوٹی تہمت کا گھڑنے والا عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین ہے جو صرف ظاہری اعتبار سے مسلمانوں میں سے تھا۔ اور تین حضرات حضرت حسانؓ، حضرت مسطحؓ اور حضرت حمنہؓ ہیں۔ جو مخلص مسلمانوں میں سے ہیں۔ یہ رئیس المنافقین کی خبر سے متاثر ہو گئے تھے۔
۱۱	لَاتَحْسَبُوْهُ: تم اس کو گمان نہ کرو، تم اس کو نہ سمجھو (لَاتَحْسَبُوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب

آیت نمبر	
	مفعول بہ ہے۔
۱۱	اِكْتَسَبَ: اس نے کمایا، اس نے عمل کیا۔ (اكْتَسَبَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِكْتِسَابٌ ہے۔
۱۱	تَوَلّٰى كِبْرَهٗ: اس نے اٹھایا اس کا بڑا بوجھ (ترجمہ شیخ الہند) اس نے اس (بہتان) کا بڑا حصہ لیا، اس سے مراد عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین ہے۔ (تولّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلٍّ ہے ہے (جو اصل میں تَوَلُّیٌ ہے) كِبْرٌ کے معنی کسی چیز کا بڑا حصہ۔
۱۲	اِفْكٌ مُّبِيْنٌ: صریح جھوٹ، کھلا ہوا جھوٹ (اِفْكٌ) کے معنی بہتان، جھوٹی خبر، گھڑی ہوئی بات (مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ اور مادہ بَيْنٌ ہے، لازم اور متعدی دونوں استعمال ہوتا ہے۔
۱۴	اَفَضْتُمْ: تم نے چرچا کیا۔ تم مشغول ہوئے۔ (اَفَضْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفَاضَةٌ اور مادہ: ف ی ض ہے۔
۱۵	تَلَقَّوْنَهٗ: تم اس کو لے رہے ہو (لے رہے تھے) تم اس کو نقل کر رہے تھے (تَلَقَّوْنَ) یہ اصل میں تَتَلَقَّوْنَ ہے۔ تخفیف کے لئے ایک تاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَلَقِّیْ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۲۱	لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ: تم لوگ شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو تم لوگ شیطان کے قدم بقدم مت چلو۔ (لَا تَتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ (خُطُوَاتٌ) کا واحد خُطْوَةٌ ہے، معنی قدم، چلنے کے وقت دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ۔
۲۱	يُزَكِّیْ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) سنوارتا ہے، وہ پاک وصاف کر دیتا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْكِيَةٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۲	لَا يَأْتَلِ: وہ (فضیلت والے) قسم نہ کھائیں۔ (لَا يَأْتَلِ) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِئْتِلَاءٌ ہے۔ یہ آیت کریمہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
۲۲	أُولُوا الْفَضْلِ: فضیلت والے (أُولُوا) خلاف قیاس ذُو کی جمع ہے۔ (الْفَضْلُ) کے معنی بھلائی، زیادتی، احسان۔
۲۲	لِيَصْفَحُوا: چاہئے کہ وہ لوگ درگزر کریں۔ (لِيَصْفَحُوا) باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَفْحٌ ہے۔
۲۵	يُوَفِّيهِمْ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو پورا دے گا (يُوَفِّي) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۲۶	اَلْخَبِيثٰتُ: گندی عورتیں، باب کرم سے صفت مشبہ جمع مؤنث سالم ہے، واحد خَبِيثَةٌ اور مصدر خُبْثٌ ہے۔
۲۶	اَلْخَبِيثُونَ: گندے مرد۔ باب کرم سے صفت مشبہ جمع مذکر سالم ہے۔ واحد خَبِيثٌ اور مصدر خُبْثٌ ہے۔
۲۶	اَلطَّيِّبٰتُ: پاکیزہ عورتیں۔ باب ضرب سے صفت مشبہ جمع مؤنث سالم ہے، واحد طَيِّبَةٌ اور مصدر طِيبٌ ہے۔
۲۶	اَلطَّيِّبُونَ: پاکیزہ مرد۔ باب ضرب سے صفت مشبہ جمع مذکر سالم ہے۔ واحد طَيِّبٌ اور مصدر طِيبٌ ہے۔
۲۷	حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوا: یہاں تک کہ تم اجازت حاصل کرو (تَسْتَأْنِسُوا) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، حتی ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِئْنَاسٌ معنی انسیت حاصل کرنا، مراد اجازت حاصل کرنا ہے۔

آیت نمبر	
۲۷	تُسَلِّمُوْا: (یہاں تک کہ) تم سلام کرو۔ (تُسَلِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْلِیْمٌ ہے۔ تَسْتَاْنِسُوْا پر عطف کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔
۲۹	تُبْدُوْنَ: تم لوگ ظاہر کرتے ہو۔ (تُبْدُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْدَاءٌ ہے۔
۲۹	تَكْتُمُوْنَ: تم لوگ چھپاتے ہو۔ (تَكْتُمُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَتْمٌ ہے۔
۳۰	يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ: وہ لوگ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (يَغُضُّوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غَضٌّ ہے۔ جواب امر کی وجہ سے حالتِ جزم میں نون جمع گر گیا ہے (مِنْ) تبعیضیہ یا زائدہ یا بیانیہ ہے (اَبْصَارٌ) کے معنی نگاہیں، واحد بَصَرٌ ہے۔
۳۰	يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ: وہ مرد اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں (يَحْفَظُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حِفْظٌ ہے۔ جواب امر پر عطف کی وجہ سے حالتِ جزم میں نون جمع گر گیا۔ (فُرُوْجٌ) کے معنی شرم گاہیں، واحد: فَرْجٌ ہے۔
۳۱	يَغْضُضْنَ: وہ عورتیں (اپنی نگاہیں) نیچی رکھیں۔ (يَغْضُضْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر غَضٌّ ہے۔
۳۱	يَحْفَظْنَ: وہ عورتیں (اپنی شرم گاہوں کی) حفاظت کریں۔ (يَحْفَظْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر حِفْظٌ ہے۔
۳۱	لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ: وہ عورتیں اپنی زینت (کے مواقع) کو ظاہر نہ کریں۔ (لَا يُبْدِيْنَ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِبْدَاءٌ ہے (زِيْنَةٌ) کے معنی زینت، آراستگی، سنگار۔ زینت سے مراد زیور ہیں

آیت نمبر	
	جیسے کنگن، چوڑی، پازیب، بازوبند، طوق، جھومر، پٹی، بالیاں وغیرہ، اور ان کے مواقع سے مراد ہاتھ، پنڈلی، بازو، گردن، سر، سینہ، کان۔ ان سب مواقع کو سب سے چھپائے رکھیں۔ ان میں سے چہرہ اور ہاتھ کی ہتھیلیاں اور اصح قول کے مطابق دونوں قدم مستثنیٰ ہیں، اس لئے کہ ان کو کھولے بغیر کام کاج نہیں ہوسکتا ہے (بیان القرآن)
۳۱	لِيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ: چاہئے کہ وہ عورتیں اپنے دوپٹے ڈال لیں (خُمُرٌ) کے معنی دوپٹے، واحد خِمَارٌ ہے۔
۳۱	جُيُوْبِهِنَّ: اُن کے گریبان، اُن کے سینے (جُيُوْبٌ) کا واحد جَيْبٌ معنی گریبان، سینہ۔
۳۱	بُعُوْلَتِهِنَّ: ان کے شوہر (اپنے شوہر) (بُعُوْلَةٌ) کا واحد بَعْلٌ ہے۔
۳۱	التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ: وہ طفیلی جن کو (عورتوں کی طرف) کوئی توجہ نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد ایسے مغفل اور بدحواس قسم کے لوگ ہیں جن کو عورتوں کی طرف کوئی رغبت اور دلچسپی نہ ہو (تفسیر ابن کثیر) اس زمانے میں مغفل قسم کے کچھ لوگ ایسے تھے جو طفیلی بن کر کھانے پینے کے لئے گھروں میں آجاتے تھے (معارف القرآن) (اَلتَّابِعِيْنَ) کے معنی ساتھ رہنے والے، طفیلی لوگ۔ باب سَمِعَ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: تَابِعٌ اور مصدر تَبَعٌ ہے۔ (اُولِي) خلافِ قیاس ذُو کی جمع حالتِ جر میں ہے۔ (اِرْبَةٌ) کے معنی ضرورت، حاجت۔
۳۱	الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا: ایسے لڑکے جو (عورتوں کے پردے کی باتوں سے) واقف نہیں ہوئے۔ (الطِّفْلُ) کے معنی بچہ اور بچے۔ یہ واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل ہے، اس لئے کہ اسم جنس ہے۔ یہاں جمع کے معنی میں ہے۔ اس کی جمع: اَطْفَالٌ ہے۔ (لَمْ يَظْهَرُوْا) باب فَتَحَ سے فعل مضارع نفی

آیت نمبر	
	جحد بلم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظُھُوْرٌ ہے۔
۳۱	عَوْرٰتِ النِّسَآءِ: عورتوں کے پردہ کی باتیں، عورتوں کی پوشیدہ باتیں (عَوْرَاتٌ) کا واحد عَوْرَۃٌ ہے۔ اس کے معنی ہر وہ چیز جو پوشیدہ رکھی جائے۔
۳۲	اَنْکِحُوْا الْاَیَامٰی: تم بے نکاح لوگوں کا نکاح کردیا کرو (خواہ مرد ہوں یا عورتیں) (اَنْکِحُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْکَاحٌ ہے۔ (اَلْاَیَامٰی) کا واحد: اَیِّمٌ ہے، اس کے معنی وہ مرد جس کی بیوی نہ ہو۔ اور وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو۔
۳۲	عِبَادِکُمْ: تمہارے غلام۔ (اپنے غلام) (عِبَادٌ) کا واحد: عَبْدٌ معنی غلام۔
۳۲	اِمَآئِکُمْ: تمہاری باندیاں (اپنی باندیاں) (اِمَآءٌ) کا واحد: اَمَۃٌ، معنی باندی۔
۳۲	یُغْنِهِمْ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو غنی کردے گا۔ (یُغْنِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَآءٌ ہے۔ یُغْنِ اصل میں یُغْنِیْ ہے۔ جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں یاء گر گئی ہے۔
۳۳	لِیَسْتَعْفِفْ: چاہئے کہ وہ (اپنے نفس کو) قابو میں رکھے۔ چاہئے کہ وہ پاک دامن رہے۔ (لِیَسْتَعْفِفْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِسْتِعْفَافٌ ہے۔
۳۳	یَبْتَغُوْنَ الْکِتَابَ: وہ لوگ (غلام یا باندی) آزادی کی لکھت چاہتے ہیں۔ وہ لوگ مکاتب ہونا چاہتے ہیں (یَبْتَغُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَآءٌ ہے۔ (اَلْکِتَابُ) کے معنی مکاتبت کا معاملہ کرنا۔ یہ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔ مفاعلۃ کا مصدر فِعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔
۳۳	کَاتِبُوْهُمْ: تم ان کو مکاتب بنادیا کرو (کَاتِبُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُکَاتَبَۃٌ ہے۔ مکاتبت کا مطلب یہ ہے کہ آقا مال

آیت نمبر	
	کی کوئی مقدار مقدر کرے اور اپنے غلام سے کہے کہ تم اتنا مال ادا کر دو تو آزاد ہو جاؤ گے اور غلام اس کو قبول کر لے۔ اس معاہدہ کو مکاتبت کہا جاتا ہے اور جس غلام سے یہ معاہدہ کیا جائے اس کو مکاتَب کہا جاتا ہے۔
۳۳	لَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ: تم اپنی باندیوں کو (زنا پر) مجبور نہ کرو۔ (لَا تُكْرِهُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِكْرَاهٌ ہے۔ (فَتَيَاتٌ) کا واحد: فَتَاةٌ معنی باندی۔
۳۳	اَلْبِغَآءِ: زنا کاری، بدکاری۔ باب ضرب سے مصدر ہے، مصدری معنی زنا کرنا
۳۳	تَحَصُّنًا: پاک دامنی، پاک دامن رہنا۔ باب تفعل سے مصدر ہے۔
۳۳	لِتَبْتَغُوْا: تاکہ تم طلب کرو، تاکہ تم حاصل کرو۔ اس کے شروع میں لام تعلیل ہے (تَبْتَغُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَآءٌ ہے، لام تعلیل کی وجہ سے فعل مضارع کے آخر سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔
۳۳	عَرَضٌ: سامان، اسباب۔ جمع: عُرُوْضٌ ہے۔
۳۵	اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین (میں رہنے والوں) کو نور (ہدایت دینے والا) ہے (نُوْرٌ) کے معنی روشنی، جمع: اَنْوَارٌ ہے۔ (اَلسَّمٰوٰتُ) کا واحد سَمَآءٌ معنی آسمان۔ (اَلْاَرْضُ) کے معنی زمین، جمع: اَرَضُوْنَ اور اَرَاضِیْ ہے۔
۳۵	مِشْكٰوةٍ: طاق، چراغ رکھنے کا طاق۔ چراغ دان۔
۳۵	مِصْبَاحٌ: چراغ، جمع: مَصَابِيْحُ ہے۔
۳۵	زُجَاجَةٍ: شیشہ۔ جمع: زُجَاجٌ ہے۔
۳۵	كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ: چمک دار ستارہ (كَوْكَبٌ) کے معنی ستارہ، جمع: كَوَاكِبُ ہے۔ (دُرِّيٌّ) کے معنی روشن، چمک دار، اس میں یائے نسبتی ہے۔ یہ دُرٌّ کی

آیت نمبر	
	طرف منسوب ہے۔(دُرٌّ) کے معنی بڑا موتی۔جمع:دُرَرٌ ہے۔
۳۵	يُوْقَدُ: وہ روشن کیا جاتا ہے(يُوْقَدُ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر اِيْقَادٌ جو اصل میں اِوْقَادٌ ہے۔اس میں واؤ ساکن اور ماقبل مکسور ہے۔واؤ کو یاء سے بدل دیا ہے۔اِيْقَادٌ ہوگیا۔
۳۵	يُضِيْءُ: وہ روشن ہوجائے۔ (يُضِيْءُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر اِضَاءَۃٌ ہے۔
۳۶	الْغُدُوّ: صبح،دن کا ابتدائی حصہ،فجر اور طلوع آفتاب کا درمیانی وقت،اس کا واحد:غُدْوَۃٌ ہے۔
۳۶	الْاٰصَالِ: شام،دن کا آخری حصہ،سورج ڈھلنے کے بعد سے رات تک کا وقت۔اس کا واحد:اَصِيْلٌ ہے۔
۳۷	لَاتُلْهِيْهِمْ: ان کو غافل نہیں کرتی ہے(لَاتُلْهِيْ) باب افعال سے فعل مضارع منفی،صیغہ واحد مؤنث غائب،مصدر اِلْهَاءٌ جو اصل میں اِلْهَاوٌ ہے۔واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا،اِلْهَاءٌ ہوگیا۔
۳۷	تَتَقَلَّبُ: وہ (یعنی دل اور آنکھیں) الٹ جائیں گی۔(تَتَقَلَّبُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مؤنث غائب،مصدر تَقَلُّبٌ ہے۔
۳۹	كَسَرَابٍ: ریت کی طرح،جیسے چمکتا ہوا ریت،اس کے شروع میں کاف حرف جر مثل کے معنی میں ہے۔(سَرَابٌ) کے معنی وہ ریت جو دوپہر کے وقت دھوپ کی تیزی کی وجہ سے پانی کی طرح نظر آتا ہے،دھوکا اور فریب کے لئے اس سے مثال دی جاتی ہے،ریت کو پانی سمجھنا کھلا ہوا دھوکا ہے۔لفظ سراب کی جمع نہیں آتی ہے۔
۳۹	بِقِيْعَةٍ: چٹیل میدان میں۔اس کے شروع میں باء حرف جر ہے(قِيْعَةٌ) کے معنی چٹیل میدان۔اس کا واحد:قَاعٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳۹	ظَمْاٰنُ: پیاسا۔ یہ فَعلانٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع: ظِمَآءٌ ہے جو فِعالٌ کے وزن پر ہے۔
۳۹	وَفّٰهُ حِسَابَهٗ: اس نے اس (کی عمر) کا حساب اس کو برابر سرابر چکا دیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر کا خاتمہ کردیا (وَفّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ ہے۔ فعل ماضی میں ضمیر مستتر اس کا فاعل ہے، اس ضمیر مستتر کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۰	بَحْرٍ لُّجِّيٍّ: گہرا سمندر۔ گہرا دریا (بَحْرٌ) کے معنی سمندر، دریا، جمع بُحُوْرٌ اور اَبْحُرٌ ہے (لُجِّيٌّ) بہت پانی والا، پانی سے بھرا ہوا۔ اس میں یائے نسبتی ہے، یہ لُجٌّ کی طرف منسوب ہے۔ لُجٌّ کے معنی پانی کا بڑا حصہ۔
۴۰	يَغْشٰهُ: وہ (لہر) اس (سمندر) کو ڈھانک رہی ہے (يَغْشٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشَيَانٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع بَحْرٌ (سمندر) ہے۔
۴۰	مَوْجٌ: پانی کی لہر۔ جمع: اَمْوَاجٌ ہے۔
۴۱	الطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ: (اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں) پرندے جو پر پھیلائے ہوئے ہیں (الطَّيْرُ) پرندے۔ یہ طائرٌ کی جمع ہے۔ اور لفظ طَيْرٌ کبھی واحد پر بھی بولا جاتا ہے، (صٰٓفّٰتٍ) صف باندھنے والے (پرندے) یہ صَفٌّ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، اس کا واحد: صَافَّةٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ لفظ صٰٓفّٰتٍ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۴۱	صَلَاتَهٗ: اس کی دُعا۔ (اپنی دعا) صَلٰوةٌ کے معنی دُعا۔ جمع: صَلَوٰاتٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع: لفظ كُلٌّ ہے، جو ماقبل میں مذکور ہے۔

آیت نمبر	
۴۳	یُزْجِیْ سَحَابًا: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ایک بادل کو (دوسرے بادل کی طرف) چلاتا ہے (یُزْجِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِزْجَآءٌ ہے۔ (سَحَابٌ) کے معنی بادل۔ چاہے اس میں پانی ہو یا نہ ہو۔ اس کی جمع: سُحُبٌ ہے۔ بادل کے ایک ٹکڑے کے لئے سَحَابَۃٌ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔
۴۳	یُؤَلِّفُ بَیْنَہٗ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس (بادل) کو آپس میں ملا دیتا ہے (یُؤَلِّفُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْلِیْفٌ ہے۔
۴۳	رُکَامًا: تہ بتہ، اوپر نیچے۔ یہ فُعَالٌ کے وزن پر ہے۔ رَکْمٌ مصدر سے بنایا گیا ہے۔ رَکْمٌ کے معنی تہ بتہ کرنا۔ ڈھیر لگانا۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۳	اَلْوَدْقَ: بارش، تیز ہو یا ہلکی۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔
۴۳	مِنْ خِلٰلِہٖ: اس کے بیچ سے، اس کے درمیان سے (خِلَالٌ) کے معنی درمیان، یہ مضاف ہے (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع سَحَابٌ ہے۔
۴۳	بَرَدٍ: اولے، پانی کے جمے ہوئے قطرے جو برف کی شکل میں آسمان سے گرتے ہیں۔
۴۳	یُصِیْبُ بِہٖ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس (اولے) کو پہنچا دیتا ہے (یُصِیْبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَۃٌ ہے۔ (بِہٖ) اس میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع بَرَدٌ ہے۔
۴۳	یَصْرِفُہٗ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس (اولے) کو ہٹا دیتا ہے (یَصْرِفُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَرْفٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر	
۴۳	سَنَا بَرْقِهٖ: اس (بادل) کی بجلی کی چمک۔ اس (بادل) کی بجلی کی کوند (سَنَا) کے معنی چمک، کوند۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے (بَرْقٌ) کے معنی بجلی، جمع: بُرُوْقٌ ہے (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع: سَحَابٌ ہے۔
۴۴	يُقَلِّبُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ (رات اور دن کو) بدلتا رہتا ہے (يُقَلِّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْلِيْبٌ ہے۔
۴۴	اُولِی الْاَبْصَارِ: آنکھ والے، اہل دانش، عقل والے (اُولِیْ) حالت جر میں ہے۔ حالت رفع میں (اُولُوْا) استعمال ہوتا ہے۔ خلاف قیاس اس کا واحد: ذُوْ آتا ہے۔ (اَلْاَبْصَارُ) کے معنی آنکھیں، عقلیں۔ اس کا واحد بَصَرٌ ہے۔
۴۶	مُبَيِّنٰتٍ: بیان کرنے والی (آیتیں) سمجھانے والی (نشانیاں) باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: مُبَيِّنَةٌ اور مصدر تَبْيِيْنٌ ہے۔
۴۷	يَتَوَلّٰی: وہ پیٹھ پھیر لیتا ہے۔ (يَتَوَلّٰی) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔
۴۸	اِذَا دُعُوْا: جب وہ (منافق لوگ) بلائے جاتے ہیں (دُعُوْا) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ ہے۔
۴۹	اِنْ يَّكُنْ: اگر (کسی کے ذمہ ان کا حق) ہو۔ اِنْ شرطیہ ہے۔ يَكُنْ شرط ہے۔ (يَكُنْ) اصل میں يَكُوْنُ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے آخر کا نون ساکن ہو گیا۔ اور واؤ پہلے سے ساکن ہے۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ گر گیا۔ يَكُنْ ہو گیا ہے۔
۴۹	يَاْتُوْا اِلَيْهِ: وہ (منافق لوگ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آجاتے ہیں۔ (يَاْتُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔ (يَاْتُوْا) اصل میں يَاْتُوْنَ ہے۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔

آیت نمبر	
۴۹	مُذْعِنِيْنَ: فرماں برداری کرنے والے۔ فرماں برداری کرتے ہوئے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُذْعِنٌ اور مصدر اِذْعَانٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔
۵۰	اِرْتَابُوْا: ان لوگوں نے شک کیا (اِرْتَابُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِرْتِيَابٌ اور مادہ: ر ی ب ہے۔
۵۰	اَنْ يَّحِيْفَ: کہ وہ ظلم کرے گا (يَحِيْفُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَيْفٌ ہے۔ اَنْ مصدریہ کی وجہ سے منصوب ہے۔
۵۲	يَخْشَ اللّٰهَ: (جو شخص) اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا (يَخْشَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَشْيٌ اور خَشْيَةٌ ہے۔ (يَخْشَ) اصل میں يَخْشٰى ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں آخر سے حرف علت گر گیا۔ يَخْشَ ہو گیا۔
۵۲	يَتَّقْهِ: اس (کی مخالفت) سے بچے گا (يَتَّقِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّقَاءٌ اور مادہ و ق ی ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔ امام حفصؒ نے اس کو قاف کے سکون کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور یہ ایک لغت ہے کہ حالتِ جزم کی وجہ سے جب یاء ساقط ہو جاتی ہے، تو اہل عرب اس کے ماقبل کو بھی ساکن کر دیتے ہیں۔ اور جمہور کے نزدیک اس کی قراءت قاف کے کسرہ کے ساتھ يَتَّقِهِ ہے (تفسیر مظہری)
۵۲	اَلْفَآئِزُوْنَ: کامیاب ہونے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد فَآئِزٌ اور مصدر فَوْزٌ ہے۔
۵۳	اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ: ان لوگوں نے بہت زور لگا کر قسمیں

آیت نمبر	
	کھائیں۔ (اَقْسَمُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْسَامٌ ہے۔ (جَھْدَ) مضاف، (اَیْمَانِ) مضاف الیہ مضاف، (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ لفظ جَھْدَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ کے فاعل سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور یہ جَاهِدِيْنَ بِاَيْمَانِهِمْ کے معنی میں ہے (تفسیر مظہری) جَھْدٌ کے معنی کوشش کرنا (اَیْمَانٌ) کا واحد یَمِیْنٌ ہے۔ اس کے معنی قسم کے ہیں۔
۵۳	طَاعَةٌ مَعْرُوْفَةٌ: (تمہاری) فرماں برداری (کی حقیقت) معلوم ہے۔ یعنی تم لوگ بغیر اعتقاد کے صرف زبان سے فرماں برداری کرتے ہو (طَاعَةٌ) کے معنی فرماں برداری، مَعْرُوْفَةٌ کے معنی پہچانی ہوئی۔ یہ مَعْرِفَةٌ مصدر سے اسم مفعول مؤنث ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۴	اِنْ تَوَلَّوْا: اگر تم اعراض کرو گے۔ اگر تم روگردانی کرو گے۔ اِنْ شرطیہ ہے (تَوَلَّوْا) فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر تَوَلِّیْ ہے۔ (تَوَلَّوْا) اصل میں تَتَوَلَّوْنَ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا، اور اِنْ شرطیہ کی وجہ سے آخر سے نون جمع گر گیا۔ تَوَلَّوْا ہو گیا۔
۵۴	مَا حُمِّلَ: جو بوجھ ڈالا گیا۔ یعنی جو ذمہ داری ڈالی گئی۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (حُمِّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَحْمِيْلٌ ہے۔
۵۵	لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ضرور اُن کو جانشین بنائے گا، وہ ضرور اُن کو حکومت عطا فرمائے گا (لَيَسْتَخْلِفَنَّ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِخْلَافٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۵	لَيُمَكِّنَنَّ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ضرور جمادے گا، وہ ضرور قوت دے گا۔

آیت نمبر	
	(لَيُمَكِّنَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمْكِيْنٌ ہے۔
۵۵	إِرْتَضٰى: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پسند فرمایا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْتِضَآءٌ اور مادہ: رض و ہے۔
۵۷	لَاتَحْسَبَنَّ: (اے مخاطب) تو خیال مت کر۔ تو گمان مت کر، باب سمع سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔
۵۷	مَاْوٰيهُمْ: ان کا ٹھکانا (مَاْوٰى) کے معنی ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ۔ یہ أُوِيٌّ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۷	اَلْمَصِيْرُ: ٹھکانا، لوٹنے کی جگہ۔ یہ صَيْرُوْرَةٌ مصدر سے اسم ظرف ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع: مَصَائِرُ ہے۔
۵۸	لِيَسْتَاْذِنْكُمْ: تم سے اجازت طلب کرنا چاہیے (لِيَسْتَاْذِنْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِيْذَانٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۵۸	لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ: وہ لوگ بلوغ کو نہیں پہنچے یعنی بالغ نہیں ہوئے (لَمْ يَبْلُغُوْا) باب نصر سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے (اَلْحُلُمُ) کے معنی بلوغ، یہ باب نصر سے مصدر ہے، معنی بالغ ہونا۔
۵۸	تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ: تم لوگ اپنے کپڑے اتارتے ہو (تَضَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَضْعٌ ہے۔ (ثِيَابٌ) کے معنی کپڑے، واحد: ثَوْبٌ ہو۔
۵۸	اَلظَّهِيْرَةِ: دوپہر کا وقت۔ جمع: ظَهَآئِرُ ہے۔
۵۸	ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ: یہ تین وقت تمہارے بدن کھلنے کے ہیں، یہ تین وقت تمہارے پردوں کے ہیں۔ بعض حضرات نے اس کی اصل عبارت یہ لکھی:

آیت نمبر	
	(ثَلَاثُ سَاعَاتِ اِنْكِشَافُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ) اس صورت میں ایک مضاف الیہ اور ایک مضاف محذوف مانا جائے گا اور ترکیب میں مبتدا اور خبر واقع ہوگا۔ (تفسیر مظہری) عَوْرَاتٌ کے معنی شرم گاہیں۔ اس کا واحد: عَوْرَةٌ ہے۔ امام راغب لکھتے ہیں: عَوْرَةٌ انسان کی شرم گاہ کو کہتے ہیں۔ یہ اصل میں عَارٌ سے بنایا گیا ہے، کیوں کہ شرم گاہ کے کھلنے میں عار محسوس ہوتی ہے۔
۵۸	طَوَّافُوْنَ: بار بار آنے جانے والے۔ چکر لگانے والے۔ یعنی نابالغ بچے اور غلام و باندی جو ہر وقت گھر میں آتے جاتے ہیں (طَوَّافُوْنَ) طَوَاف مصدر سے صیغہ مبالغہ جمع مذکر ہے۔ اس کا واحد: طَوَّاف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۹	اَلْحُلُمَ: بلوغ، یہ باب نصر سے مصدر ہے، معنی بالغ ہونا۔
۶۰	اَلْقَوَاعِدُ: بوڑھی عورتیں جو نکاح کے قابل نہ ہوں، یعنی ان کو حیض اور حمل کی امید نہ ہو۔ تفسیر مظہری میں ہے: صفت حیض اور حمل عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے اس لئے اس کا واحد قَاعِدٌ مذکر کے صیغہ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے حَائِضٌ اور حَامِلٌ ہے۔ یعنی جو صفات عورتوں کے ساتھ مخصوص ہوتی ہیں۔ ان میں تاء تانیث کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، مذکر ہی کا صیغہ عورتوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
۶۰	غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ: اس حال میں کہ (وہ اپنی زینت) ظاہر کرنے والی نہ ہوں۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ اس لئے لفظ غیر حالتِ نصب میں ہے۔ (مُتَبَرِّجَاتٌ) باب تفعل سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: مُتَبَرِّجٌ اور مصدر تَبَرُّجٌ ہے۔
۶۰	اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ: یہ کہ وہ عورتیں بچی رہیں۔ وہ عورتیں احتیاط رکھیں۔ (اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب،

آیت نمبر	
	مصدر اِسْتِعْفَاف ہے۔
۶۱	اَلْاَعْمٰی: اندھا، نابینا۔ یہ باب سَمِعَ سے اَفْعَلُ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر عَمًی ہے، معنی اندھا ہونا، اس کی جمع: عُمْیٌ ہے۔ جس لفظ میں رنگ اور عیب کے معنی ہوں، اس میں اَفْعَل کے وزن پر اسم تفضیل نہیں آتا ہے۔
۶۱	اَلْاَعْرَجِ: لنگڑا۔ یہ باب سَمِعَ سے اَفْعَل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر عَرَجٌ ہے۔ معنی لنگڑا ہونا۔ اس کی جمع: عُرْجٌ ہے۔
۶۱	اٰبَائِکُمْ: تمہارے باپ (اٰبَآءٌ) کا واحد: اَبٌ معنی باپ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔
۶۱	اُمَّهٰتِکُمْ: تمہاری مائیں (اُمَّهَاتٌ) کا واحد اُمٌّ معنی ماں (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔
۶۱	اِخْوَانِکُمْ: تمہارے بھائی (اِخْوَانٌ) کا واحد: اَخٌ معنی بھائی۔
۶۱	اَخَوٰتِکُمْ: تمہاری بہنیں (اَخَوَاتٌ) کا واحد: اُخْتٌ معنی بہنیں۔
۶۱	اَعْمَامِکُمْ: تمہارے چچا (اَعْمَامٌ) کا واحد: عَمٌّ معنی چچا۔
۶۱	عَمّٰتِکُمْ: تمہاری پھوپھیاں (عَمَّاتٌ) کا واحد: عَمَّةٌ معنی پھوپھی۔
۶۱	اَخْوَالِکُمْ: تمہارے ماموں (اَخْوَالٌ) کا واحد: خَالٌ معنی ماموں۔
۶۱	خٰلٰتِکُمْ: تمہاری خالائیں (خالاتٌ) کا واحد: خَالَةٌ معنی خالہ۔
۶۱	مَفَاتِحَهٗ: اس کی کنجیاں (مَفَاتِحُ) کا واحد: مِفْتَحٌ معنی کنجی۔
۶۱	جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا: مجتمع یا متفرق ہونے کی حالت میں۔ مل کر یا جدا ہوکر، یہ دونوں حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ (اَشْتَاتٌ) کا واحد: شَتٌّ ہے۔ معنی الگ، جدا، متفرق۔
۶۱	تَحِیَّةً: دُعا، سلام، اس کے اصل معنی زندہ رکھنا۔ زندگی کی دُعا کے لئے اہل عرب کہتے ہیں: حَیَّاكَ اللّٰہُ یعنی اللہ تعالیٰ تجھے زندہ رکھے۔ لفظ (تحیَّة)

آیت نمبر	
	تَحِيَّةٌ سے مشتق ہے، اور باب تفعیل سے مصدر ہے۔ تفعیل کا مصدر تفعلہ کے وزن پر بھی آتا ہے، اس کا اکثر استعمال سلام کے معنی میں ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے تفسیر مظہری میں یہاں پر تَحِيَّةً کو مفعول مطلق من غیر لفظہ قرار دیا ہے۔
۶۲	إِذَا اسْتَأْذَنُوكَ: جب وہ لوگ آپ سے اجازت مانگیں (اسْتَأْذَنُوا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِيذَانٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۶۳	يَتَسَلَّلُونَ: وہ لوگ کھسک جاتے ہیں۔ (يَتَسَلَّلُونَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسَلُّلٌ ہے۔
۶۳	لِوَاذًا: آنکھ بچا کر، آڑ میں ہو کر۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے، معنی پناہ لینا، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (تفسیر مظہری)
۶۳	فَلْيَحْذَرِ: تو چاہئے کہ ڈریں (اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرنے والے) (لِيَحْذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَذَرٌ ہے۔
۶۴	يُنَبِّئُهُمْ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو خبر دے گا (يُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۶۴	عَلِيمٌ: بہت جاننے والا، ہر چیز کا جاننے والا، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ عِلْمٌ مصدر سے فَعِيلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْفُرْقَان

یہ قرآنِ کریم کی پچیسویں سورت ہے۔ جمہور مفسرین کے نزدیک یہ پوری سورت مکی ہے، مکی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت قتادہؒ نے تین آیتوں کے متعلق بیان فرمایا کہ وہ مدنی ہیں۔ باقی سورت مکی ہے۔ اور وہ تین آیتیں ﴿وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ سے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ تک ہیں۔ اس سورت کے مضامین کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں قرآنِ کریم کی عظمت اور صداقت کا تذکرہ ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا بیان ہے۔ اسی کے ساتھ دشمنانِ اسلام کی طرف سے جو اعتراضات تھے، ان کا تسلی بخش جواب دیا گیا ہے۔

آیت نمبر	
۱	تَبَارَكَ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) بہت بابرکت ہے۔ (تَبَارَكَ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تبارُكٌ ہے۔
۱	اَلْفُرْقَانَ: فیصلہ کی چیز، فیصلہ کرنے والا، اس سے مراد قرآنِ کریم ہے (اَلْفُرْقَانُ) باب نصر سے مصدر ہے۔ اس کے معنی جدا کرنا، فیصلہ کرنا۔ یہ مصدر اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ قرآنِ کریم حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے۔ اسی وجہ سے قرآنِ کریم کے لئے بھی فرقان کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
۱	نَذِيْرًا: ڈرانے والا۔ لفظ نذیر خلافِ قیاس باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کی جمع: نُذُرٌ ہے۔ انبیاء علیہم السلام چوں کہ ایمان والوں کو جنت کی خوش خبری دیتے ہیں اور کافروں کو عذابِ الٰہی سے ڈراتے ہیں۔ اس لئے

آیت نمبر |
---|---
 | ان کو بشیر اور نذیر کا لقب دیا گیا ہے۔
۲ | قَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اس کا (یعنی ہر چیز کا) الگ الگ انداز رکھا (قَدَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْدِيْرٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع: كُلَّ شَيْءٍ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔ (تَقْدِيْرًا) مصدر ہے۔ یہاں پر مفعول مطلق واقع ہے۔
۳ | لَا يَخْلُقُوْنَ: وہ پیدا نہیں کرتے ہیں، وہ خالق نہیں ہیں۔ (لَا يَخْلُقُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَلْقٌ ہے۔
۳ | يُخْلَقُوْنَ: وہ پیدا کئے جاتے ہیں، وہ مخلوق ہیں۔ (يُخْلَقُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَلْقٌ ہے۔
۳ | نُشُوْرًا: زندہ ہونا، زندہ کرنا۔ یعنی قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونا یا زندہ کرنا۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے، لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
۴ | اِفْكٌ: جھوٹ، باطل۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے معنی جھوٹ بولنا۔
۴ | اِفْتَرٰىهُ: اس نے اس کو گھڑ لیا (اِفْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ جو اصل میں اِفْتِرَايٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا، اِفْتِرَاءٌ ہو گیا (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع: اِفْكٌ ہے۔
۴ | اَعَانَهٗ: اس نے (یعنی دوسری قوم نے) اس کی مدد کی (اَعَانَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعَانَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع حضرت رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

آیت نمبر	
	زُوْرًا: جھوٹ، غلط، باطل۔
۵	اَسَاطِیْرُ: بے سند باتیں، افسانے، واحد: اُسْطُوْرَۃٌ ہے۔
۵	اِکْتَتَبَھَا: اس شخص نے (یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے) ان (بے سند باتوں) کو لکھوالیا ہے۔ (اِکْتَتَبَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِکْتِتَابٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَسَاطِیْرُ ہے۔
۵	تُمْلٰی: وہ (بے سند باتیں) لکھوائی جاتی ہیں (ترجمہ شیخ الہند) وہ (بے سند مضامین) پڑھ کر سنائے جاتے ہیں (ترجمہ حضرت تھانوی) (تُمْلٰی) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِمْلَاءٌ ہے۔
۵	بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا: صبح وشام (بُکْرَۃٌ) کے معنی صبح، دن کا ابتدائی حصہ (اَصِیْلٌ) کے معنی شام، عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت، جمع آصَالٌ ہے۔
۸	اِنْ تَتَّبِعُوْنَ: تم لوگ پیروی نہیں کرتے ہو (اِنْ) نفی کے لئے ہے (تَتَّبِعُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔
۸	مَسْحُوْرًا: جادو کیا ہوا، جس پر جادو کردیا گیا ہو، سِحْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰	جَنّٰتٍ: باغات، اس کا واحد: جَنَّۃٌ ہے۔
۱۰	قُصُوْرًا: بہت سے محل، اس کا واحد: قَصْرٌ ہے۔
۱۱	اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کیا۔ (اَعْتَدْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ اور مادہ ع ت د ہے۔
۱۱	سَعِیْرًا: دوزخ، دہکتی ہوئی آگ، سَعْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن مفعول کے معنی میں ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۲	تَغَیُّظًا وَّزَفِیْرًا: جھنجھلانا اور چلانا، جوش وخروش یعنی دوزخ کی آگ جہنم

آیت نمبر	
	والوں کو دور سے دیکھ کر جوش میں بھر جائے گی اور اس کی غضبناک آوازوں اور پھنکاروں سے بڑے بڑے بہادروں کے ہوش اڑ جائیں گے (تَغَیُّظًا) کے معنی غیظ وغضب ظاہر کرنا، باب تفعل سے مصدر ہے (زَفِیْرًا) کے معنی آگ بھڑکنے میں آواز نکلنا، لمبا سانس لینا، چیخنا اور چلانا، باب ضرب سے مصدر ہے۔
۱۳	مُقَرَّنِیْنَ: جکڑے ہوئے۔ ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُقَرَّنٌ اور مصدر تَقْرِیْنٌ ہے۔
۱۳	دَعَوْا: وہ لوگ پکاریں گے۔ (دَعَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ ہے۔ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔ ثُبُوْرًا: موت، ہلاکت، باب نصر سے مصدر ہے، معنی ہلاک ہونا۔
۱۵	مَصِیْرًا: ٹھکانا۔ صَیْرُوْرَۃ مصدر سے اسم ظرف واحد ہے۔ اس کی جمع: مَصَائِر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے
۱۶	وَعْدًا مَّسْئُوْلًا: ایسا وعدہ جس کی درخواست کی جائے۔ قابل درخواست وعدہ (وَعْدٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ (مَسْئُوْلٌ) سُؤَالٌ مصدر سے اسم مفعول ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۸	مَتَّعْتَهُمْ: آپ نے ان کو فائدہ پہنچایا۔ آپ نے ان کو آسودگی عطا فرمائی۔ (مَتَّعْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَمْتِیْعٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع کافر اور مشرک لوگ ہیں۔
۱۸	قَوْمًا بُوْرًا: ہلاک ہونے والے لوگ، تباہ ہونے والے لوگ (قَوْمٌ) کے معنی لوگوں کی جماعت، جمع اَقْوَامٌ ہے (بُوْرٌ) کا واحد: بَائِرٌ ہے، بعض اہل لغت کے نزدیک بُوْرٌ کا لفظ مذکر، مؤنث، واحد، جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	صَرْفًا: ٹالنا، لوٹانا، پھیرنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

آیت نمبر	
۱۹	نُذِقْهُ: ہم اس (ظالم یعنی مشرک) کو چکھائیں گے (نُذِقْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِذَاقَةٌ ہے۔ جوابِ شرط کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۲۰	فِتْنَةً: آزمائش، جمع: فِتَنٌ ہے۔
۲۰	بَصِيْرًا: دیکھنے والا، بَصَارَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَالَ الَّذِيْنَ پارہ (۱۹)

آیت نمبر	
۲۱	لَا يَرْجُوْنَ: وہ لوگ امید نہیں رکھتے ہیں۔ (لَا يَرْجُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَجَآءٌ ہے۔
۲۱	لِقَآءَ نَا: ہماری ملاقات۔ (لِقَآءٌ) باب سمع اور باب مفاعلۃ سے مصدر ہے، معنی ملاقات کرنا، (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔
۲۱	اسْتَكْبَرُوْا: ان لوگوں نے تکبر کیا۔ (اسْتَكْبَرُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِكْبَارٌ ہے۔
۲۱	عَتَوْا: اُن لوگوں نے سرکشی کی، وہ لوگ حد (انسانیت) سے نکل گئے (عَتَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عُتُوٌّ ہے۔
۲۲	حِجْرًا مَّحْجُوْرًا: حرام ممنوع، پناہ ہے پناہ۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان فرمایا کہ یہ لفظ (حَرَامًا مُحَرَّمًا) کے معنی میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جب یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے اور جنت میں جانے کی درخواست کریں گے تو فرشتے ان کو جواب میں کہیں گے جنت کافروں پر حرام اور ممنوع ہے۔ ابن جریج نے فرمایا کہ جب کوئی مصیبت پیش آتی تو اس سے

آیت نمبر	
	بچنے کے لئے اہل عرب استعمال کرتے تھے (حِجْرًا مَّحْجُوْرًا) یعنی پناہ ہے پناہ۔ اور مطلب یہ ہے کہ قیامت میں مجرم لوگ عذاب کے فرشتوں کو دیکھیں گے اور ان سے بچنے کے لئے یہ لفظ استعمال کریں گے (تفسیر مظہری) (حِجْرًا) کے معنی منع کرنا، باب نصر سے مصدر ہے، یہ مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی منع کی ہوئی چیز، ممنوع (مَحْجُوْرًا) اس کی تاکید ہے۔
۲۳	قَدِمْنَا: ہم آئیں گے۔ ہم متوجہ ہوں گے۔ باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قُدُوْمٌ ہے۔ یہ فعل ماضی مستقبل کے معنی میں ہے۔
۲۳	هَبَآءً مَّنْثُوْرًا: اڑتی ہوئی خاک، پریشان غبار، بکھرا ہوا غبار (هَبَآءٌ) کے معنی خاک، غبار۔ جمع: اَهْبَآءٌ ہے۔ (مَنْثُوْرٌ) کے معنی بکھیرا ہوا۔ نَثْرٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۴	مُّسْتَقَرًّا: ٹھکانا، قیام گاہ۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ اِسْتِقْرَارٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب استفعال سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۴	مَقِيْلًا: آرام گاہ، دوپہر میں آرام کرنے کی جگہ۔ قَيْلُوْلَةٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۵	تَشَقَّقُ: وہ (یعنی آسمان) پھٹ جائے گا۔ (تَشَقَّقُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، اس کی اصل تَتَشَقَّقُ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کردیا گیا۔ اس کا مصدر تَشَقُّقٌ ہے۔
۲۵	الْغَمَامُ: بادل۔ بادل کے ایک ٹکڑے کو غَمَامَةٌ کہتے ہیں۔
۲۶	عَسِيْرًا: دشوار، مشکل، سخت۔ عُسْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۷	يَعَضُّ: وہ (یعنی ظالم اپنے ہاتھ) کاٹے گا۔ (يَعَضُّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَضٌّ ہے۔

آیت نمبر	
۲۹	خَذُوْلًا: دغا دینے والا، مدد چھوڑ دینے والا۔ خِذْلَانٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۰	مَهْجُوْرًا: چھوڑا ہوا۔ هَجْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	لِنُثَبِّتَ: تا کہ ہم ثابت رکھیں، تا کہ ہم جمائے رکھیں (نُثَبِّتَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَثْبِيْتٌ ہے۔ یہ فعل مضارع لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔
۳۲	رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا: ہم نے اس (قرآن) کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا۔ ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر اتارا۔ (رَتَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَرْتِيْلٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۳۵	وَزِيْرًا: مددگار، کام بٹانے والا۔ وِزَارَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۶	دَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا: ہم نے ان لوگوں (یعنی فرعون اور اس کی قوم) کو بالکل ہی غارت کر دیا یعنی ہم نے ان کو دریائے قلزم میں غرق کر دیا۔ (دَمَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَدْمِيْرٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۳۷	اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کر رکھا ہے۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ ہے۔
۳۸	اَصْحٰبَ الرَّسِّ: کنویں والے، اصحاب الرس کی تعیین میں حضرات مفسرین کے درمیان بہت اختلاف ہے، روح المعانی میں بہت سے اقوال نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ تمام اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ ایک قوم تھی جو اپنے پیغمبر کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک کر دی گئی۔ (اَصْحٰبٌ) کے معنی والے کے ہیں

آیت نمبر	
	اس کا واحد صَاحِبٌ ہے۔(اَلرَّسُّ) کے معنی کنواں۔
۳۸	قُرُوْنًا: بہت سی جماعتیں، بہت سی قومیں۔ اس کا واحد قَرْنٌ ہے۔
۳۹	تَبَّرْنَا تَتْبِیْرًا: ہم نے پورے طور پر برباد کر دیا۔ ہم نے بالکل ہی برباد کر دیا۔ (تَبَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَتْبِیْرٌ ہے۔
۴۰	مَطَرَ السَّوْءِ: بُری بارش، اس سے مراد پتھروں کی بارش ہے۔ قوم لوط کو پتھروں کی بارش کے ذریعہ ہلاک کیا گیا تھا۔ یہ ترکیب میں مفعول مطلق ہے۔
۴۰	لَا یَرْجُوْنَ: وہ لوگ امید نہیں رکھتے ہیں۔ (لَا یَرْجُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَجَاءٌ ہے۔
۴۰	نُشُوْرًا: زندہ ہونا۔ مرنے کے بعد جی اٹھنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۴۳	اِتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ: اس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفس کو بنالیا۔ (اِتَّخَذَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّخَاذٌ ہے۔ (اِلٰهٌ) کے معنی معبود۔ اس کی جمع اٰلِهَةٌ ہے۔ (هَوٰى) کے معنی خواہش نفس۔ اس کی جمع: اَهْوَاءٌ ہے۔
۴۵	مَدَّ الظِّلَّ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) سایہ کو پھیلایا۔ (مَدَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَدٌّ ہے۔ (ظِلٌّ) کے معنی سایہ، جمع ظِلَالٌ ہے۔
۴۵	دَلِیْلًا: نشانی، علامت، رہنمائی، راستہ بتانے والا۔ دَلَالَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع: اَدِلَّةٌ ہے۔
۴۷	سُبَاتًا: آرام کی چیز، راحت کی چیز۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔
۴۷	نُشُوْرًا: اٹھنا، جاگنا۔ یعنی جاگنے اور اٹھنے کا وقت، باب نصر سے مصدر ہے۔
۴۸	بُشْرًا: خوش خبری لانے والیاں۔ اس کا واحد بَشِیْرٌ ہے (تفسیر مظہری اور جلالین)

آیت نمبر	
	فعیل کا وزن مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بَشَارَۃٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ یہ باب کرم سے آتا ہے۔
۴۹	بَلْدَۃً مَّیْتًا: مردہ شہر، مردہ زمین۔ اس سے مراد خشک زمین ہے۔ (بَلْدَۃٌ) شہر، جمع: بِلَادٌ ہے۔ یہ ترکیب میں موصوف اور صفت ہے۔ بَلْدَۃٌ مؤنث کی صفت مَیْتًا مذکر لانے کی وجہ یہ ہے کہ بَلْدَۃً، بَلَدًا کے معنی میں ہے، یا مَکَانًا کی تاویل میں ہے، یا بَلْدَۃٌ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لئے اس کی صفت مذکر استعمال کی گئی ہے (تفسیر مظہری)
۴۹	نُسْقِیَہٗ: (تاکہ) ہم اس کو پلائیں۔ (نُسْقِیَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْقَاءٌ ہے۔ یہ فعل مضارع لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ جو ماقبل میں مذکور ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۴۹	اَنْعَامًا: چوپائے۔ اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔
۴۹	اَنَاسِیَّ: بہت سے آدمی۔ اس کا واحد: اِنْسِیٌّ یا اِنْسَانٌ ہے (تفسیر مظہری)
۵۰	صَرَّفْنٰہُ: ہم نے اس (بارش) کو تقسیم کر دیا۔ یعنی کبھی کسی شہر میں پانی برساتے ہیں۔ اور کبھی دوسرے شہر میں بارش کرتے ہیں۔ (صَرَّفْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصْرِیْفٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع: مَطَرٌ ہے۔
۵۰	کُفُوْرًا: ناشکری، باب نصر سے مصدر ہے، معنی ناشکری کرنا۔
۵۰	نَذِیْرًا: ڈرانے والا، پیغمبر۔ (نَذِیْرًا) باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے، جو اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ اس کی جمع: نُذُرٌ ہے۔
۵۳	مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) دو دریاؤں کو ملا دیا۔ (مَرَجَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَرْجٌ ہے۔

آیت نمبر	
۵۳	عَذْبٌ فُرَاتٌ: میٹھا، پیاس بجھانے والا، (عَذْبٌ) کے معنی شیریں، میٹھا۔ باب کرم سے صفتِ مشبہ ہے۔ مصدر عُذُوْبَۃٌ ہے۔ (فُرَاتٌ) کے معنی پیاس بجھانے والا پانی، خوش گوار پانی، باب کرم سے صفتِ مشبہ ہے۔ اس کا مصدر فُرُوْتَۃٌ ہے۔
۵۳	مِلْحٌ اُجَاجٌ: کھاری، کڑوا۔ (مِلْحٌ) کے معنی کھاری پانی، نمکین پانی (اُجَاجٌ) کے معنی کڑوا پانی، تلخ پانی۔
۵۳	بَرْزَخٌ: پردہ، روک، دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز، اس کی جمع: بَرَازِخُ ہے۔
۵۳	حِجْرًا مَّحْجُوْرًا: روکی ہوئی آڑ۔ قوی مانع۔ (حِجْرٌ) کے معنی آڑ۔ پردہ۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی روکنا، منع کرنا۔ اور مَحْجُوْرٌ اسم مفعول واحد مذکر ہے۔
۵۴	صِهْرًا: سسرال، وہ قرابت اور رشتہ داری جو عورتوں سے چلتی ہے۔ اور اس سے سسر اور دامادی کا رشتہ قائم ہوتا ہے۔ اس کی جمع: اَصْهَارٌ آتی ہے۔
۵۵	ظَهِيْرًا: مخالف، پیٹھ پھیرنے والا، باب فتح سے صفتِ مشبہ ہے، مصدر ظُهُوْرٌ ہے۔
۶۰	نُفُوْرًا: نفرت، باب نصر سے مصدر ہے، معنی نفرت کرنا۔
۶۱	بُرُوْجًا: بُرجیں۔ اس سے مراد بڑے بڑے ستارے ہیں یا آسمانی قلعے ہیں جن میں فرشتے پہرہ دیتے ہیں۔ یا ممکن ہے کہ سورج کی بارہ منزلیں مراد ہوں جو اہل ہیئت نے بیان کی ہیں۔ بُرُوْجٌ کا واحد بُرْجٌ ہے۔
۶۱	سِرَاجًا: چراغ۔ اس سے مراد سورج ہے۔ اس کی جمع: سُرُجٌ ہے۔
۶۲	خِلْفَةً: بدلنے والا، ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا۔ (خِلْفَةً) باب نصر سے مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

آیت نمبر	
۶۲	شُكُوْرًا: شکر کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۶۳	هَوْنًا: عاجزی وانکساری، سکون ووقار۔ باب نصر سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۶۴	يَبِيْتُوْنَ: وہ لوگ رات گذارتے ہیں۔ (يَبِيْتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَيْتٌ، بَيَاتٌ اور بَيْتُوْتَةٌ ہے۔
۶۵	اِصْرِفْ: آپ پھیر دیجئے۔ آپ دور رکھئے۔ (اِصْرِفْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَرْفٌ ہے۔
۶۵	غَرَامًا: تباہی، ہلاکت، چمٹنے والا۔
۶۶	مُسْتَقَرًّا: ٹھکانا۔ اِسْتِقْرَارٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔
۶۷	لَمْ يَقْتُرُوْا: ان لوگوں نے خرچ کرنے میں تنگی نہیں کی۔ (لَمْ يَقْتُرُوْا) باب نصر سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَتْرٌ اور قُتُوْرٌ ہے۔
۶۷	قَوَامًا: معتدل، متوسط، فضول خرچی اور بخل کے درمیان۔
۶۸	يَلْقَ اَثَامًا: وہ گناہ میں پڑ جائے گا (يَلْقَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لِقَاءٌ (يَلْقَ) اصل میں يَلْقَى ہے۔ جوابِ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں الف ساقط ہو گیا جو اصل میں یاء ہے۔ (اَثَامًا) کے معنی گناہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اثام جہنم کی ایک وادی کا نام ہے، جس میں بہت ہی ہولناک عذاب ہوں گے۔
۶۹	يُضٰعَفْ: وہ (عذاب) بڑھا دیا جائے گا۔ (يُضَاعَفْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُضَاعَفَةٌ ہے۔ یہ جوابِ شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۶۹	يَخْلُدْ: وہ ہمیشہ رہے گا۔ (يَخْلُدْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ

آیت نمبر	
	واحد مذکر غائب، مصدر خُلُوْدٌ ہے۔ جوابِ شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۶۹	مُهَانًا: ذلیل کیا ہوا، رسوا کیا ہوا، بے عزت، اِهَانَةٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۷۰	يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ: اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔ یعنی گناہوں کی جگہ نیکیوں کی توفیق عطا فرمادے گا۔ اور کفر کے زمانہ کے گناہوں کو معاف فرمادے گا، یا ایمان اور عمل صالح کی برکت سے گناہوں کو مٹا کر ان کی تعداد کے مناسب نیکیاں عنایت فرمادے گا۔ (يُبَدِّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْدِيْلٌ ہے (سَيِّاٰتٌ) کا واحد سَيِّئَةٌ معنی برائی (حَسَنٰتٌ) کا واحد حَسَنَةٌ معنی بھلائی۔
۷۱	مَتَابًا: توبہ کرنا، رجوع کرنا۔ مفعول مطلق واقع ہے۔
۷۲	لَايَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ: وہ لوگ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے ہیں۔ (لَايَشْهَدُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شَهَادَةٌ ہے۔ (الزُّوْرَ) کے معنی جھوٹی بات، بیہودہ بات۔
۷۳	لَمْ يَخِرُّوْا: وہ لوگ گرتے نہیں ہیں۔ (لَمْ يَخِرُّوْا) یہ جواب شرط واقع ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے۔
۷۳	صُمًّا: بہرے۔ واحد: اَصَمُّ ہے۔ صَمَمٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔
۷۳	عُمْيَانًا: اندھے۔ واحد اَعْمٰى ہے۔ عَمًى مصدر سے صفت مشبہ ہے۔
۷۴	هَبْ لَنَا: آپ ہم کو عطا فرمادیجئے۔ (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهْبٌ، وَهَبٌ اور هِبَةٌ ہے۔

آیت نمبر	
۷۴	قُرَّةَ اَعْيُنٍ: آنکھوں کی ٹھنڈک۔ (قُرَّةٌ) کے معنی ٹھنڈک۔ (اَعْيُنٌ) کا واحد عَيْنٌ معنی آنکھ۔
۷۵	اَلْغُرْفَةَ: بالاخانہ، جمع غُرَفٌ ہے۔
۷۵	يُلَقَّوْنَ: ان سے ملاقات کی جائے گی۔ ان کو پیش کیا جائے گا۔ (يُلَقَّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَلْقِيَةٌ ہے۔
۷۷	مَا يَعْبَؤُا: وہ (یعنی میرا پروردگار) پروا نہیں کرے گا۔ (مَا) نافیہ ہے۔ (يَعْبَأُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَبْأٌ ہے۔
۷۷	لِزَامًا: لازم رہنے والا، باب مفاعلة سے مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ

سورۂ شعراء مکی ہے۔ یہ چھبیسویں سورت ہے۔ اس میں قرآنِ کریم کی حقیقت اور منکرین کی مذمت ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوموں کا تذکرہ ہے۔ اور اس سورت میں شعراء کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ شعراء ہے۔

آیت نمبر	
۳	بَاخِعٌ نَّفْسَكَ: غم کی وجہ سے اپنے کو ہلاک کرنے والا۔ (بَاخِعٌ) بَخْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۴	ظَلَّتْ: وہ ہو جائیں، جواب شرط واقع ہے (ظَلَّتْ) فعل ناقص ماضی صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ظَلٌّ، ظُلُوْلٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۴	خَاضِعِيْنَ: پست ہونے والے، فرماں برداری کرنے والے۔ خُضُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۵	مُحْدَثٍ: نئی (نصیحت) تازہ (نصیحت) یہ ذِکْرٍ کی صفت ہے (مُحْدَثٌ) اِحْدَاثٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔
۷	زَوْجٍ كَرِيْمٍ: عمدہ قسم (کی چیزیں) (زَوْجٌ) کے معنی قسم، جمع اَزْوَاجٌ ہے۔ (كَرِيْمٌ) کے معنی عمدہ۔ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۱۳	يَضِيْقُ صَدْرِيْ: میرا دل تنگ ہو جاتا ہے۔ (يَضِيْقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضِيْقٌ ہے۔
۱۵	مُسْتَمِعُوْنَ: سننے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُسْتَمِعٌ اور مصدر اِسْتِمَاعٌ ہے۔
۱۸	اَلَمْ نُرَبِّكَ: کیا ہم نے تمہاری پرورش نہیں کی۔ (ا) ہمزہ استفہام ہے (لَمْ نُرَبِّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَرْبِيَةٌ ہے۔ (نُرَبِّ) اصل میں نُرَبِّيْ ہے۔ لم کی وجہ سے یاء گر گئی ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۱۸	وَلِيْدًا: بچہ، جمع وِلْدَانٌ۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
۲۲	تَمُنُّهَا عَلَيَّ: تو اس کا مجھ پر احسان رکھتا ہے۔ (تَمُنُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مَنٌّ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع نِعْمَةٌ ہے۔
۲۲	عَبَّدْتَّ: تو نے غلام بنایا۔ (عَبَّدْتَّ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَعْبِيْدٌ ہے۔
۲۹	الْمَسْجُوْنِيْنَ: قیدی لوگ، قید کئے ہوئے لوگ۔ سَجْنٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد مَسْجُوْنٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	اَلْقٰى عَصَاهُ: انھوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنی لاٹھی ڈال دی (اَلْقٰى)

آیت نمبر	
	بابِ افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ (عَصَاهُ) مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہے، (عَصَا) کے معنی لاٹھی، جمع عِصِیٌّ اور عُصِیٌّ ہے۔
۳۲	ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ: کھلا ہوا اژدہا، نمایاں اژدہا۔ (ثُعْبَانٌ) کے معنی اژدھا۔ جمع تَعَابِيْنُ ہے (مُبِيْنٌ) بابِ افعال سے اسم فاعل ہے، اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔
۳۳	نَزَعَ يَدَهٗ: انھوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنا ہاتھ نکالا۔ (نَزَعَ) بابِ فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزْعٌ ہے۔
۳۶	اَرْجِهْ: آپ اُن کو (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو) مہلت دیجئے۔ (اَرْجِ) بابِ افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْجَاءٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۳۶	اَلْمَدَآئِنِ: شہر۔ واحد: مَدِيْنَةٌ ہے۔
۳۷	سَحَّارٌ: بڑا جادوگر۔ سِحْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۴۰	السَّحَرَةَ: جادوگر، واحد: سَاحِرٌ ہے۔
۴۳	اَلْقُوْا: تم لوگ ڈالو۔ (اَلْقُوْا) بابِ افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۴۴	اَلْقَوْا: ان لوگوں نے ڈالا۔ (اَلْقَوْا) بابِ افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۴۴	حِبَالَهُمْ: ان کی رسیاں۔ (اپنی رسیاں) (حِبَالٌ) کا واحد حَبْلٌ ہے۔
۴۴	عِصِيَّهُمْ: ان کی لاٹھیاں۔ (اپنی لاٹھیاں) (عِصِيٌّ) کا واحد: عَصَا ہے۔
۴۵	تَلْقَفُ: وہ نگل جاتی ہے۔ وہ نگلنے لگی۔ (تَلْقَفُ) بابِ سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لَقْفٌ اور لَقَفَانٌ ہے۔
۴۵	مَا يَاْفِكُوْنَ: جو وہ لوگ سانگ بنا رہے تھے۔ جو وہ لوگ گھڑ رہے تھے۔

آیت نمبر	
	(مَا) اسم موصول ہے۔ (یَاْفِکُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْكٌ ہے۔
۴۹	لَاُوَصَلِّبَنَّكُمْ: میں تم لوگوں کو سولی پر چڑھادوں گا۔ (لَاُصَلِّبَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ صیغہ واحد متکلم، مصدر تَصْلِیْبٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۵۲	اَسْرِ بِعِبَادِیْ: آپ میرے بندوں کو رات میں لے کر چلے جائیے (اَسْرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْرَآءٌ معنی رات میں چلنا۔ (عِبَادٌ) کا واحد عَبْدٌ معنی بندہ۔
۵۲	مُتَّبَعُوْنَ: (تم لوگوں کا) تعاقب کیا جائے گا (تم لوگوں کا) پیچھا کیا جائے گا۔ (مُتَّبَعُوْنَ) تعاقب کئے ہوئے لوگ۔ باب افتعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُتَّبَعٌ اور مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔
۵۴	شِرْذِمَةٌ: جماعت، جمع: شَرَازِمُ ہے۔
۵۵	غَآئِظُوْنَ: غصہ دلانے والے لوگ۔ غَیْظٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد غَآئِظٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۶	حٰذِرُوْنَ: خطرہ رکھنے والے۔ احتیاط رکھنے والے۔ حَذَرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد حَاذِرٌ ہے۔
۵۷	جَنّٰتٍ: باغات، واحد جَنَّةٌ ہے۔
۵۷	عُیُوْنٍ: چشمے، واحد عَیْنٌ ہے۔
۵۸	كُنُوْزٍ: خزانے۔ واحد كَنْزٌ ہے۔
۵۹	اَتْبَعُوْهُمْ: ان لوگوں نے ان کا پیچھا کیا۔ (اَتْبَعُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر	
۶۰	مُشْرِقِیْنَ: سورج نکلنے کے وقت داخل ہونے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُشْرِقٌ اور مصدر اِشْرَاقٌ ہے۔
۶۱	تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ: دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ (تَرَآءَ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرَآءٍ ہے جو اصل میں تَرَاءُیٌ ہے (الْجَمْعٰنِ) تثنیہ ہے اس کا واحد جَمْعٌ۔ اور اس کی جمع: جُمُوْعٌ ہے۔
۶۱	مُدْرَكُوْنَ: پکڑے ہوئے، پکڑے گئے۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد مُدْرَكٌ اور مصدر اِدْرَاكٌ ہے۔
۶۳	اَلْبَحْرَ: دریا۔ اس سے مراد دریائے قلزم ہے (تفسیر مظہری)
۶۳	اِنْفَلَقَ: وہ (دریا) پھٹ گیا۔ (اِنْفَلَقَ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْفِلَاقٌ اور مادہ ف ل ق ہے۔
۶۳	كُلُّ فِرْقٍ: ہر حصہ، ہر پھانک (فِرْقٌ) کے معنی ہر چیز کا حصہ، ہر چیز کا ٹکڑا۔
۶۳	الطَّوْدِ: پہاڑ۔ جمع اَطْوَادٌ ہے۔
۶۴	اَزْلَفْنَا: ہم نے قریب کر دیا۔ (اَزْلَفْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِزْلَافٌ ہے۔
۶۹	اُتْلُ عَلَيْهِمْ: آپ ان کے سامنے بیان کیجئے۔ (اُتْلُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تِلَاوَةٌ ہے۔
۷۱	عٰكِفِيْنَ: جمے رہنے والے۔ لازم رہنے والے۔ باب نصر اور ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالتِ نصب میں ہے۔ اس کا واحد: عَاكِفٌ اور مصدر عَكْفٌ اور عُكُوْفٌ ہے۔
۷۸	يَهْدِيْنِ: وہ میری رہنمائی کرتا ہے۔ (يَهْدِىْ) باب ضرب سے فعل مضارع

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هِدَايَةٌ ہے، (ن) اصل میں نِیْ ہے اس میں نون وقایہ اور یاء متکلم ہے، تخفیف کے لئے یاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔
۷۹	يَسْقِيْنِ: وہ مجھ کو پلاتا ہے (يَسْقِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَقْيٌ ہے۔ (ن) اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نونِ وقایہ اور یائے متکلم ہے۔ تخفیف کے لئے یاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔
۸۱	يُحْيِيْنِ: وہ مجھ کو زندہ کرے گا (يُحْيِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْيَآءٌ ہے، (نِ) اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ اور یاء متکلم ہے۔ تخفیف کے لئے یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔
۸۳	هَبْ لِيْ: آپ مجھ کو عطا فرما دیجئے۔ (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهْبٌ، وَهَبٌ اور هِبَةٌ ہے۔
۸۳	اَلْحِقْنِيْ: آپ مجھ کو شامل فرمایئے۔ (اَلْحِقْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِلْحَاقٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یاء متکلم مفعول بہ ہے۔
۸۴	لِسَانَ صِدْقٍ: سچائی کی زبان، سچا بول۔ اس سے مراد نیک نامی اور اچھی تعریف ہے۔ اس میں موصوف کی اضافت صفت کی طرف پائی جاتی ہے۔
۸۷	لَاتُخْزِنِيْ: آپ مجھ کو رسوا نہ فرمایئے۔ (لَاتُخْزِ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِخْزَآءٌ ہے جو اصل میں اِخْزَايٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یاء متکلم مفعول بہ ہے۔
۸۷	يُبْعَثُوْنَ: وہ لوگ زندہ کئے جائیں گے (يُبْعَثُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔
۹۰	اُزْلِفَتْ: وہ (جنت) قریب کردی جائے گی۔ (اُزْلِفَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِزْلَافٌ ہے۔ یہ فعل ماضی،

آیت نمبر	
	مستقبل کے معنی میں ہے۔
۹۱	بُرِّزَتْ: وہ (دوزخ) ظاہر کردی جائے گی۔ (بُرِّزَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَبْرِیْزٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، مستقبل کے معنی میں ہے۔
۹۱	اَلْغٰوِیْنَ: گمراہ لوگ، غَیٌّ اور غَوَایَۃٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد غَاوٍ ہے۔ جو اصل میں غَاوِیٌّ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۹۳	یَنْتَصِرُوْنَ: وہ لوگ بدلہ لیتے ہیں۔ (یَنْتَصِرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْتِصَارٌ ہے۔
۹۴	کُبْکِبُوْا: وہ لوگ اندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے۔ یہ مستقبل کے معنی میں ہے۔ (کُبْکِبُوْا) باب فعللہ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر کَبْکَبَۃٌ ہے۔
۹۴	اَلْغَاوٗنَ: گمراہ لوگ۔ غَیٌّ اور غَوَایَۃٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، اس کا واحد غاوٍ ہے جو اصل میں غَاوِیٌّ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۹۵	جُنُوْدُ اِبْلِیْسَ: ابلیس کے لشکر، (جُنُوْدٌ) کا واحد: جُنْدٌ معنی لشکر۔
۹۶	یَخْتَصِمُوْنَ: وہ لوگ جھگڑتے ہیں۔ (یَخْتَصِمُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِصَامٌ ہے۔
۹۸	نُسَوِّیْکُمْ: ہم تم کو برابر کرتے ہیں (کرتے تھے) نُسَوِّیْ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَسْوِیَۃٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۱۰۰	شَافِعِیْنَ: سفارش کرنے والے۔ شَفَاعَۃٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ واحد شَافِعٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۱۰۱	صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ: مخلص دوست، محبت کرنے والا دوست (صَدِيْقٌ) کے معنی دوست، جمع: اَصْدِقَآءُ ہے۔ (حَمِيْمٌ) کے معنی قریب ہونے والا، محبت کرنے والا۔ جمع اَحِمَّآءُ ہے۔
۱۰۲	كَرَّةً: لوٹنا، واپس ہونا۔ كَرٌّ باب نصر سے مصدر ہے۔ اور اس میں تاء وحدت کے لئے ہے۔
۱۰۵	نُوْحٌ: حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر مبارک پارہ (۶) ص: ۲۰۸ میں دیکھئے۔
۱۰۸	اَطِيْعُوْنِ: تم میری اطاعت کرو، تم میرا کہنا مان لو۔ (اَطِيْعُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِطَاعَةٌ ہے۔ (نِ) اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۱۱۱	الْاَرْذَلُوْنَ: کمینے لوگ، ذلیل لوگ۔ اس کا واحد الْاَرْذَلُ ہے۔ رَذَالَةٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱۴	طَارِدِ: دور کرنے والا، ہٹانے والا، طَرْدٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱۵	نَذِيْرٌ: ڈرانے والا۔ اِنْذَارٌ مصدر سے خلافِ قیاس مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ جمع: نُذُرٌ ہے۔
۱۱۶	لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ: اگر تو باز نہیں آئے گا۔ (لَمْ تَنْتَهِ) باب افتعال سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْتِهَآءٌ ہے۔
۱۱۶	الْمَرْجُوْمِيْنَ: سنگ سار کئے ہوئے لوگ۔ رَجْمٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالتِ جر میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱۸	اِفْتَحْ: آپ فیصلہ فرما دیجئے۔ (اِفْتَحْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر فَتْحٌ ہے۔
۱۱۹	الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ: بھری ہوئی کشتی (اَلْفُلْكُ) کے معنی کشتی، واحد اور جمع

آیت نمبر	
	دونوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ یہاں واحد کے معنی میں ہے۔ (اَلْمَشْحُوْنُ) شَحْنٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۲۴	هُوْدٌ: حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر مبارک پارہ (۱۱) ص ۴۰۴ پر دیکھئے۔
۱۲۸	تَبْنُوْنَ: تم لوگ بناتے ہو۔ (تَبْنُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بِنَآءٌ ہے۔
۱۲۸	رِیْعٍ: بلند زمین، اونچی جگہ۔ جمع: اَرْیَاعٌ ہے۔
۱۲۸	تَعْبَثُوْنَ: تم لوگ کھیل کرتے ہو۔ (تَعْبَثُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَبَثٌ ہے۔
۱۲۹	مَصَانِعَ: قلعے، محلات۔ واحد مَصْنَعٌ ہے۔
۱۳۰	اِذَا بَطَشْتُمْ: جب تم پکڑتے ہو۔ جب تم داروگیر کرتے ہو۔ (بَطَشْتُمْ) باب ضرب اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَطْشٌ ہے۔
۱۳۲	اَمَدَّكُمْ: اس نے یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد فرمائی۔ (اَمَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْدَادٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۱۳۷	خُلُقُ: عادت، جمع: اَخْلَاقٌ ہے۔
۱۴۲	صٰلِحٌ: حضرت صالح علیہ السلام کا ذکر مبارک پارہ (۸) ص ۲۹۹ پر دیکھئے۔
۱۴۸	زُرُوْعٍ: کھیتیاں۔ واحد: زَرْعٌ ہے۔
۱۴۸	نَخْلٍ: کھجور کے درخت، واحد: نَخْلَةٌ ہے۔
۱۴۸	طَلْعُهَا: ان کا گابھا، ان کا خوشہ، (طَلْعٌ) کے معنی گابھا، خوشہ، گپھا، گچھا۔ اس کا واحد طَلْعَةٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع: نَخْلٌ ہے۔
۱۴۸	هَضِيْمٌ: ملائم (ترجمہ شیخ الہند) اس کے اصلی معنی توڑا ہوا۔ یہاں اس سے

آیت نمبر	
	مراد ملائم ہے، هَضِيْمٌ فعیل کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔
۱۴۹	تَنْحِتُوْنَ: تم لوگ تراشتے ہو۔ (تَنْحِتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَحْتٌ ہے۔
۱۴۹	فٰرِهِيْنَ: اتراتے ہوئے۔ فخر کرتے ہوئے (ترجمہ حضرت تھانویؒ) حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ باب کرم سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مصدر فَرَاهَةٌ معنی ماہر ہونا۔ حاذق ہونا، مہارت اور حذاقت میں عام طور پر فخر و غرور پیدا ہو جاتا ہے۔
۱۵۱	اَلْمُسْرِفِيْنَ: حد سے بڑھنے والے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔
۱۵۳	اَلْمُسَحَّرِيْنَ: جادو کئے ہوئے لوگ۔ باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ واحد مُسَحَّرٌ اور مصدر تَسْحِيْرٌ ہے۔
۱۵۵	شِرْبٌ: پانی پینے کی باری۔
۱۵۷	عَقَرُوْهَا: ان لوگوں نے اس (اونٹنی) کو مار ڈالا۔ (عَقَرُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَقْرٌ ہے۔ معنی زخمی کرنا۔ ذبح کرنا۔ کوچیں کاٹنا (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔
۱۶۱	لُوْطٌ: حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر مبارک پارہ (۷) ص: ۲۵۶ پر دیکھئے۔
۱۶۵	اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ: کیا تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو۔ (أ) ہمزۂ استفہام برائے توبیخ۔ (تَاْتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔ (ذُكْرَانٌ) کا واحد: ذَكَرٌ ہے، اس کے معنی مرد۔
۱۶۶	تَذَرُوْنَ: تم چھوڑ دیتے ہو۔ (تَذَرُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے۔

آیت نمبر	
	عٰدُوْنَ: حد سے بڑھنے والے۔ عَدْوٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالتِ رفع میں ہے۔ اس کا واحد: عَادٍ جو اصل میں عَادِیٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۶۸	اَلْقَالِیْنَ: نفرت کرنے والے۔ قِلْیٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے اس کا واحد: قَالٍ جو اصل میں قَالِیٌ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۷۱	عَجُوْزًا: بڑھیا، اس سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کی کافرہ بیوی ہے۔ جمع: عَجَائِز ہے۔
۱۷۱	اَلْغٰبِرِیْنَ: باقی رہنے والے۔ غُبُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد: غَابِرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۷۰	دَمَّرْنَا: ہم نے ہلاک کردیا۔ (دَمَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَدْمِیْرٌ ہے۔
۱۷۶	اَصْحٰبُ لْئَیْکَۃِ: بن کے رہنے والے۔ ان سے مراد حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ہے (اَصْحٰبٌ) کا واحد صَاحِبٌ معنی ساتھی۔ (اَلْاَیْکَۃُ) کے معنی بن اور جنگل، اس کی جمع: اَیْکٌ ہے۔
۱۷۷	شُعَیْبٌ: حضرت شعیب علیہ السلام کا ذکر مبارک پارہ (۸) ص: ۳۰۲ پر دیکھئے۔
۱۸۱	اَوْفُوْا الْکَیْلَ: تم لوگ ناپ کو پورا کرو۔ (اَوْفُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْفَآءٌ ہے۔ (اَلْکَیْلُ) باب ضرب سے مصدر ہے، اس کے معنی ناپنا، حاصل مصدر (ناپ)
۱۸۲	زِنُوْا: تم لوگ وزن کرو۔ (زِنُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، اس کا مصدر وَزْنٌ ہے۔
۱۸۲	اَلْقِسْطَاسِ: ترازو۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔
۱۸۳	لَاتَبْخَسُوْا: تم لوگ گھٹاؤ نہیں۔ (لَاتَبْخَسُوْا) باب فتح سے فعل نہی۔

آیت نمبر	
	صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَخْسٌ ہے۔
۱۸۳	لَاتَعْثَوْا: تم لوگ فساد مت کرو۔ (لَاتَعْثَوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عُثِیٌّ اور عِثِیٌّ ہے۔
۱۸۴	اَلْجِبِلَّةَ: خلقت، مخلوق۔
	کِسَفًا: ٹکڑے۔ واحد کِسْفَةٌ ہے۔
۱۸۷	عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ: سائبان کے دن کا عذاب۔ (ظُلَّةٌ) کے معنی سائبان۔ جمع: ظُلَلٌ ہے۔ جس عذاب کا ذکر اس آیتِ کریمہ میں کیا گیا ہے۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر سخت گرمی مسلط فرمادی، نہ مکان کے اندر چین آتا نہ باہر۔ پھر ان کے قریبی جنگل میں ایک گہرا بادل بھیج دیا، جس کے نیچے ٹھنڈی ہوا تھی۔ سارے لوگ گرمی سے پریشان تھے۔ سب دوڑ دوڑ کر اس بادل کے نیچے جمع ہو گئے تو اس بادل سے پانی کے بجائے آگ کی بارش ہوئی، جس سے سارے لوگ جل کر ہلاک ہو گئے، اللہ پاک ہم سب کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھیں، آمین۔
۱۹۶	زُبُرِ: کتابیں۔ واحد زَبُوْرٌ ہے۔
۱۹۸	الْاَعْجَمِيْنَ: عجمی لوگ، غیر عربی لوگ۔ واحد اَعْجَمُ ہے۔
۲۰۰	سَلَكْنٰهُ: ہم نے اس (تکذیب قرآن) کو داخل کر دیا۔ (سَلَكْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر سَلْكٌ ہے۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: تَكْذِيْبُ الْقُرْاٰنِ ہے۔
۲۰۳	مُنْظَرُوْنَ: مہلت دیئے ہوئے لوگ۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، واحد: مُنْظَرٌ اور مصدر اِنْظَارٌ ہے۔
۲۰۵	اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ: اگر ہم ان کو فائدہ پہنچاتے رہیں۔ اگر ہم ان کو عیش میں رہنے دیں۔ (مَتَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر

آیت نمبر	
	تَمْتِیْعٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۲۱۵	اِخْفِضْ جَنَاحَكَ: آپ اپنا بازو پست رکھئے، یعنی نرمی کا معاملہ فرمائیے (اِخْفِضْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَفْضٌ ہے (جَنَاحٌ) بازو، جمع اَجْنِحَةٌ ہے، (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔
۲۱۹	تَقَلُّبَكَ: آپ کی نشست و برخاست، (تَقَلُّبٌ) باب تفعل سے مصدر ہے۔(كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔
۲۲۲	اَفَّاكٍ: جھوٹا، جھوٹ بولنے والا۔ اَفْكٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۲۲	اَثِیْمٍ: گناہ گار۔ اِثْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۲۳	یُلْقُوْنَ السَّمْعَ: وہ لوگ کان لگاتے ہیں (یُلْقُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْقَآءٌ ہے۔(سَمْعٌ) کے معنی کان، جمع اَسْمَاعٌ ہے۔
۲۲۴	اَلْغَاوٗنَ: گمراہ لوگ۔ غَیٌّ اور غَوَایَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: غَاوٍ ہے۔ جو اصل میں غَاوِیٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۲۵	یَھِیْمُوْنَ: وہ لوگ حیران پھرتے ہیں۔(یَھِیْمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ھَیْمٌ ہے۔ معنی آوارہ پھرنا۔
۲۲۷	اِنْتَصَرُوْا: ان لوگوں نے بدلہ لیا۔(اِنْتَصَرُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْتِصَارٌ ہے۔
۲۲۷	مُنْقَلَبٍ: جگہ۔ لوٹنے کی جگہ۔ اِنْقِلَابٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ النَّمْلِ

سورۂ نمل مکی ہے۔ یہ قرآنِ کریم کی ستائیسویں سورت ہے۔ اس میں اثبات وحی ورسالت کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ اجمالی طور پر اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ نمل کے معنی چیونٹی کے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات میں چیونٹی کا بھی ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ نمل (چیونٹی) ہے۔ پھر حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے واقعہ کے بعد قرآنِ کریم کی حقانیت اور برکات کا ذکر ہے۔

آیت نمبر	
۴	يَعْمَهُوْنَ: وہ لوگ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ (يَعْمَهُوْنَ) باب فتح اور سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمَهٌ اور عُمُوْهٌ ہے اس کے معنی حیران ہونا اور بھٹکنا ہے۔
۵	الْاَخْسَرُوْنَ: بہت نقصان اٹھانے والے۔ خَسَارَةٌ اور خُسْرَانٌ مصدر سے اسم تفضیل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: اَخْسَرُ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۶	لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ: یقیناً آپ کو قرآن سکھلایا جا رہا ہے۔ یقیناً آپ کو قرآن دیا جا رہا ہے (لَتُلَقّٰى) اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَلْقِيَةٌ ہے۔
۷	اٰنَسْتُ نَارًا: میں نے ایک آگ دیکھی۔ (اٰنَسْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِيْنَاسٌ ہے۔ (نَارٌ) کے معنی آگ، جمع: نِيْرَانٌ ہے۔

آیت نمبر	
۷	شِهَابٍ قَبَسٍ: انگارا سلگا ہوا، یعنی آگ کا شعلہ کسی لکڑی وغیرہ میں لگا ہوا۔ (شِهَابٌ) کے معنی انگارا، چمک دار شعلہ۔ جمع: شُهُبٌ وَشُهْبَانٌ وَشِهْبَانٌ وَاَشْهُبٌ ہے۔ (قَبَسٌ) آگ کا شعلہ، جلتی ہوئی لکڑی کا شعلہ۔ قَبَسٌ، مَقْبُوْسٌ کے معنی میں ہے۔ قَبَسٌ مصدر بھی ہے۔ مصدری معنی شعلہ لینا، آگ جلانا۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۷	تَصْطَلُوْنَ: (تاکہ) تم لوگ سینکو۔ (تَصْطَلُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِصْطِلَاءٌ ہے۔ تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے، اس کا مادہ: ص، ل، ی ہے۔
۸	نُوْدِیَ: ان کو (موسیٰ علیہ السلام) آواز دی گئی۔ (نُوْدِیَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔
۸	بُوْرِكَ: ان پر برکت ہو۔ ان کو برکت دی گئی۔ (بُوْرِكَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُبَارَكَةٌ ہے۔
۱۰	رَاٰهَا تَهْتَزُّ: اس کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا، اس کو پھنپھناتے ہوئے دیکھا۔ (رَاٰ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ (تَهْتَزُّ) یہ ترکیب میں حال واقع ہے، (تَهْتَزُّ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِهْتِزَازٌ ہے۔
۱۰	جَآنٌّ: سانپ، باریک سانپ۔
۱۰	وَلّٰی مُدْبِرًا: وہ (موسیٰ علیہ السلام) پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ (وَلّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْلِيَةٌ ہے۔ (مُدْبِرًا) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اِدْبَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

آیت نمبر	
۱۰	لَمْ يُعَقِّبْ: پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔(لَمْ يُعَقِّبْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْقِيْبٌ ہے۔
۱۲	فِيْ جَيْبِكَ: تیرے گریبان میں (اپنے گریبان میں) (جَيْبٌ) کے معنی گریبان۔ جمع: جُيُوْبٌ ہے۔
۱۴	جَحَدُوْا: ان لوگوں نے انکار کردیا۔(جَحَدُوْا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَحْدٌ اور جُحُوْدٌ ہے۔
۱۴	اِسْتَيْقَنَتْهَا: اُن (معجزات) کا (اُن کے دلوں نے) یقین کرلیا (اِسْتَيْقَنَتْ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْتِيْقَانٌ ہے۔(هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔
۱۶	عُلِّمْنَا: ہم کو سکھائی گئی۔(عُلِّمْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَعْلِيْمٌ ہے۔
۱۶	مَنْطِقَ الطَّيْرِ: پرندوں کی بولی۔(مَنْطِقٌ) مصدر میمی ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے (الطَّيْرُ) طائر کی جمع ہے، اور کبھی واحد پر بولا جاتا ہے۔
۱۷	يُوْزَعُوْنَ: ان کی جماعتیں بنائی جاتی ہیں (بنائی جاتی تھیں) ان کو روکا جاتا ہے (روکا جاتا تھا) وَزْعٌ مصدر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے معنی روکنا، ترتیب سے صفوں میں رکھنا۔
۱۸	وَادِ النَّمْلِ: چیونٹیوں کا میدان۔(وَادٍ) کے معنی میدان، پہاڑوں یا ٹیلوں کے درمیان کی کشادگی جو سیلاب کے لئے گذرگاہ ہو۔ جمع: اَوْدِيَةٌ ہے۔(نَمْلٌ) کے معنی چیونٹیاں، واحد نَمْلَةٌ ہے۔
۱۸	اُدْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ: تم اپنے گھروں میں داخل ہوجاؤ۔ تم اپنے سوراخوں میں گھس جاؤ۔(اُدْخُلُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دُخُوْلٌ ہے۔(مَسَاكِنُ) کا واحد مَسْكَنٌ معنی گھر، رہنے کی جگہ، اس کا مادہ:

آیت نمبر	
	س، ك، ن ہے۔
۱۸	لَا يَحْطِمَنَّكُمْ: تم کو کچل نہ ڈالے، تم کو پیس نہ ڈالے۔ (لَا يَحْطِمَنَّ) باب ضرب سے فعل نہی، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَطْمٌ معنیٰ توڑنا۔
۱۹	اَوْزِعْنِی: آپ مجھے الہام فرمادیجئے، آپ مجھے توفیق عطا فرمادیجئے۔ آپ مجھے ہمیشگی عطا فرمادیجئے (اَوْزِعْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِیْزَاعٌ ہے (نِی) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۰	تَفَقَّدَ الطَّيْرَ: انھوں نے (یعنی سلیمان علیہ السلام نے) پرندوں کی حاضری لی (ترجمہ حضرت تھانوی) انھوں نے (یعنی سلیمان علیہ السلام نے) پرندوں کا معائنہ کیا۔ (تَفَقَّدَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَفَقُّدٌ ہے۔ معنی تلاش کرنا، جائزہ لینا، معائنہ کرنا۔ (الطَّيْرُ) طَائِرٌ کی جمع ہے۔ اور کبھی لفظ طَیْر واحد پر بھی بولا جاتا ہے۔
۲۰	الْهُدْهُدَ: ایک مشہور پرندہ جس کے سر پر تاج ہوتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ زمین کے اندر پائے جانے والے پانی کو دیکھ لیتا ہے۔ اس کی جمع: هَدَاهِدُ ہے۔
۲۲	سَبَا: سبا یمن کا ایک مشہور شہر ہے۔
۲۵	يُخْرِجُ الْخَبْءَ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) چھپی ہوئی چیز کو نکالتا ہے (يُخْرِجُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْرَاجٌ ہے۔ (الْخَبْءُ) مصدر ہے جو مَخْبُوْءٌ کے معنی میں ہے۔ یہاں پر آسمان میں چھپی ہوئی چیز سے مراد بارش اور زمین میں چھپی ہوئی چیز سے مراد پودے ہیں (تفسیر جلالین)
۲۸	اَلْقِهْ: تو اس (خط) کو ڈال دے۔ (اَلْقِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد

آیت نمبر	
	مذکر حاضر، مصدر اِلْقَآءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۸	تَوَلَّ عَنْهُمْ: تو اُن کے پاس سے ہٹ جا۔ (تَوَلَّ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّ جو اصل میں تَوَلِّیْ ہے۔
۲۹	اَلْمَلَؤُا: درباروالو۔ اس کی جمع: اَمْلَاءٌ ہے۔
۲۹	كِتٰبٌ كَرِيْمٌ: باوقعت خط، باعزت خط۔ (كِتَابٌ) کے معنی خط، یہ مَكْتُوْبٌ کے معنی میں ہے، اس کی جمع: كُتُبٌ ہے (كَرِيْمٌ) كَرَامَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	اَفْتُوْنِيْ: تم مجھ سے بیان کرو۔ تم مجھ کو رائے دو۔ (اَفْتُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْتَآءٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۳۲	قَاطِعَةً: فیصلہ کرنے والی۔ قَطْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
	تَشْهَدُوْنِ: (یہاں تک کہ) تم میرے پاس موجود ہو۔ (تَشْهَدُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر شَهَادَةٌ ہے۔ (نِ) اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۳۵	مُرْسِلَةٌ: بھیجنے والی، اِرْسَالٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔
۳۵	نٰظِرَةٌ: دیکھنے والی، انتظار کرنے والی۔ نَظَرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳٦	اَتُمِدُّوْنَنِ: کیا تم میری مدد کر رہے ہو، (اَ) ہمزہ استفہام ہے (تُمِدُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْدَادٌ ہے (نِ) اصل میں (نِیْ) ہے۔ اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۳۷	قِبَلَ: طاقت، قدرت، مقابلہ۔

آیت نمبر	
۳۷	صَاغِرُوْنَ: ذلیل لوگ، ماتحت (رعایا) لوگ۔ باب کرم سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد صَاغِرٌ اور مصدر صِغَرٌ اور صُغْرٌ ہے۔
۳۹	عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ: جنوں میں سے ایک دیو۔ ایک قوی ہیکل جن۔ (عِفْرِيْتٌ) کے معنی قوی، طاقت ور، سرکش، خبیث۔ یہاں اس سے مراد قوی ہے، اس کی جمع: عَفَارِيْتُ ہے۔
۴۰	مُسْتَقِرًّا: ٹھہرنے والا یعنی رکھا ہوا۔ اِسْتِقْرَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۴۰	لِيَبْلُوَنِىْ: تاکہ وہ میری آزمائش کرے۔ تاکہ وہ میرا امتحان لے۔ (لِيَبْلُوَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَلَاءٌ ہے۔ (نِىْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۴۱	نَكِّرُوْا لَهَا: (اس تخت کی) صورت بدل دو۔ (نَكِّرُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنْكِيْرٌ ہے۔
۴۱	اَتَهْتَدِىْ: کیا وہ سمجھ پاتی ہے۔ (اَ) ہمزۂ استفہام (تَهْتَدِىْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِهْتِدَاءٌ ہے۔
۴۲	عَرْشُكِ: تیرا تخت، مرکب اضافی ہے۔ عَرْشٌ کے معنی تخت۔ جمع عُرُوْشٌ ہے۔
۴۳	صَدَّهَا: اس نے (غیر اللہ کی عبادت نے) اس کو روک دیا۔ (صَدَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع ملکۂ سبا بلقیس ہے۔
۴۴	الصَّرْحَ: محل، اس کی جمع: صُرُوْحٌ ہے۔
۴۴	حَسِبَتْهُ لُجَّةً: اس عورت نے اس کو گہرا پانی سمجھا۔ (حَسِبَتْ) حِسْبَانٌ

آیت نمبر	
	مصدر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع صَرْحٌ (محل) ہے۔ (لُجَّةٌ) کے معنی گہرائی، پانی کی بڑی مقدار، جمع: لُجٌّ، لُجَجٌ اور لِجَاجٌ ہے۔
۴۴	كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا: اس عورت نے اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں۔ (كَشَفَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَشْفٌ ہے۔ (سَاقَيْهَا) مرکب اضافی ہے۔ (سَاقَيْ) اصل میں سَاقَيْنِ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع ملکۂ سبا بلقیس ہے۔
۴۴	مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيْرَ: شیشوں سے بنا ہوا۔ شیشوں سے جڑا ہوا۔ تَمْرِيْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ اس کے معنی ہموار اور چکنا کرنا۔ (قَوَارِيْرُ) کے معنی شیشے، اس کا واحد: قَارُوْرَةٌ ہے۔
۴۵	يَخْتَصِمُوْنَ: وہ لوگ جھگڑتے ہیں۔ (يَخْتَصِمُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِصَامٌ ہے۔
۴۶	تَسْتَعْجِلُوْنَ: تم لوگ جلدی مانگتے ہو۔ (تَسْتَعْجِلُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔
۴۷	اِطَّيَّرْنَا بِكَ: ہم نے تم کو منحوس سمجھ لیا۔ (اِطَّيَّرْنَا) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِطَّيُّرٌ ہے۔ جو اصل میں تَطَيُّرٌ ہے۔
۴۷	طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ: تمہاری نحوست اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری نحوست کا سبب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، یعنی تمہارے کفر والے اعمال اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں اور وہی نحوست کا سبب ہیں (طَائِرٌ) کے معنی پرندہ، بدفالی، نحوست، زمانۂ جاہلیت میں اہل عرب پرندوں سے بدفالی لیا کرتے تھے اس لئے مجاز کے طور پر (طَائِرٌ) کا استعمال نحوست کے معنی میں ہونے لگا۔

آیت نمبر	
۴۷	تُفْتَنُوْنَ: تم لوگ جانچے جاتے ہو، تم لوگ فتنے میں ڈالے جاتے ہو (تُفْتَنُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فِتْنَةٌ، فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔
۴۸	تِسْعَةُ رَهْطٍ: نوشخص (رَهْطٌ) کے معنی جماعت اور قبیلہ، تین سے دس تک کا گروہ جس میں کوئی عورت نہ ہو، اور اس لفظ کا کوئی واحد نہیں ہے، اس کی جمع اَرْهُطٌ اور اَرْهَاطٌ ہے، جب عدد کی اضافت رَهْطٌ کی طرف ہوتی ہے، تو اس سے شخص اور فرد مراد ہوتا ہے۔ جیسے تِسْعَةُ رَهْطٍ کے معنی نو شخص کے ہیں۔
۴۹	تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ: تم لوگ اللہ کی قسم کھاؤ۔ (تَقَاسَمُوْا) باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَقَاسُمٌ ہے۔
۴۹	لَنُبَيِّتَنَّهٗ: ہم رات میں ضرور اس پر حملہ کریں گے۔ (لَنُبَيِّتَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَبْيِيْتٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت صالح علیہ السلام ہیں۔
۵۰	مَكَرُوْا مَكْرًا: ان لوگوں نے ایک خفیہ تدبیر کی۔ (مَكَرُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔ (مَكْرًا) یہ مصدر مفعول مطلق ہے۔
۵۱	دَمَّرْنٰهُمْ: ہم نے ان کو ہلاک کر دیا (دَمَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تَدْمِيْرٌ ہے۔ (هُمْ) جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ خَاوِيَةً: (ان کے گھر) گرے ہوئے۔ خواءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۲	يَتَطَهَّرُوْنَ: وہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں (يَتَطَهَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَطَهُّرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۵۷	قَدَّرْنٰهَا: ہم نے اس کو (لوط علیہ السلام کی بیوی کو) مقرر کر دیا (قَدَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْدِیْرٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع اِمْرَاَةَ لُوْطٍ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی ہے۔
۵۷	اَلْغٰبِرِیْنَ: باقی رہنے والے، پیچھے رہنے والے۔ ان سے مراد ہلاک ہونے والے کافر ہیں۔ اس لئے کہ حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی پیروی کرنے والوں کے چلے جانے کے بعد کافر لوگ ہی عذاب میں باقی رہنے والے اور ہلاک ہونے والے تھے۔ غُبُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالتِ جر میں ہے، واحد غَابِرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۹	اِصْطَفٰی: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) منتخب فرمایا۔ اس نے پسند فرمایا۔ (اِصْطَفٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَاءٌ ہے۔ اس کا مادہ: ص ف و ہے۔

اَمَّنْ خَلَقَ پارہ (۲۰)

آیت نمبر	
۶۰	اَنْبَتْنَا: ہم نے اگایا۔ (اَنْبَتْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْبَاتٌ ہے۔
۶۰	حَدَآئِقَ: باغات۔ اس کا واحد: حَدِیْقَةٌ ہے۔
۶۰	بَهْجَةٍ: رونق، زینت، خوب صورتی، تازگی۔
۶۰	یَعْدِلُوْنَ: وہ لوگ (دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے) برابر ٹھہراتے ہیں۔ (یَعْدِلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَدْلٌ۔
۶۱	قَرَارًا: ٹھہرنے کے لائق، قرار گاہ۔ (قَرَارًا) باب ضرب سے مصدر ہے۔

آیت نمبر	
	مصدری معنی ٹھہرنا۔
۶۱	رَوَاسِیَ: مضبوط پہاڑ، اس کا واحد رَاسِیَةٌ ہے جو رُسُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔
۶۱	حَاجِزًا: پردہ، آڑ، دو چیزوں کے درمیان حد فاصل۔ اس کی جمع حَوَاجِزُ۔
۶۲	يُجِيْبُ: وہ دُعا قبول کرتا ہے۔ (يُجِيْبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجَابَةٌ ہے۔
۶۲	اَلْمُضْطَرَّ: بے قرار، بے کس، بے بس، باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر اِضْطِرَارٌ ہے۔ اس میں افتعال کی تاء کو طاء سے بدل دیا گیا۔ اس کا مادہ: ض ر ر ہے۔
۶۲	يَكْشِفُ: وہ دور کرتا ہے۔ (يَكْشِفُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَشْفٌ ہے۔
۶۲	تَذَكَّرُوْنَ: تم لوگ نصیحت حاصل کرتے ہو۔ (تَذَكَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔ تَذَكَّرُوْنَ اصل میں تَتَذَكَّرُوْنَ ہے تخفیف کے لئے ایک تاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔
۶۴	يَبْدَؤُا: وہ پہلی بار پیدا کرتا ہے۔ (يَبْدَؤُا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَدْءٌ ہے۔
۶۴	هَاتُوْا: تم (اپنی دلیل) لاؤ، یہ اسم فعل جمع مذکر ہے، اس کا واحد مذکر هَاتِ اور واحد مؤنث هَاتِي اور تثنیہ مذکر اور مؤنث هَاتِيَا اور جمع مؤنث هَاتِيْنَ ہے۔
۶۵	يُبْعَثُوْنَ: وہ لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ (يُبْعَثُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔
۶۶	اِدّٰرَكَ عِلْمُهُمْ: تھک کر گر گیا ان کا فکر (ترجمہ شیخ الہند) ان کا علم نیست ہو گیا (ترجمہ حضرت تھانوی) (اِدّٰرَكَ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف صیغہ

آیت نمبر	
	واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرٰكٌ ہے۔ جو اصل میں تَدَارُكٌ ہے۔
۶۶	عَمُوْنَ: اندھے۔ عَمًى مصدر سے صفت مشبہ جمع مذکر سالم ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، اس کا واحد فَعِلٌ کے وزن پر عَمِیٌّ ہے (عَمُوْنَ) اصل میں عَمِيُوْنَ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا۔ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا۔ اور ماقبل کا کسرہ زائل کر دیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی، عَمُوْنَ ہو گیا
۷۰	يَمْكُرُوْنَ: وہ لوگ شرارتیں کرتے ہیں۔ (يَمْكُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔
۷۲	رَدِفَ: وہ (عذاب) قریب ہو گیا (تفسیر جلالین) (رَدِفَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَدْفٌ ہے۔ معنی پیچھے ہونا، یہاں مراد قریب ہونا ہے۔
۷۴	تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ: (جو) ان کے دل چھپا رہے ہیں۔ یعنی جو ان کے دلوں میں چھپا ہوا ہے۔ (تُكِنُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِكْنَانٌ ہے۔ (صُدُوْرٌ) کا واحد صَدْرٌ معنی سینہ۔ یہاں اس سے مراد دل ہے۔
۷۶	يَقُصُّ: وہ (قرآن) بیان کرتا ہے۔ (يَقُصُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَصَصٌ ہے۔
۷۸	يَقْضِيْ: وہ (آپ کا پروردگار) فیصلہ فرمائے گا۔ (يَقْضِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔
۸۰	اَلْمَوْتٰى: مردے۔ اس کا واحد: مَيِّتٌ ہے۔
۸۰	اَلصُّمَّ: بہرے۔ اس کا واحد: اَصَمُّ ہے۔
۸۱	اَلْعُمْيِ: اندھے۔ اس کا واحد اَعْمٰى ہے۔
۸۲	دَآبَّةً: جانور۔ جمع: دَوَآبُّ ہے۔ یہاں دابہ سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے

آیت نمبر	
	قریب ایک عجیب جانور ظاہر ہوگا۔ جو عام جانوروں کی طرح پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ اچانک زمین سے نکلے گا اور لوگوں سے باتیں کرے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ جانور مکہ مکرمہ میں کوہِ صفا سے نکلے گا۔
۸۳	يُوْزَعُوْنَ: ان لوگوں کی جماعت بندی کی جائے گی۔ ان لوگوں کو روکا جائے گا۔ وَزْعٌ مصدر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، باب فتح اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۸۷	يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ: صور پھونکا جائے گا۔ (يُنْفَخُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفْخٌ ہے۔ (الصُّوْرُ) نرسنگا۔ حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ صور کیا چیز ہے تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قَرْنٌ يُنْفَخُ فيه یعنی ایک نرسنگا ہے جس میں پھونک ماری جائے گی، علامہ شبیر احمد عثمانی نے لکھا ہے کہ دو مرتبہ صور پھونکا جائے گا۔ پہلی مرتبہ تمام زندہ لوگ مر جائیں گے اور مردوں کی روحوں پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی۔ اور دوسری مرتبہ تمام مردوں کی روحیں بدن کی طرف واپس آجائیں گی (تفسیر عثمانی)
۸۷	فَزِعَ: وہ (زمین وآسمان میں رہنے والے) گھبرا جائیں گے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ یقینی ہونے کو بیان کرنے کے لئے فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے (فَزِعَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَزَعٌ ہے۔
۸۷	دَاخِرِيْنَ: ذلیل ہونے والے، عاجز ہونے والے۔ باب فتح اور سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد دَاخِرٌ اور مصدر دخر اور دُخُوْرٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

آیت نمبر	
۸۸	جَامِدَةً: (پہاڑ) جمے ہوئے، جُمُوْدٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۸۸	اَتْقَنَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) مضبوط فرمادیا۔ (اَتْقَنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْقَانٌ ہے۔
۹۰	كُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ: وہ لوگ اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے۔ جواب شرط کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہے۔ (كُبَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَبٌّ ہے (وُجُوْهٌ) کا واحد وَجْهٌ معنی چہرہ۔
۹۲	اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ: کہ میں قرآن پڑھ کر سناؤں۔ یعنی احکام الٰہی کی تبلیغ کروں (اَتْلُوَا) تِلَاوَةٌ مصدر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم باب نصر سے استعمال ہوتا ہے اَنْ مصدریہ کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ

سورۂ قصص مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی اٹھائیسویں سورت ہے۔ اس میں سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ پھر رسالت محمدیہ کا اثبات اور بعض شبہات کا جواب دیا گیا ہے اور حضرت رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی اور ہدایت حقیقی پر قدرت کی نفی، اس کے بعد قیامت کے دن ایمان اور کفر کے ثمرات کا ظہور۔ پھر اثبات توحید اور بعض انعامات کا ذکر ہے۔

آیت نمبر	
۱	عَلَا فِی الْاَرْضِ: وہ (فرعون) زمین میں چڑھ گیا، وہ زمین میں بلند ہو گیا (عَلَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عُلُوٌّ ہے

آیت نمبر	
	(اَلْاَرْضُ) کے معنی زمین، اس سے مراد ملک مصر ہے، اس کی جمع اَرْضُوْنَ۔
۴	شِيَعًا: فرقے، جماعتیں، واحد شِيْعَةٌ ہے۔
۴	يَسْتَضْعِفُ: وہ (فرعون) کمزور کر رہا تھا، وہ زور گھٹا رہا تھا۔ (يَسْتَضْعِفُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِضْعَافٌ ہے۔ جَعَلَ کے فاعل سے حال ہے۔ جملہ مستانفہ کا بھی احتمال ہے (اعراب القرآن)
۴	طَآئِفَةً: جماعت، فرقہ، اس سے مراد بنی اسرائیل ہیں۔ جمع: طَوَائِفُ ہے۔
۴	يُذَبِّحُ: وہ (ان کے بیٹوں کو) ذبح کرتا تھا۔ یعنی ذبح کراتا تھا۔ (يُذَبِّحُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذْبِيْحٌ ہے۔ یہ يَسْتَضْعِفُ سے بدل ہے۔
۴	يَسْتَحْيِي: وہ (ان کی عورتوں کو) زندہ رکھتا تھا۔ یعنی ان کی عورتوں کو قتل نہیں کرتا تھا۔ (يَسْتَحْيِي) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْيَاءٌ ہے۔
۵	اَنْ نَّمُنَّ: کہ ہم احسان کریں (نَمُنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَنٌّ ہے۔ اَنْ مصدریہ کی وجہ سے منصوب ہے۔
۵	اَئِمَّةً: سردار، پیشوا۔ واحد اِمَامٌ ہے۔
۵	اَلْوَارِثِيْنَ: قائم مقام، مالک۔ واحد: وَارِثٌ ہے۔
۶	نُمَكِّنَ: کہ ہم جما دیں، کہ ہم حکومت دیں۔ (نُمَكِّنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْكِيْنٌ ہے۔
۷	اَوْحَيْنَا: ہم نے وحی کی۔ یہاں وحی سے مراد الہام یا منام ہے، یعنی دل میں کوئی بات ڈال دینا، یا خواب میں بتا دینا (تفسیر جلالین) (اَوْحَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِيْحَاءٌ ہے۔

آیت نمبر

۷ أُمِّ مُوْسٰی: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ صاحبہ کے نام کے سلسلہ میں مختلف اقوال ہیں۔ روح المعانی میں ہے کہ ان کا مشہور نام یُوْخَابِذ ہے۔ اتقان میں ان کا نام مَحْیانَہ بنت یَصْهُر بن لَاوِی لکھا ہے، اور بعض لوگوں نے ان کا نام بَارْخا اور بعض نے بَاذْخت بتلایا ہے (روح المعانی ج: ۹ ص: ۱۸۷)

۷ أَرْضِعِيْهِ: تم ان کو یعنی موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلاؤ۔ (أَرْضِعِيْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اِرْضَاعٌ ہے (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

۷ أَلْقِيْهِ: تم ان کو ڈال دو۔ (أَلْقِيْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

۷ اَلْيَمّ: دریا۔ اس سے مراد دریائے نیل ہے (تفسیر جلالین)

۷ رَآدُّوْهُ: اس کو لوٹانے والے (رَآدُّوْ) اصل میں رَآدُّوْنَ ہے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

۸ اِلْتَقَطَهٗ: ان کو (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو صندوق کے ساتھ) اٹھالیا (اِلْتَقَطَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْتِقَاطٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۹ اِمْرَاَتُ فِرْعَوْنَ: فرعون کی بیوی۔ ان کا نام حضرت آسیہ بنت مزاحم ہے، جو بہت نیک عورتوں میں سے تھیں۔ فقراء اور مساکین پر بہت مال خرچ کرتی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی تھیں، فرعون کی تمام تکلیفوں کے باوجود مضبوطی کے ساتھ ایمان پر قائم رہیں۔

آیت نمبر	
۱۰	فَارِغًا: بے قرار، باب فتح اور نصر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر فَرَاغٌ ہے۔ معنی خالی ہونا۔ اَصْبَحَ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۰	لَتُبْدِیْ: وہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ) ضرور ظاہر کردیتیں۔ اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (تُبْدِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِبْدَاءٌ ہے۔
۱۰	رَبَطْنَا: ہم نے مضبوط کردیا۔ (رَبَطْنَا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَبْطٌ ہے۔
۱۱	قَالَتْ لِاُخْتِهٖ: انھوں نے (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے) ان کی بہن سے کہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا نام مریم یا کلثوم ہے، (اُخْتٌ) کے معنی بہن، جمع اَخَوَاتٌ ہے۔
۱۱	قُصِّیْهِ: تم ان کے (موسیٰ علیہ السلام کے) پیچھے چلی جاؤ۔ (قُصِّیْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر قَصٌّ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۱۱	عَنْ جُنُبٍ: دور سے (جُنُبٌ) کے معنی دور، اجنبی، مسافر، ناپاک، واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے مستعمل ہے۔
۱۲	اَلْمَرَاضِعَ: دائیاں، دودھ پلانے والی عورتیں۔ واحد مُرْضِعٌ ہے۔
۱۲	یَكْفُلُوْنَهٗ: وہ لوگ (گھر والے) ان کی پرورش کریں (یَكْفُلُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَفْلٌ اور كَفَالَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۲	نَاصِحُوْنَ: خیر خواہ، بھلائی چاہنے والے۔ باب فتح سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد نَاصِحٌ اور مصدر نَصْحٌ اور نُصْحٌ ہے۔
۱۴	بَلَغَ اَشُدَّهٗ: وہ (موسیٰ علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچ گئے۔ (بَلَغَ) باب نصر

آیت نمبر	
	سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے۔ (اَشُدٌّ) کے معنی طاقت اور قوت، کمال عقل اور قوت جوانی۔ علامہ زمخشری نے سورۃ حج کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ ان الفاظ جمع میں سے ہے جن کے لئے واحد کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ متعدد چیزوں میں شدت اور قوت کا پایا جانا مراد ہے۔ اس لئے جمع کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔
۱۵	اِسْتَغَاثَہٗ: اس شخص نے ان سے (موسیٰ علیہ السلام سے) فریاد کی (اِسْتَغَاثَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغَاثَۃٌ اور مادہ: غ و ث ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۵	وَکَزَہٗ: انھوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) اس کو گھونسا مارا۔ (وَکَزَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَکْزٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۵	قَضٰی عَلَیْہِ: انھوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) اس کو مار ڈالا، انھوں نے اس کا کام تمام کر دیا (قَضٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَآءٌ ہے، عَلٰی کے صلہ کے ساتھ لفظ قضاء کے معنی مار ڈالنا
۱۷	ظَہِیْرًا: مددگار۔ ظَہْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۸	یَتَرَقَّبُ: وہ (موسیٰ علیہ السلام) انتظار کر رہے ہیں (کر رہے تھے) انتظار کرتے ہوئے۔ ترکیب نحوی کے اعتبار سے حال واقع ہے (یَتَرَقَّبُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرَقُّبٌ ہے۔
۱۸	یَسْتَصْرِخُہٗ: وہ شخص ان سے (موسیٰ علیہ السلام سے) فریاد کر رہا ہے۔ (یَسْتَصْرِخُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِصْرَاخٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۸	غَوِیٌّ: گمراہ۔ غَیٌّ اور غَوَایَةٌ مصدر سے فَعِیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	جَبَّارًا: زبردستی کرنے والا۔ جَبْرٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۰	اَقْصَا الْمَدِیْنَة: شہر کا کنارہ۔ (اَقْصَا) کے معنی بہت دور۔ قَصْوٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (اَلْمَدِیْنَةُ) کے معنی شہر، جمع: مُدُنٌ ہے۔
۲۰	یَسْعٰی: وہ شخص دوڑ رہا ہے (دوڑ رہا تھا) دوڑتے ہوئے۔ (یَسْعٰی) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔ ترکیب میں حال واقع ہے۔
۲۰	اَلْمَلَاُ: دربار والے۔ جمع: اَمْلَاءٌ ہے۔
۲۰	یَاْتَمِرُوْنَ: وہ لوگ مشورہ کر رہے ہیں۔ (یَاْتَمِرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِئْتِمَارٌ ہے۔
۲۳	لَمَّا وَرَدَ: جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) پہنچے۔ (وَرَدَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وُرُوْدٌ ہے۔
۲۳	مَآءَ مَدْیَنَ: مدین کا پانی، اس سے مراد وہ کنواں ہے۔ جس سے مدین کے لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلاتے تھے۔ مَاءٌ کے معنی پانی۔ جمع: مِیَاهٌ ہے۔ (مَدْیَنُ) ملک شام کے ایک شہر کا نام ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے مدین کے نام پر اس شہر کا نام رکھا گیا ہے۔
۲۳	تَذُوْدَانِ: وہ دونوں روکتی ہیں۔ وہ دونوں روکے ہوئے تھیں۔ (تَذُوْدَانِ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، مصدر ذَوْدٌ ہے ترکیب کے اعتبار سے یہ حال واقع ہے۔

آیت نمبر	
۲۳	حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ: یہاں تک کہ چرواہے واپس لے جائیں، (یُصْدِرَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْدَارٌ ہے۔ (الرِّعَآءُ) کے معنی چرواہے۔ اس کا واحد: اَلرَّاعِیْ ہے۔
۲۴	تَوَلّٰی اِلَی الظِّلِّ: وہ (موسیٰ علیہ السلام) سایہ کی طرف ہٹ کر آئے (تَوَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلٍّ ہے۔ جو اصل میں تَوَلُّیٌ ہے۔ (ظِلٌّ) کے معنی سایہ۔ جمع: ظِلَالٌ ہے۔
۲۶	اِسْتَاْجِرْهُ: آپ ان کو نوکر رکھ لیجئے (اِسْتَاْجِرْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِیْجَارٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۷	عَلٰٓی اَنْ تَاْجُرَنِیْ: اس شرط پر کہ آپ (آٹھ سال) میری نوکری کریں، یعنی آٹھ سال کی خدمت اس نکاح کا مہر ہے۔ (تَاْجُرَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَجْرٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۷	ثَمٰنِیَ حِجَجٍ: آٹھ سال۔ (حِجَجٌ) کا واحد حِجَّةٌ ہے، معنی سال۔
۲۸	اَلْاَجَلَیْنِ: دو مقررہ مدتیں۔ یعنی آٹھ سال لازمی مدت۔ اور دس سال اختیاری مدت (اَلْاَجَلَیْنِ) اَجَلٌ کا تثنیہ حالت جر میں ہے، اس کے معنی مقرر کی ہوئی مدت۔
۲۹	قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ: موسیٰ علیہ السلام نے مدت پوری کردی، صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آٹھ سال اور دس سال میں سے کونسی مدت پوری فرمائی، تو انھوں نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زیادہ مدت یعنی دس سال پورے کئے۔ انبیاء علیہم السلام کی یہی شان ہوتی ہے۔ جو کچھ کہتے ہیں۔ اس کو پورا فرماتے

آیت نمبر	
	ہیں۔ (قَضٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قضاءٌ ہے۔ (اَلْاَجَلُ) مقررہ مدت، مقررہ وقت، جمع: آجالٌ ہے۔
۲۹	سَارَ بِاَهْلِهٖ: وہ (موسیٰ علیہ السلام) اپنے گھر والوں کو لے کر چلے۔ یہاں اَهْلٌ سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی ہیں۔ (سَارَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَیْرٌ ہے۔ (اَهْلٌ) کے معنی رشتہ دار، گھر والے، جمع: اَهْلُوْنَ اور اَهَالٍ ہے۔
۲۹	آنَسَ: انھوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے ایک آگ) دیکھی (آنَسَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْنَاسٌ ہے۔
۲۹	اُمْكُثُوْا: تم ٹھہرو۔ (اُمْكُثُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَكْثٌ ہے۔ یہاں جمع کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ اس میں بیوی، بیٹے اور خادم تینوں کو خطاب ہے۔ اور اگر صرف بیوی کو خطاب ہے تو لفظ اَهْلٌ کی رعایت میں جمع کا صیغہ لایا گیا ہے۔ اس لئے کہ اَهْلٌ کا لفظ جمع پر واقع ہوتا ہے۔ اور کبھی عظمتِ شان کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے بھی واحد کے لئے جمع کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔
۲۹	جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ: آگ کا انگارا، آگ کا شعلہ (جَذْوَةٌ) یہ لفظ آیتِ کریمہ میں جیم کے فتحہ، کسرہ اور ضمہ تینوں کے ساتھ ہے، اس کے معنی انگارا، شعلہ۔ اس کی جمع: جُذًى اور جِذَاءٌ ہے۔
۲۹	تَصْطَلُوْنَ: (تاکہ) تم تاپو، (تاکہ) تم سینکو۔ (تَصْطَلُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِصْطِلَاءٌ اور مادہ: ص ل ی ہے۔
۳۱	تَهْتَزُّ: حرکت کرتے ہوئے۔ لہراتے ہوئے۔ چھٹپٹاتے ہوئے۔ (تَهْتَزُّ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر

آیت نمبر	
	اِهْتِزَازٌ اور مادہ: ہ ز ز ہے۔
۳۱	جَآنٌّ: باریک سانپ، پتلا سانپ۔ جنٌّ مصدر سے اسم فاعل ہے۔
۳۱	وَلّٰی مُدْبِرًا: وہ (موسیٰ علیہ السلام) پیٹھ پھیر کر بھاگے (وَلّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْلِيَةٌ ہے (مُدْبِرًا) اِدْبَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۳۱	لَمْ يُعَقِّبْ: اس نے (موسیٰ علیہ السلام نے) پیچھے مڑ کر نہ دیکھا، باب تفعیل سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْقِيْبٌ۔
۳۱	اَقْبِلْ: آگے آؤ۔ (اَقْبِلْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔
۳۲	اُسْلُكْ يَدَكَ: تم اپنا ہاتھ (اپنے گریبان میں) ڈالو (اُسْلُكْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوْكٌ ہے۔
۳۲	فِيْ جَيْبِكَ: تیرے گریبان میں۔ (اپنے گریبان میں) (جَيْبٌ) کے معنی گریبان۔ جمع: جُيُوْبٌ ہے۔
۳۴	رِدْاً: مددگار۔ رِدْأٌ مصدر سے فِعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کی جمع: اَرْدَاءٌ ہے۔
۳۵	سَنَشُدُّ عَضُدَكَ: ہم عنقریب تمہارے بازو کو مضبوط کردیں گے، اس کے شروع میں "سین" فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے۔ (نَشُدُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر شَدٌّ ہے۔ (عَضُدٌ) کے معنی بازو، اس کی جمع: اَعْضَادٌ ہے۔
۳۶	سِحْرٌ مُّفْتَرًى: گھڑا ہوا جادو (سِحْرٌ) کے معنی جادو، دھوکا، حیلہ، فساد۔ ہر وہ چیز جس کا سبب پوشیدہ ہو۔ جمع: اَسْحَارٌ ہے۔ (مُفْتَرًى) اِفْتِرَاءٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔

آیت نمبر	
۳۸	اَوْقِدْ: تم (مٹی پر) آگ جلاؤ۔ یعنی مٹی کی اینٹیں بنوا کر آگ میں پکواؤ۔ (اَوْقِدْ) بابِ افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِیْقَادٌ ہے۔
۳۸	صَرْحًا: محل۔ جمع: صُرُوْحٌ ہے۔
۳۸	لَعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ: تاکہ میں جھانک کر دیکھ لوں۔ (اَطَّلِعُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِطِّلَاعٌ ہے۔
۴۰	نَبَذْنٰھُمْ: ہم نے ان کو پھینک دیا۔ (نَبَذْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر نَبْذٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۰	اَلْیَمِّ: دریا۔ اس سے مراد دریائے قلزم ہے۔ جس میں فرعون اور اس کا لشکر غرق کیا گیا تھا۔
۴۲	اَلْمَقْبُوْحِیْنَ: بدحال لوگ، قُبْحٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر ہے، اس کا واحد مَقْبُوْحٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۵	اَنْشَاْنَا: ہم نے پیدا کیا۔ (اَنْشَاْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔
۴۵	قُرُوْنًا: جماعتیں، نسلیں۔ واحد: قَرْنٌ ہے۔
۴۵	تَطَاوَلَ: وہ (زمانہ) دراز ہوگیا (تطاوَل) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَطَاوُلٌ ہے۔
۴۵	اَلْعُمُرُ: زمانہ، مدت، زندگی۔ جمع: اَعْمَارٌ ہے۔
۴۵	ثَاوِیًا: ٹھہرنے والا، رہنے والا، قیام پذیر۔ ثواءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی ٹھہرنا، قیام کرنا۔
۴۸	تَظٰھَرَا: وہ دونوں (جادو) ایک دوسرے کے موافق ہوگئے۔ (تظاھَرا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر تَظَاھُرٌ ہے۔
۵۱	وَصَّلْنَا: ہم نے پے در پے بھیجا۔ (وَصَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی

آیت نمبر	
	معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْصِیْلٌ ہے۔
۵۴	یُؤْتَوْنَ: وہ لوگ دیئے جائیں گے۔(یُؤْتَوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔
۵۴	یَدْرَءُ وْنَ: وہ لوگ (بھلائی سے بُرائی کو) دفع کرتے ہیں۔ یعنی برائی کے جواب میں بھلائی کرتے ہیں (یَدْرَءُ وْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دَرْءٌ ہے۔
۵۵	سَلَامٌ عَلَیْکُمْ: تم پر سلامتی ہو۔ ہماری طرف سے تم کو سلام، یعنی ہم کو جھگڑے سے معاف رکھو، یہاں سلام متارکت یعنی ایک دوسرے سے دوری اختیار کرنے کا سلام مراد ہے۔ سلام تحیہ جو ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت کیا جاتا ہے وہ مراد نہیں ہے (سَلَامٌ) مبتدا ہے۔ اور (عَلَیْکُمْ) خبر ہے لفظ سَلَامٌ نکرہ ہے، لیکن متکلم کی طرف نسبت کی وجہ سے تخصیص آگئی ہے، اس لئے مبتدا واقع ہونا درست ہے، تخصیص کی تفصیل علم نحو کی کتابوں میں دیکھئے۔
۵۷	نُتَخَطَّفُ: ہم اچک لئے جائیں گے۔(نُتَخَطَّفُ) باب تفعل سے مضارع مجہول، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَخَطُّفٌ ہے۔
۵۷	اَوَلَمْ نُمَکِّنْ: اور کیا ہم نے جگہ نہیں دی۔(لَمْ نُمَکِّنْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْکِیْنٌ ہے۔
۵۷	یُجْبٰی اِلَیْهِ: اس (حرم) کی طرف کھچے چلے آتے ہیں (ہر قسم کے پھل) (یُجْبٰی) باب نصر اور ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَبْوَۃٌ اور جِبَایَۃٌ ہے۔ معتل واوی اور معتل یائی دونوں ہے۔
۵۸	بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَا: وہ (بستیاں) اپنے سامان زندگی پر اترانے لگیں۔ وہ اپنے سامانِ عیش پر ناز کرنے لگیں (بَطِرَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَطَرٌ ہے (مَعِیْشَۃٌ) سامان زندگی

آیت نمبر	
	جمع مَعَائِش ہے۔
۶۱	لَاقِیْہِ: اس (اچھے وعدہ) کو پانے والا۔ یہ ترکیب اضافی ہے۔ (لَاقِیْ) لِقَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر مضاف ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع وعد حسن ہے، اور اس سے مراد جنت کا وعدہ ہے۔
۶۳	اَغْوَیْنَا: ہم نے گمراہ کیا۔ (اَغْوَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِغْوَاءٌ ہے۔
۶۳	غَوَیْنَا: ہم گمراہ ہوئے۔ (غَوَیْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر غَیٌّ اور غَوَایَۃٌ ہے۔
۶۳	تَبَرَّاْنَا: ہم (ان کی دوستی سے) بے زار ہوئے۔ ہم نے براءت ظاہر کی۔ یعنی ان کے اور ہمارے درمیان کوئی دوستی نہیں ہے۔ (تَبَرَّاْنَا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَبَرُّءٌ ہے۔
۶۶	عَمِیَتْ: وہ (خبریں) پوشیدہ ہوجائیں گی وہ (خبریں ان کے ذہن سے) غائب ہوجائیں گی۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے (عَمِیَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر عَمًی ہے۔
۶۸	یَخْتَارُ: وہ پسند کرتا ہے۔ (یَخْتَارُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْتِیَارٌ ہے۔ اور مادہ خ ی ر ہے۔
۶۹	تُکِنُّ صُدُوْرُھُمْ: (جو) ان کے دل چھپاتے ہیں۔ یعنی جو باتیں ان کے دلوں میں چھپی ہوئی ہیں (تُکِنُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِکْنَانٌ ہے۔ (صُدُوْرٌ) کا واحد صَدْرٌ معنی سینہ، یہاں اس سے مراد دل ہے۔
۷۱	سَرْمَدًا: ہمیشہ، دائمی۔

آیت نمبر	
۷۴	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ: تم لوگ دعویٰ کرتے تھے۔ (كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ) باب نصر سے فعل ماضی استمراری صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ، زِعْمٌ اور زُعْمٌ ہے۔
۷۵	نَزَعْنَا: ہم نکالیں گے۔ یہ فعل ماضی فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (نَزَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَزْعٌ ہے۔
۷۶	قَارُوْنَ: قارون بنی اسرائیل کا ایک بہت مالدار شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا مال عطا فرمایا تھا کہ اس کے خزانے کی کنجیاں اٹھانے میں کئی طاقت ور آدمی تھک جاتے تھے۔ نسب کے اعتبار سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا۔ یہ بہت بخیل ہونے کے ساتھ بڑا متکبر بھی تھا۔ ہر وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت میں لگا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگانے کی کوشش کی۔ اور ایک عورت کو کچھ مال دے کر جھوٹ بولنے پر آمادہ کرلیا۔ لیکن اس عورت نے حکم الٰہی سے سچا واقعہ لوگوں کے سامنے بیان کردیا۔ اس جھوٹی تہمت کی وجہ سے قارون کو بڑی ذلت اٹھانی پڑی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سرکش قارون کو اس کے پورے مال کے ساتھ زمین میں دھنسا کر بڑی عبرت ناک سزا دی۔
۷۶	الْكُنُوْزِ: خزانے۔ واحد كَنْزٌ ہے۔
۷۶	مَفَاتِحَهٗ: اس کی کنجیاں۔ یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ (مَفَاتِحُ) کا واحد مِفْتَحٌ ہے، معنی کنجی، (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۷۶	تَنُوْءُ بِالْعُصْبَةِ: وہ (کنجیاں طاقت ور) جماعت کو تھکا دیتی ہیں (تھکا دیتی تھیں) (تَنُوْءُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَوْءٌ معنی تھکنا، بوجھل ہونا۔ باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا ہے۔ (الْعُصْبَةُ) کے معنی جماعت، گروہ۔ جمع: عُصَبٌ ہے۔

آیت نمبر

۷۶ لَاتَفْرَحْ: تو مت اترا۔ (لَاتَفْرَحْ) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر فَرَحٌ ہے۔

۷۷ اِبْتَغِ: تو تلاش کر۔ تو حاصل کر۔ (اِبْتَغِ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔

۷۷ لَاتَبْغِ: تو خواہش مت کر۔ (لَاتَبْغِ) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر بُغْيَةٌ ہے۔

۸۰ لَايُلَقّٰهَا: وہ (کامل ثواب) نہیں دیا جاتا ہے، (لَايُلَقّٰى) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَلْقِيَةٌ ہے۔ اس میں نائب فعل الصَّابِرُوْنَ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع وہ بات ہے جو اہل علم نے تمنا کرنے والوں سے کہی تھی، جس کا ذکر آیت کریمہ میں کیا گیا ہے۔ یا ثواب (مَثُوْبَة) کے معنی میں ہے۔ یا ثواب سے مراد جنت ہے۔ اس لئے مؤنث کی ضمیر استعمال کی گئی ہے۔

۸۰ خَسَفْنَا: ہم نے دھنسا دیا (خَسَفْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر خَسْفٌ ہے۔ معنی دھنسانا۔

۸۱ اَلْمُنْتَصِرِيْنَ: بچنے والے، بدلہ لینے والے، کامیاب ہونے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُنْتَصِرٌ اور مصدر اِنْتِصَارٌ۔

۸۲ يَبْسُطُ: وہ (رزق کو) کشادہ کر دیتا ہے۔ یعنی زیادہ رزق دیتا ہے (يَبْسُطُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔

۸۲ يَقْدِرُ: وہ (رزق کو) تنگ کر دیتا ہے۔ یعنی کم رزق دیتا ہے۔ (يَقْدِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ ہے۔

۸۵ مَعَادٍ: لوٹنے کی جگہ، اصلی وطن۔ اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ عَوْدٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۸۶	اَنْ یُّلْقٰی: کہ نازل کی جائے گی۔ شروع میں اَنْ مصدر یہ ہے (یُلْقٰی) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۸۶	ظَهِیْرًا: مددگار۔ ظَهْرٌ مصدر سے صفتِ مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۸۷	لَا یَصُدُّنَّكَ: وہ لوگ آپ کو روک نہ دیں۔ (لَا یَصُدُّنَّ) باب نصر سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۸۸	وَجْهَهٗ: اس کا (اللہ تعالیٰ کا) چہرہ۔ (وَجْهٌ) کے معنی چہرہ۔ جمع: وُجُوْهٌ ہے یہاں پر وَجْهٌ سے مراد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذاتِ اقدس ہے۔
۸۸	تُرْجَعُوْنَ: تم لوگ لوٹائے جاؤ گے۔ (تُرْجَعُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَجْعٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ

سورۂ عنکبوت مکی ہے۔ یہ قرآنِ کریم کی انتیسویں سورت ہے۔ عنکبوت کے معنی مکڑی کے ہیں، اس میں عنکبوت یعنی مکڑی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام عنکبوت ہے۔ اس میں ایمان والوں کی آزمائش اور اس پر اجر وثواب کا بیان ہے۔ حکمِ الٰہی کے مقابلے میں والدین کی اطاعت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم، اور حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم، حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کی قوم کے واقعات ہیں۔ اس کے بعد قوم عاد اور ثمود، اور قارون اور فرعون وہامان کا اجمالی تذکرہ

ہے۔ پھر رسالت کے متعلق مضامین کے ساتھ شرک کا ابطال اور توحید کا اثبات ہے۔

آیت نمبر	
۲	لَا يُفْتَنُوْنَ: ان لوگوں کو آزمایا نہیں جائے گا۔ (لَا يُفْتَنُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔
۳	فَتَنَّا: ہم نے آزمایا۔ (فَتَنَّا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔
۴	اَنْ يَّسْبِقُوْنَا: کہ وہ ہم سے بچ جائیں گے۔ (اَنْ يَّسْبِقُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَبْقٌ ہے۔ معنی آگے بڑھ جانا (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۶	مَنْ جَاهَدَ: جو شخص محنت کرے گا۔ (جَاهَدَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُجَاهَدَةٌ ہے۔
۸	وَصَّيْنَا: ہم نے حکم دیا۔ ہم نے تاکید کی۔ (وَصَّيْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْصِيَةٌ ہے۔
۸	اِنْ جَاهَدٰكَ: اگر وہ دونوں (والدین) تجھ پر زور ڈالیں۔ (جَاهَدَا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر مُجَاهَدَةٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۸	لَا تُطِعْهُمَا: تو ان دونوں کی اطاعت نہ کر۔ (لَا تُطِعْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِطَاعَةٌ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۸	اُنَبِّئُكُمْ: میں تم کو خبر دوں گا (اُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۳	لَيَحْمِلُنَّ: وہ ضرور اٹھائیں گے (لَيَحْمِلُنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَمْلٌ۔

آیت نمبر	
۱۳	اَثْقَالًا: بوجھ۔ اس سے مراد گناہ ہیں۔ واحد: ثِقْلٌ ہے۔
۱۳	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ: وہ لوگ جھوٹی باتیں بناتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ اور مادہ: ف ر ی ہے۔
۱۶	اِبْرٰهِيْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) ص: ۵۸ پر دیکھئے۔
۱۷	اَوْثَانًا: بت، واحد: وَثَنٌ ہے۔
۱۷	تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا: تم لوگ جھوٹی باتیں بناتے ہو، تم لوگ جھوٹی باتیں تراشتے ہو (تَخْلُقُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَلْقٌ ہے۔ (اِفْكٌ) جھوٹ، بہتان، ہر وہ چیز جو صحیح راہ سے پھری ہوئی ہو۔
۱۷	اِبْتَغُوْا: تم لوگ تلاش کرو۔ (اِبْتَغُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔
۱۸	اَلْبَلٰغُ: تبلیغ کرنا۔ پہنچا دینا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۲۰	بَدَاَ الْخَلْقَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) پیدائش کو شروع کیا۔ یعنی پہلی مرتبہ پیدا فرمایا (بَدَاَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَدْأٌ ہے۔
۲۰	يُنْشِئُ: وہ (دوسری مرتبہ) پیدا کرے گا۔ (يُنْشِئُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔
۲۵	مَوَدَّةَ: دوستی، تعلق، باب سمع سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ و د د ہے۔
۲۷	اِسْحٰقَ: حضرت اسحاق علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) ص: ۶۲ پر دیکھئے۔
۲۷	يَعْقُوْبَ: حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) ص: ۶۱ پر دیکھئے۔
۲۸	لُوْطًا: حضرت لوط علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۷) ص: ۲۵۶ پر دیکھئے۔
۲۹	تَاْتُوْنَ الرِّجَالَ: تم لوگ مردوں سے برا فعل کرتے ہو (بیان القرآن) (تَاْتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

آیت نمبر	
	اِتْیَانٌ ہے۔(رِجَالٌ) کے معنی مرد، واحد رَجُلٌ ہے۔
۲۹	تَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ: تم لوگ ڈاکہ ڈالتے ہو(بیان القرآن) (تَقْطَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَطْعٌ ہے۔ (سَبِیْلٌ) کے معنی راستہ۔ جمع: سُبُلٌ ہے۔
۲۹	نَادِیْکُمْ: تمہاری مجلس (اپنی مجلس) (نَادِیْ) کے معنی مجلس، جمع اَنْدِیَۃٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔
۲۹	اِئْتِنَا: تم ہمارے پاس لاؤ۔ (اِئْتِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتْیَانٌ ہے۔ معنی آنا۔ باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۳۲	اَلْغٰبِرِیْنَ: (عذاب میں) باقی رہنے والے یعنی ہلاک ہونے والے۔ غُبُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد غَابِرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۳	سِیْٓءَ بِھِمْ: وہ (لوط علیہ السلام) ان سے ناخوش ہوئے، وہ ان سے غمگین ہوئے (سِیْٓءَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَوْءٌ ہے، معنی غمگین کرنا۔ فعل مجہول ہونے کی وجہ سے لازم کے معنی میں ہوگیا ہے۔
۳۳	ضَاقَ بِھِمْ ذَرْعًا: وہ (لوط علیہ السلام) ان سے تنگ دل ہوئے۔ (ضَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضِیْقٌ ہے۔ (ذَرْعٌ) کے اصل معنی ہاتھ کے ہیں۔ قوت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہاں ذَرْعٌ سے دل مراد ہے۔ ضَاقَ ذَرْعُہٗ قَالَ الْبَغْوِیْ قَلْبُہٗ. ضَاقَ ذَرْعًا نسبت سے تمیز ہے۔
۳۴	رِجْزًا: عذاب، آفت، مصیبت۔
۳۶	شُعَیْبًا: حضرت شعیب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۸) ص: ۳۰۳ پر دیکھئے۔

آیت نمبر	
۳۶	اُرْجُوْا: تم لوگ ڈرو (تفسیر جلالین) تم لوگ امید رکھو۔(اُرْجُوْا) رَجَاءٌ مصدر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۶	لَاتَعْثَوْا: تم لوگ فساد نہ کرو۔ (لَاتَعْثَوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عُثِیٌّ ہے۔(لَاتَعْثَوْا) لَاتُفْسِدُوْا کے معنی میں ہے۔
۳۶	مُفْسِدِیْنَ: فساد کرتے ہوئے، فساد کرنے والے یہ ترکیب میں حال مؤکدہ ہے۔ اِفْسَادٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد: مُفْسِدٌ ہے۔
۳۷	الرَّجْفَةُ: سخت زلزلہ۔
۳۷	جٰثِمِیْنَ: اوندھے پڑنے والے۔ اوندھے پڑے ہوئے۔ یہ اَصْبَحُوْا فعل ناقص کی خبر ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ اس کا واحد: جَاثِمٌ اور مصدر جَثْمٌ اور جُثُوْمٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی سینہ کو زمین سے لگانا۔ اور مراد اوندھے گرنا ہے۔
۳۸	تَبَیَّنَ: وہ ظاہر ہوگیا۔(تَبَیَّنَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَیُّنٌ ہے۔
۳۸	مَسٰکِنِهِمْ: ان کے گھر۔ واحد مَسْکَنٌ ہے۔ اور مادہ: س ك ن ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۸	مُسْتَبْصِرِیْنَ: ہوشیار لوگ، بصیرت رکھنے والے لوگ۔ اِسْتِبْصَارٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ واحد: مُسْتَبْصِرٌ ہے۔
۳۹	سٰبِقِیْنَ: بچنے والے، سبقت کرنے والے۔ سَبْقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ واحد: سَابِقٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۰	حَاصِبًا: سخت ہوا۔ پتھر برسانے والی ہوا۔ حَصْبٌ مصدر سے اسم فاعل ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۴۰	الصَّيْحَةُ: سخت آواز، ہولناک آواز۔
۴۰	خَسَفْنَا: ہم نے دھنسا دیا۔ خَسْفٌ مصدر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۱	الْعَنْكَبُوتِ: مکڑی۔ جمع: عَنَاكِبُ ہے۔
	اَوْهَنَ: بہت کمزور۔ باب ضرب اور سمع سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کی وجہ سے منصوب ہے، اس کا مصدر وَهْنٌ اور وَهَنٌ ہے
۴۳	نَضْرِبُهَا: ہم ان (مثالوں) کو بیان کرتے ہیں۔ (نَضْرِبُ) فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر ضَرْبٌ ہے۔ یہاں اس کے معنی بیان کرنا۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع: اَلْاَمْثَالُ ہے۔
۴۳	مَا يَعْقِلُهَا: ان (مثالوں) کو سمجھتا نہیں ہے۔ (مَا يَعْقِلُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَقْلٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ پارہ (۲۱)

آیت نمبر	
۴۵	اُتْلُ: آپ تلاوت کیجئے۔ (اُتْلُ) تِلَاوَةٌ مصدر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۵	تَنْهٰى: وہ (نماز) روکتی ہے۔ (تَنْهٰى) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَهْيٌ ہے۔
۴۵	اَلْفَحْشَآءُ: بے حیائی۔ ہر وہ کام جس کی برائی شرعی اور عقلی اعتبار سے ظاہر ہو (تفسیر مظہری)
۴۵	اَلْمُنْكَرِ: برا کام، بری بات۔ ہر وہ قول و فعل جس کی برائی عقلی اعتبار سے

آیت نمبر	
	ظاہر نہ ہو، لیکن شریعت نے اس کو بُرا قرار دیا ہو۔ اِنْکَارٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کی جمع: مُنْكَرَاتٌ اور مَنَاكِرُ ہے۔
۴۵	تَصْنَعُوْنَ: تم لوگ کرتے ہو۔ (تَصْنَعُوْنَ) صَنْعٌ مصدر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۶	لَاتُجَادِلُوْا: تم لوگ جھگڑا نہ کرو۔ (لَاتُجَادِلُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُجَادَلَةٌ اور جِدَالٌ ہے۔
۴۷	مَايَجْحَدُ: وہ انکار نہیں کرتا ہے۔ (مَايَجْحَدُ) باب فتح سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَحْدٌ اور جُحُوْدٌ ہے۔
۴۸	لَاتَخُطُّهٗ: آپ اس (کتاب) کو لکھتے نہیں تھے۔ (لَاتَخُطُّ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَطٌّ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع كِتَابٌ ہے۔
۴۸	لَارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ: البتہ اہل باطل شبہ میں پڑ جاتے۔ (اِرْتَابَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْتِيَابٌ ہے۔ (اَلْمُبْطِلُوْنَ) اہل باطل، باطل پرست، ناحق شناس۔ اِبْطَالٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُبْطِلٌ ہے۔
۵۳	يَسْتَعْجِلُوْنَكَ: وہ لوگ (کافر لوگ) آپ سے جلدی طلب کرتے ہیں (يَسْتَعْجِلُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۵۳	بَغْتَةً: اچانک، یکایک، یہ ترکیب میں حال واقع ہے (اعراب القرآن)
۵۵	يَغْشٰهُمْ: وہ (عذاب) ان کو گھیر لے گا۔ وہ ان کو ڈھانک لے گا (يَغْشٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْيٌ ہے (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر	
۵۷	ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ: (ہر شخص) موت کا مزہ چکھنے والا (ذَآئِقَةٌ) کے معنی چکھنے والی ذَوْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۸	لَنُبَوِّئَنَّهُمْ: ہم ان کو ضرور جگہ دیں گے۔ (لَنُبَوِّئَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَبْوِئَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۸	غُرَفًا: بالا خانے۔ واحد: غُرْفَةٌ ہے۔
۶۰	لَاتَحْمِلُ رِزْقَهَا: وہ (جانور) اپنا رزق اٹھا کر نہیں رکھتے یعنی اپنی غذا جمع نہیں کرتے (لَاتَحْمِلُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَمْلٌ ہے، اس کا فاعل هِیَ ضمیر ہے، جس کا مرجع: دَآبَّةٌ ہے۔
۶۱	(مَنْ) سَخَّرَ: (کس نے) کام میں لگا دیا۔ تابع بنا دیا۔ (سَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔
۶۱	يُؤْفَكُوْنَ: وہ لوگ الٹے چلے جا رہے ہیں۔ وہ لوگ الٹے پھرے جا رہے ہیں۔ (يُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْكٌ اور اِفْكٌ ہے۔
۶۲	يَبْسُطُ: وہ (اللہ تعالیٰ) کشادہ کرتا ہے یعنی زیادہ روزی دیتا ہے (يَبْسُطُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ۔
۶۲	يَقْدِرُ: وہ (اللہ تعالیٰ) تنگ کر دیتا ہے، یعنی کم روزی دیتا ہے (يَقْدِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ ہے۔
۶۴	اَلْحَيَوَانُ: زندگی، زندہ رہنا۔ باب سمع سے مصدر ہے۔
۶۵	اِذَا رَكِبُوْا: جب وہ لوگ سوار ہوتے ہیں (رَكِبُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رُكُوْبٌ ہے۔ یہ شرط واقع ہے۔

آیت نمبر	
	دَعَوُا اللّٰہَ: وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں (دَعَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ ہے یہ جواب شرط واقع ہے۔
۶۶	لِیَتَمَتَّعُوْا: تاکہ وہ فائدہ اٹھائیں۔ تاکہ وہ مزے اڑائیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے، (یَتَمَتَّعُوْا) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔
۶۷	یُتَخَطَّفُ النَّاسُ: لوگ اچک لئے جاتے ہیں۔ (یُتَخَطَّفُ) باب تفعل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخَطُّفٌ ہے۔
۶۸	مَثْوًی: ٹھکانا۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ ثَوَاءٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: مَثَاوِیْ ہے۔
۶۹	جَاهَدُوْا: ان لوگوں نے محنت کی۔ ان لوگوں نے مشقت برداشت کی۔ (جَاهَدُوْا) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر مُجَاهَدَةٌ ہے
۶۹	اَلْمُحْسِنِیْنَ: نیک کام کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُحْسِنٌ اور مصدر اِحْسَانٌ ہے۔

سُوْرَةُ الرُّوْمِ

سورۂ روم مکی ہے۔ یہ قرآن کی تیسویں (۳۰) سورت ہے۔ اس میں اہل روم اور فارس کی جنگ کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔ اہل روم اور اہل فارس دونوں کافر تھے۔ ان میں سے کسی کی فتح اور کسی کی شکست بظاہر اسلام اور مسلمانوں کے لئے کوئی دلچسپی کی چیز نہیں تھی۔ لیکن ان دو کافروں میں اہل فارس مشرک آتش پرست تھے۔ اور اہل روم عیسائی

اہل کتاب تھے۔ ظاہر ہے کہ دونوں قسم کے کافروں میں اہل کتاب دینی اعتبار سے مسلمانوں سے کچھ قریب ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ میں قیام کے زمانہ میں فارس نے روم پر حملہ کیا۔ مشرکین مکہ چاہتے تھے کہ اہل فارس غالب آجائیں اور مسلمان چاہتے تھے کہ اہل روم غالب آجائیں۔ مگر اس وقت اہل فارس، اہل روم پر غالب آگئے۔ اس واقعہ پر مشرکین مکہ نے بڑی خوشی منائی اور مسلمانوں کو عار دلائی کہ تم جن لوگوں کی فتح چاہتے تھے وہ لوگ جنگ میں ہار گئے۔

اور جس طرح اہل فارس کے مقابلہ میں اہل روم کو شکست ہوئی، اسی طرح ہمارے مقابلہ میں تم کو شکست ہوگی۔ اس کی وجہ سے مسلمانوں کو افسوس ہوا (تفسیر ابن جریر) سورۂ روم کی ابتدائی آیتوں میں یہ خوش خبری دی گئی کہ چند سال بعد اہل روم اہل فارس پر غالب آجائیں گے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب یہ آیتیں سنیں تو مشرکوں کے مجمعوں میں جا کر اس کا اعلان کیا کہ تمہارے خوش ہونے کا کوئی موقع نہیں۔ چند سال میں پھر روم فارس پر غالب آجائیں گے۔ مشرکین مکہ میں سے ابی بن خلف نے کہا کہ تو جھوٹا ہے۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو بڑا جھوٹا ہے۔ ایسا ضرور ہوگا۔ میں اس واقعہ پر شرط لگانے کو تیار ہوں کہ اگر تین سال کے اندر روم غالب نہ آئے تو دس اونٹنیاں میں تمہیں دوں گا۔ اور اگر وہ غالب آگئے تو دس اونٹنیاں تم مجھ کو دینا۔ (یہ معاملہ قمار یعنی جوا کا ہے مگر اس وقت جوا حرام نہیں ہوا تھا) ابی بن خلف سے یہ بات کہہ کر صدیق اکبرؓ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تو تین سال کی مدت متعین نہیں کی تھی۔ کیوں کہ قرآن میں بضع سنین کا لفظ مذکور ہے۔ جس کا اطلاق تین سے نو سال تک ہوتا ہے۔ اس لئے تم واپس جاؤ، اور جس سے یہ معاہدہ ہوا ہے اس سے کہہ دو کہ میں دس اونٹنیوں کے بجائے سو اونٹنیوں کی شرط کرتا ہوں۔ مگر مدت تین سال کے بجائے نو سال مقرر کرتا ہوں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

نے اس حکم کی تعمیل کی۔ اور ابی بن خلف اس نئے معاہدہ پر راضی ہو گیا۔

روم اور فارس کے درمیان جنگ کا یہ واقعہ ہجرت سے پانچ سال پہلے پیش آیا تھا۔ سات سال پورے ہونے پر غزوۂ بدر کے وقت اہل روم اہل فارس پر غالب آگئے۔ اس سے مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی۔ اس وقت ابی بن خلف مر چکا تھا۔ صدیق اکبرؓ نے اپنی شرط کے مطابق اس کے گھر والوں سے سو اونٹنیوں کا مطالبہ کیا۔ انھوں نے اونٹنیاں دیدیں، تو وہ ان کو لے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ ان اونٹنیوں کو صدقہ کر دو۔

آیت نمبر	
۲	غُلِبَتِ الرُّوْمُ: اہل روم مغلوب ہوگئے۔ (غُلِبَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غَلَبٌ اور غَلَبَۃٌ ہے۔ (الرُّوْمُ) روم کے رہنے والے۔ اس کا واحد رُوْمِیٌّ ہے۔
۴	بِضْعِ سِنِیْنَ: چند سال۔ بِضع کا لفظ تین سے نو تک استعمال ہوتا ہے۔
۹	اَثَارُوْا الْاَرْضَ: ان لوگوں نے زمین کو جوتا۔ (اَثَارُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِثَارَۃٌ ہے۔
۹	عَمَرُوْهَا: ان لوگوں نے اس (زمین) کو آباد کیا۔ (عَمَرُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عِمَارَۃ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَرْضَ ہے۔
۱۰	اَسَآءُوْا: ان لوگوں نے برا کام کیا۔ (اَسَآءُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسَآءَۃٌ ہے۔
۱۰	اَلسُّوْآٰی: بہت برا۔ فُعْلٰی کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث ہے۔ اسم تفضیل مذکر اَسْوَءُ استعمال ہوتا ہے۔
۱۲	یُبْلِسُ: وہ مایوس ہو جائے گا۔ وہ حیران رہ جائے گا۔ (یُبْلِسُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْلَاسٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۴	شُفَعٰٓؤُا: سفارش کرنے والے۔اس کا واحد شَفِیْعٌ ہے۔
۱۵	رَوْضَةٍ: باغ۔جمع رَوْضَاتٌ اور رِیَاضٌ ہے۔
۱۵	یُحْبَرُوْنَ: ان لوگوں کی عزت کی جائے گی۔ان لوگوں کو خوش کیا جائے گا۔ (یُحْبَرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَبْرٌ ہے۔ یہ ترکیب میں خبر ہے۔
۱۶	مُحْضَرُوْنَ: حاضر کئے ہوئے۔گرفتار کئے ہوئے۔باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔اس کا واحد مُحْضَرٌ اور مصدر اِحْضَارٌ ہے۔
۱۷	تُمْسُوْنَ: تم لوگ شام کرتے ہو۔(تُمْسُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْسَاءٌ ہے۔
۱۷	تُصْبِحُوْنَ: تم لوگ صبح کرتے ہو۔(تُصْبِحُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِصْبَاحٌ ہے۔
۱۸	عَشِیًّا: پچھلے وقت، زوال کے بعد کا وقت، زوال سے غروب تک کا وقت، اس کی جمع نہیں آتی ہے۔
۱۸	تُظْهِرُوْنَ: تم لوگ دوپہر میں داخل ہوتے ہو۔(تُظْهِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِظْهَارٌ ہے۔
۲۰	تَنْتَشِرُوْنَ: تم لوگ پھیلے ہوئے پھرتے ہو۔(تَنْتَشِرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْتِشَارٌ ہے۔
۲۱	لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا: تاکہ تم ان (بیویوں) سے سکون حاصل کرو۔اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔(تَسْكُنُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سُكُوْنٌ ہے۔
۲۱	مَوَدَّةً: محبت، الفت، باب سمع سے مصدر ہے۔
۲۲	اِخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ: تمہاری زبانوں کا الگ الگ ہونا، تمہاری بولیوں کا

آیت نمبر	
	جدا جدا ہونا۔ (اِخْتِلَافٌ) باب افتعال سے مصدر ہے۔ (اَلْسِنَةٌ) کے معنی زبانیں۔ بولیاں، واحد: لِسَانٌ ہے۔
۲۲	اَلْوَانِكُمْ: تمہارے رنگوں (کا الگ الگ ہونا) (اَلْوَانٌ) کا واحد: لَوْنٌ ہے اس کے معنی رنگ کے ہیں۔
۲۳	مَنَامُكُمْ: تمہارا سونا (مَنَامٌ) مصدر میمی ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳	اِبْتِغَآءُ كُمْ: تمہارا تلاش کرنا۔ (اِبْتِغَآءٌ) باب افتعال سے مصدر ہے۔
۲۳	فَضْلِهٖ: اس کا یعنی اللہ تعالیٰ کا فضل۔ یہاں فضل سے مراد رزق ہے، جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتا ہے۔
۲۴	يُرِيْكُمْ: وہ یعنی اللہ تعالیٰ تم کو دکھلاتا ہے۔ (يُرِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرَاءَةٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۲۴	اَلْبَرْقَ: بجلی، جمع: بُرُوْقٌ ہے۔
۲۶	قَانِتُوْنَ: فرماں بردار لوگ، تابع دار لوگ۔ قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: قَانِتٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۷	اَهْوَنُ: زیادہ آسان۔ هَوْنٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۷	اَلْمَثَلُ الْاَعْلٰى: بہت بلند شان، بہت بلند صفت (اَلْمَثَلُ) کے معنی صفت، حالت، شان۔ جمع: اَمْثَالٌ ہے۔ (اَلْاَعْلٰى) عُلُوٌّ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۸	نُفَصِّلُ: ہم کھول کر بیان کرتے ہیں۔ (نُفَصِّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفْصِيْلٌ ہے۔
۳۰	حَنِيْفًا: دین حق کو اختیار کرنے والا۔ حَنَفٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر

آیت نمبر	
	صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۳۰	فِطْرَتَ اللّٰہِ: اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا دین یعنی دینِ اسلام (حضرت عبداللہ بن عباسؓ) اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی صلاحیت، یہ فعل محذوف اَلْزِمُوْا کا مفعول بہ ہے۔ (فِطْرَتٌ) کے معنی دین، طریقہ، طبعی حالت، جمع فِطَرٌ ہے۔
۳۰	فَطَرَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) پیدا فرمایا۔ (فَطَرَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَطْرٌ ہے۔
۳۰	الدِّیْنُ الْقَیِّمُ: سیدھا دین، صحیح دین۔ (الدِّیْنُ) کے معنی طریقہ، دین، جمع: اَدْیَانٌ ہے۔ (اَلْقَیِّمُ) سیدھا، درست، قِیَامٌ مصدر سے جَیِّدٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۳۱	مُنِیْبِیْنَ: رجوع ہونے والے۔ ترکیب میں اَلْزِمُوْا فعل مقدر سے حال ہے۔ یا کُوْنُوْا فعل مقدر کی خبر ہے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُنِیْبٌ اور مصدر اِنَابَۃٌ ہے۔
۳۲	کَانُوْا شِیَعًا: وہ لوگ بہت فرقے ہوگئے، وہ لوگ بہت گروہ ہوگئے (شِیَعًا) کا واحد: شِیْعَۃٌ ہے۔ معنی فرقہ، گروہ۔
۳۲	حِزْبٌ: گروہ، فرقہ، جمع: اَحْزَابٌ ہے۔
۳۳	اِذَآ اَذَاقَھُمْ: جب وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو چکھا دیتا ہے۔ (اَذَاقَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذَاقَۃٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۳۴	تَمَتَّعُوْا: تم لوگ فائدہ حاصل کرلو (تَمَتَّعُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔
۳۶	فَرِحُوْا: وہ لوگ اترانے لگتے ہیں۔ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔

آیت نمبر	
	(فَرِحُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَرَحٌ ہے۔
۳۶	يَقْنَطُوْنَ: وہ لوگ ناامید ہوجاتے ہیں۔ وہ لوگ مایوس ہوجاتے ہیں۔ (يَقْنَطُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَنَطٌ اور قُنُوْطٌ ہے۔
	اٰتِ: تم دو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِيْتَاءٌ ہے۔
۳۸	اَلْمِسْكِيْنُ: محتاج، جمع: مَسَاكِيْنُ ہے۔
۳۸	اِبْنَ السَّبِيْلِ: مسافر، جمع: اَبْنَاءُ السَّبِيْلِ ہے۔
۳۸	وَجْهَ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کا چہرہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات، اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے۔
۳۹	رِبًا: زیادتی، بیاج، سود ربا کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں، شریعت کی اصطلاح میں ربا ہر ایسی زیادتی کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی مالی عوض نہ ہو۔
۳۹	لِيَرْبُوَا: تاکہ وہ بڑھ جائے۔ اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ (يَرْبُوَا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَبْوًا و رُبُوٌّ ہے۔
۳۹	اَلْمُضْعِفُوْنَ: (اپنے ثواب کو) بڑھانے والے۔ یعنی زیادہ ثواب حاصل کرنے والے۔ اِضْعَافٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُضْعِفٌ ہے۔
۴۳	اَقِمْ وَجْهَكَ: آپ اپنا رخ کر لیجئے (اَقِمْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِقَامَةٌ ہے، (وَجْهٌ) کے معنی چہرہ، رُخ۔ جمع: وُجُوْهٌ۔
۴۳	يَصَّدَّعُوْنَ: وہ لوگ جدا جدا ہوجائیں گے۔ (يَصَّدَّعُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِصَّدُّعٌ ہے، يَصَّدَّعُوْنَ

آیت نمبر	
	اصل میں یَتَصَدَّعُوْنَ ہے۔ اور اِصَّدُّعٌ اصل میں تَصَدُّعٌ ہے۔
۴۴	یَمْهَدُوْنَ: وہ لوگ سنوارتے ہیں۔ وہ لوگ تیاری کرتے ہیں (یَمْهَدُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَهْدٌ ہے۔ معنی تیاری کرنا، کام کرنا۔
۴۶	مُبَشِّرَاتٍ: (بارش کی) خوش خبری دینے والی (ہوائیں) بارش ہونے سے پہلے جو ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں وہ بارش کی خوش خبری دیتی ہیں۔ تَبْشِیْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم، اور واحد: مُبَشِّرَةٌ ہے۔ باب تفعیل سے استعمال ہوتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔
۴۶	اَلْفُلْكُ: کشتیاں۔ یہ لفظ واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
۴۶	لِتَبْتَغُوْا: تا کہ تم تلاش کرو، اس کے شروع میں لام تعلیل ہے (تَبْتَغُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے اس کے آخر سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔
۴۷	اِنْتَقَمْنَا: ہم نے بدلہ لیا۔ (اِنْتَقَمْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْتِقَامٌ ہے۔
۴۸	یُرْسِلُ الرِّیَاحَ: وہ یعنی اللہ تعالیٰ ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ (یُرْسِلُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْسَالٌ ہے (الرِّیَاحُ) کے معنی ہوائیں۔ واحد: رِیْحٌ ہے۔
۴۸	تُثِیْرُ سَحَابًا: وہ (ہوائیں) بادلوں کو اٹھاتی ہیں۔ (تُثِیْرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِثَارَةٌ ہے (سَحَابٌ) کے معنی بادل۔ جمع: سُحُبٌ ہے، بادل کے ایک ٹکڑے کو سَحَابَةٌ کہتے ہیں۔
۴۸	یَبْسُطُهٗ: وہ (اللہ تعالیٰ) اس (بادل) کو پھیلا دیتا ہے۔ (یَبْسُطُ) باب نصر

آیت نمبر	
	سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: سَحَابٌ ہے۔
۴۸	يَجْعَلُهٗ كِسَفًا: وہ (اللہ تعالیٰ) اس (بادل) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ (يَجْعَلُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَعْلٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: سَحَابٌ ہے۔
۴۸	اَلْوَدْقَ: بارش، تیز ہو یا ہلکی۔
۴۸	مِنْ خِلٰلِهٖ: اس کے درمیان سے (خِلَالٌ) کے معنی درمیان (ہٖ) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع: سَحَابٌ ہے۔
۴۸	اِذَآ اَصَابَهٗ: جب وہ اس کو پہنچا دیتا ہے۔ (اَصَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَةٌ ہے۔
۴۸	يَسْتَبْشِرُوْنَ: وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں (يَسْتَبْشِرُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِبْشَارٌ ہے۔
۴۹	مُبْلِسِيْنَ: ناامید ہونے والے۔ مایوس ہونے والا۔ اِبْلَاسٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالتِ نصب میں ہے۔ واحد: مُبْلِسٌ ہے۔
۵۰	اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نشانیاں، (اٰثَارٌ) کے معنی نشانیاں، واحد: اَثَرٌ ہے۔ یہاں رَحْمَةٌ سے مراد بارش ہے۔
۵۰	يُحْيِ الْاَرْضَ: وہ (اللہ تعالیٰ) زمین کو زندہ (یعنی تر و تازہ) کرتا ہے۔ (يُحْيِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْيَآءٌ ہے۔ معنی زندہ کرنا اور یہاں مراد تر و تازہ کرنا ہے۔
۵۰	بَعْدَ مَوْتِهَا: اس (زمین) کے مرنے (یعنی خشک ہونے) کے بعد، مَوْتٌ کے معنی مرنا، اور مراد خشک ہونا ہے۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۵۱	مُصْفَرًّا: زرد، پیلا، اِصْفِرَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب

آیت نمبر	
	افعلال سے استعمال ہوتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۵۲	اَلْمَوْتٰی: مردے۔ واحد: مَیِّتٌ ہے۔
۵۲	اَلصُّمَّ: بہرے۔ واحد: اَصَمُّ ہے۔
۵۲	اِذَا وَلَّوْا: جب وہ لوگ پیٹھ پھیرلیں۔ (وَلَّوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْلِیَۃٌ ہے۔
۵۲	مُدْبِرِیْنَ: پیٹھ پھیرنے والے۔ اِدْبَارٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم۔ واحد: مُدْبِرٌ ہے۔ حال مؤکدہ ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔
۵۳	هٰدِ الْعُمْیِ: اندھوں کو راہ دکھانے والا۔ اندھوں کو راہ راست پر لانے والا (هَادِیْ) هِدَایَۃٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ آیتِ کریمہ میں آخر کی یاء کو تخفیف کے لئے حذف کردیا گیا۔ (اَلْعُمْیُ) کا واحد: اَعْمٰی ہے، اس کے معنی اندھا۔
۵۴	شَیْبَۃً: بڑھاپا۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی بوڑھا ہونا۔
۵۵	مَالَبِثُوْا: وہ لوگ نہیں ٹھہرے۔ (مَالَبِثُوْا) باب سمع سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لُبْثٌ ہے۔
۵۵	یُؤْفَکُوْنَ: وہ لوگ الٹے جاتے ہیں۔ وہ لوگ پھرے جاتے۔ (یُؤْفَکُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْكٌ اور اَفْكٌ ہے۔
۵۶	یَوْمُ الْبَعْثِ: قیامت کا دن۔ (بَعْثٌ) کے معنی دوبارہ زندہ کرنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔
۵۷	لَاهُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ: نہ ان لوگوں سے راضی کرنے کو طلب کیا جائے گا۔ یعنی کافروں سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ توبہ کرکے اللہ تعالیٰ کو راضی کرلیں۔ (یُسْتَعْتَبُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب،

آیت نمبر	
	مصدر اِسْتِعْتَابٌ ہے۔
۵۹	يَطْبَعُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتے ہیں۔ (يَطْبَعُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَبْعٌ ہے۔
۶۰	لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ: وہ آپ کے قدم نہ اکھاڑ دے۔ وہ آپ کو بے برداشت نہ کر دے۔ یعنی ان کی طرف سے چاہے جتنی ناگوار بات پیش آئے مگر آپ برداشت کر لیا کریں۔ (لَا يَسْتَخِفَّنَّ) باب استفعال سے فعل نہی معروف، با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِخْفَافٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ لُقْمَانَ

سورۂ لقمان مکی ہے۔ یہ قرآنِ کریم کی اکتیسویں (۳۱) سورت ہے، اس کے شروع میں قرآنِ کریم اور اس کی تصدیق کرنے والوں کی تعریف اور گمراہ کرنے والے معترضین کی مذمت اور دونوں فریقوں کا انجام بیان کیا گیا ہے۔ پھر حضرت لقمان اور ان کی نصیحتوں کا تذکرہ ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ لقمان رکھا گیا ہے۔ پھر اس سورت میں توحید کا مضمون اور حق تعالیٰ کے ساتھ علم غیب کے خاص ہونے کا ذکر ہے۔

آیت نمبر	
۴	يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ: وہ لوگ نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ (يُقِيْمُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقَامَةٌ ہے۔ (الصَّلٰوةُ) کے معنی نماز، جمع: صَلَوَاتٌ ہے۔
۴	يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ: وہ لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (يُؤْتُوْنَ) باب افعال سے

آیت نمبر	
	فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔ (زَکٰوۃٌ) ہر صاحب نصاب عاقل اور بالغ مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ پورے مال کا چالیسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا فرض ہے۔ اسی کو زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔
۶	یَشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ: وہ کھیل کی باتوں کو خریدتا ہے۔ وہ (اللہ تعالیٰ کی یاد سے) غافل کرنے والی باتوں کا خریدار بنتا ہے۔ (یَشْتَرِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِشْتِرَاءٌ جو اصل میں اِشْتِرَایٌ ہے (لَھْوٌ) کے معنی کھیل اور غفلت کے ہیں، باب نصر سے مصدر ہے مصدری معنی کھیلنا اور غافل ہونا (حَدِیْثٌ) کے معنی بات، جمع: اَحَادِیْثُ ہے۔
۶	یَتَّخِذَھَا ھُزُوًا: (تاکہ) وہ اس (راہِ حق) کی ہنسی اڑائے۔ (یَتَّخِذَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّخَاذٌ جو اصل میں اِئْتِخَاذٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: سَبِیْلُ اللّٰہِ ہے۔ (ھُزُوًا) مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہوکر حال واقع ہے۔ باب فتح اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۷	وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا: وہ شخص تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے۔ یہ جواب شرط واقع ہے۔ (وَلّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْلِیَۃٌ ہے۔ (مُسْتَکْبِرًا) کے معنی تکبر کرنے والا۔ اِسْتِکْبَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۷	وَقْرًا: بہراپن، بوجھ، ڈاٹ۔ باب ضرب سے مصدر ہے معنی بہرا ہونا۔
۷	بَشِّرْہُ: آپ اس کو خوش خبری دیجئے۔ (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِیْرٌ ہے (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر	
۱۰	عَمَدٍ: ستون۔ واحد: عِمَادٌ ہے۔
۱۰	اَلْقٰی: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ڈال دیا۔ (اَلْقٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۱۰	رَوَاسِیَ: مضبوط پہاڑ۔ واحد: رَاسِیَۃٌ ہے۔
۱۰	اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ: کہ وہ (زمین) تم کو لے کر حرکت نہ کرے۔ (اَنْ تَمِیْدَ) اصل میں اَنْ لَاتَمِیْدَ ہے۔ (تَمِیْدَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَیْدٌ ہے۔
۱۰	بَثَّ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پھیلا دیا۔ (بَثَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر بَثٌّ ہے۔
۱۰	اَنْبَتْنَا: ہم نے اگایا۔ (اَنْبَتْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْبَاتٌ ہے۔
۱۰	زَوْجٍ کَرِیْمٍ: (ہر طرح کی) عمدہ قسمیں (زَوْجٌ) کے معنی قسم کے ہیں، جمع: اَزْوَاجٌ ہے (کَرِیْمٌ) کَرَامَۃٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۱۱	اَرُوْنِیْ: تم لوگ مجھ کو دکھلاؤ (اَرُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرَاءَۃٌ ہے (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۱۲	لُقْمَانُ: حضرت لقمان بنی اسرائیل میں ایک نہایت عقلمند اور پرہیزگار انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو علم و عمل دونوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ جس کو قرآنِ کریم میں حکمت کے لفظ سے بیان کیا گیا ہے۔ حضرات مفسرین نے اس بات میں اختلاف کیا ہے کہ حضرت لقمان نبی تھے یا نہیں؟ راجح قول یہی ہے کہ نبی نہیں تھے، بلکہ حضرت داؤد علیہ السلام کی امت میں تھے۔ اور ان کی طرف سے بنی اسرائیل کے قاضی تھے۔
۱۲	اَلْحِکْمَۃَ: عقل مندی، دانش مندی۔ حکمت سے مراد علم اور عمل کا مجموعہ

آیت نمبر	
	ہے، اس کی جمع: حِکَمٌ ہے۔
۱۳	هُوَ يَعِظُهٗ: (اس حال میں کہ) وہ (حضرت لقمان) اس کو (یعنی اپنے بیٹے کو) نصیحت کررہے تھے۔ (یعظ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَعْظٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ یہ جملہ حالیہ ہے۔
۱۴	وَصَّيْنَا: ہم نے تاکید کی، ہم نے حکم دیا۔ (وَصَّيْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْصِيَةٌ ہے۔
۱۴	حَمَلَتْهُ: اس نے (اس کی ماں نے) اس کو پیٹ میں رکھا۔ (حَمَلَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَمْلٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۴	وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ: کمزوری پر کمزوری کی حالت میں۔ (وَهْنًا) ترکیب میں اُمُّهٗ سے حال ہے، ذَاتَ وَهْنٍ کے معنی میں ہے، یا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے، یعنی تَهِنُ وَهْنًا (عَلٰى وَهْنٍ) مصدر مذکور کی صفت ہے، یعنی وَهْنًا كَائِنًا عَلٰى وَهْنٍ (وَهْنٌ) کے معنی کمزوری باب ضرب سے مصدر ہے۔
۱۴	فِصٰلُهٗ: اس (بچہ) کا دودھ چھڑانا۔ (فِصَالٌ) باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔ اس کے معنی ایک دوسرے سے جدا ہونا۔ چوں کہ بچہ ماں کے دودھ سے اور ماں کا دودھ بچہ سے جدا ہوجاتا ہے۔ اس لئے بچہ کے دودھ چھڑانے کو فصال کہا جاتا ہے۔
۱۵	اِنْ جَاهَدٰكَ: اگر وہ دونوں (یعنی والدین) تجھ پر زور ڈالیں۔ (جاھدا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر مُجَاهَدَةٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۵	صَاحِبْهُمَا: تو ان دونوں کا ساتھ دے۔ تو ان دونوں کے ساتھ زندگی بسر

آیت نمبر	
	کر۔ (صَاحِبْ) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُصَاحَبَۃٌ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۵	مَعْرُوْفًا: بھلائی، خوبی۔
۱۵	مَنْ اَنَابَ: جو شخص رجوع ہو۔ یعنی جس نے اطاعت کی ہو۔ (اَنَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنَابَۃٌ ہے۔
۱۶	یٰبُنَیَّ: اے میرے چھوٹے بیٹے۔ اے میرے پیارے بیٹے۔ (یَا) حرف ندا ہے۔ (بُنَیَّ) اِبْنٌ کی تصغیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہے۔
۱۶	مِثْقَالَ: برابر، ہم وزن۔ جمع: مَثَاقِیْلُ ہے۔
۱۶	حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ: رائی کا دانہ۔ (حَبَّۃٌ) کے معنی دانہ۔ جمع: حَبَّاتٌ ہے۔ (خَرْدَلٌ) کے معنی رائی (ایک قسم کی سرسوں) واحد: خَرْدَلَۃٌ ہے۔
۱۶	صَخْرَۃٍ: پتھر، چٹان، اس کی جمع: صَخْرٌ اور صُخُوْرٌ ہے۔
۱۷	اِنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ: تو برے کام سے منع کر (اِنْهَ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَهْیٌ ہے۔ (اَلْمُنْكَرُ) برا کام، بری بات، اِنْكَارٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ جمع: مُنْكَرَات اور مَنَاكِرُ ہے۔
۱۷	مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ: ہمت کے کاموں میں سے۔ (عَزْمٌ) کے معنی پختہ ارادہ اور ہمت، یہ اضافت عکس کے طور پر ہے، یعنی اس میں مضاف الیہ کو مضاف بنادیا گیا ہے۔ اس کی اصل عبارت یہ ہے: مِنَ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ عَزَمَهُ اللّٰهُ یعنی ان کاموں میں سے، جن کے کرنے کو اللہ تعالیٰ نے لازم فرمایا ہے (تفسیر مظہری)
۱۸	لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ: تو اپنے گال مت پھلا۔ تو اپنا رخ مت پھیر، یعنی تکبر کرتے ہوئے لوگوں سے اعراض مت کر۔ (لَا تُصَعِّرْ) باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَصْعِیْرٌ ہے۔ (خَدٌّ) کے معنی گال،

آیت نمبر	
	رخسار۔ جمع: خُدُوْدٌ ہے۔
۱۸	مَرَحًا: اتراتے ہوئے، اترا کر۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۸	مُخْتَالٍ: تکبر کرنے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر اِخْتِيَالٌ ہے۔
۱۸	فَخُوْرٍ: فخر کرنے والا، ناز کرنے والا۔ فَخْرٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	اِقْصِدْ: تو اعتدال اختیار کر۔ (اِقْصِدْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قَصْدٌ ہے۔
۱۹	اُغْضُضْ: تو (اپنی آواز) پست کر۔ (اُغْضُضْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر غَضٌّ ہے۔
۱۹	اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ: سب سے بُری آواز۔ (اَنْكَرَ) اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کی وجہ سے منصوب ہے۔ نُكْرٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (اَصْوَاتٌ) کا واحد: صَوْتٌ معنی آواز۔
۱۹	الْحَمِيْرِ: گدھے۔ واحد: حِمَارٌ ہے۔
۲۰	سَخَّرَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) کام میں لگا دیا۔ تابع بنا دیا۔ (سَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ۔
۲۰	اَسْبَغَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پوری کر دیں (ظاہری اور باطنی نعمتیں) (اَسْبَغَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْبَاغٌ ہے۔
۲۰	يُجَادِلُ: وہ جھگڑتا ہے (يُجَادِلُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۱	عَذَابَ السَّعِيْرِ: دوزخ کا عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ (السَّعِيْرِ) کے معنی دوزخ۔ دہکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۲	مَنْ يُّسْلِمْ: جو شخص تابع دار بنالے، جو شخص فرماں بردار بنالے۔ (يُسْلِمْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْلَامٌ ہے۔
۲۲	اِسْتَمْسَكَ: اس نے پکڑ لیا۔ (اِسْتَمْسَكَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِمْسَاكٌ ہے۔
۲۲	اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى: بہت مضبوط حلقہ، بہت مضبوط کڑا (اَلْعُرْوَةُ) کے معنی کڑا اور حلقہ، جمع: عُرًى۔ (اَلْوُثْقٰى) وَثَاقَةٌ مصدر سے فُعلی کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث ہے، اسم تفضیل مذکر اَلْاَوْثَقُ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۴	نُمَتِّعُهُمْ: ہم ان کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ (نُمَتِّعُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم۔ مصدر تَمْتِيْعٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۴	نَضْطَرُّهُمْ: ہم ان کو مجبور کریں گے۔ ہم ان کو پہنچا دیں گے۔ (نَضْطَرُّ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِضْطِرَارٌ اور مادہ: ض ر ر ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۷	يَمُدُّهٗ: اس میں شامل ہو جائیں (سات سمندر) بیان القرآن۔ يَمُدُّ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَدٌّ ہے۔ (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: اَلْبَحْرُ ہے۔
۲۷	مَا نَفِدَتْ: ختم نہیں ہوں گی (اللہ تعالیٰ کی باتیں) (مَا نَفِدَتْ) جوابِ شرط ہے، باب سمع سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَفَادٌ۔

آیت نمبر	
۲۷	كَلِمٰتُ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی باتیں (جو اللہ تعالیٰ کے کمالات اور عظمت وجلال کو ظاہر کرنے والی ہیں (كَلِمَاتٌ) کے معنی باتیں، واحد: كَلِمَةٌ ہے۔
۲۹	يُوْلِجُ: وہ (اللہ تعالیٰ) داخل کرتا ہے۔(يُوْلِجُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْلَاجٌ ہے۔
۲۹	اَجَلٍ مُّسَمًّى: مقررہ وقت، مقررہ مدت، اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔(اَجَلٌ) کے معنی وقت، مدت، جمع: آجالٌ ہے۔(مُسَمًّى) کے معنی مقرر کیا ہوا۔ باب تفعیل سے اسم مفعول ہے۔ اس کا مصدر تَسْمِيَةٌ ہے۔
۳۱	اَلْفُلْكَ: کشتی، یہ لفظ واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے آتا ہے۔
۳۱	صَبَّارٍ: بہت صبر کرنے والا۔ صَبْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۱	شَكُوْرٍ: بہت شکر ادا کرنے والا۔ شُكْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	اِذَا غَشِيَهُمْ: جب وہ ان کو گھیر لیتی ہے۔ جب وہ ان کو ڈھانک لیتی ہے (غَشِيَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْيٌ اور غِشَايَةٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۳۲	كَالظُّلَلِ: سائبانوں کی طرح، یعنی پہاڑوں کی طرح (مقاتل) یا بادلوں کی طرح (کلبی) اس کا واحد: ظُلَّةٌ ہے۔
۳۲	مُقْتَصِدٌ: اعتدال پر رہنے والا، اِقْتِصَادٌ مصدر سے اسم فاعل واحد ذکر ہے۔
۳۲	خَتَّارٍ: بدعہدی کرنے والا، عہد کو توڑنے والا۔ خَتْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	كَفُوْرٍ: ناشکری کرنے والا۔ ناشکرا۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۳۳	اِخْشَوْا: تم لوگ ڈرو۔ (اخْشَوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَشْیٌ ہے
۳۳	جَازٍ: بدلہ دینے والا۔ جَزَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ یہ اصل میں جَازِیٌ ہے۔
۳۳	لَاتَغُرَّنَّكُمْ: وہ تم کو دھوکا نہ دے۔ (لَاتَغُرَّنَّ) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غُرُوْرٌ ہے (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۳۳	اَلْغُرُوْرُ: دھوکے باز، دغا باز۔ اس سے مراد شیطان ہے (تفسیر مظہری) یہ فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر غُرُوْرٌ ہے۔
۳۴	اَلْغَيْثُ: بارش، جمع: غُيُوْثٌ اور اَغْيَاثٌ ہے۔
۳۴	اَلْاَرْحَامِ: بچہ دانی، اس کا ترجمہ پیٹ بھی کر لیتے ہیں جیسا کہ ترجمہ شیخ الہند میں ہے، واحد: رَحْمٌ، رِحْمٌ اور رَحِمٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

سورۂ سجدہ مکی سورت ہے۔ یہ قرآنِ کریم کی بتیسویں (۳۲) سورت ہے، اس میں سب سے پہلے قرآنِ کریم کی حقانیت کا بیان ہے اور اسی کے ذریعہ رسالت کا اثبات ہے۔ پھر توحید کا مضمون ہے، پھر قیامت کے دن جزا اور سزا کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ایمان والوں کو تسلی دی گئی اور کافروں کے بعض شبہات کی تردید کی گئی ہے۔

آیت نمبر	
۲	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ: کتاب (یعنی قرآنِ کریم) کا نازل کرنا۔ (تَنْزِيْلٌ) مصدر مضاف اور (اَلْكِتٰبِ) مضاف الیہ ہے۔ پھر مرکبِ اضافی ہو کر مبتدا یا خبر

آیت نمبر	
	ہے۔ (تفسیر مظہری)
۳	اِفْتَرٰىهُ: اس نے (یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس (کتاب) کو بنالیا ہے۔ اس نے اس کو گھڑ لیا ہے۔ (افْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع کتاب یعنی قرآنِ کریم ہے۔
۴	سِتَّةِ اَيَّامٍ: چھ دن۔ اس سے مراد دنیا کے دنوں میں سے چھ دنوں کی مقدار ہے۔ اس لئے کہ اس وقت سورج اور چاند نہیں تھے۔ جن سے دن ورات کی تعیین ہوتی ہے۔
	اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) عرش پر قائم ہوا۔ تمام اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ استواء اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے۔ جس کی کیفیت معلوم نہیں۔ اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ سے استواء کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ استواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت مجہول ہے۔ اور اس کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے (تفسیر مظہری) اِسْتَوٰى: باب افتعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔ الْعَرْشَ: کے معنی شاہی تخت، جمع: عُرُوْشٌ اور اَعْوَاشٌ ہے۔
۴	شَفِيْعٍ: سفارش کرنے والا۔ شَفَاعَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۴	تَتَذَكَّرُوْنَ: تم لوگ نصیحت حاصل کرتے رہو۔ (تَتَذَكَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔
۵	يُدَبِّرُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تدبیر کرتا ہے۔ وہ انتظام کرتا ہے۔ (يُدَبِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَدْبِيْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۵	يَعْرُجُ اِلَيْهِ: وہ (یعنی ہر امر) اس کی طرف چڑھے گا۔ وہ اس کے پاس پہنچ جائے گا۔ (يَعْرُجُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عُرُوْجٌ ہے۔
۸	سُلٰلَةٍ: نطفہ۔ (سُلَالَةٌ) کے معنی خلاصہ۔ اور جوہر۔ یہاں اس سے مراد نطفہ ہے۔ یہ مبدل منہ یا مُبَیَّن ہے۔
۸	مَآءٍ مَّهِيْنٍ: حقیر پانی، اس سے مراد قطرۂ منی ہے۔ یہ ماقبل سے بدل یا بیان ہے (مَآءٌ) کے معنی پانی۔ جمع مِيَاهٌ ہے۔ (مَهِيْنٌ) کے معنی حقیر، اس کی جمع مُهَنَاءُ ہے۔ مَهَانَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۹	سَوّٰىهُ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اس کو برابر کیا۔ یعنی اس کے اعضاء درست بنائے۔ (سَوّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۰	اِذَا ضَلَلْنَا: جب ہم (زمین میں) غائب ہو جائیں گے، جب ہم (زمین میں) رل جائیں گے۔ یعنی مٹی ہو کر زمین میں مل جائیں گے۔ (ضَلَلْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر ضَلَالٌ ہے۔
۱۱	يَتَوَفّٰكُمْ: وہ تمہاری جان نکالتا ہے۔ (يَتَوَفّٰى) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّيْ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۱	وُكِّلَ بِكُمْ: وہ تم پر مقرر کیا گیا۔ (وُكِّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْكِيْلٌ ہے۔
۱۲	نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ: اپنے سروں کو جھکائے ہوئے۔ اپنے سروں کو جھکانے والے۔ (نَاكِسُوْا) جھکانے والے۔ نَكْسٌ مصدر سے اسم فاعل

آیت نمبر	
	مذکر سالم مضاف ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (رُءُوْسٌ) کے معنی سر۔ واحد: رَأْسٌ ہے۔
۱۲	اَبْصَرْنَا: ہم نے دیکھ لیا۔ (اَبْصَرْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۱۲	اِرْجِعْنَا: آپ ہم کو لوٹا دیجئے۔ (اِرْجِعْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رَجْعٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۱۲	مُوْقِنُوْنَ: یقین کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُوْقِنٌ اور مصدر اِیْقَانٌ ہے۔ اس کا مادہ: ی ق ن ہے۔
۱۴	نَسِیْنٰکُمْ: ہم نے تم کو بھلا دیا۔ یعنی ہم نے تم کو رحمت سے محروم کر دیا۔ (نَسِیْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نِسْیَانٌ ہے یہاں نسیان کے مجازی معنی مراد ہیں، یعنی محروم کر دینا۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۵	اِذَا ذُکِّرُوْا: جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے۔ (ذُکِّرُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذْکِیْرٌ، یہ ترکیب میں شرط ہے۔
۱۵	خَرُّوْا سُجَّدًا: وہ لوگ گر پڑتے ہیں سجدہ کرتے ہوئے۔ وہ لوگ سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ (خَرُّوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے۔ (سُجَّدًا) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد: سَاجِدٌ اور مصدر سُجُوْدٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۶	تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ: ان کے پہلو جدا رہتے ہیں۔ (تَتَجَافٰی) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَجَافِیْ ہے۔ (جُنُوْبٌ) کے معنی پہلو۔ اس کا واحد: جَنْبٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۶	اَلْمَضَاجِع: سونے کی جگہیں، خواب گاہیں، واحد: مَضْجَعٌ ہے، ضَجْعٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۷	اُخْفِيَ: وہ چھپایا گیا۔ (اُخْفِيَ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْفَاءٌ اور مادہ: خ ف ی ہے۔
۱۷	قُرَّةِ اَعْيُنٍ: آنکھوں کی ٹھنڈک۔ یعنی جنت میں ایسی نعمتیں ہوں گی۔ جن کو دیکھ کر اہل جنت کو خوشی اور مسرت حاصل ہوگی۔ (قُرَّةٌ) کے معنی ٹھنڈک، (اَعْيُنٌ) کے معنی آنکھیں۔ واحد: عَيْنٌ ہے۔
۱۸	لَايَسْتَوٗنَ: وہ لوگ برابر نہیں ہوسکتے۔ (لَايَسْتَوٗنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ اور مادہ: س و ی ہے
۱۹	جَنّٰتُ الْمَاْوٰى: رہنے کے باغات، ٹھہرنے کی جنتیں۔ (جَنّٰتٌ) کے معنی باغات، واحد: جَنَّةٌ ہے۔ (اَلْمَاْوٰى) اُوِيٌّ سے مصدر میمی ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	نُزُلًا: مہمانی، ہر وہ چیز جو مہمان کے لئے تیار کی جائے۔ یہ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى سے حال ہے (اعراب القرآن)
۲۱	اَلْعَذَابِ الْاَدْنٰى: بہت قریب والا عذاب۔ اس سے مراد دنیا کا عذاب ہے، جیسے امراض اور مصائب (تفسیر مظہری) اَلْاَدْنٰى کے معنی بہت قریب۔ دُنُوٌّ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۱	اَلْعَذَابِ الْاَكْبَرِ: بڑا عذاب، اس سے مراد آخرت کا عذاب ہے (اَلْاَكْبَرُ) کے معنی بہت بڑا۔ كِبَرٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۲	مُنْتَقِمُوْنَ: بدلہ لینے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُنْتَقِمٌ اور مصدر اِنْتِقَامٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۳	مِرْيَةٍ: شک، شبہ، دھوکا۔
۲۴	اَئِمَّةً: (دین کے) پیشوا۔ اس کا واحد اِمَامٌ ہے۔
۲۵	يَفْصِلُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) فیصلہ فرمائے گا۔ (يفصلُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَصْلٌ ہے۔
۲۶	اَلْقُرُوْن: جماعتیں، قومیں۔ واحد: قَرْنٌ ہے۔
۲۶	مَسٰكِنِهِمْ: ان کے گھر، ان کے مکانات۔ (مَسَاكِنُ) کے معنی رہنے کی جگہیں، واحد مَسْكَنٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۲۷	نَسُوْقُ: ہم ہانک دیتے ہیں۔ ہم پہنچا دیتے ہیں (نَسُوْقُ) سَوْقٌ مصدر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۷	اَلْاَرْضِ الْجُرُزِ: خشک زمین، چٹیل زمین، بنجر زمین۔ (جُرُزٌ) کی جمع: اَجْرازٌ ہے۔
۲۷	زَرْعًا: کھیتی۔ جمع: زُرُوْعٌ ہے۔
۲۷	اَنْعَامُهُمْ: ان کے چوپائے۔ (اَنْعَامٌ) کا واحد: نَعَمٌ ہے۔
۲۷	لَا يُبْصِرُوْنَ: وہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں۔ (لَا يُبْصِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۲۹	يَوْمَ الْفَتْحِ: فیصلہ کا دن۔ (فَتْحٌ) مصدر ہے، اس کے معنی فیصلہ کرنا۔
۲۹	لَاهُمْ يُنْظَرُوْنَ: ان لوگوں کو مہلت نہیں دی جائے گی۔ (يُنظَرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْظَارٌ ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْأَحْزَابِ

سورۂ احزاب مدنی ہے۔ اَحْزَاب، حِزْبٌ کی جمع ہے۔ جس کے معنی پارٹی اور جماعت کے آتے ہیں۔ غزوۂ احزاب میں مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے کافروں کی مختلف جماعتیں متحد ہو کر مدینہ منورہ پر چڑھ آئی تھیں۔ اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام غزوۂ احزاب ہے۔ اور چوں کہ اس غزوہ میں دشمنوں سے حفاظت کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے خندق کھودی گئی تھی۔ اس لئے اس کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں۔ غزوۂ احزاب کی مناسبت سے اس کا نام سورۂ احزاب رکھا گیا ہے۔ یہ قرآنِ کریم کی تینتیسویں (۳۳) سورت ہے۔ اس سورت میں کافروں اور منافقوں کی تکالیف پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا حکم دیا گیا۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان اور ذوی الارحام کی وراثت کا ذکر ہے۔ انبیاء علیہم السلام سے عہد لینے اور انکار کرنے والوں کے لئے سخت عذاب کا بیان ہے۔ پھر غزوۂ احزاب اور غزوۂ بنی قریظہ کا تذکرہ ہے۔ اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی نصرت کا بیان ہے۔ اس کے بعد رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان اور بہت سے اسلامی احکام ذکر کئے گئے ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اِتَّقِ اللّٰہَ: آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہئے۔ (اِتَّقِ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ اور مادہ: و ق ی ہے۔
۳	تَوَکَّلْ: آپ بھروسہ کیجئے۔ (تَوَکَّلْ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَکُّلٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳	وَكِيلًا: کارساز۔ وَكْلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۴	تُظٰهِرُوْنَ: تم لوگ ظہار کرتے ہو۔ (تُظٰهِرُوْنَ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُظَاهَرَةٌ ہے۔ ظہار کا مطلب یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی سے کہے کہ تو میرے لئے ماں کی طرح ہے۔ ظہار کا حکم یہ ہے کہ بیوی سے ایسی بات کہنا گناہ ہے۔ اس سے بیوی حرام ہو جاتی ہے پھر کفارۂ ظہار کی ادائیگی کے بعد حلال ہوتی ہے۔
۴	اُمَّهٰتِكُمْ: تمہاری مائیں۔ (اُمَّهَاتٌ) کے معنی مائیں، واحد: اُمٌّ ہے۔
۴	اَدْعِيَاءَ كُمْ: تمہارے منہ بولے بیٹے، تمہارے لے پالک، یہ مرکب اضافی ہے (اَدْعِيَاءُ) کا واحد: دَعِيٌّ ہے، اس کے معنی لے پالک، منہ بولا بیٹا۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔
۴	اَفْوَاهِكُمْ: تمہارے منہ، (اَفْوَاهٌ) کا واحد: فَمٌ ہے جو اصل میں فُوْهٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔
۵	مَوَالِيْكُمْ: تمہارے دوست۔ (مَوَالِيْ) کا واحد: مَوْلٰی ہے۔ اس کے بہت سے معانی میں سے ایک معنی دوست کے بھی ہیں۔
۵	اَخْطَاْتُمْ: تم نے غلطی کی۔ تم سے بھول چوک ہوگئی۔ (اَخْطَاْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِخْطَاءٌ ہے۔
۵	تَعَمَّدَتْ: اس نے (تمہارے دلوں نے) ارادہ کیا۔ (تَعَمَّدَتْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَعَمُّدٌ ہے۔
۶	اَوْلٰی: زیادہ قریب، زیادہ تعلق رکھنے والا۔ وَلِيٌّ سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۶	اُولُوا الْاَرْحَامِ: رشتہ دار، قرابت والے، (اُولُوا) خلاف قیاس ذُو کی جمع

آیت نمبر	
	ہے۔(اَلْاَرْحَامُ) کے معنی رشتہ داری، قرابت داری، اس کا واحد: رَحْمٌ، رِحْمٌ اور رَحِمٌ ہے۔
۶	مَعْرُوْفًا: بھلائی، احسان، عِرْفَانٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں: جانی پہچانی ہوئی بات۔
۶	مَسْطُوْرًا: لکھا ہوا۔ سَطْرٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۷	مِیْثَاقَهُمْ: ان کا عہد، ان کا اقرار (مِیْثَاقٌ) کے معنی عہد، اقرار۔ اس کی جمع: مَوَاثِیْقُ اور مادہ: و ث ق ہے۔
۸	اَعَدَّ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تیار کیا۔ (اَعَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ ہے۔
۹	جُنُوْدٌ: فوجیں۔ واحد: جُنْدٌ ہے۔
۱۰	زَاغَتِ الْاَبْصَارُ: آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں (بیان القرآن) زَاغَتْ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر زَیْغٌ ہے۔
۱۰	بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ: پہنچے دل گلوں تک، کلیجے منہ کو آنے لگے۔ (بَلَغَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے (اَلْقُلُوْبُ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل، (اَلْحَنَاجِرُ) کا واحد: حَنْجَرَةٌ اس کے معنی گلا، نرخرا۔
۱۰	تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ یعنی منافقوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے نیست ونابود ہونے اور مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور کامیابی کا گمان کیا (تفسیر مظہری) (تَظُنُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ظَنٌّ ہے۔ (اَلظُّنُوْنَا) کے معنی

آیت نمبر	
	طرح طرح کے گمان۔ اس کے آخر میں الف قرآن کریم کے اتباعِ رسم الخط اور رعایتِ فواصل کی وجہ سے ہے۔
۱۱	اُبْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ: ایمان والوں کا امتحان لیا گیا (اُبْتُلِیَ) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْتِلَاءٌ اور مادہ: ب ل و ہے۔
۱۱	زُلْزِلُوْا: وہ لوگ ہلا ڈالے گئے۔ وہ لوگ زلزلہ میں ڈالے گئے۔ باب فَعْلَلَ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر زَلْزَلَۃٌ ہے۔
۱۲	غُرُوْرًا: دھوکا، فریب، باب نصر سے مصدر ہے۔
۱۳	یٰاَھْلَ یَثْرِبَ: اے یثرب والو۔ یثرب سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے وقت اس کا نام یثرب تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد مدینۃ النبی، مدینۃ الرسول اور مدینہ منورہ کے نام سے مشہور و معروف ہو گیا ہے۔
۱۳	مُقَامَ: ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ۔ اِقَامَۃٌ مصدر سے اسم ظرف واحد ہے۔
۱۳	یَسْتَاْذِنُ: وہ (یعنی ایک فریق) اجازت مانگ رہا ہے (مانگ رہا تھا) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِیْذَانٌ۔
۱۳	بُیُوْتَنَا عَوْرَۃٌ: ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں۔ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں۔ (بُیُوْتٌ) کے معنی گھر۔ واحد: بَیْتٌ ہے۔ (عَوْرَۃٌ) کے معنی شگاف اور پھٹن کے ہیں۔ یہاں مراد غیر محفوظ ہیں۔ جن میں دشمن اور چور آسکتے ہیں۔
۱۴	اَقْطَارِھَا: اس کے (یعنی مدینہ منورہ کے) کنارے۔ (اقطارٌ) کے معنی کنارے۔ واحد: قُطْرٌ ہے۔
۱۴	مَا تَلَبَّثُوْا: وہ لوگ دیر نہیں کریں گے۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے (مَا تَلَبَّثُوْا) باب تفعل سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَلَبُّثٌ ہے۔
۱۴	یَسِیْرًا: تھوڑا۔ یُسْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ یُسْرٌ

آیت نمبر	
	مصدر باب کرم سے ہے معنی کم ہونا۔
۱۵	لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ: وہ لوگ پیٹھ نہیں پھیریں گے۔ (لَا یُوَلُّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْلِیَةٌ ہے (اَلْاَدْبَارُ) کا واحد: دُبُرٌ ہے، معنی پیٹھ۔
۱۶	لَا تُمَتَّعُوْنَ: تم کو فائدہ نہیں پہنچایا جائے گا۔ (لَا تُمَتَّعُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمْتِیْعٌ ہے۔
۱۷	یَعْصِمُکُمْ: وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ (یَعْصِمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَصْمٌ ہے۔
۱۸	اَلْمُعَوِّقِیْنَ: روکنے والے۔ تَعْوِیْقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ واحد: مُعَوِّقٌ ہے۔
۱۸	هَلُمَّ اِلَیْنَا: تم ہمارے پاس آجاؤ۔ (هَلُمَّ) اسمائے افعال میں سے ہے، واحد، جمع، مذکر، مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
۱۸	اَلْبَاْسَ: لڑائی۔
۱۹	اَشِحَّةً: بخیل ہونے کی حالت میں، حریص ہونے کی حالت میں۔ بخل کرتے ہوئے، حرص کرتے ہوئے، اس کا واحد: شَحِیْحٌ اور مصدر شُحٌّ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ: ان کی آنکھیں چکرا رہی ہیں۔ (تَدُوْرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر دَوْرٌ اور دَوَرَانٌ ہے۔ (اَعْیُنٌ) کا واحد: عَیْنٌ معنی آنکھ۔
۱۹	یُغْشٰی عَلَیْهِ: اس پر بے ہوشی طاری ہو رہی ہے۔ (یُغْشٰی) باب سمع سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْیٌ ہے۔
۱۹	سَلَقُوْکُمْ: وہ لوگ تم کو طعنے دیتے ہیں، وہ لوگ تم کو تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔

آیت نمبر	
	(سَلَقُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَلْقٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۹	اَلْسِنَةٍ حِدَادٍ: تیز زبانیں (اَلْسِنَةٌ) کے معنی زبانیں، واحد: لِسَانٌ ہے۔ (حِدَادٌ) کے معنی تیز۔ واحد: حَدِيْدٌ ہے۔
۱۹	اَحْبَطَ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے (ان کے اعمال کو) ضائع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بے کار کر دیا (اَحْبَطَ) باب افعال سے ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِحْبَاطٌ ہے۔
۱۹	يَسِيْرًا: آسان۔ يُسْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۰	بَادُوْنَ: باہر رہنے والے۔ بَدَاوَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ واحد: بَادٍ جو اصل میں بَادِیٌ ہے۔
۲۰	اَلْاَعْرَابُ: عرب دیہات کے باشندے۔ واحد: اَعْرَابِیٌّ ہے۔
۲۱	اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ: عمدہ نمونہ۔ (اُسْوَةٌ) کے معنی نمونہ، (حَسَنَةٌ) کے معنی اچھا، عمدہ، حُسْنٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔
۲۲	اَلْاَحْزَابَ: جماعتیں، فوجیں، واحد: حِزْبٌ ہے۔
۲۳	قَضٰى نَحْبَهٗ: اس نے اپنی نذر پوری کر دی، یعنی وہ شہید ہو گیا۔ یہاں نذر سے مراد وہ عہد ہے جو نذر کی طرح واجب العمل ہے۔ اس نے یہ عہد کیا تھا کہ آخر وقت تک کافروں سے لڑتا رہوں گا چاہے جان چلی جائے (قَضٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے (نَحْبٌ) کے معنی نذر۔ باب نصر سے مصدر ہے، مصدری معنی نذر ماننا۔
۲۵	لَمْ يَنَالُوْا: ان لوگوں نے حاصل نہیں کیا۔ (لَمْ يَنَالُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَيْلٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۶	ظَاهَرُوْهُمْ: ان لوگوں نے (اہل کتاب نے) ان (کافروں) کی مدد کی۔ (ظَاهَرُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُظَاهَرَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۶	صَيَاصِيْهِمْ: اُن کے قلعے (صَيَاصِيْ) کا واحد: صِيْصِيَةٌ ہے۔ معنی قلعہ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۲۶	قَذَفَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے رعب) ڈال دیا۔ (قَذَفَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَذْفٌ ہے۔
۲۶	تَاْسِرُوْنَ: تم لوگ قید کرتے ہو۔ (تَاْسِرُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَسْرٌ ہے۔
۲۷	اَوْرَثَكُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تم کو مالک بنا دیا۔ (اَوْرَثَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْرَاثٌ ہے۔
۲۷	لَمْ تَطَئُوْهَا: تم نے اس (زمین) پر قدم نہیں رکھا (لَمْ تَطَئُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَطْأٌ ہے۔
۲۸	تَعَالَيْنَ: تم آؤ۔ (تَعَالَيْنَ) باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر تَعَالٍ جو اصل میں تَعَالُیٌ ہے۔ اس معنی میں صرف فعل امر آتا ہے۔
۲۸	اُمَتِّعْكُنَّ: میں تم کو فائدہ پہنچا دوں۔ (اُمَتِّعْ) جواب امر کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَمْتِيْعٌ ہے۔ (كُنَّ) ضمیر جمع مؤنث حاضر، مفعول بہ ہے۔
۲۸	اُسَرِّحْكُنَّ: میں تم کو رخصت کر دوں۔ اس سے مراد طلاق دینا ہے (تفسیر مظہری) (اُسَرِّحْ) جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَسْرِيْحٌ ہے۔ (كُنَّ) ضمیر جمع مؤنث حاضر، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر	
۲۸	سَرَاحًا جَمِيلًا: اچھی طرح رخصت کرنا۔ یہ مفعول مطلق ہے (سَرَاحٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے۔ تفعیل کا مصدر فَعال کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے لفظ سَلَامٌ اور کَلَامٌ باب تفعیل سے استعمال ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ يَّقْنُتْ پارہ (۲۲)

آیت نمبر	
۳۱	مَنْ يَّقْنُتْ: (تم عورتوں میں سے) جو فرمانبرداری کرے گی (يَقْنُتْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قُنُوْتٌ ہے۔ یہ شرط واقع ہے۔
۳۱	اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کیا۔ (اَعْتَدْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ ہے۔
۳۲	اِنِ اتَّقَيْتُنَّ: اگر تم تقویٰ اختیار کرو۔ (اتَّقَيْتُنَّ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ اور مادہ: و ق ی ہے۔
۳۲	لَاتَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ: تم (نامحرم مردسے) بولنے میں نزاکت مت کرو۔ تم نرم آواز سے بات نہ کرو۔ (لَاتَخْضَعْنَ) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر خُضُوْعٌ ہے۔
۳۳	قَرْنَ: تم ٹھہری رہو۔ (قَرْنَ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر قَرَارٌ ہے۔
۳۳	لَاتَبَرَّجْنَ: تم دکھلاتی نہ پھرو۔ تم آراستہ ہوکر نہ نکلو۔ (لَاتَبَرَّجْنَ) باب تفعل سے فعل نہی۔ صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر تَبَرُّجٌ ہے۔
۳۳	اَقِمْنَ: تم (نماز کی) پابندی رکھو۔ (اَقِمْنَ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر اِقَامَةٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳۳	اٰتِیْنَ: تم (زکوٰۃ) دیتی رہو۔ (اٰتِیْنَ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔
۳۳	اَطِعْنَ: تم اطاعت کرتی رہو۔ (اَطِعْنَ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر اِطَاعَۃٌ ہے۔
۳۳	الرِّجْسَ: ناپاکی، گندگی۔ اس سے مراد شرعی اور طبعی برائیاں ہیں (تفسیر مظہری) اس کی جمع: اَرْجَاسٌ ہے۔
۳۵	اَلْقٰنِتِیْنَ: فرماں برداری کرنے والے مرد قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے، واحد: قَانِتٌ ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۵	اَلْقٰنِتٰتِ: فرماں برداری کرنے والی عورتیں۔ قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم حالت نصب میں ہے۔ واحد: قَانِتَۃٌ ہے۔
۳۵	اَلْمُتَصَدِّقِیْنَ: خیرات کرنے والے مرد (اس میں زکوٰۃ اور نفلی صدقہ سب داخل ہیں) تَصَدُّق مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالتِ نصب میں ہے۔ واحد: مُتَصَدِّقٌ ہے۔
۳۵	اَلْمُتَصَدِّقٰتِ: خیرات کرنے والی عورتیں، تَصَدُّق مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم حالتِ نصب میں ہے۔ واحد: مُتَصَدِّقَۃٌ ہے۔
۳۵	اَلصَّآئِمِیْنَ: روزہ رکھنے والے مرد، صَوْمٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے، واحد: صَائِمٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۵	اَلصّٰٓئِمٰتِ: روزہ رکھنے والی عورتیں، صَوْمٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم حالتِ نصب میں ہے۔ واحد: صَائِمَۃٌ ہے۔
۳۵	اَعَدَّ اللّٰہُ: اللہ تعالیٰ نے تیار فرمایا (اَعَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ ہے۔
۳۶	اَلْخِیَرَۃُ: اختیار۔

آیت نمبر	
۳۶	مَنْ يَّعْصِ: جو شخص نافرمانی کرے گا۔ (يَعْصِ) شرط ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے، اصل میں يَعْصِيْ ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عِصْيَانٌ ہے۔
۳۷	تُخْفِيْ: آپ چھپا رہے ہیں (آپ چھپا رہے تھے) (تُخْفِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِخْفَاءٌ ہے۔
۳۷	مُبْدِيْهِ: اس (بات) کو ظاہر کرنے والا۔ (مُبْدِيْ) اِبْدَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر مضاف ہے (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح ہے۔
۳۷	تَخْشٰى: آپ ڈر رہے ہیں (آپ ڈر رہے تھے) (تَخْشٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَشْيٌ اور خَشْيَةٌ ہے۔
۳۷	زَوَّجْنٰكَهَا: ہم نے آپ سے اس (زینب رضی اللہ عنہا) کا نکاح کر دیا۔ (زَوَّجْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَزْوِيْجٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول اول (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی ہے۔
۳۷	اَدْعِيَآءِ هِمْ: اُن کے لے پالک، ان کے منہ بولے بیٹے (اَدْعِيَاءُ) کے معنی لے پالک، منہ بولے بیٹے۔ واحد: دَعِيٌّ ہے۔
۳۷	وَطَرًا: حاجت، ضرورت۔ جمع: اَوْطَارٌ ہے۔
۳۸	خَلَوْا: وہ لوگ گذر گئے۔ (خَلَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خُلُوٌّ ہے۔
۳۸	قَدَرًا مَّقْدُوْرًا: تجویز کیا ہوا فیصلہ، مقرر کیا ہوا فیصلہ (قَدَرٌ) کے معنی اللہ کا فیصلہ، تقدیرِ الٰہی (مَقْدُوْرٌ) قَدْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۳۹	يُبَلِّغُوْنَ: وہ لوگ پہنچاتے ہیں۔(يُبَلِّغُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَبْلِيْغٌ ہے۔
۳۹	رِسٰلٰتِ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کے پیغامات، اللہ تعالیٰ کے احکام (رِسَالَاتٌ) کے معنی پیغامات، احکام۔ اس کا واحد: رِسَالَةٌ ہے۔
۴۲	سَبِّحُوْهُ: تم اس (یعنی اللہ تعالیٰ) کی پاکی بیان کرو۔(سَبِّحُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْبِيْحٌ ہے۔(ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۲	بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا: صبح وشام۔(بُكْرَةٌ) کے معنی صبح، طلوع آفتاب تک دن کا ابتدائی حصہ۔(اَصِيْلٌ) کے معنی شام، عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت۔ جمع: آصَالٌ ہے۔
۴۴	تَحِيَّتُهُمْ: ان کی دعا، ان کا سلام (تَحِيَّةٌ) کے معنی دُعا اور سلام۔ یہ باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۴۵	شَاهِدًا: گواہی دینے والا، گواہ، شَهَادَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۴۵	مُبَشِّرًا: خوش خبری دینے والا۔ تَبْشِيْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۴۵	نَذِيْرًا: ڈرانے والا، اِنْذَار مصدر سے خلافِ قیاس اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع: نُذُرٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۴۶	سِرَاجًا مُّنِيْرًا: روشن چراغ۔(سِرَاجٌ) کے معنی چراغ، جمع: سُرُجٌ (مُنِيْرٌ) کے معنی روشن۔ اِنَارَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۴۸	دَعْ اَذٰىهُمْ: آپ ان کے ستانے کو چھوڑ دیجئے۔ یعنی کافروں اور منافقوں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف کا آپ خیال نہ کیجئے۔(دَعْ) باب فتح سے

آیت نمبر	
	فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَدْعٌ ہے۔
۴۹	اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ: (اس سے پہلے) کہ تم ان عورتوں کو ہاتھ لگاؤ۔ یہاں ہاتھ لگانے سے مراد صحبت کرنا ہے، چاہے صحبت حقیقی ہو یا حکمی۔ دونوں صورتوں میں عدت واجب ہے۔ صحبت حکمی کی مثال جیسے خلوت صحیحہ ہو جائے۔ (تَمَسُّوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَسٌّ ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔
۴۹	تَعْتَدُّوْنَهَا: تم اس کو شمار کرو گے۔ (تَعْتَدُّوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِدَادٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع عِدَّةٌ ہے۔
۴۹	مَتِّعُوْهُنَّ: تم ان عورتوں کو کچھ متاع (مال) دیدو (بیان القرآن) متاع کی تفصیل یہ ہے کہ اگر اس کا مہر مقرر نہیں ہوا تو یہ متاع ایک جوڑا کپڑا ہے۔ اور اگر مہر مقرر ہوا ہے تو یہ متاع نصف مہر ہے (مَتِّعُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمْتِيْعٌ ہے۔
۴۹	سَرِّحُوْهُنَّ: تم ان عورتوں کو رخصت کردو۔ (سَرِّحُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْرِيْحٌ ہے۔
۴۹	سَرَاحًا جَمِيْلًا: اچھی طرح رخصت کرنا۔ یہ مفعول مطلق ہے۔ سَرَاحٌ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ باب تفعیل کا مصدر فعال کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے سَلَامٌ اور كَلَامٌ استعمال ہوتا ہے۔
۵۰	اَحْلَلْنَا: ہم نے حلال کیا۔ (اَحْلَلْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر اِحْلَالٌ ہے۔
۵۰	اُجُوْرَهُنَّ: ان کے مہر۔ (اُجُوْرٌ) کا واحد: اَجْرٌ ہے۔ معنی ثواب، بدلہ، یہاں اس سے مراد مہر ہے (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

آیت نمبر	
۵۰	اَفَآءَ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے (آپ کو) مالِ غنیمت دلوایا (اَفَآءَ) بابِ افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفَآءَةٌ اور مادہ: ف ی ء۔
۵۰	هَاجَرْنَ: ان عورتوں نے ہجرت کی۔ (هَاجَرْنَ) بابِ مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر مُهَاجَرَةٌ ہے۔
۵۰	اِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا: (مسلمان عورت) اگر اپنی جان ہبہ کردے۔ یعنی جو مسلمان عورت بغیر مہر کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنا چاہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال فرمادیا تھا۔ اس شرط کے ساتھ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے نکاح میں لانا چاہیں۔
۵۰	اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا: کہ وہ (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو نکاح میں لائیں (يَسْتَنْكِحَ) بابِ استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِسْتِنْكَاحٌ ہے۔ (ها) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۱	تُرْجِيْ: آپ (جس کو چاہیں) پیچھے رکھیں۔ آپ (جس کو چاہیں) دور رکھیں یعنی آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے جس کی چاہیں باری مقرر نہ کریں شروع میں ازواجِ مطہرات کے درمیان باری مقرر کرنے میں برابری کرنا آپ کے اوپر واجب تھا۔ اس آیتِ کریمہ کے نازل ہونے کے بعد وہ وجوب ساقط ہوگیا اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اختیار دیا گیا۔ (تُرْجِيْ) بابِ افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْجَآءٌ ہے۔
۵۱	تُـْٔوِيْ اِلَيْكَ: آپ (جس کو چاہیں) اپنے پاس ٹھہرائیں۔ یعنی آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے جس کی چاہیں باری مقرر کریں (تُـْٔوِيْ) بابِ افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِيْوَآءٌ ہے۔
۵۱	مَنِ ابْتَغَيْتَ: جس کو آپ چاہیں۔ جس کو آپ طلب کریں۔ (اِبْتَغَيْتَ)

آیت نمبر	
	باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَآءٌ ہے۔
۵۱	اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ: کہ ان (ازواج مطہرات) کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔ (تَقَرَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قُرَّةٌ ہے۔
۵۲	وَلَوْ اَعْجَبَكَ: اگرچہ آپ کو (ان کا حسن) اچھا معلوم ہو۔ (اَعْجَبَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْجَابٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ اس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے۔
۵۳	غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰهُ: اس حال میں کہ تم اس کے پکنے کے منتظر نہ ہو (نَاظِرِيْنَ) کے معنی انتظار کرنے والے۔ نَظْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (اِنٰهُ) مرکب اضافی ہے (اِنًى) باب ضرب سے مصدر ہے اس کے معنی پکنا۔ مضاف ہونے کی وجہ سے اس کی تنوین ساقط ہوگئی (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع: طَعَامٌ ہے۔
۵۳	مُسْتَاْنِسِيْنَ: انسیت حاصل کرنے والے، جی لگا کر بیٹھنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُسْتَاْنِسٌ اور مصدر اِسْتِيْنَاسٌ ہے۔
۵۶	يُصَلُّوْنَ: وہ رحمت بھیجتے ہیں۔ (يُصَلُّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَصْلِيَةٌ ہے۔ لفظ صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد رحمت نازل کرنا ہے۔ اور فرشتوں کی طرف نسبت ہو تو اس سے مراد رحمت کی دعا کرنا ہے۔ اور ایمان والوں کی طرف نسبت ہو تو اس کا مطلب دعائے رحمت، اور مدح و ثناء کا مجموعہ ہے۔

آیت نمبر	
۵۶	صَلُّوْا: تم رحمت بھیجو۔ (صَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَصْلِیَۃٌ ہے۔
۵۶	سَلِّمُوْا: تم سلام بھیجو۔ (سَلِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْلِیْمٌ ہے۔
۵۷	اَعَدَّ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تیار کیا۔ (اَعَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ ہے۔
۵۸	اِکْتَسَبُوْا: ان لوگوں نے (گناہ) کیا۔ (اِکْتَسَبُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِکْتِسَابٌ ہے۔
۵۸	اِحْتَمَلُوْا: ان لوگوں نے اٹھایا۔ (اِحْتَمَلُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِحْتِمَالٌ ہے۔
۵۸	بُهْتَانًا: جھوٹ، تہمت باب فتح سے مصدر ہے معنی جھوٹ بولنا، تہمت لگانا۔
۵۹	یُدْنِیْنَ: وہ عورتیں لٹکا لیں (یُدْنِیْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِدْنَآءٌ ہے۔
۵۹	مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ: تھوڑی سی اپنی چادریں، اپنی چادروں کا کچھ حصہ۔ (مِنْ) تبعیض کے لئے ہے، (جَلَابِیْبُ) کے معنی چادریں۔ واحد: جِلْبَابٌ ہے (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔
۶۰	لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ: اگر وہ (منافق لوگ) باز نہیں آئیں گے (لَمْ یَنْتَهِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْتِهَاءٌ ہے
۶۰	اَلْمُرْجِفُوْنَ: جھوٹی خبریں اڑانے والے۔ جھوٹی افواہیں پھیلانے والے باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُرْجِفٌ اور مصدر اِرْجَافٌ ہے۔
۶۰	لَنُغْرِیَنَّكَ: ہم ضرور آپ کو (منافقوں پر) مسلط کر دیں گے۔ (لَنُغْرِیَنَّ)

آیت نمبر	
۶۰	باب افعال سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِغْرَاءٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۶۰	لَا يُجَاوِرُوْنَكَ: وہ (منافق) لوگ آپ کے پاس نہ رہنے پائیں گے۔ (لَا يُجَاوِرُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُجَاوَرَةٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۶۱	اَيْنَمَا ثُقِفُوْا: وہ لوگ جہاں پائے جائیں گے۔ (اَيْنَمَا) اسمائے شرط میں سے ہے۔ (ثُقِفُوْا) باب سمع سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ثَقَفٌ ہے۔
۶۳	مَا يُدْرِيْكَ: آپ کو کیا خبر۔ (مَا) استفہام کے لئے ہے۔ (يُدْرِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاءٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۶۴	سَعِيْرًا: دہکتی ہوئی آگ، بھڑکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۶۶	تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ: وہ لوگ اوندھے منہ ڈالے جائیں گے۔ (تُقَلَّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقْلِيْبٌ ہے۔ (وُجُوْهٌ) کے معنی چہرے، واحد: وَجْهٌ ہے۔
۶۷	سَادَتَنَا: ہمارے سردار (اپنے سردار) (سَادَةٌ) کے معنی سردار، واحد: سَيِّدٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔
۶۷	كُبَرَآءَ نَا: ہمارے بڑے۔ (اپنے بڑے) (كُبَرَآءُ) کے معنی بڑے، واحد: كَبِيْرٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔
۶۹	بَرَّاَهُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے ان کو (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو) بری کر دیا (بَرَّاَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْرِئَةٌ ہے

آیت نمبر	
	(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے اس کا مرجع: موسیٰ علیہ السلام ہیں۔
۶۹	وَجِیْهًا: مرتبہ والا، معزز۔ وَجَاهَةٌ مصدر سے فَعِیْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۷۰	قَوْلًا سَدِیْدًا: درست بات۔ (قَوْلٌ) کے معنی بات۔ جمع: اَقْوَالٌ ہے۔ (سَدِیْدٌ) کے معنی درست، فَعِیْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ اس کا مصدر سَدَدٌ اور سَدَادٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۷۲	عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ: ہم نے امانت پیش کی۔ (عَرَضْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر عَرْضٌ ہے۔ (الْاَمَانَةُ) کے معنی امانت، وہ چیز جس کا کسی کو ذمہ دار بنایا جائے۔ جمع: اَمَانَاتٌ ہے۔ اس آیتِ کریمہ میں امانت سے کیا مراد ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد فرائض خداوندی اور احکام الٰہی ہیں (تفسیر مظہری) اور پیش کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبول کرنے اور نہ کرنے کا ان کو اختیار دیا تھا، ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امانت کو لازمی طور پر پیش کرنے کے بعد کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے۔
۷۲	اَبَیْنَ: انھوں نے (یعنی آسمان، زمین اور پہاڑ نے) انکار کر دیا۔ (اَبَیْنَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِبَاءٌ ہے۔
۷۲	اَشْفَقْنَ: وہ (یعنی آسمان، زمین اور پہاڑ) ڈر گئے۔ (اَشْفَقْنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِشْفَاقٌ ہے۔
۷۲	ظَلُوْمًا: ظالم، ناانصافی کرنے والا۔ ظُلْمٌ مصدر سے فَعُوْل کے وزن پر صفتِ مشبہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۷۲	جَهُوْلًا: نادان، جاہل۔ جَهَالَةٌ مصدر سے فَعُوْل کے وزن پر صفتِ مشبہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ سَبَاٍ

سورۂ سبا مکی ہے۔ یہ قرآنِ کریم کی چونتیسویں (۳۴) سورت ہے۔ اس میں سب سے پہلے توحید کا مضمون ہے۔ پھر قیامت کا اثبات ہے۔ اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ ہے۔ پھر کفار سبا کے ذکر کے ساتھ توحید کا اثبات اور شرک کا ابطال ہے۔ اس کے بعد رسالت محمدیہ کا عموم اور سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کا مضمون ہے۔ پھر میدانِ حشر کی کچھ ہولنا کیوں کا ذکر ہے۔

آیت نمبر	
۲	یَلِجُ: وہ داخل ہوتا ہے۔ (یَلِجُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وُلُوْجٌ ہے۔
۲	یَعْرُجُ: وہ چڑھتا ہے۔ (یَعْرُجُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عُرُوْجٌ ہے۔
۳	لَایَعْزُبُ: وہ غائب نہیں ہوتا ہے۔ (لَایَعْزُبُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عُزُوْبٌ ہے۔
۳	مِثْقَالٌ: برابر، ہم وزن، جمع: مَثَاقِیْلُ ہے۔
۳	کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ: واضح کتاب، کھلی کتاب، اس سے مراد لوح محفوظ ہے (تفسیر جلالین) (کِتٰبٌ) کے معنی کتاب، لکھی ہوئی چیز، جمع: کُتُبٌ ہے۔ (مُبِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِبَانَۃٌ ہے۔
۴	رِزْقٌ کَرِیْمٌ: عزت کی روزی، اس سے مراد وہ عمدہ روزی ہے جو جنت میں بہت عزت کے ساتھ دی جائے گی (رِزْقٌ) کے معنی روزی، جمع: اَرْزَاقٌ ہے

آیت نمبر	
	(كَرِيْمٌ) کے معنی عمدہ، كَرَامَةٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔
۵	سَعَوْا: ان لوگوں نے کوشش کی۔ (سَعَوْا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَعْيٌ ہے۔
۵	مُعٰجِزِيْنَ: عاجز کرنے والے۔ باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، واحد مُعَاجِزٌ اور مصدر مُعَاجَزَةٌ۔
۵	رِجْز: سختی، بلا، عذاب، یہاں سختی اور بلا کا ترجمہ کیا گیا ہے۔
۷	نَدُلُّكُمْ: ہم تم کو بتلائیں، ہم تم کو خبر دیں۔ (نَدُلُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر دَلَالَةٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۷	اِذَا مُزِّقْتُمْ: جب تم ریزہ ریزہ کردیئے جاؤ گے۔ (مُزِّقْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمْزِيْقٌ ہے۔
۷	كُلَّ مُمَزَّقٍ: پورے طور پر ریزہ ریزہ کیا جانا، یہ فعل مذکور کا مفعول مطلق ہے۔ مُمَزَّقٌ مصدر میمی تَمْزِيْقٌ کے معنی میں ہے۔
۷	خَلْقٍ جَدِيْدٍ: نیا جنم، نئی پیدائش۔ (خَلْقٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی پیدا کرنا (جَدِيْدٌ) کے معنی نیا، جِدَّةٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۸	اَفْتَرٰى: کیا اس نے جھوٹ باندھا۔ کیا اس نے جھوٹ گھڑ لیا۔ یعنی کیا اس نے قصداً جھوٹ بولا (اَفْتَرٰى) اصل میں ااِفْتَرٰى ہے۔ اس میں پہلا ہمزہ استفہام ہے، اور دوسرا باب افتعال کا ہمزۂ وصل ہے، دو ہمزہ کے جمع ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل کو حذف کردیا گیا۔ اَفْتَرٰى ہوگیا۔ (اِفْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔ اور مادہ: ف ر ی ہے۔

آیت نمبر	
۸	جِنَّةٌ: جنون، دیوانگی۔
۹	نَخْسِفْ: ہم (ان کو زمین میں) دھنسا دیں۔ جوابِ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ (نَخْسِفْ) بابِ ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر خَسْفٌ ہے۔
۹	كِسَفًا: (آسمان کے) ٹکڑے۔ واحد: كِسْفَةٌ ہے۔
۹	مُنِيْبٍ: رجوع ہونے والا، متوجہ ہونے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِنَابَةٌ اور مادہ: ن و ب ہے۔
۱۰	اَوِّبِيْ: تم (داؤد علیہ السلام کے ساتھ) تسبیح کرو۔ تم پاکی بیان کرو۔ (اَوِّبِيْ) بابِ تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر تَاْوِيْبٌ ہے۔
۱۰	وَالطَّيْرَ: اور پرندے۔ لفظ طیر کا عطف یَاجِبَالُ کے محل پر یا فَضْلًا کے لفظ پر یا مفعول معہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (تفسیر مظہری)
۱۰	اَلَنَّا: ہم نے (لوہے کو موم کی طرح) نرم کر دیا۔ (اَلَنَّا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِلَانَةٌ ہے۔
۱۱	سٰبِغٰتٍ: پوری (زرہیں) کشادہ (زرہیں) سُبُوْغٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: سَابِغَةٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱	قَدِّرْ فِي السَّرْدِ: (کڑیوں کے) جوڑنے میں اندازہ رکھو۔ یعنی مناسب انداز سے کڑیاں جوڑو (قَدِّرْ) بابِ تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَقْدِيْرٌ ہے۔ (السَّرْدُ) کے معنی زرہ بنانا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۱۲	الرِّيْحَ: ہوا، یہ فعل محذوف سَخَّرْنَا کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۲	غُدُوُّهَا شَهْرٌ: اس (ہوا) کا صبح کا چلنا ایک مہینہ (کی مسافت تھی) (غُدُوٌّ) کے معنی صبح کے وقت آنا اور صبح کے وقت جانا۔ باب نصر سے مصدر ہے، یہ مضاف ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے، (شَهْرٌ)

آیت نمبر	
	کے معنی مہینہ، جمع: اَشْهُرٌ اور شُهُوْرٌ ہے۔
۱۲	رَوَاحُهَا شَهْرٌ: اس (ہوا) کا شام کا چلنا ایک مہینہ (کی مسافت تھی) (رَوَاحٌ) کے معنی شام کے وقت آنا یا شام کے وقت جانا، باب نصر سے مصدر ہے۔ یہ مضاف ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔
۱۲	اَسَلْنَا: ہم نے (ان کے لئے) بہادیا۔ (اَسَلْنَا) بابِ افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسَالَةٌ ہے۔
۱۲	عَيْنَ الْقِطْرِ: تانبے کا چشمہ (عَيْنٌ) کے معنی چشمہ، جمع: اَعْيُنٌ اور عُيُوْنٌ ہے۔ (قِطْرٌ) کے معنی تانبا (ایک قسم کی دھات ہے)
۱۲	مَنْ يَّزِغْ: جو روگردانی کرے گا (يَزِغْ) شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر زَيْغٌ ہے۔
۱۲	عَذَابِ السَّعِيْرِ: آگ کا عذاب، دوزخ کا عذاب۔ (سَعِيْرٌ) کے معنی دہکتی ہوئی آگ، بھڑکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۳	مَحَارِيْبَ: مضبوط قلعے، بلند عمارتیں۔ واحد: مِحْرَابٌ ہے۔
۱۳	تَمَاثِيْلَ: تصویریں، مجسمے، واحد: تِمْثَالٌ ہے۔
۱۳	جِفَانٍ: لگن۔ واحد: جَفْنَةٌ ہے۔
۱۳	اَلْجَوَابِ: تالاب، حوض۔ واحد: جَابِيَةٌ اور مادہ: ج ب ی ہے۔
۱۳	قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ: چولھوں پر جمی ہوئی دیگیں۔ ایک جگہ پر جمی رہنے والی دیگیں (قُدُوْرٌ) دیگیں، ہانڈیاں۔ واحد: قِدْرٌ ہے۔ (رَاسِيَاتٌ) کا واحد: رَاسِيَةٌ ہے معنی ٹھہرنے والی، ثابت رہنے والی۔ رُسُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۱۴	قَضَيْنَا: ہم نے فیصلہ کیا۔ ہم نے حکم دیا۔ (قَضَيْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَضَآءٌ ہے۔
۱۴	مَادَلَّهُمْ: ان کو خبر نہیں دی۔ (مَادَلَّ) باب نصر سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَلَالَةٌ ہے۔
۱۴	دَآبَّةُ الْاَرْضِ: گھن کا کیڑا (بیان القرآن) اس سے مراد دیمک ہے (تفسیر جلالین) (یہ ایک قسم کا کیڑا ہے جو لکڑی کو کھا جاتا ہے) دَآبَّةٌ کے معنی کیڑا۔
۱۴	تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ: وہ (کیڑا) ان کی (یعنی سلیمان علیہ السلام کی) لاٹھی کو کھا رہا تھا (تَاْكُلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَكْلٌ ہے۔ (مِنْسَاَةٌ) لاٹھی۔ نَسْأٌ مصدر سے اسم آلہ واحد ہے۔ نَسْأٌ کے معنی ڈانٹنا اور ہانکنا۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۴	لَمَّا خَرَّ: جب وہ (یعنی سلیمان علیہ السلام) گر پڑے۔ (خَرَّ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے۔
۱۴	تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ: جنوں نے جان لیا۔ جنوں کو معلوم ہو گیا۔ (تَبَيَّنَتْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَبَيُّنٌ ہے۔
۱۵	جَنَّتٰنِ: دو باغ، اس کا واحد جَنَّةٌ ہے۔
۱۵	بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ: پاکیزہ شہر۔ اس سے مراد یمن ہے۔ (بَلْدَةٌ) کے معنی شہر۔ جمع بِلَادٌ ہے (طَيِّبَةٌ) کے معنی پاکیزہ۔ طِيْبٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ جمع طَيِّبَاتٌ ہے۔
۱۵	رَبٌّ غَفُوْرٌ: بہت بخشنے والا پروردگار۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار، جمع اَرْبَابٌ ہے (غَفُوْرٌ) بہت بخشنے والا۔ غُفْرَانٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

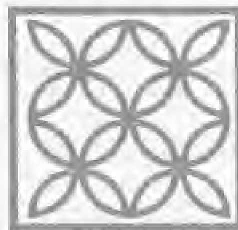
آیت نمبر	
۱۶	سَيْلَ الْعَرِمِ: بند کا سیلاب (بیان القرآن) یعنی جو سیلاب بند سے رکا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ بند ٹوٹ گیا۔ اور اس سیلاب کا پانی ان کے اوپر چڑھ آیا۔ (سَيْلَ) کے معنی سیلاب، (اَلْعَرِمِ) کے معنی سخت کے ہیں۔ عَرَامَةٌ مصدر سے صفتِ مشبہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۶	ذَوَاتَيْ: (بدمزہ پھل) والے (دو باغ) ذَاتٌ کا تثنیہ حالتِ جر میں ہے۔ اصل میں ذَوَاتَيْنِ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا، اس لئے ذَوَاتَيْ ہوگیا ہے (ذَاتٌ) ذُوْ کی مؤنث ہے، ذُوْ کے معنی والا اور ذَاتٌ کے معنی والی۔
۱۶	اُكُلٍ خَمْطٍ: بدمزہ پھل، کسیلا پھل۔ (اُكُلٌ) کے معنی پھل (خَمْطٌ) کے معنی بدمزہ، کسیلا۔ خَمْطٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۶	اَثْلٍ: جھاؤ کے درخت (جس سے ٹوکریاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں) واحد: اَثْلَةٌ ہے۔
۱۶	سِدْرٍ: بیری کے درخت، واحد: سِدْرَةٌ ہے۔
۱۷	نُجٰزِيْ: ہم بدلہ دیتے ہیں۔ ہم سزا دیتے ہیں۔ (نُجَازِيْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُجَازَاةٌ ہے۔
۱۷	الْكَفُوْرَ: ناشکرا، ناسپاس۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۸	قَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ: ہم نے ان (دیہاتوں میں) چلنے کا ایک خاص اندازہ رکھا تھا، یعنی ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک چال کے اعتبار سے مناسب فاصلہ رکھا تھا تاکہ دورانِ سفر وقتِ ضرورت آرام کرسکیں اور کھا پی سکیں۔ (قَدَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْدِيْرٌ

آیت نمبر	
	ہے۔ (السَّیْرُ) کے معنی چال، رفتار۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ معنی چلنا۔
۱۹	بٰعِدْ: آپ (ہمارے سفروں میں) دوری پیدا کر دیجئے۔ یعنی درمیان کے دیہاتوں کو اجاڑ دیجئے تا کہ منزلوں میں دوری پیدا ہو جائے۔ (بَاعِدْ) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُبَاعَدَۃٌ ہے۔
۱۹	اَحَادِیْثَ: کہانیاں، افسانے۔ واحد حَدِیْثٌ ہے۔
۱۹	مَزَّقْنٰھُمْ: ہم نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، ہم نے ان کو تتر بتر کر دیا (مَزَّقْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْزِیْقٌ ہے (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۹	کُلَّ مُمَزَّقٍ: پورے طور پر ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ یہ فعل مذکور کا مفعول مطلق ہے۔ مُمَزَّقٌ مصدر میمی ہے تَمْزِیْقٌ کے معنی میں ہے۔
۱۹	صَبَّارٍ: بہت صبر کرنے والا۔ صَبْرٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	شَکُوْرٍ: بہت شکر کرنے والا۔ شُکْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۱	سُلْطٰنٍ: زور، غلبہ۔
۲۲	ظَھِیْرٍ: مددگار، مدد کرنے والا۔ ظَھْرٌ مصدر سے فَعِیْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳	اِذَا فُزِّعَ: جب (ان کے دلوں سے) گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے (فُزِّعَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَفْزِیْعٌ ہے۔
۲۶	یَفْتَحُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) فیصلہ فرمائے گا۔ (یَفْتَحُ) فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَتْحٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۶	اَلْفَتَّاحُ: بہت فیصلہ کرنے والا، فَتْحٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۲۷	اَرُوْنِیْ: تم لوگ مجھ کو دکھلاؤ۔ (اَرُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرَاءَ ةٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۳۲	صَدَدْنٰکُمْ: ہم نے تم کو روکا۔ (صَدَدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر صَدٌّ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۳۳	مَکْرُ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ: رات اور دن کی تدبیر۔ یعنی ہمارے بارے میں رات اور دن میں تمہاری تدبیروں نے ہم کو برباد کیا۔ یہاں پر مکر کی اضافت ظرف یعنی لیل ونہار کی طرف مجاز کے طور پر ہے۔ (مَکْرٌ) کے معنی تدبیر کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۳۳	اَنْدَادًا: شریک، ساجھی، واحد: نِدٌّ ہے۔
۳۳	اَسَرُّوْا النَّدَامَةَ: وہ لوگ شرمندگی کو چھپائیں گے۔ وہ لوگ چھپے چھپے پچھتائیں گے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (اَسَرُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ ہے (النَّدَامَةُ) باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی شرمندہ ہونا۔ پشیمان ہونا۔
۳۳	اَلْاَغْلٰلَ: طوق، واحد: غُلٌّ ہے۔
۳۴	مُتْرَفُوْھَا: اس (بستی) کے آسودہ حال لوگ، اس (بستی) کے خوش حال لوگ (مُتْرَفُوْا) اصل میں مُتْرَفُوْنَ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گرادیا گیا ہے اِتْرَاف مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُتْرَفٌ ہے (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے اس ضمیر کا مرجع: قَرْیَةٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳۶	يَبْسُطُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) کشادہ کر دیتا ہے، وہ زیادہ دیتا ہے (يَبْسُطُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔
۳۶	يَقْدِرُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تنگی کرتا ہے، وہ کم دیتا ہے۔ (يَقْدِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ ہے۔
۳۷	زُلْفٰى: درجہ، مرتبہ، نزدیکی۔ یہاں درجہ اور مرتبہ کے معنی میں ہے۔
۳۷	الْغُرُفٰتِ: بالاخانے۔ واحد: غُرْفَةٌ ہے۔
۳۸	مُعٰجِزِيْنَ: عاجز کرنے والے، ہرانے والے۔ مُعَاجَزَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۳۹	يُخْلِفُهٗ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کا بدلہ دے گا۔ (يُخْلِفُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْلَافٌ ہے۔
۴۳	اِفْكٌ مُّفْتَرًى: گھڑا ہوا جھوٹ، (اِفْكٌ) کے معنی جھوٹ (مُفْتَرًى) کے معنی گھڑا ہوا۔ اِفْتِرَاءٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔
۴۵	مِعْشَارَ: دسواں حصہ۔ مِفْعَال کے وزن پر اسم ہے۔
۴۶	مَثْنٰى: دو، دو۔ یہ اِثْنَيْنِ، اِثْنَيْنِ سے معدول ہے۔ اس کی جمع: مَثَانِيْ ہے۔
۴۶	فُرَادٰى: ایک، ایک۔
۴۶	جِنَّةٌ: جنون، دیوانگی۔
۴۸	يَقْذِفُ: وہ (میرا پروردگار) غالب کرتا ہے (بیان القرآن) (يَقْذِفُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَذْفٌ ہے۔
۴۹	مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ: باطل نہ کسی چیز کو پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور نہ دوسری مرتبہ پیدا کرے گا، باطل نہ کرنے کا رہا نہ دھرنے کا (بیان القرآن) یعنی باطل گیا گذرا ہو گیا۔ اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی۔ (مَا يُبْدِئُ)

آیت نمبر	
	بابِ افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْدَآءٌ ہے۔ (مَا يُعِيْدُ) بابِ افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعَادَةٌ ہے۔
۵۱	اِذَا فَزِعُوْا: جب وہ لوگ گھبرا جائیں گے۔ (فَزِعُوْا) بابِ سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَزَعٌ ہے۔
۵۲	اَلتَّنَاوُشُ: (ایمان کو) لینا (ایمان کو) حاصل کرنا (اَلتَّنَاوُشُ) بابِ تفاعل سے مصدر ہے۔ یعنی ایمان لانے کی جگہ دنیا تھی جو دور ہوگئی ہے۔ اب اتنی دور سے ایمان کو حاصل کرنا ممکن نہیں۔
۵۳	يَقْذِفُوْنَ: وہ لوگ (بن دیکھے) پھینک رہے ہیں (پھینک رہے تھے) یعنی بے تحقیق باتیں ہانک رہے تھے۔ (يَقْذِفُوْنَ) بابِ ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَذْفٌ ہے۔
۵۴	حِيْلَ: (ان کے اور ان کی آرزو کے درمیان) رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (حِيْلَ) بابِ نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَوْلٌ اور حَيْلُوْلَةٌ ہے۔
۵۴	اَشْيَاعِهِمْ: ان کے ساتھی، ان کے ہم مثل، ان کے ہم مذہب، ان کے طریقے والے (اَشْيَاعٌ) کا واحد: شِيْعَةٌ ہے۔
۵۴	مُرِيْبٍ: تردد میں ڈالنے والا، بے چین کرنے والا۔ بابِ افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر اِرَابَةٌ اور مادہ: ر ی ب ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْفَاطِرْ

یہ قرآنِ کریم کی پینتیسویں (۳۵) سورت ہے۔ اس میں اثباتِ توحید کے بعد سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کا بیان ہے۔ پھر اہلِ طغیان کا بُرا انجام اور اہل ایمان کا اچھا انجام ذکر کیا گیا ہے۔ توحید کو دوبارہ بیان کرنے کے بعد پھر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کا مضمون ہے۔ دیگر متناسب مضامین کے ساتھ ثواب وعقاب کو بہت عمدہ طریقہ پر بیان کیا گیا ہے۔

آیت نمبر	
۱	فَاطِرِ: پیدا کرنے والا، فَطْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱	رُسُلًا: پیغام پہنچانے والے۔ واحد: رَسُوْلٌ ہے۔
۱	اُولِیْ اَجْنِحَۃٍ: پروالے۔ (اُوْلِیْ) یہ حالتِ نصب میں جمع ہے، خلافِ قیاس اس کا واحد: ذُوْ ہے (اَجْنِحَۃٌ) کے معنی پر ہیں، اس کا واحد: جَنَاحٌ۔
۱	مَثْنٰی: دو، دو۔ یہ مَفْعَل کے وزن پر ہے، اور وصف کی وجہ سے غیر منصرف ہے، اس کا معدول عنہ اِثْنَیْنِ، اِثْنَیْن ہے۔
۲	ثُلٰثَ: تین، تین۔ یہ فُعال کے وزن پر ہے، عدل اور وصف کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ اس کا معدول عنہ: ثَلٰثَۃٌ، ثَلٰثَۃٌ ہے۔
۲	رُبٰعَ: چار، چار۔ یہ فُعال کے وزن پر ہے۔ عدل اور وصف کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ اس کا معدول عنہ اَرْبَعَۃٌ، اَرْبَعَۃٌ ہے۔
۳	تُؤْفَکُوْنَ: تم الٹے جارہے ہو۔ تم پھیرے جارہے ہو۔ (تُؤْفَکُوْنَ) باب

آیت نمبر	
	ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْكٌ ہے۔
۵	لَايَغُرَّنَّكُمْ: وہ تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے۔ (لَايَغُرَّنَّ) باب نصر سے فعل نہی، نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُرُوْرٌ ہے۔
۵	اَلْغَرُوْرُ: دھوکے باز، اس سے مراد شیطان ہے۔ غُرُوْرٌ مصدر سے فَعُوْل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یہ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۹	تُثِيْرُ سَحَابًا: وہ (ہوائیں) بادل کو اٹھاتی ہیں۔ (تُثِيْرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِثَارَةٌ ہے (سَحَابٌ) کے معنی بادل، جمع: سُحُبٌ ہے، بادل کے ایک ٹکڑے کو سَحَابَةٌ کہتے ہیں۔
۹	سُقْنٰهُ: ہم نے اس کو ہانک دیا۔ (سُقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر سَوْقٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: سَحَابٌ ہے۔
۹	اَحْيَيْنَا: ہم نے (زمین) کو زندہ کر دیا۔ یہاں زندہ کرنے سے مراد زمین کو سرسبز و شاداب بنا دینا ہے۔ (اَحْيَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِحْيَآءٌ ہے۔
۹	اَلنُّشُوْرُ: جی اٹھنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ معنی زندہ ہونا۔
۱۰	اِلَيْهِ يَصْعَدُ: (اچھا کلام) اسی کی طرف چڑھتا ہے۔ اسی کے پاس پہونچتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہی اس کو قبول فرماتے ہیں۔ (يَصْعَدُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صُعُوْدٌ ہے۔
۱۰	يَمْكُرُوْنَ: وہ لوگ (بری) تدبیریں کرتے ہیں۔ (يَمْكُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔
۱۰	يَبُوْرُ: وہ (ان کی بری تدبیر) ختم ہو جائے گی۔ (يَبُوْرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَوْرٌ اور بَوَارٌ ہے معنی ہلاک ہونا

آیت نمبر	
۱۱	مَا يُعَمَّرُ: نہ (کسی کی) عمر زیادہ (مقرر) کی جاتی ہے (بیان القرآن) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْمِيْرٌ ہے۔
۱۱	مُعَمَّرٍ: عمر والا، عمر دیا ہوا۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔
۱۱	لَا يُنْقَصُ: نہ (کسی کی) عمر کم (مقرر) کی جاتی ہے (بیان القرآن) باب نصر سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَقْصٌ ہے۔
۱۲	عَذْبٌ فُرَاتٌ: میٹھا، پیاس بجھانے والا (عَذْبٌ) کے معنی میٹھا، شیریں۔ عُذُوْبَةٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ (فُرَاتٌ) پیاس بجھانے والا، بہت میٹھا پانی۔ فُرُوْتَةٌ مصدر سے فُعَالٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۲	سَآئِغٌ شَرَابُهٗ: اس کا پینا خوش گوار (ہے) سَآئِغٌ کے معنی خوش گوار۔ سَوْغٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (شَرَابٌ) کے معنی پینے کی چیز۔ جمع: اَشْرِبَةٌ ہے۔
۱۲	مِلْحٌ اُجَاجٌ: کھارا، کڑوا (مِلْحٌ) کے معنی کھارا پانی۔ مُلُوْحَةٌ مصدر سے صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ (اُجَاجٌ) کے معنی کڑوا پانی۔ اُجُوْجٌ مصدر سے فُعَالٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۲	لَحْمًا طَرِيًّا: تازہ گوشت، اس سے مراد مچھلی ہے۔ (لَحْمٌ) کے معنی گوشت، جمع: لُحُوْمٌ ہے۔ (طَرِيٌّ) کے معنی تازہ طَرَاوَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۲	حِلْيَةً: گہنا، زیور، اس سے مراد موتی ہے۔ اس کی جمع: حُلٰی ہے۔
۱۲	تَلْبَسُوْنَهَا: تم اس (موتی) کو پہنتے ہو، اس آیتِ کریمہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر استعمال کرنے سے اس طرف اشارہ ہے کہ موتیوں کا استعمال مردوں

آیت نمبر

کے لئے بھی جائز ہے۔ بخلاف سونا اور چاندی کے کہ زیور کے طور پر ان کا استعمال صرف عورتوں کے لئے جائز ہے (روح المعانی) (تَلْبَسُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لُبْسٌ ہے (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حِلْيَةٌ ہے۔

۱۲ مَوَاخِرَ: پانی کو پھاڑنے والی (کشتیاں) (مَوَاخِرُ) مَخْرٌ مصدر سے جمع مکسر ہے۔ اس کا واحد مَاخِرَةٌ ہے۔ باب فتح اور نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۳ يُوْلِجُ: وہ داخل کرتا ہے۔ (يُوْلِجُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْلَاجٌ ہے۔

۱۳ سَخَّرَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) کام میں لگا دیا۔ (سَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔

۱۳ قِطْمِيْرٍ: کھجور کی گٹھلی کا چھلکا۔ اس سے مراد بہت معمولی اور حقیر چیز ہے۔ یعنی وہ لوگ اپنی ذات کے اعتبار سے نہ کسی چیز کے مالک ہیں اور نہ کسی چیز کا اختیار رکھتے ہیں۔

۱۴ مَا اسْتَجَابُوْا: وہ لوگ (تمہارا) کہنا نہیں مانیں گے۔ یہ جملہ جوابِ شرط واقع ہے۔ (مَا اسْتَجَابُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔

۱۶ يُذْهِبْكُمْ: وہ تم کو ہلاک کر دے۔ یہ جملہ جوابِ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے (يُذْهِبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْهَابٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

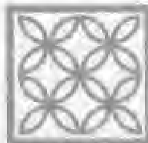
۱۷ عَزِيْزٍ: دشوار، مشکل، عِزٌّ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

آیت نمبر	
	باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۸	لَا تَزِرُ: وہ (کوئی شخص) بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (لَا تَزِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وِزْرٌ ہے۔
۱۸	وَازِرَةٌ: بوجھ اٹھانے والا (شخص) وَازِرَةٌ. وِزْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کی اصل عبارت نَفْسٌ وَازِرَةٌ ہے۔ اس کا موصوف نَفْسٌ محذوف ہے، جس کے معنی شخص کے ہیں۔
۱۸	وِزْرَ اُخْرٰی: دوسرے شخص کا بوجھ، یعنی دوسرے شخص کے گناہ کا بوجھ۔ اس کی اصل عبارت "وِزْرَ نَفْسٍ اُخْرٰی" ہے، وِزْرٌ کے معنی بوجھ، جمع: اَوْزَارٌ۔
۱۸	مُثْقَلَةٌ: بوجھل، لدا ہوا۔ اس سے مراد گنہ گار شخص ہے جو گناہوں سے بوجھل ہو۔ باب افعال سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ اس کا مصدر اِثْقَالٌ ہے۔
۱۸	تَزَكّٰی: وہ شخص (شرک وغیرہ سے) پاک ہوگیا۔ (تَزَكّٰی) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ مصدر تَزَكٍّ ہے۔ جو اصل میں تَزَكِّیٌ ہے۔
۲۱	اَلظِّلُّ: سایہ، چھاؤں، جمع: ظِلَالٌ ہے۔
۲۱	اَلْحَرُوْرُ: دھوپ، فَعُوْل کے وزن پر اسم ہے۔
۲۴	بَشِيْرًا: خوش خبری سنانے والا۔ بُشْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: بُشَرَاءُ ہے۔
۲۴	نَذِيْرًا: ڈرانے والا۔ اِنْذَارٌ مصدر سے خلافِ قیاس اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع: نُذُرٌ ہے۔
۲۴	خَلَا: وہ گذر گیا۔ (خَلَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خُلُوٌّ ہے۔
۲۵	الزُّبُرِ: صحیفے۔ واحد: زَبُوْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۶	نَكِيْرِ: میرا انکار کرنا۔ میرا عذاب دینا۔ یہ اصل میں نَكِيْرِىْ ہے۔ فواصل کی رعایت اور تخفیف کی بنا پر یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔
۲۷	جُدَدٌ: راستے، گھاٹیاں۔ واحد: جُدَّةٌ ہے۔
۲۷	بِيْضٌ: سفید۔ واحد مؤنث: بَيْضَآءُ اور واحد مذکر اَبْيَضُ ہے۔ مذکر اور مؤنث دونوں کی جمع ایک ہی وزن پر بِيْضٌ آتی ہے۔
۲۷	حُمْرٌ: سرخ۔ واحد مؤنث: حَمْرَآءُ اور واحد مذکر: اَحْمَرُ ہے۔ مذکر اور مؤنث دونوں کی جمع ایک ہی وزن پر آتی ہے۔
۲۷	غَرَابِيْبُ سُوْدٌ: بہت گہرے سیاہ۔ (غَرَابِيْبُ) کے معنی سخت سیاہ کے ہیں واحد: غِرْبِيْبٌ ہے۔ (سُوْدٌ) کے معنی سیاہ کے ہیں، واحد: اَسْوَدُ ہے۔
۲۹	لَنْ تَبُوْرَ: وہ (تجارت) کبھی ماند نہ ہوگی۔ یعنی اس تجارت میں کبھی خسارہ اور نقصان نہیں ہوگا۔ (لَنْ تَبُوْرَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَوْرٌ اور بَوَارٌ ہے۔
۳۰	غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ: بہت بخشنے والا، بڑا قدردان (غَفُوْرٌ) مَغْفِرَةٌ سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے (شَكُوْرٌ) شُكْرٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے آتا ہے۔
۳۲	اِصْطَفَيْنَا: ہم نے منتخب کیا۔ ہم نے پسند کیا۔ (اِصْطَفَيْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِصْطِفَآءٌ ہے۔ مادہ: ص ف و ہے۔
۳۲	مُقْتَصِدٌ: متوسط، درمیان والا۔ درمیانی راستہ اختیار کرنے والا۔ اِقْتِصَادٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افتعال سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	سَابِقٌ: (نیکیوں میں) آگے بڑھنے والا (بھلائیوں میں) ترقی کرنے والا سَبْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۳۳	یُحَلَّوْنَ: وہ لوگ پہنائے جائیں گے۔(یُحَلَّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْلِیَۃٌ ہے۔
۳۳	اَسَاوِرَ: کنگن۔ واحد: سِوَارٌ ہے۔
۳۳	لُؤْلُؤًا: موتی۔ جمع: لآلِیٔ ہے۔
۳۳	حَرِیْرٌ: ریشم۔ ریشم کا کپڑا۔
۳۴	اَذْهَبَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) دور کر دیا۔(اَذْهَبَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْهَابٌ ہے۔
۳۵	اَحَلَّنَا: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ہم کو اتارا۔ یعنی ہم کو ٹھہرایا (اَحَلَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْلَالٌ ہے۔(نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۳۵	دَارَ الْمُقَامَةِ: ٹھہرنے کا گھر۔ ہمیشہ رہنے کا گھر، اس سے مراد جنت ہے یہ مرکب اضافی ہے، (دَارٌ) کے معنی گھر، جمع: دِیَارٌ ہے۔(اَلْمُقَامَةُ) مصدر میمی ہے قِیَامٌ کے معنی میں ہے۔
۳۵	لَا یَمَسُّنَا: وہ (یعنی کوئی تکلیف) ہم کو نہیں پہونچے گی۔(لَا یَمَسُّ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ہے۔(نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۳۵	نَصَبٌ: مشقت، تکلیف۔ باب سمع سے مصدر ہے، اس کے معنی تکلیف میں پڑنا۔ مشقت اٹھانا۔
۳۵	لُغُوْبٌ: تھکن، کمزوری۔ باب فتح سے مصدر ہے اس کے معنی تھکنا، عاجز ہونا۔
۳۶	لَا یُقْضٰی عَلَیْهِمْ: نہ ان کو موت دی جائے گی (لَا یُقْضٰی) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ۔ اَلْقَضَاءُ عَلٰی کے معنی مار ڈالنا۔

آیت نمبر	
۳۶	كَفُوْرٍ: ناشکرا۔ کافر۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ بابِ نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۷	يَصْطَرِخُوْنَ: وہ لوگ چلائیں گے۔ (يَصْطَرِخُوْنَ) بابِ افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِصْطِرَاخٌ اور مادہ: ص رخ ہے۔
۳۷	يَتَذَكَّرُ: وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔ (يَتَذَكَّرُ) بابِ تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔
۳۹	خَلٰٓئِفَ: قائم مقام۔ واحد: خَلِيْفَةٌ ہے۔
۳۹	مَقْتًا: ناراضگی۔ بےزاری۔ بابِ نصر سے مصدر ہے۔
۴۰	غُرُوْرًا: دھوکا، فریب۔ بابِ نصر سے مصدر ہے۔
۴۱	يُمْسِكُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تھام رہا ہے۔ وہ تھامے ہوئے ہے۔ (يُمْسِكُ) بابِ افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْسَاكٌ ہے۔
۴۲	نُفُوْرًا: نفرت کرنا۔ بدکنا، دور ہونا۔ بابِ ضرب اور نصر سے مصدر ہے۔
۴۳	اِسْتِكْبَارًا: تکبر کرنا۔ غرور کرنا۔ اپنے کو بڑا سمجھنا۔ بابِ استفعال سے مصدر ہے۔
۴۳	مَكْرَ السَّيِّئِ: بُرے کام کی تدبیر کرنا۔ یہ مرکبِ اضافی ہے۔
۴۳	لَا يَحِيْقُ: وہ (یعنی بُری تدبیر) گھیرتی نہیں ہے۔ (لَا يَحِيْقُ) بابِ ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَيْقٌ ہے۔
۴۳	تَحْوِيْلًا: منتقل کرنا۔ پلٹ دینا، پھیر دینا۔ بابِ تفعیل سے مصدر ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ یٰسٓ

سورۂ یٰسٓ مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی چھتیسویں (۳۶) سورت ہے۔

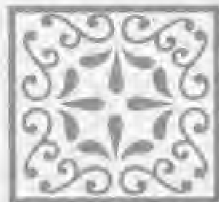
لفظ یٰسٓ حروف مقطعات میں سے ہے۔ اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ یٰسٓ قرآنِ کریم کا دل ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسٓ پڑھی جاتی ہے۔ تو اس کی موت کے وقت آسانی ہو جاتی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ یٰسٓ کو اپنی حاجت کے واسطے پڑھے۔ تو اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے (تفسیر مظہری)

اس سورت میں اثباتِ رسالت کے بعد اصحاب القریہ کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے، یہاں قریہ سے مراد انطاکیہ شہر ہے۔ پھر اثباتِ توحید اور کافروں کے اعراض کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حشر و نشر اور قیامت کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ اور فخر کائنات امام المتقین صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی دی گئی ہے۔

آیت نمبر	
۸	اَغْلٰلًا: طوق، واحد: غُلٌّ ہے۔
۸	اَلْاَذْقَانِ: ٹھوڑیاں، واحد: ذَقَنٌ ہے۔
۸	هُمْ مُقْمَحُوْنَ: ان کے سر اوپر کو اُلّل رہے ہیں (بیان القرآن) یعنی ان کے سر اوپر کو اٹھے ہوئے ہیں۔ نیچے کو نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان کافروں کو سیدھا راستہ نظر نہیں آتا ہے، اور ایمان لانے سے محروم ہو گئے (مُقْمَحُوْنَ) باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُقْمَحٌ اور مصدر اِقْمَاحٌ ہے۔ اس کے مصدری معنیٰ سر اٹھانا۔

آیت نمبر	
۹	سَدًّا: دیوار، آڑ۔ اس کی جمع: اَسْدَادٌ ہے۔
۹	اَغْشَیْنٰھُمْ: ہم نے ان کو ڈھانک دیا۔ ہم نے ان کو گھیر دیا۔ (اَغْشَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِغْشَآءٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۲	مَاقَدَّمُوْا: جو (اعمال) ان لوگوں نے آگے بھیج دیئے۔ (مَا) اسم موصول ہے (قَدَّمُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقْدِیْمٌ ہے۔
۱۲	اٰثَارَھُمْ: (جو اعمال) ان کے پیچھے (رہے) یہ مرکب اضافی ہے۔ (اٰثَارٌ) کا واحد: اَثَرٌ ہے۔ اس کے معنی پیچھے اور نشان کے ہیں۔
۱۲	اَحْصَیْنٰہُ: ہم نے اس کو (یعنی ہر چیز کو) شمار کرلیا۔ ہم نے اس کو محفوظ کردیا۔ (اَحْصَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِحْصَآءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: کُلَّ شَیْءٍ ہے۔
۱۲	اِمَامٍ مُّبِیْنٍ: واضح کتاب، اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔ (اِمَامٌ) کے معنی کتاب کے ہیں۔ (مُبِیْنٌ) اِبَانَۃٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۱۳	اَصْحٰبَ الْقَرْیَۃِ: بستی والے، اس بستی سے مراد انطاکیہ ہے، جو ملک شام کا ایک مشہور شہر ہے۔ (اَصْحٰبٌ) کا واحد: صَاحِبٌ اس کے معنی والا، (اَلْقَرْیَۃِ) بستی، گاؤں۔ جمع: قُرًی ہے۔
۱۴	عَزَّزْنَا: ہم نے قوت دی (ترجمہ شیخ الہند) (عَزَّزْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَعْزِیْزٌ ہے۔
۱۸	تَطَیَّرْنَا: ہم نے نامبارک جانا۔ ہم نے منحوس سمجھا۔ (تَطَیَّرْنَا) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَطَیُّرٌ ہے۔
۱۸	لَمْ تَنْتَھُوْا: تم لوگ باز نہ آئے (لَمْ تَنْتَھُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع

آیت نمبر	
	معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْتِهَآءٌ ہے۔
۱۸	لَنَرْجُمَنَّكُمْ: تو ہم ضرور تم کو سنگسار کریں گے۔ (لَنَرْجُمَنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَجْمٌ ہے۔
۱۹	طَآئِرُكُمْ: تمہاری نحوست، تمہاری بدبختی، تمہاری بُری قسمت۔ (طَآئِرٌ) کے معنی پرندہ۔ پرندوں کے دائیں بائیں اترنے سے اہل عرب اچھی بُری فال لیا کرتے تھے۔ اس لئے مطلق فال کو بھی طائر کہنے لگے (معارف القرآن) یہاں طائر سے مراد نحوست ہے۔
۱۹	ذُكِّرْتُمْ: تم کو نصیحت کی گئی۔ (ذُكِّرْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذْكِيْرٌ ہے۔
۱۹	مُسْرِفُوْنَ: حد (عقل و شرع) سے نکلنے والے۔ حد سے بڑھنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔
۲۰	اَقْصَا: بہت دور۔ قَصْوٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۰	يَسْعٰى: وہ دوڑ رہا ہے۔ دوڑتا ہوا۔ ترکیب میں حال واقع ہے۔ (يَسْعٰى) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْيٌ ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَالِیَ پارہ (۲۳)

آیت نمبر	
۲۲	فَطَرَنِیْ: اس نے مجھ کو پیدا کیا۔(فَطَرَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَطْرٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۳	لَایُنْقِذُوْنِ: نہ وہ مجھ کو چھڑا سکیں۔ نہ وہ مجھ کو بچا سکیں۔ (لَایُنْقِذُوْا) جواب شرط کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْقَاذٌ ہے۔ (نِ) اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۷	اَلْمُکْرَمِیْنَ: عزت والے، عزت دار، معزز لوگ، باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُکْرَمٌ اور مصدر اِکْرَامٌ ہے۔
۲۹	خَامِدُوْنَ: بجھنے والے، یعنی مرنے والے۔ باب نصر اور سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: خَامِدٌ ہے۔ اور مصدر خَمْدٌ اور خُمُوْدٌ ہے۔
۳۰	یَسْتَھْزِءُوْنَ: وہ لوگ ہنسی اڑاتے ہیں (ہنسی اڑاتے تھے) (یَسْتَھْزِءُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِھْزَآءٌ ہے۔
۳۴	جَنّٰتٍ: باغات، واحد: جَنَّۃٌ ہے۔
۳۴	اَعْنَابٍ: انگور، واحد: عِنَبٌ ہے۔
۳۴	فَجَّرْنَا: ہم نے بہایا، ہم نے جاری کیا۔ (فَجَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفْجِیْرٌ ہے۔
۳۴	اَلْعُیُوْنِ: چشمے (پانی جاری ہونے کی جگہیں) واحد: عَیْنٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳۷	نَسْلَخُ: ہم کھینچ لیتے ہیں، ہم اتار لیتے ہیں۔ (نَسْلَخُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر سَلْخٌ ہے۔
۳۷	مُظْلِمُوْنَ: اندھیرے میں رہ جانے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُظْلِمٌ اور مصدر اِظْلَامٌ ہے۔
۳۹	قَدَّرْنٰهُ: ہم نے اس (چاند) کے لئے (منزلیں) مقرر کردیں (قَدَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْدِیْرٌ ہے، (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: قَمَرٌ ہے۔
۳۹	مَنَازِلَ: منزلیں، واحد: مَنْزِلٌ ہے۔
۳۹	اَلْعُرْجُوْنِ: کھجور کی ٹہنی، کھجور کی شاخ، جمع: عَرَاجِیْنُ ہے۔
۴۰	اَنْ تُدْرِكَ: کہ وہ (سورج) پکڑ لے۔ (تُدْرِكَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِدْرَاكٌ ہے۔
۴۰	یَسْبَحُوْنَ: وہ تیرتے ہیں، وہ تیر رہے ہیں۔ (یَسْبَحُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سِبَاحَةٌ ہے۔
۴۱	اَلْمَشْحُوْنِ: بھری ہوئی (کشتی) شَحْنٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۳	صَرِیْخَ: فریادرس، مددگار۔ صُرَاخٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مصدر اور صفت مشبہ دونوں کے لئے لفظ صَرِیْخٌ استعمال ہوتا ہے۔ یہ باب نصر سے آتا ہے۔
۴۳	یُنْقَذُوْنَ: وہ لوگ چھڑائے جائیں گے۔ (یُنْقَذُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْقَاذٌ ہے۔
۴۹	مَا یَنْظُرُوْنَ: وہ لوگ نہیں انتظار کررہے ہیں۔ (یَنْظُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظْرٌ اور نَظَرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۴۹	صَیْحَۃً وَّاحِدَۃً: ایک سخت آواز۔ اس سے مراد پہلی مرتبہ صور پھونکنا ہے۔ (صَیْحَۃٌ) کے معنی آواز، چیخ، جمع: صَیْحَاتٌ ہے۔
۴۹	یَخِصِّمُوْنَ: وہ جھگڑ رہے ہوں گے۔ (یَخِصِّمُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِصَامٌ ہے (یَخِصِّمُوْنَ) اصل میں یَخْتَصِمُوْنَ ہے۔ تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا۔ اور خاء کو کسرہ دے دیا گیا۔ یَخِصِّمُوْنَ ہو گیا۔
۵۰	تَوْصِیَۃً: وصیت کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۵۱	اَلْاَجْدَاثِ: قبریں۔ واحد: جَدَثٌ ہے۔
۵۱	یَنْسِلُوْنَ: وہ جلدی جلدی نکلیں گے۔ وہ جلدی جلدی چلنے لگیں گے۔ (یَنْسِلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَسْلٌ ہے۔
۵۲	مَنْ م بَعَثَنَا: ہم کو کس نے اٹھا دیا۔ (بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۵۲	مَرْقَدِنَا: ہماری خواب گاہ، ہمارے سونے کی جگہ، اس سے مراد قبر ہے۔ (مَرْقَدٌ) رُقُوْدٌ مصدر سے اسم ظرف مکان ہے۔ باب نصر سے آتا ہے، جمع: مَرَاقِدُ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔
۵۵	فٰکِھُوْنَ: خوش ہونے والے۔ لذت حاصل کرنے والے۔ فَکَاھَۃٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: فَاکِہٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۶	اَلْاَرَآئِکِ: تخت، مسہریاں۔ واحد: اَرِیْکَۃٌ ہے۔
۵۶	مُتَّکِئُوْنَ: تکیہ لگانے والے۔ تکیہ لگائے ہوئے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُتَّکِیٌٔ اور مصدر اِتِّکَآءٌ ہے۔

آیت نمبر	
۵۷	مَا يَدَّعُوْنَ: جو وہ لوگ مانگیں گے (مَا) اسم موصول ہے۔ (يَدَّعُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِدِّعَاءٌ ہے۔ جو اصل میں اِدْتِعَاءٌ ہے۔ تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔
۵۹	اِمْتَازُوْا: تم لوگ الگ ہو جاؤ۔ (اِمْتَازُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْتِيَازٌ اور مادہ: م ی ز ہے۔
۶۲	جِبِلًّا كَثِيْرًا: بہت مخلوق۔ (جِبِلٌّ) کے معنی مخلوق۔
۶۴	اِصْلَوْهَا: تم اس (جہنم) میں داخل ہو جاؤ۔ (اِصْلَوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَلْی ہے۔
۶۵	نَخْتِمُ: ہم مہر لگا دیں گے (نَخْتِمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر خَتْمٌ ہے۔
۶۶	لَطَمَسْنَا: تو ہم مٹا دیتے۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے۔ (طَمَسْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَمْسٌ ہے۔
۶۶	اِسْتَبَقُوْا: وہ (راستے پر) دوڑتے۔ جوابِ شرط پر عطف ہے (اِسْتَبَقُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِبَاقٌ اور مادہ: س ب ق ہے۔
۶۷	لَمَسَخْنٰهُمْ: تو ہم ان کی صورت بگاڑ دیتے، جوابِ شرط واقع ہے (مَسَخْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَسْخٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۶۷	مُضِيًّا: چلنا، گذرنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۶۸	مَنْ نُعَمِّرْهُ: ہم جس کی عمر زیادہ کر دیتے ہیں۔ (نُعَمِّرْ) شرط ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع

آیت نمبر	
	متکلم، مصدر تَعْمِیْرٌ ہے۔
۶۸	نُنَكِّسْهُ: تو ہم اس کو الٹا کر دیتے ہیں۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (نُنَكِّسْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَنْكِيْسٌ ہے۔
۷۰	يَحِقَّ: (تاکہ وہ بات) ثابت ہو جائے۔ (يَحِقُّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَقٌّ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
۷۲	ذَلَّلْنٰهَا: ہم نے ان (چوپایوں) کو تابع بنا دیا۔ (ذَلَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَذْلِيْلٌ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: اَنْعَامٌ ہے۔
۷۲	رَكُوْبُهُمْ: ان کی سواری (رَكُوْبٌ) کے معنی سواری۔ یہ فَعُوْلٌ کے وزن پر مفعولٌ یعنی مَرْكُوْبٌ کے معنی میں ہے۔
۷۳	مَنَافِعُ: فائدے کی چیزیں، نفع کی چیزیں۔ واحد: مَنْفَعَةٌ ہے۔
۷۳	مَشَارِبُ: پینے کی چیزیں (بیان القرآن) شُرْبٌ مصدر سے اسم ظرف یا مصدر میمی ہے۔ اس کا واحد مَشْرَبٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدر کے اعتبار سے اس کے معنی پینا اور ظرف کے اعتبار سے پینے کی جگہ کے ہیں، اور یہاں اس سے مراد پینے کی چیزیں ہیں۔ جیسا کہ بیان القرآن کے ترجمہ سے ظاہر ہے۔
۷۶	يُسِرُّوْنَ: وہ لوگ چھپاتے ہیں۔ (يُسِرُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔
۷۷	خَصِيْمٌ: جھگڑنے والا۔ خَصْمٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کی جمع: خُصَمَاءُ، ہے یہ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے

آیت نمبر	
۷۸	اَلْعِظَامَ: ہڈیاں، واحد: عَظْمٌ ہے۔
	رَمِيْمٌ: بوسیدہ۔ رَمٌّ مصدر سے فَعِیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۷۹	اَنْشَاَهَا: اس نے ہڈیوں کو پیدا کیا (اَنْشَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔
۸۰	الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ: ہرا درخت، اس سے مراد مُرخ اور عفار کے درخت ہیں۔ ان دونوں کی دوہری شاخیں لے کر مرخ کو عفار پر رگڑا جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگ نکلتی ہے۔
۸۱	اَلْخَلّٰقُ: بہت پیدا کرنے والا۔ خَلْقٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۸۳	مَلَكُوْتُ: سلطنت، حکومت، یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی سلطنت کے لئے مخصوص ہے۔ (مفردات القرآن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ

یہ سورت مکی ہے۔ جو قرآنِ کریم کی سینتیسویں (۳۷) سورت ہے۔ اس میں سب سے پہلے توحید کا اثبات اور قیامت کے واقعات کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ پھر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کے واقعات مذکور ہیں۔ آخر میں شرک کا ابطال اور مشرکین کے عذابِ شدید اور حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کی

تسلی کا مضمون ہے۔

آیت نمبر	
۱	وَالصّٰفّٰتِ: صف باندھنے والے فرشتوں کی قسم۔ واؤ حرف جر قسم کے لئے ہے۔ (الصّٰفّٰتِ) مجرور ہے۔ جار اپنے مجرور سے مل کر اُقْسِمُ فعل محذوف سے متعلق ہے۔ (الصّٰافّٰاتُ) صَفٌّ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: صَآفَّةٌ ہے۔
۱	صَفًّا: صف باندھنا۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے اور مفعول مطلق تاکید کے لئے ہے۔
۲	اَلزّٰجِرٰاتِ: ڈانٹنے والے فرشتوں کی قسم۔ یعنی ان فرشتوں کی قسم جو بادلوں کو ڈانٹ کر ہنکانے والے ہیں (مظہری اور جلالین) یا بندش کرنے والے فرشتوں کی قسم، یعنی ان فرشتوں کی قسم جو شہاب ثاقب کے ذریعہ آسمانی خبریں لانے والے شیاطین کی بندش کرنے والے ہیں (بیان القرآن) ماقبل پر عطف کی وجہ سے قسم کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (الزّٰجِرٰاتُ) زَجْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: زَاجِرَةٌ ہے۔
	زَجْرًا: یہ باب نصر سے مصدر ہے۔ اور مفعول مطلق تاکید کے لئے ہے۔
۳	التّٰلِيٰتِ: (ذکر کی) تلاوت کرنے والے فرشتوں کی قسم۔ یعنی ان فرشتوں کی قسم جو ذکر الٰہی اور آیاتِ ربانی کی تلاوت کرنے والے ہیں۔ ماقبل پر عطف کی وجہ سے قسم کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (التّٰالِيٰاتُ) تِلَاوَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: تَالِيَةٌ ہے۔
۳	ذِكْرًا: ذکر۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور مفعول مطلق من غیر لفظہ ہونا بھی جائز ہے (تفسیر مظہری اور اعراب القرآن)
۵	رَبُّ الْمَشَارِقِ: (تمام ستاروں کے) طلوع ہونے کی جگہوں کا پروردگار

آیت نمبر	
	(اَلْمَشَارِقُ) شُرُوْقٌ مصدر سے اسم ظرف جمع واحد: مَشْرِقٌ ہے۔
۶	اَلْكَوَاكِبِ: ستارے۔ واحد: كَوْكَبٌ ہے۔ لفظ اَلْكَوَاكِبِ، زِيْنَةِ کا عطف بیان یا بدل ہے (اعراب القرآن)
۷	مَارِدٍ: سرکش۔ مُرُوْدٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۸	لَا يَسَّمَّعُوْنَ: وہ (شیاطین) کان نہیں لگا سکتے ہیں۔ (لَا يَسَّمَّعُوْنَ) اصل میں لَا يَتَسَمَّعُوْنَ ہے۔ تاء کو سین سے بدل کر سین کا سین میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسَمُّعٌ ہے۔
۸	اَلْمَلَاِ الْاَعْلٰى: اوپر والی مجلس۔ عالم بالا (اَلْمَلَا) کے معنی جماعت، مجلس۔
۸	يُقْذَفُوْنَ: (چمکتے ہوئے انگارے) ان پر پھینکے جاتے ہیں (يُقْذَفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَذْفٌ۔
۹	دُحُوْرًا: بھگانے کے لئے۔ ترکیب میں مفعول لہٗ ہے۔ باب فتح سے مصدر ہے، اس کے معنی دھتکارنا، دور کرنا۔
۹	وَاصِبٌ: دائمی، ہمیشہ رہنے والا۔ وُصُوْبٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ وُصُوْبٌ کے معنی ہمیشہ رہنا، ثابت رہنا۔
۱۰	مَنْ خَطِفَ: جو اچک لے، جو جھپٹ لے۔ ترکیب میں شرط واقع ہے۔ (خَطِفَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَطْفٌ ہے۔
۱۰	اَتْبَعَهٗ: اس کے پیچھے لگ جاتا ہے۔ جواب شرط واقع ہے۔ (اَتْبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر	
۱۰	شِهَابٌ ثَاقِبٌ: چمکتا ہوا انگارا، دہکتا ہوا شعلہ۔ (شِهَابٌ) کے معنی، انگارا، شعلہ، ٹوٹا ہوا تارا۔ جمع: شُهُبٌ ہے۔ (ثَاقِبٌ) ثُقُوْبٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے (ثُقُوْبٌ) کے معنی روشن ہونا، چمکنا۔
۱۱	اِسْتَفْتِهِمْ: آپ ان (کافروں) سے پوچھئے۔ (اِسْتَفْتِ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِفْتَاءٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۱	طِيْنٍ لَّازِبٍ: چپکنے والی مٹی، چپکنے والا گارا (طِيْنٌ) کے معنی گارا، مٹی (لَازِبٌ) لُزُوْبٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۲	يَسْخَرُوْنَ: وہ لوگ مذاق کرتے ہیں۔ (يَسْخَرُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَخَرٌ، سَخْرٌ اور سُخْرٌ۔
۱۳	اِذَا ذُكِّرُوْا: جب ان لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے۔ (ذُكِّرُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذْكِيْرٌ ہے۔ ترکیب میں شرط واقع ہے۔
۱۴	يَسْتَسْخِرُوْنَ: وہ لوگ ہنسی اڑاتے ہیں (يَسْتَسْخِرُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِسْخَارٌ ہے۔
۱۶	اِذَا مِتْنَا: جب ہم مر جائیں گے۔ ترکیب میں شرط واقع ہے۔ (مِتْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَوْتٌ ہے۔
۱۸	دَاخِرُوْنَ: ذلیل ہونے والے، رسوا ہونے والے۔ باب فتح اور سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: دَاخِرٌ اور مصدر دُخُوْرٌ ہے۔
۱۹	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ: ایک جھڑکی، ایک ڈانٹ۔ اس سے مراد دوسری مرتبہ صور پھونکنا ہے جس سے تمام لوگ زندہ ہو جائیں گے۔

آیت نمبر

۲۲ اَزْوَاجَهُمْ: ان (ظالموں) کے ہم مثل۔ ان (ظالموں) کے ہم جنس۔ (اَزْوَاجٌ) کا واحد: زَوْجٌ اس کے معنیٰ: ہم مثل، ہم جنس کے ہیں۔

۲۳ اِهْدُوْهُمْ: تم ان کو راستہ بتلادو۔ (اِهْدُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر هِدَايَةٌ ہے۔

۲۴ قِفُوْهُمْ: تم ان کو روکو۔ (قِفُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وُقُفٌ ہے۔

۲۵ لَا تَنَاصَرُوْنَ: تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ہو۔ یہ اصل میں لَا تَتَنَاصَرُوْنَ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کردیا گیا ہے۔ باب تفاعل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنَاصُرٌ ہے۔

۲۶ مُسْتَسْلِمُوْنَ: فرماں برداری کرنے والے، تابع داری کرنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُسْتَسْلِمٌ اور مصدر اِسْتِسْلَامٌ ہے۔

۲۷ اَقْبَلَ: وہ متوجہ ہوا۔ (اَقْبَلَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔ اَلْاِقْبَالُ عَلَی الشَّیْءِ کے معنیٰ متوجہ ہونا۔

۳۰ طٰغِیْنَ: سرکشی کرنے والے، حد سے نکلنے والے۔ طَغْیٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالتِ نصب میں ہے۔ واحد: طَاغٍ جو اصل میں طَاغِیٌ ہے۔ باب فتح اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۲ اَغْوَیْنٰکُمْ: ہم نے تم کو گمراہ کیا۔ (اَغْوَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِغْوَاءٌ ہے۔

۳۲ غٰوِیْنَ: گمراہ۔ غَوَایَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالتِ نصب میں ہے واحد: غَاوٍ جو اصل میں غَاوِیٌ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۲ مُکْرَمُوْنَ: معزز لوگ، باعزت لوگ۔ اِکْرَامٌ مصدر سے اسم مفعول جمع

آیت نمبر	
	مذکر سالم ہے۔ واحد: مُکْرَمٌ ہے۔
۴۴	عَلٰی سُرُرٍ: تختوں پر (سُرُرٌ) کے معنی تخت، واحد: سَرِیْرٌ ہے۔ مُتَقٰبِلِیْنَ: ایک دوسرے کے سامنے ہونے والے۔ تَقَابُلٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالتِ نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُتَقَابِلٌ ہے۔
۴۵	یُطَافُ عَلَیْهِمْ: ان کے پاس پھرایا جائے گا۔ ان کے پاس لایا جائے گا۔ (یُطَافُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَوَافٌ ہے۔
۴۵	كَاْسٌ: جام، پیالہ، جمع: كُئُوْسٌ اور اَكْؤُسٌ ہے۔
۴۵	مَعِیْنٍ: بہنے والی شراب، بہتی ہوئی شراب، (مَعِیْنٌ) کے معنی جاری ہونے والا، بہنے والا۔ مَعْنٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۷	غَوْلٌ: دردِ سر، نشہ، مدہوشی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۴۷	یُنْزَفُوْنَ: (نہ) ان کی عقل میں فتور آئے گا۔ (نہ) ان کی عقل میں خرابی آئے گی۔ (یُنْزَفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَزْفٌ ہے۔
۴۸	قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ: نیچی نگاہ رکھنے والی عورتیں (قَاصِرَاتٌ) قَصْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: قَاصِرَةٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (طَرْفٌ) کے معنی نگاہ، نظر، جمع: اَطْرَافٌ ہے۔
۴۸	عِیْنٌ: بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں۔ واحد: عَیْنَاءُ ہے۔
۴۹	بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ: (پروں کے نیچے) چھپے ہوئے انڈے۔ (بَیْضٌ) کے معنی انڈے۔ واحد: بَیْضَةٌ ہے۔ (مَكْنُوْنٌ) کے معنی چھپا ہوا۔ كَنٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

آیت نمبر	
۵۳	مَدِيْنُوْنَ: بدلہ دیئے ہوئے لوگ۔ وہ لوگ جن کو بدلہ دیا جائے گا۔ دِيْنٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۴	مُطَّلِعُوْنَ: جھانک کر دیکھنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُطَّلِعٌ اور مصدر اِطِّلَاعٌ ہے۔
	قَرِيْنٌ: ساتھی۔ جمع: قُرَنَاءُ ہے۔
۵۶	لَتُرْدِيْنِ: ضرور تو مجھے ہلاک کر دیتا۔ اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (تُرْدِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْدَاءٌ ہے۔ (ن) اصل میں نِیْ نون وقایہ اور یائے متکلم ہے، اس میں سے تخفیف کے لئے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا۔ اور کسرہ کو باقی رکھا گیا تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔
۶۲	نُزُلًا: مہمانی، ضیافت، مہمانی کا کھانا۔ جو کھانا مہمان کے سامنے پیش کیا جائے، جمع: اَنْزَالٌ ہے۔
۶۲	الزَّقُّوْم: سینڈ، اس کو تھوہڑ بھی کہتے ہیں۔ جہنم کے ایک درخت کا نام ہے، جو اہل دوزخ کا کھانا ہوگا۔ یہ درخت دوزخ کی جڑ میں اگتا ہے۔ اس کے خوشے شیطانوں کے سروں کی طرح نہایت بدصورت اور بدہیئت ہوں گے یا سانپوں کے پھنوں کی طرح نوک دار اور تکلیف دہ ہوں گے۔ اہل دوزخ بھوک کے وقت اسی سے اپنا پیٹ بھریں گے۔ اللہ تعالیٰ جہنم سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین
۶۳	فِتْنَةً: آزمائش، امتحان۔ جمع: فِتَنٌ ہے۔
۶۵	طَلْعُهَا: اس (درخت) کا خوشہ، اس (درخت) کا پھل۔ (طَلْعٌ) کے معنی خوشہ، اور پھل کے ہیں۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ہے۔

آیت نمبر	
۶۵	رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ: شیطانوں کے سر (رُءُوْسٌ) کے معنی سر، واحد: رَأْسٌ ہے۔ (شَيَاطِيْنُ) کا واحد: شَيْطَانٌ ہے۔
۶۶	مَالِئُوْنَ: بھرنے والے۔ مَلْأٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مَالِئٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۶۷	شَوْبًا: آمیزش، ملاوٹ۔ باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی ملانا۔ انّ کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۶۷	حَمِيْمٍ: کھولتا ہوا پانی۔ حَمَمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۶۹	اَلْفَوْا: ان لوگوں نے پایا۔ (اَلْفَوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْفَاءٌ ہے۔
۷۰	اٰثٰرِهِمْ: ان کے نقش قدم۔ (اٰثَارٌ) کا واحد: اَثَرٌ ہے۔ اس کے معنی نقش قدم۔
۷۰	يُهْرَعُوْنَ: وہ لوگ دوڑ رہے تھے۔ یہ ماضی استمراری کے معنی میں ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِهْرَاعٌ۔
۷۲	مُنْذِرِيْنَ: ڈرانے والے۔ یعنی انبیاء علیہم السلام جو اپنے اپنے وقت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرا رہے تھے۔ (مُنْذِرِيْنَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُنْذِرٌ اور مصدر اِنْذَارٌ ہے۔
۷۳	الْمُنْذَرِيْنَ: ڈرائے ہوئے لوگ۔ یعنی کفار و مشرکین جن کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا۔ لیکن وہ سرکشی کرتے رہے۔ آخرکار دنیا میں بھی ان پر عذاب نازل ہوا، اور آخرت کا عذاب اس کے علاوہ ہوگا۔ (مُنْذَرِيْنَ) باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: مُنْذَرٌ اور مصدر اِنْذَارٌ ہے۔
۷۵	نَادٰىنَا: اس نے (نوح علیہ السلام نے) ہم کو پکارا۔ یعنی ہم سے دعاء کی۔ (نَادٰى) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر

آیت نمبر	
	مُنَادَاةٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
۷۶	اَلْكَرْبِ: مصیبت، پریشانی۔ جمع: كُرُوْبٌ ہے۔
۸۳	مِنْ شِيْعَتِهٖ: اس کی جماعت میں سے۔ اس کے طریقہ والوں میں سے۔ (شِيْعَةٌ) کے معنی جماعت، گروہ۔ جمع: شِيَعٌ ہے، (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۸۴	قَلْبٍ سَلِيْمٍ: صاف دل، پاکیزہ دل، پاکیزہ دل کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مبارک دل بُرے عقیدے اور دکھلاوے کے جذبے سے پاک تھا۔ (قَلْبٌ) کے معنی دل، جمع: قُلُوْبٌ ہے۔ (سَلِيْمٌ) کے معنی صحیح سالم، پاک صاف، سَلَامَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۸۶	اَئِفْكًا اٰلِهَةً: کیا جھوٹ موٹ کے معبودوں کو (چاہتے ہو) کیا اپنے گھڑے ہوئے معبودوں کو (چاہتے ہو) (أ) ہمزۂ استفہام ہے۔ (اِفْكًا) کے معنی جھوٹ بولنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ (اٰلِهَةٌ) کا واحد: اِلٰهٌ ہے۔ اس کے معنی معبود کے ہیں۔
۸۹	اِنِّيْ سَقِيْمٌ: میں بیمار ہونے والا ہوں۔ میں بیمار ہونے کو ہوں (ترجمہ حضرت تھانوی) (سَقِيْمٌ) سُقْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ اور صفتِ مشبہ کو زمانہ مستقبل کے لئے استعمال کیا گیا ہے، اس آیتِ کریمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے کو سقیم یعنی بیمار کہنا آئندہ زمانے کے اعتبار سے ہے۔ اور آئندہ زمانہ میں کوئی بھی بیماری پیش آسکتی ہے۔ یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے کو بیمار کہنا توریہ کے طور پر ہے۔ توریہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسی بات کہنا جس کے دو مفہوم ہوں۔ اس کا ظاہری مفہوم واقعہ کے خلاف ہو۔ اور باطنی مفہوم واقعہ کے مطابق ہو۔ سقیم

آیت نمبر	
	کا لفظ جس طرح ظاہری بیماری کے معنی میں آتا ہے۔اسی طرح باطنی بیماری یعنی رنج وغم کے معنی میں بھی آتا ہے،یعنی تمہارے بُرے عقائد اور اعمال کی وجہ سے میں رنجیدہ اور غمگین ہوں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی دوسرے معنی کے اعتبار سے اپنے کو سقیم یعنی بیمار ارشاد فرمایا۔اور سننے والوں نے اس کو ظاہری بیماری کے معنی میں سمجھا۔اسی کا نام توریہ ہے۔
۹۰	تَوَلَّوْا عَنْهُ: ان لوگوں نے ان سے (یعنی ابراہیم علیہ السلام سے) اعراض کیا، (تَوَلَّوْا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ ہے، جو اصل میں تَوَلُّیٌ ہے۔
۹۰	مُدْبِرِيْنَ: پیٹھ پھیرتے ہوئے۔ یہ تَوَلَّوْا کے واؤ سے حال ہے۔ اِدْبَارٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔اس کا واحد مُدْبِرٌ ہے۔
۹۱	رَاغَ اِلٰى اٰلِهَتِهِمْ: وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) ان کے بتوں میں جا گھسے وہ پوشیدہ طریقہ پر ان کے بتوں کی طرف مائل ہوئے۔(رَاغَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَوْغٌ ہے۔(اٰلِهَةٌ) کا واحد اِلٰهٌ ہے۔اس کے معنی معبود کے ہیں۔
۹۳	رَاغَ عَلَيْهِمْ: وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام مارنے کے لئے) ان پر ٹوٹ پڑے۔(رَاغَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَوْغٌ ہے۔لفظ رَوْغٌ عَلٰی حرف جر کے ساتھ استعمال ہو تو کسی چیز پر ٹوٹ پڑنے کے معنی میں آتا ہے۔
۹۴	اَقْبَلُوْا اِلَيْهِ: وہ لوگ ان کے (یعنی ابراہیم علیہ السلام کے) پاس آئے۔ (اَقْبَلُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔
۹۴	يَزِفُّوْنَ: دوڑتے ہوئے۔(يَزِفُّوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف

آیت نمبر	
	صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر زَفٌّ ہے۔ ترکیب میں حال واقع ہے۔
۹۵	تَنْحِتُوْنَ: تم لوگ تراشتے ہو۔ (تَنْحِتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَحْتٌ ہے۔
۹۷	اِبْنُوْا: تم لوگ بناؤ۔ (اِبْنُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَنْیٌ اور بِنَاءٌ بمعنی بنانا، تعمیر کرنا۔
۹۷	بُنْیَانًا: عمارت، اس سے مراد آتش کدہ ہے۔ (بُنْیَانٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔
۹۷	اَلْقُوْهُ: تم لوگ ان کو (یعنی ابراہیم علیہ السلام کو) ڈال دو۔ (اَلْقُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۱۰۰	هَبْ: آپ عطا کر دیجئے۔ (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهْبٌ، وَهَبٌ اور هِبَةٌ ہے۔
۱۰۱	غُلَامٍ حَلِیْمٍ: تحمل والا لڑکا، بردبار فرزند۔ اس سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ (غُلَامٌ) کے معنی لڑکا۔ جمع: غِلْمَانٌ ہے۔ (حَلِیْمٌ) کے معنی تحمل والا، بردبار۔ یہ حِلْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰۲	اَلسَّعْیَ: دوڑنا، چلنا، پھرنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔
۱۰۲	یٰۤاَبَتِ: اے میرے باپ، اے میرے ابا جان (یٰۤاَبَتِ) اصل میں یٰۤاَبِیْ ہے۔ اس میں یاء متکلم کو تا ، سے بدل دیا گیا ہے۔
۱۰۳	اَسْلَمَا: ان دونوں نے حکم مان لیا۔ (اَسْلَمَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْلَامٌ ہے۔
۱۰۳	تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ: اس نے پچھاڑا اس کو ماتھے کے بل۔ انھوں نے ان کو کروٹ پر لٹایا (تَلَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب،

آیت نمبر	
	مصدر تَلٌّ ہے۔(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔(اَلْجَبِیْنُ) کے معنی پیشانی، پیشانی کا کنارہ۔ جمع: اَجْبُنٌ، اَجْبِنَةٌ اور جُبُنٌ ہے۔
۱۰۷	فَدَیْنٰهُ: ہم نے اس کے بدلہ میں دیا۔ ہم نے اس کے عوض میں دیا(فَدَیْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَدْی، فِدًی اور فِدَاءٌ ہے۔(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۰۷	ذِبْحٍ عَظِیْمٍ: بڑا ذبیحہ، ذبح کرنے کا بڑا جانور۔(ذِبْحٌ) کے معنی وہ جانور جو ذبح کیا جائے۔(عَظِیْمٌ) عِظَمٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱۴	مَنَنَّا: ہم نے احسان کیا۔(مَنَنَّا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَنٌّ ہے۔
	اِلْیَاسَ: حضرت الیاس علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۷) ص:۲۵۶ پر دیکھئے۔
۱۱۷	اَلْمُسْتَبِیْنَ: ظاہر، واضح۔ اِسْتِبَانَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب استفعال سے آتا ہے۔ اس کا مادہ: ب ی ن ہے۔
۱۲۵	اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا: کیا تم بعل (بت) کی عبادت کرتے ہو۔(اَ) ہمزہ استفہام ہے۔(تَدْعُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دُعَاءٌ ہے۔(بَعْلٌ) ایک بت کا نام ہے۔
۱۲۵	تَذَرُوْنَ: تم لوگ چھوڑ دیتے ہو۔(تَذَرُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔
۱۳۰	اِلْ یَاسِیْنَ: الیاس (علیہ السلام) حضرت الیاس علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۷) ص:۲۵۶ پر دیکھئے۔ ''الیاس'' کو ''الیاسین'' بھی کہتے ہیں۔ جیسے طور سینا کو ''طور سینین'' بھی کہتے ہیں۔ یا ''الیاسین'' سے حضرت الیاس علیہ السلام کے متبعین مراد ہیں۔

آیت نمبر	
۱۳۳	لُوْطًا: حضرت لوط علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۷) ص: ۲۵۶ پر دیکھئے۔
۱۳۵	عَجُوْزًا: بڑھیا، بوڑھی عورت، اس سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کی کافرہ بیوی ہے۔ اس کی جمع: عَجَائِزُ ہے۔
۱۳۵	اَلْغٰبِرِيْنَ: (عذاب میں) باقی رہنے والے، یعنی ہلاک ہونے والے۔ واحد: غَابِرٌ اور مصدر غُبُوْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۳۶	دَمَّرْنَا: ہم نے ہلاک کر دیا۔ (دَمَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر تَدْمِيْرٌ ہے۔
۱۳۷	تَمُرُّوْنَ: تم لوگ گزرتے ہو۔ (تَمُرُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُرُوْرٌ ہے۔
۱۳۷	مُصْبِحِيْنَ: صبح کرتے ہوئے۔ صبح کرنے والے۔ اِصْبَاحٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالتِ نصب میں ہے۔ واحد: مُصْبِحٌ ہے۔
۱۳۹	يُوْنُس: حضرت یونس علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱۱) ص: ۳۸۵ پر دیکھئے۔
۱۴۰	اَبَقَ: وہ (یعنی حضرت یونس علیہ السلام بھری ہوئی کشتی کی طرف) بھاگے۔ (اَبَقَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَبْقٌ، اَبَقٌ اور اِبَاقٌ ہے۔
۱۴۰	اَلْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ: بھری ہوئی کشتی (اَلْفُلْكُ) کے معنی کشتی، یہ لفظ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے (اَلْمَشْحُوْنُ) شَحْنٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۴۱	سَاهَمَ: انھوں نے (یعنی یونس علیہ السلام نے) قرعہ ڈلوایا۔ وہ قرعہ میں شریک ہوئے (سَاهَمَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُسَاهَمَةٌ ہے۔
۱۴۱	اَلْمُدْحَضِيْنَ: خطا وار لوگ، ملزم لوگ، مغلوب ہونے والے، شکست

آیت نمبر	
	خوردہ لوگ۔ اِدْحَاضٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، واحد: مُدْحَضٌ ہے۔
۱۴۲	اِلْتَقَمَہُ الْحُوْتُ: مچھلی نے ان کو نگل لیا۔ (اِلْتَقَمَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْتِقَامٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلْحُوْتُ) کے معنی مچھلی، اکثر بڑی مچھلی پر اطلاق ہوتا ہے۔ جمع: حِیْتَانٌ اور اَحْوَاتٌ ہے۔
۱۴۲	مُلِیْمٌ: ملامت کرنے والا۔ مستحق ملامت ہونے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِلَامَۃٌ ہے۔
۱۴۳	اَلْمُسَبِّحِیْنَ: پاکی بیان کرنے والے، تسبیح کرنے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُسَبِّحٌ اور مصدر تَسْبِیْحٌ ہے۔
۱۴۴	لَلَبِثَ: تو ضرور ٹھہرے رہتے۔ جوابِ شرط واقع ہے۔ اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (لَبِثَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر لَبْثٌ اور لُبْثٌ ہے۔
۱۴۵	نَبَذْنٰہُ: ہم نے ان کو ڈال دیا۔ یعنی ہم نے مچھلی کو حکم دیا کہ ان کو دریا کے کنارے اُگل دے (نَبَذْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَبْذٌ ہے۔
۱۴۵	اَلْعَرَآءِ: کھلا میدان، چٹیل میدان، جمع: اَعْرَآءٌ ہے۔
۱۴۶	اَنْبَتْنَا: ہم نے اگایا۔ (اَنْبَتْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْبَاتٌ ہے۔
۱۴۶	شَجَرَۃً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ: ایک بیل دار درخت، (یَقْطِیْنٌ) ہر اس درخت کو کہتے ہیں جس کا تنہ نہ ہو۔ روایات میں ہے کہ اس سے مراد کدو کی بیل ہے

آیت نمبر	
	اس درخت کے اُگانے کا مقصد یہ تھا کہ حضرت یونس علیہ السلام کو سایہ حاصل ہو۔ یہاں شَجَرَۃٌ کے لفظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے یا تو اس کدو کی بیل کو اللہ تعالیٰ نے معجزہ کے طور پر تنہ دار بنا دیا تھا، یا کوئی دوسرا درخت تھا جس پر کدو کی بیل چڑھا دی تھی تا کہ بآسانی اس سے گھنا سایہ حاصل ہو سکے۔ ورنہ محض کدو کی بیل سے سایہ ملنا مشکل ہے (معارف القرآن)
	مَتَّعْنٰھُمْ: ہم نے ان کو فائدہ پہنچایا۔ ہم نے ان کو فائدہ اٹھانے دیا (مَتَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْتِیْعٌ ہے۔
۱۴۹	اِسْتَفْتِھِمْ: آپ ان (کافروں) سے پوچھئے۔ (اِسْتَفْتِ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِفْتَاءٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۵۰	اِنَاثًا: عورتیں، واحد اُنْثٰی ہے۔
۱۵۱	اِفْکِھِمْ: ان کا جھوٹ (اپنا جھوٹ) (اِفْکٌ) کے معنی جھوٹ۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی جھوٹ بولنا۔
۱۵۳	اَصْطَفٰی: کیا اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پسند کر لیا۔ (اَصْطَفٰی) اصل میں ااصْطَفٰی ہے۔ اس میں پہلا ہمزۂ استفہام ہے اور دوسرا باب افتعال کا ہمزۂ وصل ہے۔ دو ہمزہ کے جمع ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل کو حذف کر دیا گیا اَصْطَفٰی ہو گیا۔ (اِصْطَفٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَاءٌ اور مادہ: ص ف و ہے۔
۱۵۴	تَحْکُمُوْنَ: تم لوگ فیصلہ کرتے ہو۔ (تَحْکُمُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حُکْمٌ ہے۔
۱۵۸	اَلْجِنَّۃُ: جنات، واحد: جِنٌّ ہے۔
۱۵۹	یَصِفُوْنَ: وہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ (یَصِفُوْنَ) باب ضرب سے فعل ماضی،

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَصْفٌ ہے۔
۱۶۲	فَاتِنِیْنَ: فتنہ میں ڈالنے والے۔ بہکانے والے۔ گمراہ کرنے والے۔ فَتْنٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: فَاتِنٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۶۳	صَالِ الْجَحِیْمِ: جہنم میں پہنچنے والا۔ جہنم رسید ہونے والا۔ (صَالِ) صَلْیٌ مصدر سے اسم فاعل، صَالٍ تنوین کے ساتھ ہے۔ اضافت کی وجہ سے تنوین ساقط ہوگئی۔ اور صَالِ اصل میں صَالِیٌ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا اس کو حذف کردیا گیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔ صَالٍ ہو گیا۔
۱۶۵	اَلصَّآفُّوْنَ: صف باندھنے والے۔ صَفٌّ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد: صَآفٌّ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۶۶	اَلْمُسَبِّحُوْنَ: (اللہ تعالیٰ کی) پاکی بیان کرنے والے۔ (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح کرنے والے۔ تَسْبِیْحٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد: مُسَبِّحٌ ہے۔
۱۷۴	تَوَلَّ: آپ (کافروں سے) منہ پھیر لیجئے۔ یعنی آپ کافروں کی مخالفت اور ایذارسانی کا خیال نہ کیجئے۔ (تَوَلَّ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّیْ جو اصل میں تَوَلُّیٌ ہے۔
۱۷۵	اَبْصِرْهُمْ: آپ ان کو دیکھتے رہئے۔ (اَبْصِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۱۷۶	یَسْتَعْجِلُوْنَ: وہ (کافر لوگ) جلدی طلب کرتے ہیں۔ (یَسْتَعْجِلُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۷۷	سَاحَتِهِمْ: ان کا میدان، ان کا صحن۔ (سَاحَةٌ) کے معنی میدان، صحن، جمع: سَاحٌ اور سَاحَاتٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۱۷۷	سَآءَ: بری ہوگی (ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح) جوابِ شرط واقع ہے (سَآءَ) سَوْءٌ مصدر سے فعل ذم، صیغہ واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۸۱	اَلْمُرْسَلِيْنَ: پیغمبر، رسول۔ اِرْسَالٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُرْسَلٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ صٓ

یہ سورت مکی ہے۔ یہ قرآنِ کریم کی اڑتیسویں (۳۸) سورت ہے۔ اس میں حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور رب العالمین کی وحدانیت کا انکار کرنے والوں کی مذمت اور پہلی کافروں قوموں کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ کافروں کی طرف سے پیش آنے والی تکالیف پر صبر کرنے کا حکم دینے کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ پھر توحید و رسالت پر اجمالی استدلال ہے۔ اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعات ذکر کئے گئے ہیں۔ پھر جزا و سزا کی تفصیل اور توحید و رسالت کا اثبات ہے۔ آخر میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر اور حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآنِ کریم کی نصیحت عامہ کا بیان ہے۔

آیت نمبر	
۱	ذِي الذِّكْرِ: بیان والا، نصیحت والا۔ (ذِيْ) کے معنی والا۔ یہ حالتِ جر میں ہے۔ حالتِ رفع میں ذُوْ اور حالتِ نصب میں ذَا استعمال ہوتا ہے (الذِّكْرُ) کے معنی بیان، نصیحت، باب نصر سے مصدر ہے۔

آیت نمبر	
۲	عِزَّةٍ: غرور، تکبر، دشمنی۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۲	شِقَاقٍ: مخالفت، دشمنی۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔
۳	قَرْنٍ: جماعت، ایک زمانے کے لوگ، جمع: قُرُوْنٌ ہے۔
۳	نَادَوْا: ان لوگوں نے پکارا۔ (نَادَوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔
	لَاتَ: نہیں۔ امام خلیل اور سیبویہ کے نزدیک یہ لَا مشابہ بلیس ہے۔ اس کے آخر میں تاکید کے لئے تاء بڑھادی گئی، اور اس لَا کے اسم کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور امام اخفش نے کہا کہ یہ لائے نفی جنس ہے۔ جس پر تاء زیادہ کر دی گئی۔ اور اس کا مابعد اسی کی وجہ سے منصوب ہے۔
۳	حِيْنَ مَنَاصٍ: خلاصی کا وقت، چھٹکارے کا وقت، بھاگنے کا وقت (حِيْنٌ) کے معنی وقت، جمع: اَحْيَانٌ ہے۔ (مَنَاصٌ) یہ نَوْصٌ سے مصدر میمی ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۵	عُجَابٌ: بہت عجیب چیز، بہت تعجب والی چیز۔ عَجَبٌ مصدر سے فُعَالٌ کے وزن پر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۶	اِنْطَلَقَ الْمَلَأُ: (ان کافروں میں سے) سردار لوگ چلے گئے۔ (اِنْطَلَقَ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْطِلَاقٌ ہے۔ (الْمَلَأُ) کے معنی سردارانِ قوم، اشرافِ قوم جمع: اَمْلَاءٌ ہے۔
۷	اِخْتِلَاقٌ: بنائی ہوئی بات، من گھڑت بات، یہ باب افتعال سے مصدر ہے، اسم مفعول کے معنی میں ہے۔
۹	اَلْعَزِيْزِ: بہت زبردست، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، عِزَّةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۹	اَلْوَهَّابِ: بہت عطا فرمانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے

آیت نمبر	
	وَهْبٌ سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰	فَلْيَرْتَقُوْا: تو ان کو چاہئے کہ چڑھ جائیں۔ اس کے شروع میں فائے فصیحہ ہے، جو جملہ محذوفہ پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ جملہ شرط مقدر کا جواب ہے۔ شرط مقدر "اِنْ زَعَمُوْا ذٰلِكَ" ہے۔ (لِيَرْتَقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِرْتِقَاءٌ ہے۔
۱۰	الْاَسْبَابِ: رسیاں، سیڑھیاں۔ واحد: سَبَبٌ ہے۔
۱۱	جُنْدٌ: لشکر۔ جمع: جُنُوْدٌ اور اَجْنَادٌ ہے۔
۱۱	مَهْزُوْمٌ: شکست دیا ہوا، شکست خوردہ، تباہ شدہ۔ یہ جُنْدٌ کی صفت ہے۔ هَزْمٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱	الْاَحْزَابِ: جماعتیں، گروہ۔ واحد: حِزْبٌ ہے۔
۱۲	ذُو الْاَوْتَادِ: میخوں والا۔ (ذُوْ) کے معنی والا۔ (اَوْتَادٌ) کا واحد: وَتَدٌ ہے۔ اس کے معنی میخ کے ہیں "ذُو الْاَوْتَادِ" کی تفسیر میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ علامہ محلّی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ فرعون جس پر ناراض ہوتا تھا۔ اس کے لئے چار میخیں گاڑتا تھا، اور ان میخوں میں اس کے دونوں ہاتھوں اور پیروں کو باندھ کر سزا دیتا تھا، اسی لئے میخوں والا کہا گیا ہے (تفسیر جلالین) بعض حضرات نے فرمایا کہ اس سے اس کی سلطنت کی پختگی کی طرف اشارہ ہے۔ اسی لئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ: جس (کی سلطنت) کے کھونٹے گڑ گئے تھے (بیان القرآن)
۱۳	اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ: بن والے، جھاڑی والے۔ ان سے مراد حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ہے۔ (اَصْحٰبُ) کے معنی والے واحد صَاحِبٌ ہے۔ (اَلْئَيْكَةُ) کے معنی بن، جھاڑی۔
۱۴	حَقَّ عِقَابِ: میری سزا ثابت ہوگئی۔ (حَقَّ) باب ضرب سے فعل ماضی

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَقٌّ ہے۔ (عِقَابِ) کے معنی میری سزا۔ یہ اصل میں عِقَابِیْ ہے۔ تخفیف کے لئے یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا۔ اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے، تا کہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔
۱۵	مَا یَنْظُرُ: وہ انتظار نہیں کرتا ہے۔ (مَا یَنْظُرُ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَظْرٌ اور نَظَرٌ ہے۔
۱۵	مَالَهَا مِنْ فَوَاقٍ: اس کے لئے لوٹنا نہیں ہوگا۔ یعنی وہ واپس نہیں ہوگی (تفسیر جلالین) اس میں دم لینے کی گنجائش نہ ہوگی (بیان القرآن) یہ جملہ صَیْحَةً وَّاحِدَةً کی صفت ہے۔ (فَوَاقٌ) کے معنی رجوع ہونا اور لوٹنا، مہلت اور راحت۔
۱۶	عَجِّلْ: آپ جلدی دے دیجئے۔ (عَجِّلْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَعْجِیْلٌ ہے۔
۱۶	قِطَّنَا: ہمارا اعمال نامہ، ہمارا حصہ۔ (قِطٌّ) کے معنی اعمال نامہ، حصہ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔
۱۷	ذَا الْاَیْدِ: قوت والے (ذَا) کے معنی والا، یہ حالتِ نصب میں ہے، حالتِ رفع میں ذُوْ اور حالتِ جر میں ذِیْ استعمال ہوتا ہے۔ (اَیْدٌ) کے معنی قوت اور طاقت۔
۱۷	اَوَّابٌ: (اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طرف) بہت رجوع ہونے والا۔ اَوْبٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۸	سَخَّرْنَا: ہم نے تابع کر دیا۔ (سَخَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تَسْخِیْرٌ ہے۔
۱۸	یُسَبِّحْنَ: وہ (پہاڑ) تسبیح کرتے ہیں (تسبیح کرتے تھے) (یُسَبِّحْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر تَسْبِیْحٌ۔

آیت نمبر	
۱۸	اَلْعَشِيِّ: شام (عَشِيٌّ) کے معنی رات کی ابتدائی تاریکی، اور بقولِ بعض مغرب سے عشاء تک کی تاریکی یا دن کا آخری حصہ۔
۱۸	اَلْاِشْرَاقِ: صبح۔ باب افعال سے مصدر ہے، معنی روشن ہونا، اور روشن کرنا۔ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	مَحْشُوْرَةً: جمع ہونے کی حالت میں۔ جمع کئے ہوئے (پرندے) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ حَشْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۰	شَدَدْنَا: ہم نے (ان کی سلطنت) مضبوط کر دی۔ (شَدَدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر شَدٌّ ہے۔
۲۰	فَصْلَ الْخِطَابِ: بات کا فیصلہ کرنا۔ فیصلہ کرنے والی تقریر، فیصلہ کرنے والا بیان، اس سے مراد قوتِ فیصلہ یا قوتِ خطابت ہے، (فَصْلٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی فیصلہ کرنا۔ اگر یہ مصدر اسم فاعل کے معنی میں ہو تو فَصْلٌ "فَاصِلٌ" (فیصلہ کرنے والا) کے معنی میں ہو جائے گا (خِطَابٌ) باب مفاعلة سے مصدر ہے، اس کے معنی ایک دوسرے سے گفتگو کرنا۔
۲۱	نَبَؤُ الْخَصْمِ: جھگڑے والوں کی خبر، دعوی کرنے والوں کی خبر۔ (نَبَؤٌ) کے معنی خبر، اس کی جمع: اَنْبَاءٌ ہے۔ (خَصْمٌ) کے معنی جھگڑنے والا، واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: خُصُوْمٌ، خِصَامٌ اور اَخْصَامٌ ہے۔
۲۱	تَسَوَّرُوْا: وہ لوگ دیوار پھاند کر آئے۔ (تَسَوَّرُوْا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسَوُّرٌ ہے۔
۲۱	اَلْمِحْرَابَ: عبادت خانہ۔ جمع: مَحَارِيْبُ ہے۔
۲۲	فَزِعَ: وہ (یعنی داؤد علیہ السلام) گھبرا گئے۔ (فَزِعَ) باب سمع سے فعل ماضی

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَزَعٌ ہے۔
۲۲	خَصْمٰنِ: دو جھگڑنے والے۔ خَصْمٌ کا تثنیہ ہے۔
۲۲	بَغٰی: اس نے زیادتی کی۔ (بَغٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَغْیٌ ہے۔
۲۲	لَا تُشْطِطْ: آپ ظلم نہ کیجئے۔ (لَا تُشْطِطْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِشْطَاطٌ ہے۔
۲۳	نَعْجَةٌ: دُنبی، بھیڑی۔ جمع: نِعَاجٌ ہے۔
۲۳	اَكْفِلْنِيْهَا: تو اس کو میرے حوالہ کر دے۔ (اَكْفِلْ) باب افعال سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِكْفَالٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول اول، (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ہے۔
۲۳	عَزَّنِیْ: اس نے مجھ پر زبردستی کی۔ (عَزَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَزٌّ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۴	اَلْخُلَطَاءِ: شریک ہونے والے، شرکاء۔ واحد: خَلِيْطٌ ہے۔
۲۴	فَتَنّٰهُ: ہم نے ان کو (یعنی داؤد علیہ السلام کو) آزمایا۔ (فَتَنَّا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْنٌ ہے۔ (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۴	اِسْتَغْفَرَ: انھوں نے (اپنے پروردگار سے) مغفرت کی درخواست کی۔ (اِسْتَغْفَرَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْفَارٌ ہے۔
۲۴	خَرَّ رَاكِعًا: وہ رکوع کرتے ہوئے گر پڑے۔ یعنی سجدہ میں گر پڑے۔ لفظ

آیت نمبر	
	رَاكِعًا یہاں سَاجِدًا کے معنی میں ہے (تفسیر مظہری) (خرَّ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے۔ (رَاكِعًا) رُكُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۲۴	اَنَابَ: وہ (توبہ کرنے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع ہوئے۔ (اَنَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنَابَةٌ ہے۔
۲۵	زُلْفٰى: مرتبہ، نزدیکی۔
۲۵	حُسْنَ مَاٰبٍ: اچھا ٹھکانا۔ عمدہ ٹھکانا۔ (حُسْنٌ) کے معنی اچھا ہونا، عمدہ ہونا۔ باب کرم سے مصدر ہے (مَاٰبٌ) کے معنی ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ۔ واپس ہونے اور لوٹنے کی جگہ۔ اَوْبٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔
۲۶	لَاتَتَّبِعِ الْهَوٰى: تم نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو۔ (لَاتَتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل نہی۔ صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ (اَلْهَوٰى) کے معنی نفسانی خواہش۔ جمع: اَهْوَاءٌ ہے۔
۲۷	بَاطِلًا: نکما، بے فائدہ، بے حکمت (بَاطِلًا) بُطْلَانٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۲۸	اَلْفُجَّارُ: بدکار لوگ، نافرمان لوگ۔ واحد: فَاجِرٌ ہے۔
۳۰	اَوَّابٌ: (اللہ تعالیٰ کی طرف) بہت رجوع ہونے والا۔ اَوْبٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۳۱	عُرِضَ عَلَيْهِ: وہ اُن کے سامنے پیش کیا گیا۔ (عُرِضَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَرْضٌ ہے۔
۳۱	اَلْعَشِيِّ: شام کا وقت، رات کی ابتدائی تاریکی یا دن کا آخری حصہ۔

آیت نمبر	
۳۱	اَلصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ: اصیل عمدہ گھوڑے (بیان القرآن) (اَلصَّافِنَاتُ) تین پاؤں پر کھڑے ہونے اور چوتھے پاؤں کے کھر پر ٹیک لگانے والے گھوڑے۔ صُفُوْنٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: صَافِنَةٌ ہے۔ (اَلْجِيَادُ) کے معنی تیز رفتار، واحد: جَوَادٌ ہے۔
۳۲	حُبَّ الْخَيْرِ: مال کی محبت۔ (حُبٌّ) کے معنی محبت، (اَلْخَيْرُ) کے معنی بھلائی، یہاں اس سے مراد مال یعنی گھوڑے ہیں (تفسیر مظہری)
۳۲	تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ: وہ (یعنی سورج) پردہ (مغرب) میں چھپ گیا۔ (تَوَارَتْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوَارٍ جو اصل میں تَوَارِیٌ ہے۔ تَوَارَتْ میں ضمیر مؤنث کا مرجع اَلشَّمْسُ ہے۔ لفظ عَشِيٌّ (شام) کے ذریعہ غروب شمس پر دلالت ہو رہی ہے۔ اس لئے لفظ شمس کو ذکر کئے بغیر اس کے لئے ضمیر استعمال کر لی گئی ہے۔ (اَلْحِجَابُ) کے معنی پردہ۔ جمع: حُجُبٌ ہے۔ پردہ میں سورج کے چھپنے سے مراد سورج کا غروب ہونا ہے۔
۳۳	طَفِقَ مَسْحًا: انھوں نے (تلوار سے) ہاتھ صاف کرنا شروع کیا، یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان گھوڑوں کو ذبح کر ڈالا۔ اور ان کے پیر کاٹ دیئے۔ اور انھوں نے یہ کام اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا تھا، تا کہ ذکر الٰہی سے جو غفلت ہوگئی تھی اس سے توبہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضامندی حاصل کریں۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے ان گھوڑوں کو ذبح کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان گھوڑوں سے بہتر اور تیز رفتار سواری عنایت فرمادی اور وہ "ہوا" ہے۔ وہ جہاں چاہتے تھے اس کے ذریعہ سفر کرتے تھے (تفسیر مظہری) (طَفِقَ) اس نے شروع کیا۔ وہ کرنے لگا

آیت نمبر	
	(جَعَلَ اور اَخَذَ کے معنی میں ہے) یہ باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَفَقٌ ہے۔ (مَسْحًا) یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔ اس کی اصل عبارت یَمْسَحُ مَسْحًا ہے۔ (مَسْحٌ) کے معنی ہاتھ پھیرنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔
۳۳	اَلسُّوْقِ: پنڈلیاں۔ واحد سَاقٌ ہے۔
۳۳	اَلْاَعْنَاقِ: گردنیں۔ واحد عُنُقٌ ہے۔
۳۴	لَقَدْ فَتَنَّا: ہم نے (سلیمان علیہ السلام کو) جانچا۔ ہم نے آزمائش کی۔ اس کے شروع میں لام تاکید قسم کی تمہید کے لئے ہے۔ اس کی اصل عبارت وَاللّٰہِ لَقَدْ ہے، (قَدْ فَتَنَّا) باب ضرب سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْنٌ ہے۔
۳۴	اَلْقَيْنَا: ہم نے ڈال دیا۔ (اَلْقَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۳۴	جَسَدًا: ایک دھڑ۔ (جَسَدٌ) کے معنی جسم، جمع: اَجْسَادٌ ہے۔ علامہ محمود آلوسی اور حضرت تھانوی کے نزدیک اس سے مراد وہ ناقص مردہ بچہ ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک بیوی سے پیدا ہوا تھا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے کسی خادم نے وہی بچہ لاکر آپ کے تخت پر رکھ دیا تھا۔ واقعہ کی تفصیل تفسیر مظہری اور معارف القرآن میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔
۳۴	اَنَابَ: انھوں نے (یعنی سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کیا۔ (اَنَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنَابَةٌ ہے۔
۳۵	هَبْ: آپ عطا کردیجئے۔ (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهْبٌ، وَهَبٌ اور هِبَةٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳۵	لَا يَنْبَغِيْ: وہ (ایسی سلطنت میرے علاوہ کسی کے لئے) مناسب نہ ہو، یعنی میسر نہ ہو۔ (لَا يَنْبَغِيْ) باب انفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْبِغَاءٌ ہے۔
۳۶	سَخَّرْنَا: ہم نے تابع کر دیا۔ (سَخَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔
۳۶	رُخَآءً: نرم ہونے کی حالت میں۔ تَجْرِيْ کی ضمیر سے حال ہے۔
۳۶	حَيْثُ اَصَابَ: وہ جہاں چاہتے۔ (حَيْثُ) ظرف مکان، ضمہ پر مبنی ہے۔ (اَصَابَ) اس نے پایا۔ یہاں چاہنے کے معنی میں ہے۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَةٌ ہے۔
۳۷	بَنَّآءٍ: عمارت بنانے والا، تعمیر کرنے والا۔ بِنَاءٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۷	غَوَّاصٍ: غوطہ لگانے والا۔ غَوْصٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۸	مُقَرَّنِيْنَ: جکڑے ہوئے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ واحد: مُقَرَّنٌ اور مصدر تَقْرِيْنٌ ہے۔
۳۸	الْاَصْفَادِ: بیڑیاں، زنجیریں۔ واحد: صَفَدٌ ہے۔
۳۹	اُمْنُنْ: تم احسان کرو، یعنی اس میں سے کوئی چیز دوسرے کو دو۔ (اُمْنُنْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مَنٌّ ہے۔
۴۱	نَادٰى: انھوں نے پکارا۔ (نَادٰى) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔
۴۱	مَسَّنِيَ: اس نے مجھے (رنج) پہنچایا (مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف

آیت نمبر	
	صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ہے۔ یہ باء حرفِ جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا ہے (نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۴۱	نُصْبٌ: رنج، مصیبت۔
۴۲	اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ: تم اپنا پاؤں (زمین پر) مارو۔ (اُرْكُضْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رَكْضٌ ہے۔
۴۲	مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ: نہانے کا ٹھنڈا پانی۔ (مُغْتَسَلٌ) کے معنی وہ پانی جس سے نہایا جائے (بَارِدٌ) کے معنی ٹھنڈا۔ بَرْدٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۴۲	شَرَابٌ: پینے کا پانی، ہر ایک پینے کی چیز۔ جمع: اَشْرِبَةٌ ہے۔
۴۴	ضِغْثًا: سینکوں کا مٹھا۔ جمع: اَضْغَاثٌ ہے۔
۴۴	لَاتَحْنَثْ: تم اپنی قسم نہ توڑو۔ (لَاتَحْنَثْ) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حِنْثٌ ہے۔
۴۵	اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ: ہاتھوں (سے کام کرنے) والے اور آنکھوں (سے دیکھنے) والے (بیان القرآن) یعنی ان میں قوت عملی بھی تھی اور قوت علمی بھی تھی۔ (اُولِیْ) خلافِ قیاس ذُوْ کی جمع ہے۔ یہ حالتِ نصب میں ہے۔ حالتِ رفع میں اُولُوْا استعمال ہوتا ہے۔ (اَلْاَیْدِیْ) کے معنی ہاتھ، واحد: یَدٌ ہے۔ (اَلْاَبْصَار) کے معنی آنکھیں، واحد: بَصَرٌ ہے۔
۴۶	اَخْلَصْنٰهُمْ: ہم نے ان کو خالص کر لیا۔ ہم نے ان کو امتیاز دیا۔ (اَخْلَصْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِخْلَاصٌ ہے (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۷	اَلْمُصْطَفَیْنَ: چنے ہوئے لوگ، منتخب لوگ۔ باب افتعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالتِ جر میں ہے اس کا واحد: اَلْمُصْطَفٰی اور مصدر اِصْطِفَاءٌ ہے۔
۴۷	اَلْاَخْیَارِ: نیک لوگ، واحد: خَیْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۴۸	اَلْيَسَعَ: حضرت یسع علیہ السلام بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں۔آپ کے والد ماجد کا نام اُخطُوب بن عُجْحُور ہے(تفسیر مظہری) آپ کا نسبی تعلق حضرت یوسف علیہ السلام سے ہے حضرت الیاس علیہ السلام کے بعد آپ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا۔بعض مورخین کا بیان ہے کہ یہ حضرت الیاس علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے۔قرآنِ کریم میں دو مرتبہ حضرت یسع علیہ السلام کا نام آیا ہے۔پہلی مرتبہ سورۂ انعام اور دوسری مرتبہ سورۂ ص میں ہے۔کسی آیتِ کریمہ میں آپ کے حالات پر روشنی نہیں ڈالی گئی۔اور نہ کسی صحیح حدیث میں آپ کے تفصیلی حالات بیان کئے گئے ہیں۔آپ کی عظمتِ شان کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کا شمار انبیاء علیہم السلام کی مقدس جماعت میں ہے۔
۴۸	ذَا الْكِفْلِ: حضرت ذوالکفل علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱۷) سورۂ انبیاء (آیت ۸۵) میں دیکھئے۔
۵۰	مُفَتَّحَةً: کھولے ہوئے۔کھلے ہوئے۔تَفْتِيْحٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۵۱	مُتَّكِئِيْنَ: تکیہ لگانے والے،تکیہ لگائے ہوئے۔باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالتِ نصب میں ہے۔واحد: مُتَّكِئٌ اور مصدر اِتِّكَاءٌ ہے۔
۵۲	قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ: نیچی نگاہ والی عورتیں۔(قَاصِرَاتٌ) قَصْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔واحد: قَاصِرَةٌ ہے۔(طَرْفٌ) کے معنی، نگاہ،نظر،جمع: اَطْرَافٌ ہے۔
۵۲	اَتْرَابٌ: ہم عمر عورتیں۔واحد: تِرْبٌ ہے۔اس کا اکثر استعمال عورتوں کے لئے ہوتا ہے۔
۵۴	نَفَادٍ: ختم ہونا۔باب سمع سے مصدر ہے۔

آیت نمبر	
۵۵	اَلطّٰغِیْنَ: سرکش لوگ۔ طُغْیَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ واحد: طَاغٍ ہے۔ جو اصل میں طَاغِیٌ ہے۔
۵۶	یَصْلَوْنَهَا: وہ لوگ اس (جہنم) میں داخل ہوں گے۔ (یَصْلَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَلًی اور صِلِیٌّ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۶	اَلْمِهَادُ: ٹھکانا۔ قیام گاہ۔ جمع: مُهُدٌ، مُهُدٌ اور اَمْهِدَةٌ ہے۔
۵۷	حَمِيْمٌ: گرم پانی، کھولتا ہوا پانی۔ جمع: حَمَآئِمُ ہے۔
۵۷	غَسَّاقٌ: پیپ۔
۵۸	اَزْوَاجٌ: طرح طرح کی چیزیں۔ قسم قسم کی چیزیں۔ واحد: زَوْجٌ ہے۔
۵۹	فَوْجٌ مُقْتَحِمٌ: گھسنے والی فوج، گھسنے والی جماعت، (فَوْجٌ) کے معنی جماعت لشکر، جمع: اَفْوَاجٌ ہے۔ (مُقْتَحِمٌ) اِقْتِحَامٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۵۹	لَا مَرْحَبًا بِهِمْ: ان لوگوں پر کشادگی نہ ہو۔ ان لوگوں کو جگہ نہ ملے، یہ جملہ بددعا کے موقع پر کہا جاتا ہے۔ (مَرْحَبًا) کے معنی کشادہ ہونا۔ رُحْبٌ سے مَفْعَل کے وزن پر مصدر میمی ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۶۳	اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا: کیا ہم نے ان کی ہنسی کر رکھی تھی۔ (اَتَّخَذْنَا) اصل میں اَاِتَّخَذْنَا ہے۔ اس میں دو ہمزے جمع ہو گئے، پہلا ہمزہ استفہام ہے۔ دوسرا ہمزۂ افتعال ہے۔ تخفیف کے لئے دوسرے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا۔ اَتَّخَذْنَا ہو گیا۔ (اتَّخَذْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اتِّخَاذٌ ہے۔ (سِخْرِيًّا) کے معنی ہنسی، مذاق۔ یہ مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
۶۳	زَاغَتْ: وہ (ان سے ہماری آنکھیں) چوک گئیں، وہ (ان سے ہماری نگاہیں) چکرا گئیں، (زَاغَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث

آیت نمبر	
	غائب، مصدر زَیْغٌ ہے۔
۶۳	اَلْاَبْصَارُ: آنکھیں، نگاہیں۔ واحد بَصَرٌ ہے۔
۶۴	تَخَاصُمُ: (دوزخیوں کا) آپس میں جھگڑنا، یہ باب تفاعل سے مصدر ہے۔
۶۹	اَلْمَلَاِ الْاَعْلٰی: اوپر کی مجلس، عالم بالا۔ اس سے مراد فرشتے ہیں، (اَلْمَلَا) کے معنی قوم کی جماعت، اشرافِ قوم، سردارانِ قوم، جمع اَمْلَاءٌ ہے۔ (اَلْاَعْلٰی) عُلُوٌّ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ اس کے معنی بلند و بالا۔
۶۹	یَخْتَصِمُوْنَ: وہ (فرشتے) گفتگو کر رہے ہیں۔ (وہ گفتگو کر رہے تھے) اس سے مراد فرشتوں کی گفتگو جو حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بارے میں تھی، اس کی تفسیر میں کچھ دوسرے اقوال بھی منقول ہیں (تفسیر مظہری) (یَخْتَصِمُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِصَامٌ ہے۔
۷۲	اِذَا سَوَّیْتُهٗ: جب میں اس کو پورا بنا دوں (اِذَا) حرفِ شرط ہے (سَوَّیْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَسْوِیَةٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۷۲۰	قَعُوْا: تم لوگ گر پڑو، باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وُقُوْعٌ۔
۷۵	اَسْتَکْبَرْتَ: کیا تو نے غرور کیا۔ (اَسْتَکْبَرْتَ) اصل میں اَاسْتَکْبَرْتَ ہے۔ اس میں پہلا ہمزہ استفہام اور دوسرا ہمزہ وصل ہے۔ ہمزہ وصل کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔ (اِسْتَکْبَرْتَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِکْبَارٌ ہے۔
۷۷	رَجِیْمٌ: مردود، ملعون، رَجْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۷۹	اَنْظِرْنِیْ: آپ مجھے مہلت دیجئے۔ (اَنْظِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ

آیت نمبر	
	واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْظَارٌ ہے۔(نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۷۹	يُبْعَثُوْنَ: وہ لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔(يُبْعَثُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔
۸۲	لَأُغْوِيَنَّهُمْ: میں ضرور گمراہ کروں گا۔(لَأُغْوِيَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ صیغہ واحد متکلم، مصدر اِغْوَاءٌ۔
۸۶	الْمُتَكَلِّفِيْنَ: بناوٹ کرنے والے۔باب تفعل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔واحد: مُتَكَلِّفٌ اور مصدر تَكَلُّفٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الزُّمَر

سورۂ زمر مکی ہے۔ یہ قرآن کی انتالیسویں (۳۹) سورت ہے۔ اس سورت کے شروع میں قرآنِ کریم کی حقانیت کے ساتھ احقاق توحید اور ابطال شرک ہے، پھر مشرکوں کی مذمت اور ان کے لئے وعید کا ذکر ہے۔ اور مؤمنوں کی مدح اور ان کے لئے وعدہ کا بیان ہے۔ اس کے بعد ایمان کا حکم، کفر سے ممانعت اور ایمان وکفر کے نتائج کا ذکر ہے۔ پھر فناء دنیا کی سرعت اور قرآنِ کریم سے بعض لوگوں کے متاثر ہونے اور بعض لوگوں کے متاثر نہ ہونے کا بیان ہے۔ اس کے بعد مؤمن اور مشرک کی ایک مثال بیان کی گئی، اور مشرکین کے دل آزار اقوال وافعال پر سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کا مضمون ہے۔

آیت نمبر	
۱	تَنْزِيْلُ: نازل کرنا۔باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۳	اَوْلِيَآءَ: حمایتی، مددگار، دوست، واحد: وَلِيٌّ ہے۔

آیت نمبر	
۳	لِیُقَرِّبُوْنَا: تاکہ وہ ہم کوقریب کردیں۔ (لِیُقَرِّبُوْا) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقْرِیْبٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالتِ نصب میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
۳	زُلْفٰی: درجہ، مرتبہ۔
۳	كَفَّارٌ: کافر، حق کو نہ ماننے والا، بہت ناشکری کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۴	لَاصْطَفٰی: تو وہ منتخب کرلیتا۔ جوابِ شرط واقع ہے (اِصْطَفٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَاءٌ اور مادہ: ص ف و ہے۔
۴	اَلْقَهَّارُ: بہت زبردست، بہت غالب، قَهْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۵	يُكَوِّرُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) لپیٹتا ہے۔ (يُكَوِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْوِيْرٌ ہے۔
۵	سَخَّرَ: اس نے تابع بنادیا۔ اس نے کام میں لگادیا۔ (سَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔
۵	مُسَمًّى: مقرر کیا ہوا۔ تَسْمِيَةٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔
۶	اَلْاَنْعَامُ: چوپائے، مویشی۔ واحد: نَعَمٌ ہے۔
۶	ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ: آٹھ نر اور مادہ (ثَمَانِيَةٌ) کے معنی آٹھ، (اَزْوَاجٌ) جوڑے، نر اور مادہ۔ واحد: زَوْجٌ ہے۔
۶	بُطُوْنٌ: پیٹ، واحد: بَطْنٌ ہے۔
۶	اُمَّهٰتِكُمْ: تمہاری مائیں۔ (اُمَّهَاتٌ) کے معنی مائیں، واحد: اُمٌّ ہے۔

آیت نمبر

۶ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ: تین اندھیرے، تین تاریکیاں۔ تین تاریکیوں سے مراد (۱) پیٹ کی تاریکی (۲) رحم (بچہ دانی) کی تاریکی (۳) جھلی کی تاریکی جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے (ظُلُمٰتٌ) کے معنی تاریکیاں، واحد ظُلْمَةٌ ہے۔

۶ تُصْرَفُوْنَ: تم لوگ (کہاں حق سے) پھرے جا رہے ہو۔ (تُصْرَفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَرْفٌ ہے۔

۷ يَرْضَهُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس (شکر) کو پسند کرتا ہے۔ (يَرْضَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رِضَاءٌ ہے، (يَرْضَ) اصل میں يَرْضٰى ہے، جوابِ شرط کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۷ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ: کوئی اٹھانے والا (دوسرے کے گناہ کا بوجھ) انہیں اٹھائے گا (لَا تَزِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وِزْرٌ ہے۔ (وَازِرَةٌ) وِزْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ یہ صفت ہے۔ اس کا موصوف محذوف ہے، اس کی اصل عبارت نَفْسٌ وَازِرَةٌ ہے۔ اس کے معنی بوجھ اٹھانے والا شخص۔

۷ وِزْرَ اُخْرٰى: دوسرے شخص (کے گناہ) کا بوجھ۔ اس کی اصل عبارت وِزْرَ نَفْسٍ اُخْرٰى ہے۔ وِزْرٌ کے معنی بوجھ، جمع اَوْزَارٌ ہے۔

۸ اِذَا مَسَّ: جب (انسان کو کوئی تکلیف) پہنچتی ہے۔ (مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ہے۔

۸ ضُرٌّ: تکلیف، پریشانی، جمع اَضْرَارٌ ہے۔

۸ مُنِيْبًا: رجوع ہونے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِنَابَةٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۸ اِذَا خَوَّلَهٗ: جب وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس (انسان) کو عطا فرما دیتا ہے۔

آیت نمبر	
	(خَوَّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخْوِیْلٌ ہے۔ (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۸	اَنْدَادًا: شریک، مقابل، برابر، واحد نِدٌّ ہے۔
۸	تَمَتَّعْ: تو فائدہ اٹھالے۔ (تَمَتَّعْ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔
۹	قَانِتٌ: فرماں بردار۔ اطاعت شعار۔ قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۹	اٰنَآءَ الَّیْلِ: رات کے اوقات، (اٰنَاءٌ) کے معنی اوقات، واحد: اَنْیٌ اور اِنْیٌ ہے۔ (اَلَیْلُ) کے معنی رات، اس کی جمع: اَلَیَالِیْ ہے۔
۹	یَحْذَرُ: وہ ڈرتا ہے۔ (یَحْذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَذَرٌ ہے۔
۹	یَرْجُوْا: وہ امید رکھتا ہے۔ (یَرْجُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَجَاءٌ ہے۔
۹	یَسْتَوِیْ: وہ برابر ہوتا ہے۔ (یَسْتَوِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔ مادہ: س و ی ہے۔
۹	یَتَذَکَّرُ: وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔ (یَتَذَکَّرُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَکُّرٌ ہے۔
۱۰	یٰعِبَادِ: اے میرے بندو۔ یہ اصل میں یَاعِبَادِیْ ہے۔ آخر سے یاءِ متکلم کو حذف کر دیا گیا اور کسرہ کو باقی رکھا گیا تا کہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔
۱۰	یُوَفّٰی: اس کو (یعنی صبر کرنے والوں کو) پورا دیا جائے گا۔ (یُوَفّٰی) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِیَةٌ ہے۔
۱۳	اِنْ عَصَیْتُ: اگر (بفرض محال) میں نافرمانی کروں۔ یہ جملہ شرطیہ ہے۔

آیت نمبر	
	(عَصَيْتُ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عِصْيَانٌ ہے۔
۱۳	يَوْمٍ عَظِيْمٍ: بڑا دن، اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔
۱۶	ظُلَلٌ: سائبان، واحد: ظُلَّةٌ ہے۔
۱۶	اِتَّقُوْنِ: تم لوگ مجھ سے ڈرو۔ (اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَآءٌ ہے۔ (نِ) اصل میں نِيْ ہے۔ اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ تخفیف کے لئے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔
۱۷	اِجْتَنَبُوْا الطَّاغُوْتَ: ان لوگوں نے شیطان سے پرہیز کیا (اِجْتَنَبُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِجْتِنَابٌ ہے۔ (الطَّاغُوْتُ) کے معنی شیطان، سرکش، جمع: طَوَاغِيْتُ ہے۔
۱۷	اَنَابُوْا: وہ لوگ (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع ہوئے۔ (اَنَابُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنَابَةٌ ہے۔
۱۷	بَشِّرْ عِبَادِ: آپ میرے بندوں کو خوش خبری سنا دیجئے (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِيْرٌ ہے۔ (عِبَادِ) اصل میں عِبَادِيْ ہے۔ یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔
۱۸	يَسْتَمِعُوْنَ: وہ لوگ سنتے ہیں (يَسْتَمِعُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِمَاعٌ اور مادہ: س م ع ہے۔
۱۹	حَقَّ عَلَيْهِ: اس پر وہ ثابت ہو گیا (حَقَّ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَقٌّ ہے۔
۱۹	تُنْقِذُ: (کیا) آپ چھڑا سکتے ہیں۔ (تُنْقِذُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْقَاذٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۰	غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ: بنے ہوئے بالا خانے، تعمیر کئے ہوئے بالاخانے (غُرَفٌ) کے معنی بالا خانے، واحد: غُرْفَةٌ ہے۔ (مَبْنِيَّةٌ) بِنَاءٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔
۲۱	سَلَكَهُ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اس (پانی) کو (چشموں میں) داخل فرمادیا۔ (سَلَكَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سُلُوْكٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۲۱	يَنَابِيْعَ: چشمے، سوتے۔ پانی جاری ہونے کی جگہیں، واحد: يَنْبُوْعٌ ہے۔ زَرْعًا: کھیتی، جمع: زُرُوْعٌ ہے۔
۲۱	مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ: اس (کھیتی) کی مختلف قسمیں (مُخْتَلِفٌ) اِخْتِلَافٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے (اَلْوَانٌ) کے معنی قسمیں، رنگ، واحد: لَوْنٌ ہے۔
۲۱	يَهِيْجُ: وہ (کھیتی) خشک ہوجاتی ہے۔ (يَهِيْجُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هَيْجٌ ہے۔
۲۱	مُصْفَرًّا: زرد، اِصْفِرَارٌ مصدر سے اسم فاعل ہے، باب افعلال سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۱	حُطَامًا: چورا چورا، ریزہ ریزہ۔ حَطْمٌ مصدر سے فُعَالٌ کے وزن پر مَفْعُوْلٌ کے معنی میں ہے۔
۲۲	شَرَحَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) کھول دیا۔ (شَرَحَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَرْحٌ ہے۔
۲۲	اَلْقٰسِيَةِ: سخت، قَسَاوَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳	كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا: آپس میں ملتی جلتی کتاب۔ یعنی قرآن کریم ایسی کتاب ہے کہ الفاظ اور معانی کے عمدہ ہونے کے اعتبار سے اس کا ایک حصہ دوسرے

آیت نمبر	
	حصے سے ملتا جلتا ہے۔ (مُتَشابِهًا) تَشابُهٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب تفاعل سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳	مَثَانِیَ: بار بار دہرائی ہوئی باتیں۔ یعنی وہ مضامین جو بار بار بیان کئے جائیں۔ واحد: مَثْنٰی ہے۔
۲۳	تَقْشَعِرُّ: وہ (اپنے رب سے ڈرنے والوں کے بدن) کانپ جاتے ہیں۔ (تَقْشَعِرُّ) باب افعلال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر اِقْشِعْرَارٌ ہے۔ اس کے معنی رونگٹے کھڑے ہونا۔
۲۳	جُلُوْدُ: کھالیں۔ واحد: جِلْدٌ ہے۔
۲۳	تَلِیْنُ: وہ (کھالیں) نرم ہوجاتی ہیں (تَلِیْنُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لِیْنٌ ہے۔
۲۴	مَنْ یَّتَّقِیْ: جو شخص روک لے۔ جو شخص بچاؤ کرے۔ (یَتَّقِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّقَاءٌ ہے۔
۲۴	کُنْتُمْ تَکْسِبُوْنَ: تم لوگ کرتے تھے۔ (کُنْتُمْ تَکْسِبُوْنَ) باب ضرب سے فعل ماضی استمراری صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر کَسْبٌ ہے۔
۲۶	اَذَاقَهُمُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے ان کو چکھایا۔ (اَذَاقَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذَاقَةٌ ہے۔
۲۶	اَلْخِزْیَ: رسوائی، ذلت، باب سمع سے مصدر ہے۔
۲۶	یَتَذَکَّرُوْنَ: وہ لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (یَتَذَکَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذَکُّرٌ ہے۔
۲۸	عِوَجٍ: کجی، ٹیڑھاپن۔ باب سمع سے مصدر ہے۔
۲۹	مُتَشَاکِسُوْنَ: ایک دوسرے کی مخالفت کرنے والے۔ باب تفاعل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُتَشَاکِسٌ اور مصدر تَشَاکُسٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۹	سَلَمًا: پورا، کامل، سالم۔
۲۹	يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا: (کیا) وہ دونوں برابر ہیں حالت کے اعتبار سے۔ (کیا) ان دونوں کی حالت برابر ہے۔ (يَسْتَوِيَانِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔ (مَثَلٌ) کے معنی حالت، جمع: اَمْثَالٌ ہے۔
۳۱	تَخْتَصِمُوْنَ: تم لوگ جھگڑا کرو گے، تم لوگ اختلاف کرو گے (تَخْتَصِمُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِخْتِصَامٌ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَمَنْ اَظْلَمُ پارہ (۲۴)

آیت نمبر	
۳۲	اَظْلَمُ: زیادہ ظالم، زیادہ نا انصاف، ظُلْمٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	كَذَّبَ: اس نے جھٹلایا۔ (كَذَّبَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْذِيْبٌ ہے۔
۳۲	مَثْوًى: ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ، جمع: مَثَاوِىٌ ہے۔
۳۳	صَدَّقَ: اس نے سچ جانا۔ اس نے سچ مانا۔ (صَدَّقَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصْدِيْقٌ ہے۔
۳۶	كَافٍ: کافی۔ کفایت کرنے والا، كِفَايَةٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اصل میں كَافِيٌ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، ساکن کر دیا۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔ كَافٍ ہو گیا۔
۳۶	هَادٍ: ہدایت دینے والا۔ هِدَايَةٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ یہ اصل میں هَادِيٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۳۷	ذِی انْتِقَامٍ: بدلہ لینے والا۔ (ذِی) کے معنی والا۔ یہ حالتِ جر میں ہے (انْتِقَام) بابِ افتعال سے مصدر ہے۔
۳۸	كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ: اس کی تکلیف کو دور کرنے والے (معبودانِ باطل بت وغیرہ) كَاشِفَاتُ اسم فاعل جمع مؤنث سالم واحد: كَاشِفَةٌ اور مصدر كَشْفٌ
۳۸	مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ: اس کی رحمت کو روکنے والے (معبودانِ باطل بت وغیرہ) (مُمْسِكَاتٌ) اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: مُمْسِكَةٌ اور مصدر اِمْسَاكٌ ہے۔
۴۰	يُخْزِيْهِ: وہ (یعنی ایسا عذاب جو) اس کو رسوا کردے گا۔ (يُخْزِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْزَاءٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۰	يَحِلُّ: وہ (عذاب) اترے گا۔ (يَحِلُّ) بابِ ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَلٌّ اور حُلُوْلٌ ہے۔
۴۰	مُقِيْمٌ: دائم، دائمی، اِقَامَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۴۱	وَكِيْلٍ: ذمہ دار، نگہبان۔ وَكَالَةٌ مصدر سے صفتِ مشبہ واحد مذکر ہے۔
۴۲	يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ: وہ (اللہ تعالیٰ) جانوں کو قبض کرتا ہے۔ (يَتَوَفّٰى) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّيْ ہے۔ (الْاَنْفُسُ) کے معنی جانیں۔ واحد: نَفْسٌ ہے۔
۴۳	شُفَعَآءَ: سفارش کرنے والے۔ واحد: شَفِيْعٌ ہے۔
۴۵	اِشْمَاَزَّتْ: وہ (ایمان نہ رکھنے والوں کے دل) رک جاتے ہیں۔ وہ نفرت کرنے لگتے ہیں۔ ترکیب میں جوابِ شرط واقع ہے۔ (اِشْمَاَزَّتْ) باب افعلال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِشْمِئْزَازٌ ۔
۴۵	يَسْتَبْشِرُوْنَ: وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں (يَسْتَبْشِرُوْنَ) باب استفعال

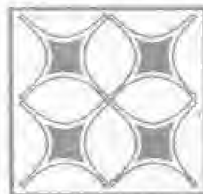
آیت نمبر	
	سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِبْشَارٌ ہے۔
۴۶	فَاطِرَ: پیدا کرنے والا۔ فَطْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۷	لَافْتَدَوْا بِهٖ: تو ضرور وہ لوگ ان تمام چیزوں کو فدیہ میں دے دیتے۔ تو ضرور وہ لوگ اپنے چھڑانے میں سب چیزیں دے ڈالتے۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے۔ (اِفْتَدَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْتِدَاءٌ ہے۔ (بِهٖ) اس میں (ہ) ضمیر کا مرجع: مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ ہے۔
۴۷	بَدَالَهُمْ: ان کے سامنے ظاہر ہو جائے گا۔ ان کے سامنے پیش آئے گا۔ (بَدَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُدُوٌّ ہے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (لَهُمْ) اس میں لام حرف جر اور ھُمْ ضمیر مجرور ہے۔
۴۷	یَحْتَسِبُوْنَ: وہ لوگ گمان کرتے ہیں (وہ لوگ گمان کرتے تھے) (یَحْتَسِبُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِحْتِسَابٌ ہے۔
۴۸	حَاقَ بِهِمْ: وہ (عذاب) ان کو گھیر لے گا۔ (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَیْقٌ ہے، یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔
۴۹	اِذَا خَوَّلْنٰهُ: جب ہم اس کو (کوئی نعمت) عطا فرما دیتے ہیں۔ (خَوَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَخْوِیْلٌ ہے۔ (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۰	مَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ: (ان کے عمل نے) ان کو فائدہ نہیں دیا (اُن کی کاروائی)

آیت نمبر	
	اُن کے کام نہیں آئی۔ (مَآ اَغْنٰی) باب افعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔
۵۲	یَبْسُطُ الرِّزْقَ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) رزق کو کشادہ کرتا ہے۔ یعنی زیادہ رزق دیتا ہے۔ (یَبْسُطُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر بَسْطٌ ہے۔
۵۲	یَقْدِرُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ رزق کو) تنگ کرتا ہے، یعنی کم رزق دیتا ہے۔ (یَقْدِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ ہے۔
۵۳	اَسْرَفُوْا: ان لوگوں نے (اپنی جانوں پر) زیادتی کی۔ (اَسْرَفُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَافٌ ہے۔
۵۳	لَاتَقْنَطُوْا: تم لوگ (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) ناامید مت ہو (لَاتَقْنَطُوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَنَطٌ اور قُنُوْطٌ ہے۔
۵۴	اَنِیْبُوْا: تم لوگ (اپنے پروردگار کی طرف) رجوع ہو جاؤ۔ (اَنِیْبُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنَابَةٌ ہے۔
۵۴	اَسْلِمُوْا: تم لوگ فرماں برداری کرو۔ (اَسْلِمُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْلَامٌ ہے۔
۵۵	بَغْتَةً: اچانک، یکایک، ترکیب میں حال واقع ہے۔
۵۶	فَرَّطْتُّ: میں نے کوتاہی کی (فَرَّطْتُّ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَفْرِیْطٌ ہے۔
۵۶	فِیْ جَنْبِ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں (تفسیر جلالین) جَنْبٌ کے معنی جہت، جانب، یہاں اس سے مراد فرماں برداری ہے۔ اس کی جمع اَجْنَابٌ اور جُنُوْبٌ ہے۔

آیت نمبر	
۵۶	السّٰخِرِیْنَ: ہنسی کرنے والے، اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: سَاخِرٌ اور مصدر سُخْرٌ ہے۔
۵۸	کَرَّةً: لوٹنا، پھرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۶۰	مُسْوَدَّةٌ: سیاہ۔ باب افعلال سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کا مصدر اِسْوِدَادٌ ہے۔
۶۰	مَثْوًی: ٹھکانا۔ ثُوِیٌّ مصدر سے ظرف مکان ہے۔ اس کی جمع: مَثَاوِیْ ہے۔
۶۱	بِمَفَازَتِهِمْ: ان کی کامیابی کے ساتھ، ان کی کامیابی کی جگہ میں (مفازۃٌ) کے معنیٰ کامیابی اور کامیابی کی جگہ۔ اس کا مادہ: ف و ز ہے۔
۶۳	مَقَالِيْدُ: کنجیاں، اس کا واحد: مِقْلَادٌ ہے۔
۶۴	تَأْمُرُوْنِّیْ: تم لوگ مجھے حکم کررہے ہو۔ یہ اصل میں تَأْمُرُوْنَنِیْ ہے۔ (تَأْمُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْرٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۶۵	لَيَحْبَطَنَّ: وہ (تمہارا عمل) ضرور غارت ہوجائے گا۔ (لَيَحْبَطَنَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَبْطٌ ہے۔
۶۷	مَاقَدَرُوا اللّٰهَ: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی عظمت نہیں پہچانی (مَاقَدَرُوْا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ اور قَدَرٌ ہے۔
۶۷	قَبْضَتُهٗ: اس کی یعنی اللہ تعالیٰ کی مٹھی۔ (قَبْضَةٌ) کے معنیٰ مٹھی۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر، مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: اللہ تعالیٰ ہے۔
۶۷	مَطْوِيّٰتٌ: (تمام آسمان) لپٹے ہوئے۔ طَیٌّ مصدر سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: مَطْوِيَّةٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔

آیت نمبر	
۶۸	نُفِخَ فِی الصُّوْرِ: صور میں پھونکا جائے گا۔ صور میں پھونک ماری جائے گی (نُفِخَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفْخٌ ہے۔ (الصُّوْرُ) حافظ ابن کثیر نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صور کیا چیز ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْهِ" ایک نرسنگا ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔
۶۸	صَعِقَ: وہ بے ہوش ہو جائے گا، یعنی آسمان اور زمین کے تمام رہنے والوں پر موت طاری ہو جائے گی (تفسیر جلالین) (صَعِقَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَعَقٌ اور صَعْقٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔
۶۸	قِیَامٌ: کھڑے ہونے والے۔ واحد: قَائِمٌ ہے۔ اور اس کا مصدر بھی قِیَامٌ ہے۔
۶۹	اَشْرَقَتْ: وہ (زمین) روشن ہو جائے گی۔ (اَشْرَقَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِشْرَاقٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔
۶۹	جِایْءَ بِالنَّبِیّٖنَ: پیغمبر (اور گواہ) لائے جائیں گے (جِایْءَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَیْءٌ اور جِیْئَةٌ اور مَجِیْءٌ ہے، باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا ہے، یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔
۷۰	وُفِّیَتْ: (ہر شخص کو) پورا پورا دیا جائے گا۔ (وُفِّیَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفِیَةٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔

آیت نمبر	
۷۱	سِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا: کافر لوگ ہانکے جائیں گے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (سِیْقَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَوْقٌ ہے۔
۷۱	زُمَرًا: گروہ گروہ، جماعت جماعت، واحد زُمْرَۃٌ ہے۔
۷۱	خَزَنَتُھَا: اس (جہنم) کے محافظ (فرشتے) اس (جہنم) کے داروغہ۔ (خَزَنَۃٌ) کا واحد خَازِنٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر مضاف الیہ ہے اس کا مرجع جہنم ہے۔
۷۳	طِبْتُمْ: تم لوگ پاکیزہ ہو (ترجمہ شیخ الہند) کیوں کہ گناہوں کے میل کچیل سے پاک ہوگئے۔ تم لوگ مزے میں رہو (ترجمہ حضرت تھانوی) کیوں کہ تمہیں دائمی کامیابی حاصل ہوگئی (طِبْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر طِیْبٌ ہے۔
۷۴	اَوْرَثَنَا: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ہم کو مالک بنادیا۔ (اَوْرَثَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْرَاثٌ ہے (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
۷۴	نَتَبَوَّاُ: ہم لوگ ٹھہریں۔ ہم لوگ قیام کریں۔ (نَتَبَوَّاُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَبَوُّاٌ ہے۔
۷۵	حَآفِّیْنَ: گھیرنے والے۔ حَفٌّ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد حَافٌّ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔



سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

سورۂ مؤمن مکی ہے۔ اس سورت کا دوسرا نام سورۂ غافر ہے۔ یہ قرآنِ کریم کی چالیسویں (۴۰) سورت ہے، سورۂ مؤمن سے سورۂ احقاف تک سات سورتیں حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں۔ ان کو آلِ حٰمٓ یا حوامیم کہا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آلِ حٰمٓ دیباج القرآن ہے۔ دیباج ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں۔ یہاں دیباج سے مراد زینت ہے۔ اور حضرت مسعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کو عرائس یعنی دلہنیں کہا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک مغز اور خلاصہ ہوتا ہے۔ قرآن کا خلاصہ آلِ حٰمٓ یا حَوَامِیْمُ ہیں (معارف القرآن) اس سورت میں سب سے پہلے قرآنِ کریم کی حقانیت کا بیان ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بعض صفات حمیدہ کا ذکر ہے۔ پھر جہنم میں داخل ہونے کے بعد کافروں کے کچھ حالات، پھر توحید کی تاکید اور کفر پر تہدید (دھمکی) ہے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اور حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کا مضمون اور اہلِ ضلالت پر ملامت کا تذکرہ ہے۔

آیت نمبر	
۱	حٰمٓ: یہ حروف مقطعات میں سے ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔
۳	غَافِرِ الذَّنْبِ: گناہ بخشنے والا، (غَافِرٌ) مَغْفِرَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (الذَّنْبُ) کے معنی گناہ۔ جمع: ذُنُوْبٌ ہے۔
۳	قَابِلِ التَّوْبِ: توبہ قبول کرنے والا، (قَابِلٌ) قُبُوْلٌ مصدر سے اسم فاعل

آیت نمبر	
	واحد مذکر ہے۔ (اَلتَّوْبُ) کے معنی توبہ۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے۔
۳	شَدِيْدِ الْعِقَابِ: سخت سزا دینے والا (شَدِيْدٌ) کے معنی سخت۔ جمع: اِشِدَّآءُ اور شِدَادٌ ہے۔ (اَلْعِقَابُ) باب مفاعلة سے مصدر ہے معنی سزا دینا۔
۳	ذِی الطَّوْلِ: قدرت والا، طاقت والا (ذِیْ) کے معنی والا۔ یہ حالتِ جر میں ہے۔ حالتِ رفع میں ذُوْ استعمال ہوتا ہے۔ (طَوْلٌ) کے معنی قدرت، طاقت۔
۳	اَلْمَصِيْرُ: لوٹنا، پھر جانا، منتقل ہونا۔ یہ مصدر میمی ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۴	مَا يُجَادِلُ: وہ جھگڑتا نہیں ہے۔ (مَا يُجَادِلُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔
۴	لَا يَغْرُرْكَ: آپ کو دھوکے میں نہ ڈال دے (لَا يَغْرُرْ) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُرُوْرٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ۔
۴	تَقَلُّبُهُمْ: ان کا چلنا پھرنا۔ (تَقَلُّبٌ) باب تفعل سے مصدر ہے۔ اس کے معنی چلنا پھرنا۔
۵	اَلْاَحْزَابُ: جماعتیں، گروہ، فرقے۔ واحد: حِزْبٌ ہے۔
۵	هَمَّتْ: اس نے (ہر امت نے) ارادہ کیا۔ (هَمَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَمٌّ ہے۔
۵	لِيُدْحِضُوْا بِهٖ: تا کہ وہ (کافر لوگ) اس (باطل) کے ذریعہ مٹا دیں۔ (لِيُدْحِضُوْا) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِدْحَاضٌ ہے، لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط ہوگیا (بِهٖ) اس میں (هٖ) ضمیر مجرور کا مرجع: بَاطِلٌ ہے۔
۵	عِقَابِ: میری سزا، یعنی میری طرف سے ان کو سزا دینا (عِقَابِ) اصل میں

آیت نمبر	
	(عِقَابِ) ہے۔ تخفیف کے لئے یاءِ متکلم کو حذف کر دیا گیا اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔
۶	حَقَّتْ: وہ (یعنی آپ کے پروردگار کی بات) ثابت ہوگئی۔ (حَقَّتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حقٌّ ہے۔
۷	يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ: وہ (فرشتے) عرش (الٰہی) کو اٹھا رہے ہیں، عرشِ الٰہی کو اٹھانے والے فرشتے اس وقت چار ہیں۔ قیامت کے دن آٹھ ہو جائیں گے۔ (يَحْمِلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَمْلٌ ہے۔ (الْعَرْشُ) کے معنی تخت، جمع: عُرُوْشٌ ہے۔
۷	وَسِعْتَ: آپ وسیع ہوگئے۔ آپ نے احاطہ کرلیا۔ (وَسِعْتَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر سَعَةٌ اور سِعَةٌ ہے۔
۷	قِهِمْ: آپ ان (ایمان والوں) کو بچا لیجئے۔ (قِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَقْیٌ اور وِقَایَةٌ ہے (هُمْ) ضمیر جمع مذکر مفعول بہ۔
۹	مَنْ تَقِ: جس کو آپ بچالیں۔ (تَقِ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَقْیٌ اور وِقَایَةٌ ہے۔ (تَقِ) اصل میں تَقِیْ ہے مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں یاء ساقط ہوگئی ہے۔
۱۰	يُنَادَوْنَ: ان (کافروں) کو پکارا جائے گا۔ (يُنَادَوْنَ) باب مفاعلة سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔
۱۰	مَقْتُ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی بےزاری، اللہ تعالیٰ کی نفرت (مَقْتٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی بغض رکھنا، نفرت کرنا۔
۱۰	تُدْعَوْنَ: تم لوگ بلائے جاتے ہو (تم لوگ بلائے جاتے تھے) (تُدْعَوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دُعَاءٌ ہے۔
۱۱	اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ: آپ نے ہم کو دو مرتبہ مردہ رکھا۔ آپ نے ہم کو دو مرتبہ موت

آیت نمبر	
	عطا فرمائی۔ یعنی ایک مرتبہ پیدائش سے پہلے کہ ہم بے جان نطفہ کی صورت میں تھے۔ اور دوسری مرتبہ دنیا میں مقررہ عمر پوری ہونے کے بعد موت عطا فرمائی (اَمَتَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِمَاتَۃٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
۱۱	اَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ: آپ نے ہم کو دو مرتبہ زندگی عطا فرمائی۔ یعنی ایک مرتبہ دنیا کی زندگی، اور دوسری مرتبہ آخرت کی زندگی (اَحْيَيْتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِحْيَاءٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
۱۱	اِعْتَرَفْنَا: ہم نے اقرار کیا (اِعْتَرَفْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتِرَافٌ ہے۔
۱۳	مَا يَتَذَكَّرُ: وہ نصیحت حاصل نہیں کرتا ہے۔ (يَتَذَكَّرُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔
۱۳	يُنِيبُ: وہ رجوع ہوتا ہے۔ (يُنِيبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنَابَۃٌ ہے۔
۱۵	يُلْقِي الرُّوْحَ: وہ بھید کی بات اتارتا ہے۔ وہ وحی بھیجتا ہے۔ (يُلْقِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ (الرُّوْحُ) یہاں اس سے مراد "وحی" ہے (تفسیر جلالین)
۱۵	يَوْمَ التَّلَاقِ: ملاقات کا دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ (التَّلَاقِ) اصل میں تَلَاقِيْ باب تفاعل سے ہے۔ آخر سے یاء تخفیف کے لئے حذف کر دی گئی۔ اس کے معنی ایک دوسرے سے ملاقات کرنا۔
۱۶	بَارِزُوْنَ: نکلنے والے، ظاہر ہونے والے، بُرُوْزٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: بَارِزٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۱۶	لَایَخْفٰی: وہ پوشیدہ نہیں رہے گی۔ وہ چھپی نہیں رہے گی۔ (لَایَخْفٰی) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَفَاءٌ ہے۔
۱۸	یَوْمَ الْاٰزِفَةِ: قریب آنے والی مصیبت کا دن (بیان القرآن) اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ اَلْاٰزِفَةُ اَزَفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۸	اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَی الْحَنَاجِرِ: جس وقت دل پہنچیں گے گلوں کو (ترجمہ شیخ الہند) جس وقت کلیجے منہ کو آجائیں گے (ترجمہ حضرت تھانویؒ) (اَلْقُلُوْبُ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل، (اَلْحَنَاجِرُ) کے معنی گلے، نرخرے، حلق، واحد: حَنْجَرَةٌ ہے۔
۱۸	کَاظِمِیْنَ: غصہ کو ضبط کرنے والے، غم کی وجہ سے گھٹ جانے والے۔ کَظْمٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: کَاظِمٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۸	حَمِیْمٍ: دوست۔ جمع: اَحِمَّآءُ ہے۔
۱۸	شَفِیْعٍ یُطَاعُ: سفارشی جس کی بات مانی جائے۔ (شَفِیْعٌ) سفارش کرنے والا۔ شَفَاعَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع: شُفَعَآءُ ہے۔ (یُطَاعُ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِطَاعَةٌ ہے۔
۱۹	خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ: آنکھوں کی خیانت، آنکھوں کی چوری۔ (خَآئِنَةٌ) خِیَانَةٌ کے معنی میں ہے۔ یہ ان مصادر میں سے ہے جو اسم فاعل واحد مؤنث فاعلۃ کے وزن پر آتے ہیں۔ اس کا مادہ: خ و ن ہے۔
۱۹	مَا تُخْفِی: جو (سینے) چھپاتے ہیں یعنی جو سینوں میں چھپا ہوا ہے (مَا) اسم موصول ہے۔ (تُخْفِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ

آیت نمبر	
	واحد مؤنث غائب، مصدر اِخْفَآءٌ ہے۔
۲۰	اللّٰہُ یَقْضِیْ: اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں گے۔ (یَقْضِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَآءٌ ہے۔
۲۱	اٰثَارًا: نشانات، نشانیاں۔ واحد: اَثَرٌ ہے۔
۲۱	وَاقٍ: بچانے والا، وِقَایَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ وَاقٍ اصل میں وَاقِیٌ فَاعِلٌ کے وزن پر ہے۔
۲۴	فِرْعَوْنَ: پارہ (۹) سورۂ اعراف آیت (۱۲۳) میں دیکھئے۔
۲۴	هَامَانَ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے فرعون مصر کا وزیر اعظم اور اس کا بہت معتمد تھا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سخت ترین دشمن تھا۔ جو ہر وقت سازش میں لگا رہتا تھا۔
۲۴	قَارُوْنَ: پارہ (۲۰) سورۂ قصص آیت (۷۶) میں دیکھئے۔
۲۵	اِسْتَحْیُوْا: تم لوگ باقی رکھو۔ تم لوگ زندہ رہنے دو۔ (اِسْتَحْیُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِحْیَآءٌ ہے۔
۲۵	کَیْدُ: داؤ، تدبیر، حیلہ، جمع: کُیُوْدٌ ہے۔
۲۶	ذَرُوْنِیْ: تم لوگ مجھے چھوڑو۔ (ذَرُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔ اس کے معنی چھوڑنا، اس معنی میں مضارع، امر، نہی کے علاوہ کوئی صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔
۲۷	عُذْتُ: میں نے (اپنے اور تمہارے پروردگار کی) پناہ لی۔ (عُذْتُ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عَوْذٌ ہے۔
۲۸	یَکْتُمُ: وہ (اپنے ایمان کو) چھپاتا ہے (وہ چھپاتا تھا) (یَکْتُمُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر کَتْمٌ ہے۔
۲۸	مُسْرِفٌ: حد سے گزرنے والا، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

آیت نمبر	
	اس کا مصدر اِسْرَافٌ ہے۔
۲۹	ظَاهِرِيْنَ: غالب ہونے والے۔ ظُهُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: ظَاهِرٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۹	بَأْسِ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کا عذاب۔ (بَأْسٌ) کے معنی عذاب۔
۲۹	سَبِيْلَ الرَّشَادِ: بھلائی کا راستہ۔ (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ، جمع: سُبُلٌ ہے۔ (الرَّشَادُ) کے معنی بھلائی، ہدایت۔
۳۲	يَوْمَ التَّنَادِ: پکار کا دن، فریاد کا دن، اس سے مراد قیامت کا دن ہے (التَّنَادِ) باب تفاعل سے مصدر ہے، اس کے معنی ایک دوسرے کو پکارنا، یہ اصل میں التَّنَادُیُ ہے۔ یاء کی مناسبت کی وجہ سے دال کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا، اور تخفیف کے لئے آخر سے یاء کو حذف کر دیا گیا۔ اَلتَّنَادِ ہو گیا۔
۳۳	تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ: تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے۔ (تُوَلُّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوْلِيَةٌ ہے۔ (مُدْبِرِيْنَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُدْبِرٌ اور مصدر اِدْبَارٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔
۳۳	عَاصِمٍ: بچانے والا۔ عَصْمٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۳	هَادٍ: ہدایت دینے والا۔ هِدَايَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۴	مُرْتَابٌ: شک کرنے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِرْتِيَابٌ ہے۔
۳۵	مَقْتًا: بے زاری، ناراضگی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۳۵	يَطْبَعُ: وہ (اللہ تعالیٰ) مہر لگا دیتا ہے۔ (يَطْبَعُ) باب فتح سے فعل مضارع

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَبْعٌ ہے۔
۳۵	جَبَّارٍ: سرکش، ظالم۔ جَبْرٌ سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۳۶	اِبْنِ: تو بنا، تو تعمیر کر۔ (اِبْنِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر بِنَاءٌ ہے۔
۳۶	صَرْحًا: بلند عمارت، جمع: صُرُوْحٌ ہے۔
۳۶	اَلْاَسْبَابَ: راستے، واحد: سَبَبٌ ہے۔
۳۷	اَطَّلِعَ: میں جھانک کر دیکھوں۔ (اَطَّلِعَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِطِّلَاعٌ ہے۔
۳۷	صُدَّ: وہ روک دیا گیا۔ (صُدَّ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔
۳۷	تبَاب: تباہی، بربادی۔ ہلاکت، باب نصر سے مصدر ہے۔
۳۸	اِتَّبِعُوْنِ: تم لوگ میری پیروی کرو۔ (اِتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ (ن) اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۳۹	دَارُ الْقَرَارِ: ٹھہرنے کا گھر، ٹھہرنے کا مقام، ہمیشہ رہنے کی جگہ۔ (دَارٌ) کے معنی گھر، جمع: دُوْرٌ اور دِيَارٌ ہے۔ (اَلْقَرَارُ) باب ضرب سے مصدر ہے معنی ٹھہرنا۔ ثابت ہونا۔
۴۳	لَا جَرَمَ: یقینی بات، لازمی بات، (جَرَمْ) کے معنی خطاء اور گناہ کے ہیں۔ لیکن لائے نفی کے ساتھ (لَا جَرَمَ) کا لفظ کبھی یقین اور کبھی قسم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
۴۳	مَرَدَّنَا: ہمارا لوٹنا، ہماری واپسی۔ (مَرَدٌّ) مصدر میمی حالت نصب میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

آیت نمبر	
۴۳	اَلْمُسْرِفِیْنَ: حد سے گذرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مصدر اسْرَاف ہے۔
۴۴	اُفَوِّضُ: میں سپرد کرتا ہوں (اُفَوِّضُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، مصدر تَفْوِیْضٌ ہے۔
۴۵	فَوَقٰهُ اللّٰهُ: پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو (موسیٰ علیہ السلام کو) بچالیا (وَقٰهُ) وَقٰی باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر وِقَایَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۵	مَکَرُوْا: ان لوگوں نے تدبیریں کیں۔ ان لوگوں نے داؤ کئے۔ (مَکَرُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَکْرٌ ہے۔
۴۵	حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ: فرعون والوں کو گھیر لیا۔ (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَیْقٌ ہے معنی احاطہ کرنا، گھیر لینا۔
۴۶	یُعْرَضُوْنَ: وہ لوگ (آگ کے) سامنے لائے جاتے ہیں۔ وہ لوگ (آگ) کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ (یُعْرَضُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَرْضٌ ہے۔
۴۶	غُدُوًّا وَّعَشِیًّا: صبح وشام۔ (غُدُوًّا) ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد: غُدْوَةٌ ہے۔ (عَشِیًّا) ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد: عَشِیَّةٌ ہے۔
۴۷	یَتَحَاجُّوْنَ: وہ لوگ (کفار) جھگڑا کریں گے۔ (یَتَحَاجُّوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحَاجٌّ جو اصل میں تَحَاجُجٌ ہے۔
۴۷	تَبَعًا: پیروی کرنے والے، اتباع کرنے والے۔ واحد: تَابِعٌ ہے۔
۴۷	مُغْنُوْنَ: دور کرنے والے۔ ہٹانے والے۔ اِغْنَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع

آیت نمبر	
	مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُغْنٍ ہے۔
۴۷	نَصِيبًا: حصہ۔ جمع نُصُبٌ، اَنْصِبَةٌ اور اَنْصِبَاءُ ہے۔
۴۹	خَزَنَةِ جَهَنَّمَ: جہنم کے داروغہ، جہنم کے نگراں (فرشتے) (خَزَنَةٌ) کا واحد: خَازِنٌ ہے۔
۵۱	اَلْاَشْهَادُ: گواہی دینے والے۔ واحد: شَاهِدٌ ہے۔
۵۵	اَلْعَشِيِّ: شام۔ واحد: عَشِيَّةٌ ہے۔
۵۵	اَلْاِبْكَارِ: صبح۔ باب افعال سے مصدر ہے۔
۵۶	يُجَادِلُوْنَ: وہ لوگ جھگڑتے ہیں۔ (يُجَادِلُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔
۵۸	مَا يَسْتَوِيْ: وہ برابر نہیں ہوتا ہے۔ (يَسْتَوِيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔
۵۸	اَلْمُسِيْءُ: بدکار، برا کام کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِسَاءَةٌ ہے۔
۶۰	اُدْعُوْنِيْ: تم مجھ سے دُعا کرو۔ (اُدْعُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دُعَاءٌ ہے۔ (نِيْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم، مفعول بہ ہے۔
۶۰	اَسْتَجِبْ: میں قبول کروں گا (اَسْتَجِبْ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔ جوابِ امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۶۰	دَاخِرِيْنَ: ذلیل، رسوا، دُخُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: دَاخِرٌ ہے۔
۶۱	لِتَسْكُنُوْا: تا کہ تم آرام کرو۔ (تَسْكُنُوْا) باب نصر سے فعل مضارع

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سُکُوْنٌ ہے، لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔
۶۱	مُبْصِرًا: دیکھنے والا، روشن، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر مصدر اِبْصَارٌ۔
۶۲	تُؤْفَكُوْنَ: تم لوگ پھرے جا رہے ہو۔ (تُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْكٌ ہے۔
۶۳	يَجْحَدُوْنَ: وہ لوگ انکار کرتے ہیں۔ (يَجْحَدُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جُحُوْدٌ ہے۔
۶۴	قَرَارًا: ٹھہرنے کی جگہ۔ یہ باب ضرب اور سمع سے مصدر ہے، اسم ظرف کے معنی میں ہے۔
۶۴	بِنَآءً: چھت، عمارت، جمع: اَبْنِيَةٌ ہے۔
۶۴	صَوَّرَكُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تمہاری صورت بنائی (صَوَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصْوِيْرٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۶۴	اَحْسَنَ صُوَرَكُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تمہاری صورتیں اچھی بنائیں۔ (اَحْسَنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْسَانٌ ہے (صُوَرٌ) کے معنی صورتیں۔ واحد: صُوْرَةٌ ہے۔
۶۴	تَبٰرَكَ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ بہت بابرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت مبارک ہے۔ (تَبٰرَكَ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَارُكٌ ہے۔
۶۵	اَلْحَيُّ: (ازل سے ابد تک) زندہ رہنے والا۔ حَيَاةٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۶۷	نُطْفَةٍ: منی کا قطرہ۔ جمع: نُطَفٌ ہے۔

آیت نمبر	
۶۷	عَلَقَةٍ: جما ہوا خون۔ جمع: عَلَقٌ ہے۔
۶۷	لِتَبْلُغُوْآ اَشُدَّكُمْ: تا کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔ (لِتَبْلُغُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بُلُوْغٌ ہے۔ (اَشُدٌّ) کے معنی جوانی، زور، کمال عقل۔
۶۷	شُيُوْخًا: بوڑھے، واحد: شَيْخٌ ہے۔
۶۷	يُتَوَفّٰى: اس کو موت دی جاتی ہے۔ (يُتَوَفّٰى) باب تفعل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفّٰى ہے۔
۷۱	اَلْاَغْلٰلُ: طوقیں۔ واحد: غُلٌّ ہے۔
۷۱	اَعْنَاقِهِمْ: ان کی گردنیں۔ (اَعْنَاقٌ) کے معنی گردنیں۔ واحد: عُنُقٌ ہے۔
۷۱	السَّلٰسِلُ: زنجیریں۔ واحد: سِلْسَلَةٌ ہے۔
۷۱	يُسْحَبُوْنَ: وہ لوگ گھسیٹے جائیں گے۔ (يُسْحَبُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَحْبٌ ہے۔
۷۲	يُسْجَرُوْنَ: وہ لوگ (آگ میں) جھونک دیئے جائیں گے (يُسْجَرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَجْرٌ ہے۔
۷۵	كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ: تم لوگ (ناحق) خوش ہوتے تھے۔ (كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ) باب سمع سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَرَحٌ ہے۔
۷۵	كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ: تم لوگ اتراتے تھے۔ (كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ) باب سمع سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَرَحٌ ہے۔
۷۶	مَثْوٰى: ٹھکانا۔ ثَوِیٌّ مصدر سے مَفْعَلٌ کے وزن پر اسم ظرف ہے، جمع: مَثَاوِی ہے۔
۷۷	اِمَّا نُرِيَنَّكَ: اگر ہم آپ کو دکھلا دیں۔ (اِمَّا) اصل میں اِنْ شرطیہ اور مَا زائدہ سے مرکب ہے (نُرِيَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، بانون تاکید

آیت نمبر	
	ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِدَاءَ ةٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے
۷۷	نَتَوَفَّيَنَّكَ: (اگر) ہم آپ کو وفات دیدیں۔ (نَتَوَفَّيَنَّ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوَفِّيْ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۷۸	قَصَصْنَا: ہم نے بیان کیا۔ (قَصَصْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ ہے۔
۷۸	قُضِيَ: اس کا فیصلہ کر دیا جائے گا (قُضِيَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَآءٌ ہے۔ جوابِ شرط واقع ہے۔
۷۸	اَلْمُبْطِلُوْنَ: باطل والے، اہل باطل، جھوٹے لوگ۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُبْطِلٌ اور مصدر اِبْطَالٌ ہے۔
۷۹	اَلْاَنْعَام: چوپائے، مویشی، واحد: نَعَمٌ ہے۔
۸۰	اَلْفُلْكِ: کشتیاں۔ یہ لفظ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لئے آتا ہے۔
۸۰	تُحْمَلُوْنَ: تم لوگ لادے جاتے ہو، تم لوگ لدے پھرتے ہو (تُحْمَلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَمْلٌ ہے۔
۸۲	اٰثَارًا: نشانیاں۔ واحد: اَثَرٌ ہے۔
۸۲	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ: وہ لوگ کمائی کرتے تھے۔ (كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ) باب ضرب سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَسْبٌ ہے۔
۸۳	حَاقَ بِهِمْ: ان کو گھیر لیا۔ (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَيْقٌ ہے۔
۸۴	بَاْسَنَا: ہمارا عذاب (بَاْسٌ) کے معنی عذاب (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ۔
۸۵	قَدْ خَلَتْ: وہ (اللہ تعالیٰ کی سنت) گذر گئی، وہ (اللہ تعالیٰ کا طریقہ) گذر گیا باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خُلُوٌّ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَهْ

سورۂ حٰم سجدہ مکی ہے۔اس میں چون (۵۴) آیتیں اور چھ (۶) رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۳	فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ: اس کی آیتیں واضح کردی گئی ہیں۔اس کی آیتیں کھول کر بیان کردی گئی ہیں۔(فُصِّلَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَفْصِیْلٌ ہے۔
۴	بَشِیْرًا: خوش خبری سنانے والا، بُشْرٌ مصدر سے فعیلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔اس آیتِ کریمہ میں یہ لفظ قرآنِ کریم کی صفت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔
۴	نَذِیْرًا: ڈرانے والا۔ اِنْذَارٌ مصدر سے خلافِ قیاس اسم فاعل واحد مذکر ہے۔جمع: نُذُرٌ ہے۔ یہ لفظ قرآنِ کریم کی صفت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔
۵	اَکِنَّةٍ: پردے۔واحد: کِنَانٌ ہے۔
۵	وَقْرٌ: بوجھ، ڈاٹ، بہراپن۔
۵	حِجَابٌ: پردہ، آڑ۔جمع: حُجُبٌ ہے۔
۶	اِسْتَقِیْمُوْا: تم لوگ سیدھے رہو۔تم لوگ درست رہو۔(اِسْتَقِیْمُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِقَامَةٌ ہے۔
۸	غَیْرُ مَمْنُوْنٍ: جو موقوف نہ ہو۔جو منقطع نہ ہو۔(مَمْنُوْنٌ) بابِ نصر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر مَنٌّ ہے۔
۹	اَنْدَادًا: شریک ہونے والے، واحد: نِدٌّ ہے۔

آیت نمبر	
۱۰	رَوَاسِيَ: مضبوط پہاڑ، واحد: رَاسِيَةٌ ہے۔
۱۰	قَدَّرَ فِيهَا اَقْوَاتَهَا: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اس (زمین) میں اس کی غذائیں تجویز کردیں۔ (قَدَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْدِيرٌ ہے (اَقْوَاتٌ) کے معنی غذائیں، خوراکیں، واحد: قُوْتٌ ہے۔
۱۱	اِسْتَوٰى: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ارادہ فرمایا۔ اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) توجہ فرمائی۔ (اِسْتَوٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔
۱۱	دُخَانٌ: دھواں۔ جمع: اَدْخِنَةٌ ہے۔
۱۱	اِئْتِيَا: تم دونوں آؤ۔ (اِئْتِيَا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین دونوں سے خطاب فرمایا ہے۔
۱۱	طَوْعًا اَوْ كَرْهًا: خوشی سے یا ناخوشی سے۔ (طَوْعًا) باب نصر سے مصدر ہے۔ یہاں حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (كَرْهًا) باب سمع سے مصدر ہے۔ یہاں حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۲	قَضٰهُنَّ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان کو (سات آسمان) بنادیئے۔ (قَضٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۲	اَلسَّمَآءَ الدُّنْيَا: قریب والا آسمان (سَمَاءٌ) کے معنی آسمان جمع: سَمَاوَاتٌ (دُنْيَا) دُنُوٌّ مصدر سے اسم تفضیل واحد مؤنث ہے، دُنُوٌّ کے معنی قریب ہونا۔
۱۲	مَصَابِيحَ: چراغ، واحد: مِصْبَاحٌ ہے۔
۱۲	تَقْدِيرُ: تجویز کیا ہوا۔ مقرر کیا ہوا۔ یہ مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے۔

آیت نمبر	
۱۳	اَنْذَرْتُکُمْ: میں نے تم کو ڈرایا۔ (اَنْذَرْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔
۱۳	صٰعِقَۃً: عذاب، آفت، جمع: صَوَاعِقُ ہے۔
۱۶	رِیْحًا صَرْصَرًا: سخت ہوا۔ (رِیْحٌ) کے معنی ہوا۔ جمع: رِیَاحٌ ہے۔
۱۶	اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ: منحوس دن (اَیَّامٌ) کے معنی دن، واحد: یَوْمٌ ہے (نَحِسَاتٌ) نحوست والی چیزیں۔ واحد: نَحِسَۃٌ ہے۔
۱۶	عَذَابَ الْخِزْیِ: رسوائی کا عذاب (خِزْیٌ) کے معنی رسوائی۔
۱۶	اَخْزٰی: زیادہ رسوا کرنے والا، خِزْیٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۷	اِسْتَحَبُّوْا: ان لوگوں نے پسند کیا۔ (اِسْتَحَبُّوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْبَابٌ ہے۔
۱۷	صٰعِقَۃُ: کڑک، آفت، جمع: صَوَاعِقُ ہے۔
۱۷	اَلْعَذَابِ الْهُوْنِ: ذلت والا عذاب، رسوائی والا عذاب (اَلْهُوْنُ) ذلت، رسوائی۔ باب نصر سے مصدر ہے اور صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔
۱۹	یُوْزَعُوْنَ: وہ لوگ روکے جائیں گے، ان کی جماعتیں بنائی جائیں گی۔ (یُوْزَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَزْعٌ۔
۲۰	سَمْعُهُمْ: ان کے کان۔ (سَمْعٌ) کے معنی کان۔ جمع: اَسْمَاعٌ ہے۔ یہاں سَمْعٌ، اَسْمَاعٌ کے معنی میں ہے۔
۲۰	اَبْصَارُهُمْ: ان کی آنکھیں (اَبْصَارٌ) کے معنی آنکھیں۔ واحد: بَصَرٌ ہے۔
۲۰	جُلُوْدُهُمْ: ان کی کھالیں۔ (جُلُوْدٌ) کے معنی کھالیں۔ واحد: جِلْدٌ ہے۔
۲۱	اَنْطَقَنَا اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے ہم کو گویائی عطا فرمائی (اَنْطَقَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْطَاقٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع

آیت نمبر	
	متکلم، مفعول بہ ہے۔
۲۱	اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ: اس نے ہر (گویا یعنی بولنے والی) چیز کو گویائی عطا فرمائی۔ (اَنْطَقَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْطَاقٌ ہے۔
۲۲	كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ: تم لوگ چھپاتے تھے۔ (كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ) باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِتَارٌ ہے۔
۲۳	اَرْدٰىكُمْ: اس نے (یعنی تمہارے گمان نے) تم کو برباد کیا۔ (اَرْدٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْدَاءٌ ہے (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۲۴	اِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا: اگر وہ لوگ منانا چاہیں۔ اگر وہ لوگ رضامندی چاہیں۔ (يَسْتَعْتِبُوْا) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْتَابٌ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔
۲۴	اَلْمُعْتَبِيْنَ: خوش کیے ہوئے لوگ۔ منائے ہوئے لوگ۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُعْتَبٌ اور مصدر اِعْتَابٌ ہے۔
۲۵	قَيَّضْنَا: ہم نے مقرر کر دیئے (قَيَّضْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْيِيْضٌ ہے۔
۲۵	قُرَنَآءَ: ساتھ رہنے والے۔ ان سے مراد شیاطین ہیں۔ واحد: قَرِيْنٌ ہے۔
۲۵	زَيَّنُوْا: ان لوگوں نے خوبصورت بنا دیا۔ (زَيَّنُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَزْيِيْنٌ ہے۔
۲۶	اِلْغَوْا: تم لوگ شور و غل کرو، تم لوگ بک بک کرو۔ (اِلْغَوْا) باب فتح اور سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَغْیٌ اور لَغَايَةٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۷	لَنُذِيْقَنَّ: ہم ضرور چکھائیں گے۔ (لَنُذِيْقَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم مصدر اِذَاقَةٌ ہے۔
۲۹	اَرِنَا: آپ ہم کو دکھلا دیجئے۔ (اَرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرَاءَةٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۲۹	اَضَلّٰنَا: ان دونوں (شیطان اور انسان) نے ہم کو گمراہ کیا۔ (اَضَلَّا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِضْلَالٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۲۹	اَلْاَسْفَلِيْنَ: سب سے نیچے والے لوگ۔ بہت ذلیل ہونے والے لوگ، اسم تفضیل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: اَسْفَلُ ہے۔ اس کا مصدر سُفُوْلٌ اور سَفَالٌ ہے۔ باب نصر اور سمع اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۰	اِسْتَقَامُوْا: وہ لوگ قائم رہے، وہ لوگ جمے رہے (اِسْتَقَامُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِقَامَةٌ ہے۔
۳۰	تَتَنَزَّلُ: وہ (فرشتے) اترتے ہیں۔ (تَتَنَزَّلُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَنَزُّلٌ ہے۔
۳۰	اَبْشِرُوْا: تم خوش ہو جاؤ۔ (اَبْشِرُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْشَارٌ ہے۔
۳۰	تُوْعَدُوْنَ: تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ (تُوْعَدُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَعْدٌ اور عِدَةٌ ہے۔
۳۱	اَوْلِيٰٓؤُكُمْ: تمہارے دوست، تمہارے رفیق (اَوْلِيَآءُ) کے معنی دوست، رفیق، واحد: رَفِيْقٌ ہے،
۳۱	مَا تَشْتَهِيْ: جو (تمہارا جی) چاہے (مَا) اسم موصول ہے (تَشْتَهِيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِشْتِهَاءٌ ہے

آیت نمبر	
۳۱	مَا تَدَّعُوْنَ: جو تم مانگو گے۔ جو تم طلب کرو گے۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (تَدَّعُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِدِّعَاءٌ ہے جو اصل میں اِذْتِعَاءٌ ہے۔ تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔
۳۲	نُزُلاً: مہمانی، ضیافت۔ یعنی جنت میں اعزاز و اکرام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتیں ملیں گی، جس طرح مہمانوں کو ملتی ہیں۔
۳۴	لَاتَسْتَوِیْ: وہ (نیکی اور بدی) برابر نہیں ہوتی ہے۔ (لَاتَسْتَوِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ۔
۳۴	اِدْفَعْ: آپ (نیک برتاؤ سے بدی کو) دور کر دیجئے۔ آپ (نیک برتاؤ سے بدی کو) ٹال دیجئے، باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر دَفْعٌ۔
۳۴	وَلِیٌّ حَمِیْمٌ: قریبی دوست، رشتہ دار دوست، دلی دوست (وَلِیٌّ) کے معنی دوست، مددگار۔ جمع: اَوْلِیَآءُ ہے (حَمِیْمٌ) رشتہ دار، دوست، جمع: اَحِمَّاءُ۔
۳۵	مَا یُلَقّٰھَا: وہ (عمدہ خصلت) نہیں دی جاتی ہے۔ وہ (عمدہ خصلت) نہیں حاصل ہوتی ہے۔ (مَا یُلَقّٰی) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَلْقِیَۃٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، اس کا مرجع: نہایت عمدہ خصلت ہے۔ یہاں عمدہ خصلت سے مراد بُرا معاملہ کرنے والے کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا ہے۔
۳۵	ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ: بڑی قسمت والا۔ بڑے نصیب والا۔ (حَظٌّ) کے معنی حصہ، نصیب، جمع: حُظُوْظٌ ہے۔
۳۶	اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ: اگر آپ کو وسوسہ پیش آئے۔ (اِمَّا) اِنْ شرطیہ اور مَا زائدہ سے مرکب ہے، (یَنْزَغَنَّ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزْغٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳۶	اِسْتَعِذْ بِاللّٰهِ: آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیجئے۔ یہ جواب شرط واقع ہے۔ (اِسْتَعِذْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعَاذَةٌ۔
۳۸	لَایَسْئَمُوْنَ: وہ لوگ اکتاتے نہیں ہیں۔ (لَایَسْئَمُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَآمَةٌ ہے۔
۳۹	خَاشِعَةً: پست ہونے کی حالت میں۔ دبی ہوئی ہونے کی حالت میں۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ خُشُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۹	اِهْتَزَّتْ: وہ (زمین) ابھرتی ہے۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے (اِهْتَزَّتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِهْتِزَازٌ ہے۔
۳۹	رَبَتْ: وہ (زمین) پھولتی ہے۔ جوابِ شرط پر اس کا عطف ہے (رَبَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رُبُوٌّ ہے۔
۳۹	اَحْيَاهَا: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اس (زمین) کو زندہ کردیا۔ (اَحْيَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْيَاءٌ ہے۔
۴۰	يُلْحِدُوْنَ: وہ لوگ کجروی کرتے ہیں۔ وہ لوگ ٹیڑھے چلتے ہیں۔ یعنی ہماری آیتوں پر ایمان لانے کے بجائے جھٹلاتے ہیں۔ (يُلْحِدُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْحَادٌ ہے۔
۴۰	لَايَخْفَوْنَ: وہ لوگ پوشیدہ نہیں ہیں۔ وہ لوگ چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ (لَايَخْفَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَفَاءٌ ہے۔

آیت نمبر	
۴۰	مَنْ يُّلْقٰى: جس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے۔ (یُلْقٰی) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۴۳	ذُوْ عِقَابٍ: سزا دینے والا۔ (ذُوْ) کے معنی والا۔ خلافِ قیاس اس کی جمع: اُولُوْا آتی ہے (عِقَابٌ) کے معنی سزا دینا۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔
۴۴	وَقْرٌ: بوجھ، ڈاٹ، بہرا پن۔
۴۴	عَمًى: اندھا پن، اندھا ہونا۔ باب سمع سے مصدر ہے۔
۴۴	يُنَادَوْنَ: وہ لوگ پکارے جا رہے ہیں۔ (یُنَادَوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔
۴۵	مُرِيْبٍ: تردد میں ڈالنے والا۔ بے چین کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِرَابَةٌ ہے۔
۴۶	اَسَآءَ: اس نے برا کام کیا۔ (اَسَآءَ) باب افعال سے فعل ماضی: معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسَاءَةٌ ہے۔
۴۶	ظَلَّامٍ: ظلم کرنے والا۔ یہ ظُلْمٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر ہے۔ اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ لفظ ظَلَّامٌ یہاں پر مبالغہ کے لئے نہیں بلکہ ظَالِمٌ کے معنی میں ہے۔ اس قول کے اعتبار سے آیتِ کریمہ: ﴿وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ اور بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ لفظ ظَلَّامٌ یہاں مبالغہ کے لئے ہے، اور صیغہ مبالغہ پر حرف نفی داخل کر کے نفی میں مبالغہ کرنا مقصود ہے۔ اس قول کے اعتبار سے مذکورہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا پروردگار بندوں پر بالکل ظلم کرنے والا نہیں۔



اِلَيْهِ يُرَدُّ پارہ (۲۵)

آیت نمبر	
۴۷	اَكْمَامِهَا: اس کے (اپنے) غلاف، اس کے (اپنے) خول۔ (اَكْمَامٌ) کے معنیٰ غلاف، خول، واحد: كِمٌّ ہے۔
۴۷	مَا تَحْمِلُ: وہ (کوئی مادہ) حاملہ نہیں ہوتی ہے۔ (مَا تَحْمِلُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَمْلٌ ہے۔
۴۷	مَا تَضَعُ: وہ (کوئی مادہ) بچہ نہیں جنتی ہے۔ (مَا تَضَعُ) باب فتح سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَضْعٌ ہے۔
۴۷	يُنَادِيْهِمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) ان (مشرکوں) کو پکارے گا۔ (يُنَادِيْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۴۷	اٰذَنّٰكَ: ہم نے آپ سے عرض کیا۔ ہم نے آپ سے کہہ سنایا۔ (اٰذَنَّا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِيْذَانٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۴۷	شَهِيْدٍ: گواہی دینے والا، اقرار کرنے والا، جمع: شُهَدَآءُ ہے۔
۴۸	ضَلَّ: وہ غائب ہو گیا۔ (ضَلَّ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضَلَالٌ ہے، اس کے معنیٰ گمراہ ہونا۔ یہاں پر غائب ہونے کے معنیٰ میں ہے۔
۴۸	كَانُوْا يَدْعُوْنَ: وہ لوگ عبادت کرتے تھے۔ (كَانُوْا يَدْعُوْنَ) باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ ہے۔

آیت نمبر	
۴۸	مَحِيصٍ: چھٹکارا، خلاصی۔ عذاب سے بچنے کی جگہ۔ حَيْصٌ سے مصدر میمی اور ظرف مکان ہے۔
۴۹	لَا يَسْئَمُ: وہ (انسان) تھکتا نہیں ہے۔ وہ اکتاتا نہیں ہے۔ (لَا يَسْئَمُ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَآمَةٌ ہے۔
۴۹	اِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ: اگر اس (انسان) کو تکلیف پہنچتی ہے (اِنْ) حرف شرط ہے (مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ہے (ہُ) ضمیر مفعول بہ ہے (اَلشَّرُّ) کے معنی برائی، اس سے مراد تکلیف ہے۔
۴۹	يَئُوْسٌ: (راحت سے) مایوس، يَأْسٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۹	قَنُوْطٌ: (رحمت سے) ناامید۔ قَنْطٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۰	لَئِنْ اَذَقْنٰهُ: اللہ کی قسم اگر ہم اس کو چکھا دیتے ہیں۔ (لَئِنْ) اس میں لام مفتوح قسم کے لئے ہے (تفسیر جلالین) اِنْ حرف شرط ہے۔ (اَذَقْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِذَاقَةٌ ہے۔ (ہُ) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۵۰	لَنُنَبِّئَنَّ: اللہ کی قسم ہم ضرور خبر دیں گے۔ اس کے شروع میں لام مفتوح قسم کے لئے ہے (تفسیر جلالین) (نُنَبِّئَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔
۵۱	نَاٰ بِجَانِبِهٖ: وہ (انسان) اپنی کروٹ پھیر لیتا ہے۔ جواب شرط واقع ہے (نَاٰ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَاْيٌ ہے۔ باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا (جَانِبٌ) کے معنی: کروٹ، پہلو۔ جمع: جَوَانِبُ ہے۔ (ہٖ) ضمیر مضاف الیہ ہے۔

آیت نمبر	
۵۲	شِقَاق: مخالفت، ضد، باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔
۵۳	سَنُرِيْهِمْ: عنقریب ہم ان کو دکھلائیں گے (سَنُرِيْهِمْ) اس کے شروع میں جو سین ہے یہ فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ (نُرِیَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرَاءَۃٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۳	اَلْاٰفَاق: دنیا، اطراف، آسمان (اور زمین) کے کنارے۔ واحد: اُفُقٌ ہے۔
۵۳	حَتّٰى يَتَبَيَّنَ: یہاں تک کہ وہ (قرآن کا حق ہونا) ظاہر ہو جائے۔ (يَتَبَيَّنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَيُّنٌ۔
۵۳	اَوَلَمْ يَكْفِ: اور کیا (آپ کا پروردگار) کافی نہیں۔ (اَ) ہمزۂ استفہام اور واؤ حرفِ عطف ہے (لَمْ يَكْفِ) باب ضرب سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كِفَايَةٌ ہے۔
۵۴	مُحِيْطٌ: احاطہ کرنے والا، گھیرنے والا، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِحَاطَةٌ ہے (مُحِيْطٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

سورہ شوریٰ مکی ہے۔ اس میں ترپن (۵۳) آیتیں اور پانچ (۵) رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۵	تَكَادُ: قریب ہے۔ (تَكَادُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، كَوْدٌ ہے۔
۵	يَتَفَطَّرْنَ: وہ (آسمان) پھٹ جائیں۔ (يَتَفَطَّرْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر تَفَطُّرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۵	يَسْتَغْفِرُوْنَ: وہ (فرشتے) مغفرت کی دُعا کرتے ہیں (يَسْتَغْفِرُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْفَارٌ۔
۶	وَكِيْلٍ: ذمہ دار، مختار، وہ شخص جس کو اختیار دیا گیا ہو۔ وَكْلٌ مصدر سے فَعِيل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۷	اُمَّ الْقُرٰى: تمام بستیوں کی اصل، تمام شہروں کا مرکز۔ اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے، چوں کہ دنیا کی پیدائش اور آبادی کا آغاز مکہ مکرمہ سے ہوا ہے۔ اس لئے اس کو اُم القری کہا جاتا ہے، یہ شہر ساری دنیا کے شہروں سے اشرف وافضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے (مسند امام احمد بن حنبل)
۷	اَلسَّعِيْرِ: دوزخ، دہکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۹	اَوْلِيَاءَ: کارساز، واحد: وَلِيٌّ ہے۔
۹	يُحْيِ الْمَوْتٰى: وہ (اللہ تعالیٰ) مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ (يُحْيِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِحْيَاءٌ ہے (اَلْمَوْتٰى) کے معنی مردے۔ واحد: مَيِّتٌ ہے۔
۱۰	تَوَكَّلْتُ: میں نے بھروسہ کیا (تَوَكَّلْتُ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، مصدر تَوَكُّلٌ ہے۔
۱۰	اُنِيْبُ: میں متوجہ ہوتا ہوں۔ میں رجوع کرتا ہوں۔ (اُنِيْبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِنَابَةٌ ہے۔
۱۱	فَاطِرُ: پیدا کرنے والا۔ فَطْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱	اَزْوَاجًا: جوڑے، واحد: زَوْجٌ ہے۔
۱۱	اَلْاَنْعَامِ: چوپائے، مویشی، واحد: نَعَمٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۱	يَذْرَؤُكُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو پیدا کرتا ہے۔ وہ تم کو بکھیرتا ہے۔ وہ تمہاری نسل چلاتا ہے۔ (يَذْرَؤُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَرْأٌ ہے۔
۱۲	مَقَالِيْدُ: کنجیاں۔ واحد: مِقْلَادٌ ہے۔
۱۲	يَبْسُطُ: وہ (اللہ تعالیٰ) زیادہ (روزی) دیتا ہے۔ (يَبْسُطُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔
۱۲	يَقْدِرُ: وہ (اللہ تعالیٰ) کم (روزی) دیتا ہے۔ (يَقْدِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ ہے۔
۱۳	شَرَعَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مقرر کیا (شَرَعَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَرْعٌ ہے۔
	وَصّٰى: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) حکم دیا۔ (وَصّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْصِيَةٌ ہے۔
	لَاتَتَفَرَّقُوْا: تم لوگ اختلاف نہ کرو (لَاتَتَفَرَّقُوْا) باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تفرُّقٌ ہے۔
۱۳	اَللّٰهُ يَجْتَبِيْ: اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے (يَجْتَبِيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْتِبَاءٌ ہے۔
۱۳	مَنْ يُّنِيْبُ: جو متوجہ ہوتا ہے، جو رجوع کرتا ہے۔ (يُنِيْبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنَابَةٌ ہے۔
۱۴	مَا تَفَرَّقُوْا: ان لوگوں نے اختلاف نہیں کیا۔ (مَا تَفَرَّقُوْا) باب تفعل سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَفَرُّقٌ ہے۔
۱۴	اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ: وہ لوگ کتاب کے وارث بنائے گئے ہیں یعنی ان کو کتاب دی گئی۔ (اُوْرِثُوْا) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر

آیت نمبر	
	غائب، مصدر اِیْرَاثٌ ہے۔
۱۴	مُرِیْبٍ: تردد میں ڈالنے والا۔ بے قرار کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِرَابَةٌ ہے۔
۱۵	فَادْعُ: تو آپ (توحید کی طرف) بلاتے رہئے۔ اس کے شروع میں فاء حرفِ عطف ہے، (اُدْعُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر دُعَاءٌ ہے۔
۱۵	اِسْتَقِمْ: آپ (توحید کی طرف بلانے پر) قائم رہئے۔ (اِسْتَقِمْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِقَامَةٌ ہے۔
۱۵	لَاتَتَّبِعْ اَهْوَآئَهُمْ: آپ ان کی خواہشوں پر نہ چلئے۔ آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے (لَاتَتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے (اَهْوَآءٌ) کے معنی خواہشات، واحد: هَوًى ہے۔
۱۶	يُحَاجُّوْنَ: وہ لوگ جھگڑتے ہیں (يُحَاجُّوْنَ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُحَاجَّةٌ ہے۔
۱۶	اُسْتُجِيْبَ: وہ مان لیا گیا۔ (اُسْتُجِيْبَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔
۱۶	حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ: ان کی دلیل باطل ہے۔ (حُجَّةٌ) کے معنی دلیل، جمع: حُجَجٌ ہے۔ (دَاحِضَةٌ) دَحْضٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۷	اَلْمِيْزَانُ: ترازو۔ یہاں اس سے مراد عدل و انصاف ہے۔ وَزْنٌ مصدر سے اسم آلہ ہے۔
۱۷	مَا يُدْرِيْكَ: آپ کو کیا خبر ہے۔ (مَا) استفہامیہ ہے۔ (يُدْرِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاءٌ ہے

آیت نمبر	
	(كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۸	يَسْتَعْجِلُ: وہ جلدی طلب کرتا ہے۔ (يَسْتَعْجِلُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔
۱۸	مُشْفِقُوْنَ: ڈرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُشْفِقٌ اور مصدر اِشْفَاقٌ ہے۔
۱۸	يُمَارُوْنَ: وہ لوگ جھگڑتے ہیں (يُمَارُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُمَارَاةٌ ہے۔
۱۹	اَللّٰهُ لَطِيْفٌ: اللہ تعالیٰ مہربان ہے۔ (لَطِيْفٌ) کے معنی مہربان۔ لُطْفٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۰	حَرْثَ الْاٰخِرَةِ: آخرت کی کھیتی۔ اس سے مراد آخرت کا اجر وثواب ہے۔ (حَرْثٌ) کے معنی کھیتی۔
۲۰	حَرْثَ الدُّنْيَا: دنیا کی کھیتی، اس سے مراد دنیا کا سامان مال و دولت وغیرہ ہے۔
۲۰	نَصِيْبٍ: حصہ۔ جمع: نُصُبٌ اور اَنْصِبَةٌ ہے۔
۲۱	شَرَعُوْا: ان لوگوں نے مقرر کیا۔ (شَرَعُوْا) باب فتح سے ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شَرْعٌ ہے۔
۲۱	لَمْ يَاْذَنْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اجازت نہیں دی۔ (لَمْ يَاْذَنْ) باب سمع سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْنٌ ہے۔
۲۱	لَقُضِيَ: تو ضرور فیصلہ کر دیا جاتا۔ لَوْلَا کا جواب ہے، (قُضِيَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔
۲۲	مُشْفِقِيْنَ: ڈرنے والے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُشْفِقٌ اور مصدر اِشْفَاقٌ ہے۔
۲۲	رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ: جنتوں کے باغات، بہشتوں کے باغات (رَوْضَاتٌ)

آیت نمبر	
	کے معنی باغات، واحد: رَوْضَةٌ (جَنّٰتٌ) کے معنی بہشتیں، جنتیں، واحد: جَنَّةٌ ہے، جنت ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، جہاں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔
۲۳	اَلْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى: رشتہ داری کی محبت، آیتِ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ رشتہ داری کی محبت کے علاوہ میں تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا ہوں۔ یعنی ایمان کا لانا اور نہ لانا تمہارے اختیار میں ہے، میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھو اور میرے ساتھ عداوت اور دشمنی کا معاملہ نہ کرو۔ (اَلْمَوَدَّةُ) کے معنی محبت۔ (اَلْقُرْبٰى) کے معنی رشتہ داری۔
۲۳	مَنْ يَّقْتَرِفْ: جو شخص (نیکی) کمائے گا، جو شخص (نیکی) کرے گا (يَقْتَرِفْ) بابِ افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْتِرَافٌ ہے۔ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔
۲۳	غَفُوْرٌ: بہت بخشنے والا۔ مَغْفِرَةٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ بابِ ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔
۲۳	شَكُوْرٌ: بہت قدر کرنے والا، بڑا قدر داں۔ شُكْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بابِ نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔
۲۴	اِفْتَرٰى: اس نے جھوٹ باندھا۔ (اِفْتَرٰى) بابِ افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔
۲۴	يَخْتِمْ: وہ (اللہ تعالیٰ آپ کے دل پر) مہر لگا دے۔ جوابِ شرط واقع ہے۔ (يَخْتِمْ) بابِ ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَتْمٌ ہے۔
۲۴	يَمْحُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ (باطل کو) مٹاتا ہے (يَمْحُ) یہ حالتِ رفع میں ہے۔

آیت نمبر	
	حالت جزم میں نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کے رسم الخط میں توقیفی طور پر اس کے آخر سے واؤ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ (یَمْحُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَحْوٌ ہے۔
۲۴	یُحِقُّ: وہ (اللہ تعالیٰ) ثابت فرماتا ہے (یُحِقُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْقَاقٌ ہے۔
۲۵	یَعْفُوْا: وہ (اللہ تعالیٰ) معاف فرماتا ہے۔ (یَعْفُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَفْوٌ ہے۔
۲۶	یَسْتَجِیْبُ: وہ (اللہ تعالیٰ) دعا قبول فرماتا ہے۔ (یَسْتَجِیْبُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ۔
۲۷	لَوْ بَسَطَ: اگر وہ (اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کے لئے روزی) کشادہ فرما دیتا یعنی اگر اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو زیادہ روزی عنایت فرما دیتے، تو لوگ دنیا میں شرارت اور سرکشی کرنے لگتے۔ (لَوْ) شرطیہ ہے۔ (بَسَطَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔
۲۷	لَبَغَوْا: تو وہ لوگ شرارت کرنے لگتے۔ تو وہ لوگ سرکشی کرنے لگتے۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے۔ (لَبَغَوْا) اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (بَغَوْا) بابِ ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَغْیٌ ہے۔
۲۸	یُنَزِّلُ الْغَیْثَ: وہ (اللہ تعالیٰ) بارش اتارتا ہے۔ وہ پانی برساتا ہے (یُنَزِّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْزِیْلٌ ہے۔ (اَلْغَیْثُ) کے معنی بارش۔ جمع: غُیُوْثٌ اور اَغْیَاثٌ ہے۔
۲۸	قَنَطُوْا: وہ لوگ مایوس ہو گئے۔ وہ لوگ ناامید ہو گئے۔ (قَنَطُوْا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قُنُوْطٌ ہے۔
۲۸	یَنْشُرُ: وہ (اللہ اپنی رحمت) پھیلا دیتا ہے۔ (یَنْشُرُ) باب نصر سے فعل

آیت نمبر	
	مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَشْرٌ ہے۔
۲۹	بَثَّ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) پھیلا دیا۔ (بَثَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَثٌّ ہے۔
۳۲	اَلْجَوَارِ: کشتیاں، پانی کے جہاز۔ واحد: جَارِيَةٌ ہے۔ (اَلْجَوَارِ) اصل میں اَلْجَوَارِیْ ہے۔ ایک قراءت میں وصل اور وقف دونوں حالتوں میں یاء مذکور ہے اور باقی قراءتوں میں یاء محذوف ہے۔
۳۲	اَلْاَعْلَامِ: پہاڑ، واحد: عَلَمٌ ہے۔
۳۳	يُسْكِنِ الرِّيْحَ: وہ (اگر چاہے تو) ہوا کو ٹھہرا دے۔ (يُسْكِنْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْكَانٌ ہے۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (الرِّيْحُ) کے معنی ہوا، جمع: رِيَاحٌ اور اَرْيَاحٌ ہے۔
۳۳	فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ: تو وہ (کشتیاں) ٹھہری رہیں۔ تو وہ (پانی کے جہاز) ٹھہرے رہتے۔ اس کے شروع میں فاء حرفِ عطف ہے۔ (يَظْلَلْنَ) باب سمع سے فعل مضارع ناقص، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر ظَلٌّ اور ظُلُوْلٌ ہے۔ (رَوَاكِدَ) کے معنی ٹھہرنے والی چیزیں۔ رُكُوْدٌ مصدر سے جمع مکسر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ واحد: رَاكِدَةٌ ہے۔
۳۳	صَبَّارٍ: بہت صبر کرنے والا، صَبْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۳	شَكُوْرٍ: بہت شکر گزار۔ شُكْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۴	يُوْبِقْهُنَّ: وہ (اللہ تعالیٰ) ان (جہازوں) کو تباہ کردے۔ (يُوْبِقْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْبَاقٌ ہے۔

آیت نمبر	
	(هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۳۵	يُجَادِلُوْنَ: وہ لوگ جھگڑتے ہیں۔ (يُجَادِلُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔
۳۵	مَحِيْصٍ: بھاگنے کی جگہ، بچنے کی جگہ۔ حَيْصٌ مصدر سے اسم ظرف ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۶	يَتَوَكَّلُوْنَ: وہ لوگ بھروسہ کرتے ہیں۔ (يَتَوَكَّلُوْنَ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَكُّلٌ ہے۔
۳۷	يَجْتَنِبُوْنَ: وہ لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ (يَجْتَنِبُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِجْتِنَابٌ ہے۔
۳۷	كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ: بڑے گناہ (كَبَائِرُ) کے معنی بڑے، واحد: كَبِيْرَةٌ ہے (الْاِثْمِ) کے معنی گناہ۔ جمع: آثَامٌ ہے۔
۳۷	الْفَوَاحِشَ: بے حیائی کی باتیں، بے حیائی کے کام۔ واحد: فَاحِشَةٌ ہے۔
۳۸	اِسْتَجَابُوْا: ان لوگوں نے حکم مانا۔ (اِسْتَجَابُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔
۳۸	شُوْرٰى: مشورہ، مشورہ کرنا۔ یہ تَشَاوُرٌ کے معنی میں ہے۔
۳۹	الْبَغْيُ: ظلم، باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی ظلم کرنا۔
۳۹	يَنْتَصِرُوْنَ: وہ بدلہ لیتے ہیں۔ (يَنْتَصِرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْتِصَارٌ ہے۔
۴۱	سَبِيْلٍ: الزام۔ (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ، طریقہ، یہاں مراد الزام ہے۔
۴۲	يَبْغُوْنَ: وہ لوگ سرکشی کرتے ہیں۔ (يَبْغُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَغْيٌ ہے۔
۴۳	عَزْمِ الْاُمُوْرِ: ہمت کے کام۔ اس کی اصل عبارت: اُمُوْرِ الْعَزْمِ ہے

آیت نمبر	
	(عَزْمٌ) کے معنی پختہ ارادہ اور ہمت، یہ باب ضرب سے مصدر ہے (اُمُوْرٌ) کے معنی کام، واحد: اَمْرٌ ہے۔
۴۵	يُعْرَضُوْنَ: ان لوگوں کو پیش کیا جائے گا۔ (يُعْرَضُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَرْضٌ ہے۔
۴۵	خٰشِعِيْنَ: جھکے ہوئے، عاجزی کرتے ہوئے۔ خُشُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے، اس کا واحد: خَاشِعٌ۔
۴۵	طَرْفٍ خَفِيٍّ: چھپی ہوئی نگاہ، پوشیدہ نظر، (طَرْفٌ) کے معنی نگاہ، نظر، جمع: اَطْرَافٌ ہے (خَفِيٌّ) خَفَاءٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۴۵	مُقِيْمٍ: دائمی، دوامی، اِقَامَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب افعال سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۷	اِسْتَجِيْبُوْا: تم لوگ حکم مان لو۔ (اِسْتَجِيْبُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔
۴۷	مَلْجَا: ٹھکانا۔ پناہ کی جگہ۔ لَجْأٌ سے مَفْعَلٌ کے وزن پر اسم ظرف ہے۔
۴۷	نَكِيْرٍ: روک ٹوک کرنے والا۔ (نَكِيْرٌ) کے معنی انکار، عذاب، یہ باب سمع سے مصدر ہے۔ یہاں مُنْكِرٌ کے معنی میں ہے۔
۴۸	حَفِيْظًا: نگہبان، نگراں، حِفْظٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۴۸	اَلْبَلٰغُ: تبلیغ کرنا، پہنچانا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۴۸	اِذَآ اَذَقْنَا: جب ہم چکھا دیتے ہیں۔ (اَذَقْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِذَاقَةٌ ہے۔
۴۸	كَفُوْرٌ: ناشکری کرنے والا، ناشکرا۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۹	يَهَبُ: وہ (اللہ تعالیٰ) عطا فرماتا ہے۔ (يَهَبُ) باب فتح سے فعل مضارع

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَهْبٌ، وَهْبٌ اور هِبَةٌ ہے۔
۴۹	اِنَاثًا: عورتیں۔ یہاں مراد بیٹیاں ہیں۔ واحد: اُنْثٰی ہے۔
۴۹	الذُّكُوْرَ: مرد۔ یہاں مراد بیٹے ہیں۔ واحد: ذَكَرٌ ہے۔
۵۰	يُزَوِّجُهُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو جوڑے (بیٹے اور بیٹیاں) عطا فرماتا ہے۔ (يُزَوِّجُ) بابِ تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْوِيْجٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۰	ذُكْرَانًا: مرد۔ واحد: ذَكَرٌ ہے۔
۵۰	عَقِيْمًا: بانجھ، بے اولاد۔ عُقْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے باب نصر، کرم اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۱	وَحْيًا: وحی، اشارہ۔ وحی کے لغوی معنی اشارہ کرنا۔ الہام کرنا، پیغام بھیجنا، اس کے اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء علیہم السلام پر جو پیغام نازل ہوتا ہے، اس کو وحی کہتے ہیں۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ وحی کے لغوی معنی اشارہ سریعہ کے ہیں۔ یہاں پر اس سے مراد وہ پوشیدہ کلام الٰہی ہے جو حروف سے مرکب نہ ہو۔ اس کلام کو اللہ تعالیٰ خواب یا بیداری میں اپنے نبی علیہ السلام کے قلب مبارک میں پہنچا دیتے ہیں۔
۵۲	رُوْحًا: روح، وحی۔ تفسیر جلالین میں ہے کہ یہاں روح سے مراد قرآنِ کریم ہے۔ قرآن کو روح اس لئے کہا گیا ہے کہ اس سے دلوں کو زندگی حاصل ہوتی ہے (جس طرح روح سے جسموں کو زندگی حاصل ہوتی ہے)
۵۳	تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ: (اللہ تعالیٰ ہی کی طرف) تمام کام لوٹتے ہیں۔ (تَصِيْرُ) بابِ ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر صَيْرٌ اور صَيْرُوْرَةٌ ہے۔ (الْاُمُوْرُ) کے معنی کام۔ اس کا واحد: اَمْرٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الزُّخْرُفْ

سورۂ زخرف مکی ہے۔اس میں نواسی (۸۹) آیتیں اور سات (۷) رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۲	اَلْمُبِیْنِ: واضح ،باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔مصدر اِبَانَةٌ ہے۔
۴	اُمِّ الْکِتٰبِ: لوح محفوظ۔(اُمِّ الْکِتٰبِ) کے معنی اصل کتاب اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔
۵	اَفَنَضْرِبُ عَنْکُمْ: تو کیا ہم تم سے پھیر دیں گے،تو کیا ہم تم سے ہٹالیں گے۔(أ) ہمزۂ استفہام انکاری ہے(فاء) حرفِ عطف ہے (نَضْرِبُ) فعل مضارع معروف،صیغہ جمع متکلم،مصدر ضَرْبٌ ہے۔عَنْ کے ساتھ استعمال ہونے کی وجہ سے اس کے معنی پھیرنے اور ہٹانے کے ہیں۔
۵	صَفْحًا: پھیرنا، ہٹانا، اعراض کرنا۔یہ نَضْرِبُ سے مفعول مطلق من غیر لفظہ ہے۔یعنی فعل مذکور کے لفظ کے علاوہ سے مفعول مطلق ہے۔
۵	مُسْرِفِیْنَ: حد سے گزرنے والے،واحد: مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔
۸	اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا: ان سے سخت پکڑ والے یعنی ان سے زیادہ طاقت والے،ان سے زیادہ زور والے (اَشَدُّ) شَدٌّ مصدر سے اسم تفضیل (بَطْشًا) باب ضرب سے مصدر معنی پکڑنا۔تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
	مَضٰی: وہ (پہلے لوگوں کی مثال) گزر گئی۔(مضٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر مُضِیٌّ ہے۔
۱۰	مَهْدًا: بچھونا۔جمع: مُهُوْدٌ ہے۔
۱۰	سُبُلًا: راستے۔واحد: سَبِیْلٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۰	تَهْتَدُوْنَ: (تاکہ) تم راہ پاؤ (تاکہ) تم منزل مقصود تک پہنچ سکو (تَهْتَدُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِهْتِدَاءٌ۔
۱۱	اَنْشَرْنَا: ہم نے زندہ کیا۔ یعنی ہم نے سرسبز وشاداب بنا دیا۔ (اَنْشَرْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْشَارٌ ہے۔
۱۱	بَلْدَةً مَيْتًا: مردہ شہر۔ اس سے مراد خشک زمین ہے۔ (بَلْدَةٌ) کے معنی شہر، جمع: بِلَادٌ اور بُلْدَانٌ ہے۔ (مَيْتٌ) کے معنی مردہ۔ جمع: اَمْوَاتٌ ہے۔
۱۲	الْاَزْوَاجَ: جوڑے۔ واحد: زَوْجٌ ہے۔
۱۲	الْفُلْكَ: کشتیاں۔ واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے یہ لفظ آتا ہے۔
۱۲	الْاَنْعَامَ: چوپائے، مویشی، واحد: نَعَمٌ ہے۔
۱۳	سَخَّرَلَنَا: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ہمارے بس میں کر دیا (بیان القرآن) (سَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔
۱۳	مُقْرِنِيْنَ: قابو میں کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُقْرِنٌ اور مصدر اِقْرَانٌ ہے۔
۱۴	مُنْقَلِبُوْنَ: لوٹنے والے۔ باب انفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُنْقَلِبٌ اور مصدر اِنْقِلَابٌ ہے۔
۱۵	كَفُوْرٌ: ناشکرا۔ ناشکری کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۱۶	اَصْفٰكُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تم کو خاص کر دیا۔ (اَصْفٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْفَاءٌ ہے۔
۱۷	اِذَا بُشِّرَ: جب (ان میں سے کسی کو) خوش خبری دی جاتی ہے۔ (بُشِّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْشِيْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۷	مُسْوَدًّا: سیاہ، کالا، باب افعلال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِسْوِدَادٌ ہے۔
۱۷	کَظِیْمٌ: دل میں گھٹنے والا، رنجیدہ۔ کَظْمٌ مصدر سے فَعِیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۱۸	یُنَشَّؤُا: اس کی پرورش کی جاتی ہے۔ وہ پرورش پاتا ہے۔ (یُنَشَّؤُا) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْشِئَۃٌ ہے۔
۱۸	اَلْحِلْیَۃِ: زیور، جمع: حِلیً اور حُلِیّ ہے۔
۱۸	اَلْخِصَامِ: جھگڑنا، بحث کرنا۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔
۱۹	اِنَاثًا: عورتیں، واحد: اُنْثٰی ہے۔
۲۰	یَخْرُصُوْنَ: وہ لوگ اٹکل دوڑاتے ہیں۔ وہ لوگ بے تحقیق بات کرتے ہیں۔ (یَخْرُصُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرْصٌ ہے۔
۲۱	مُسْتَمْسِکُوْنَ: مضبوط پکڑنے والے، استدلال کرنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُسْتَمْسِكٌ اور مصدر اِسْتِمْسَاكٌ ہے۔
۲۲	اُمَّۃٍ: طریقہ، راستہ، جمع: اُمَمٌ ہے۔
۲۳	مُتْرَفُوْھَا: وہاں کے خوش حال لوگ، وہاں کے آسودہ حال لوگ۔ (مُتْرَفُوْا) اصل میں مُتْرَفُوْنَ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُتْرَفٌ اور مصدر اِتْرَافٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع: قَرْیَۃٌ ہے۔
۲۳	مُقْتَدُوْنَ: پیروی کرنے والے، اِقْتِدَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم

آیت نمبر	
	ہے۔ اس کا واحد: مُقْتَدٍ ہے۔ جو اصل میں مُقْتَدِیٌ ہے۔
۲۵	اِنْتَقَمْنَا: ہم نے بدلہ لیا، یعنی ہم نے سزا دی۔ (اِنْتَقَمْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْتِقَامٌ ہے۔
۲۶	بَرَآءٌ: بَرِی، الگ، بیزار، بے تعلق، باب سمع سے مصدر ہے۔ یہاں صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔
۲۷	فَطَرَنِیْ: اس نے مجھ کو پیدا فرمایا۔ (فَطَر) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَطْرٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۸	عَقِبِہٖ: اسکی اولاد (اپنی اولاد) (عَقِبٌ) کے معنی ایڑی، بیٹا، پوتا، جمع: اَعْقَابٌ۔
۲۹	مَتَّعْتُ: میں نے فائدہ پہنچایا (مَتَّعْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَمْتِیْعٌ ہے۔
۳۲	یَقْسِمُوْنَ: وہ لوگ تقسیم کرتے ہیں۔ (یَقْسِمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَسْمٌ ہے۔
۳۲	مَعِیْشَتَھُمْ: ان کی روزی۔ (مَعِیْشَةٌ) کے معنی روزی، جمع: مَعَایِشُ ہے۔
۳۲	سُخْرِیًّا: خدمت گار، تابع دار، فرماں بردار۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔
۳۳	سُقُفًا: چھتیں۔ واحد: سَقْفٌ ہے۔
۳۳	فِضَّةٍ: چاندی۔
۳۳	مَعَارِجَ: سیڑھیاں، زینے۔ واحد: مِعْرَجٌ ہے۔
۳۳	یَظْھَرُوْنَ: وہ لوگ چڑھیں۔ (یَظْھَرُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظُھُوْرٌ ہے۔
۳۴	سُرُرًا: تخت۔ واحد: سَرِیْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳۴	يَتَّكِئُوْنَ: وہ لوگ تکیہ لگائیں۔ وہ لوگ ٹیک لگائیں۔ (يَتَّكِئُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتِّكَاءٌ ہے۔
۳۵	زُخْرُفًا: سونا، جمع: زَخَارِفُ ہے۔
۳۶	مَنْ يَّعْشُ: جو شخص اندھا بن جائے۔ جو شخص اعراض کرے۔ (يَعْشُ) اصل میں يَعْشُوْ ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں واؤ گر گیا ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَشْوٌ ہے۔ معنی اعراض کرنا، رتوندی ہونا، نگاہ کمزور ہونا۔
۳۶	نُقَيِّضْ: ہم مسلط کر دیتے ہیں۔ (نُقَيِّضْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْيِيْضٌ ہے۔ جوابِ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔
۳۶	قَرِيْنٌ: ساتھی، جمع: قُرَنَاءُ ہے۔
۳۷	يَصُدُّوْنَهُمْ: وہ لوگ ان کو روکتے ہیں۔ (يَصُدُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔
۳۷	يَحْسَبُوْنَ: وہ لوگ گمان کرتے ہیں۔ وہ لوگ سمجھتے ہیں (يَحْسَبُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔
۳۷	مُهْتَدُوْنَ: ہدایت پانے والے۔ اِهْتِدَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُهْتَدٍ ہے۔ جو اصل میں مُهْتَدِيٌ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا۔ ساکن کر دیا، پھر یاء اور تنوین میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔
۴۰	تُسْمِعُ: (کیا) آپ سنائیں گے۔ کیا آپ سنا سکتے ہیں (تُسْمِعُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْمَاعٌ ہے۔
۴۰	اَلصُّمَّ: بہرے (جو سننے پر قادر نہ ہوں) واحد: اَصَمُّ ہے۔
۴۰	تَهْدِيْ: (کیا) آپ راستہ بتائیں گے۔ (کیا) آپ راہ راست پر لا سکتے

آیت نمبر	
	ہیں (تَهْدِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر هِدَایَةٌ ہے۔
۴۰	اَلْعُمْیَ: اندھے (جو دیکھنے پر قادر نہ ہوں) واحد: اَعْمٰی ہے۔
۴۱	اِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ: اگر ہم آپ کو لے جائیں، یعنی اگر ہم آپ کو وفات دیدیں۔ (اِمَّا) اس میں اِنْ شرطیہ اور مازائدہ ہے۔ نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں ادغام کر دیا گیا۔ (نَذْهَبَنَّ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر ذَهَابٌ ہے۔
۴۱	مُنْتَقِمُوْنَ: بدلہ لینے والے۔ اِنْتِقَامٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُنْتَقِمٌ ہے۔
۴۲	نُرِیَنَّكَ: (اگر) ہم آپ کو دکھادیں۔ یعنی آپ کی زندگی میں ان کافروں کو عذاب دیں۔ (نُرِیَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرَاءَةٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۴۲	مُقْتَدِرُوْنَ: قدرت رکھنے والے۔ اِقْتِدَارٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُقْتَدِرٌ ہے۔
۴۳	اِسْتَمْسِكْ: آپ مضبوط پکڑ لیئے۔ (اِسْتَمْسِكْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِمْسَاكٌ ہے۔
۴۵	اَرْسَلْنَا: ہم نے بھیجا۔ (اَرْسَلْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرْسَالٌ ہے۔
۴۹	السّٰحِرُ: جادوگر، سِحْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، جمع: سَحَرَةٌ۔
۵۰	كَشَفْنَا: ہم نے ہٹادیا۔ ہم نے دور کر دیا۔ (كَشَفْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَشْفٌ ہے۔

آیت نمبر	
۵۰	يَنكُثُونَ: وہ لوگ عہد توڑ دیتے ہیں۔ (يَنكُثُونَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نکثٌ ہے۔
۵۱	نَادٰى: اس نے پکارا۔ (نَادٰى) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔
۵۱	لَاتُبْصِرُوْنَ: تم لوگ دیکھتے نہیں ہو۔ (لَاتُبْصِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۵۲	مَهِيْنٌ: بے حیثیت، بے عزت، مَهَانَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۲	لَايَكَادُ يُبِيْنُ: وہ قریب نہیں ہے کہ بیان کرے۔ یعنی وہ قوتِ بیانیہ نہیں رکھتا اور صاف بول نہیں سکتا ہے۔ (لَايَكَادُ) یہ افعال مقاربہ میں سے ہے، باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَوْدٌ ہے (يُبِيْنُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبَانَةٌ۔
۵۳	اُلْقِىَ: وہ ڈالا گیا۔ (اُلْقِىَ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۵۳	اَسْوِرَةٌ: کنگن، واحد: سِوَارٌ ہے۔
۵۳	مُقْتَرِنِيْنَ: قطار بنائے ہوئے۔ صف باندھے ہوئے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُقْتَرِنٌ اور مصدر اِقْتِرَانٌ ہے۔ اس کے معنی ملنا۔
۵۴	اِسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ: اس نے (فرعون نے) اپنی قوم کی عقل کھودی، یعنی اس نے اپنی قوم کو بے وقوف بنایا۔ (اِسْتَخَفَّ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِخْفَافٌ ہے۔
۵۵	اٰسَفُوْنَا: ان لوگوں نے ہم کو غصہ دلایا (اٰسَفُوْا) باب افعال سے فعل ماضی

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْسَاقٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ۔
۵۵	اِنْتَقَمْنَا: ہم نے بدلہ لیا، یعنی ہم نے سزا دی۔ (اِنْتَقَمْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْتِقَامٌ ہے۔
۵۶	سَلَفًا: گئے گزرے۔ ترجمہ شیخ الہند (سَلَفٌ) کے معنی متقدمین اور گزرے ہوئے لوگ۔ سَلَفٌ باب نصر سے مصدر بھی ہے۔ مصدری معنی گزرنا۔
۵۷	يَصِدُّوْنَ: وہ لوگ چلانے لگتے ہیں۔ (يَصِدُّوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدِيْدٌ ہے۔
۵۸	جَدَلًا: جھگڑے کی وجہ سے۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ مفعول لہٗ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۵۸	خَصِمُوْنَ: جھگڑنے والے، جھگڑالو۔ اس کا واحد: خَصِمٌ ہے۔
۶۰	يَخْلُفُوْنَ: وہ لوگ بعد میں رہیں۔ وہ لوگ جانشین بنیں (يَخْلُفُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خِلَافَةٌ ہے۔
۶۱	عِلْمٌ لِلسَّاعَةِ: قیامت کی نشانی۔ (عِلْمٌ) علامت، نشانی (السَّاعَةُ) کے معنی قیامت۔
۶۱	لَا تَمْتَرُنَّ: تم لوگ ہرگز شک مت کرو۔ (لَا تَمْتَرُنَّ) باب افتعال سے فعل نہی، با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْتِرَاءٌ ہے۔
۶۲	لَا يَصُدَّنَّكُمْ: وہ (شیطان) تم لوگوں کو روک نہ دے۔ (لَا يَصُدَّنَّ) باب نصر سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۶۳	الْبَيِّنٰتِ: نشانیاں، معجزے۔ واحد: بَيِّنَةٌ ہے۔
۶۵	الْاَحْزَابُ: فرقے، گروہ۔ واحد: حِزْبٌ ہے۔
۶۶	هَلْ يَنْظُرُوْنَ: وہ لوگ نہیں انتظار کر رہے ہیں (هَلْ) یہاں پر نفی کے لئے

آیت نمبر	
	ہے (يَنْظُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظَرٌ ہے۔
۶۶	بَغْتَةً: اچانک، یکا یک۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۶۷	اَلْاَخِلَّاءُ: دوست، واحد: خَلِيْلٌ ہے۔
۷۰	تُحْبَرُوْنَ: تم لوگوں کی عزت کی جائے گی۔ تم لوگوں کو خوش رکھا جائے گا۔ باب سمع سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حُبُوْرٌ ہے۔
۷۱	يُطَافُ: وہ گھمایا جائے گا۔ اس کا دور چلایا جائے گا (يُطَافُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَوْفٌ اور طَوَافٌ ہے۔
۷۱	صِحَافٍ: رکابیاں، واحد: صَحْفَةٌ ہے۔
۷۱	اَكْوَابٍ: گلاس، جام، آبخورے۔ واحد: كُوْبٌ ہے۔
۷۱	مَا تَشْتَهِيْهِ: جس چیز کو (دل) چاہے۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (تَشْتَهِيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِشْتِهَاءٌ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: لفظ مَا ہے۔
۷۱	تَلَذُّ الْاَعْيُنُ: آنکھیں لذت پائیں گی۔ (تَلَذُّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لَذٌّ ہے (اَعْيُنٌ) کے معنی آنکھیں، واحد: عَيْنٌ ہے۔
۷۲	اُوْرِثْتُمُوْهَا: تم لوگ اس (جنت) کے وارث بنادیئے گئے۔ تم اس کے مالک بنادیئے گئے (اُوْرِثْتُمُوْ) یہ اصل میں اُوْرِثْتُمْ ہے۔ اس میں میم کے بعد واو زائدہ ہے۔ جو میم جمع کو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھادیا جاتا ہے۔
۷۵	لَا يُفَتَّرُ: وہ (عذاب) ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ (لَا يُفَتَّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَفْتِيْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۷۵	مُبْلِسُوْنَ: مایوس، ناامید، اِبْلَاسٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُبْلِسٌ ہے۔
۷۷	نَادَوْا: وہ لوگ پکاریں گے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (نَادَوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔
۷۷	یٰمٰلِكُ: اے مالک (مالک جہنم کے داروغہ کا نام ہے)
۷۷	لِیَقْضِ عَلَیْنَا: وہ (تمہارا پروردگار) ہمارا خاتمہ کردے، یعنی ہم کو موت دیدے (لِیَقْضِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔
۷۷	مَاكِثُوْنَ: ٹھہرنے والے، ہمیشہ رہنے والے۔ یعنی تم لوگ ہمیشہ جہنم میں رہوگے۔ نہ اس سے نکلوگے اور نہ مروگے۔ مَكْثٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مَاكِثٌ ہے۔
۷۹	اَبْرَمُوْا: ان لوگوں نے مضبوط کیا۔ ان لوگوں نے پختہ کیا (اَبْرَمُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْرَامٌ ہے۔
۷۹	مُبْرِمُوْنَ: مضبوط کرنے والے، پختہ کرنے والے۔ ٹھہرانے اور طے کرنے والے۔ اِبْرَامٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُبْرِمٌ ہے۔
۸۰	یَحْسَبُوْنَ: وہ لوگ گمان کرتے ہیں۔ وہ لوگ سمجھتے ہیں (یَحْسَبُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔
۸۰	سِرَّهُمْ: ان کا بھید، ان کا راز (سِرٌّ) کے معنی بھید، راز۔ جمع: اَسْرَارٌ ہے۔
۸۰	نَجْوٰىهُمْ: ان کا مشورہ، ان کی سرگوشی۔ (نَجْوٰی) کے معنی سرگوشی، مشورہ۔
۸۳	فَذَرْهُمْ: تو آپ ان کو چھوڑ دیجئے۔ اس کے شروع میں فاء عطف کے لئے ہے۔ (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۸۳	يَخُوْضُوْا: وہ لوگ مشغول رہیں۔ (يَخُوْضُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَوْضٌ ہے۔ جوابِ امر واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔
۸۳	حَتّٰى يُلٰقُوْا: یہاں تک کہ وہ لوگ ملاقات کریں۔ (يُلٰقُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُلَاقَاةٌ ہے۔
۸۳	يُوْعَدُوْنَ: ان لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ (يُوْعَدُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَعْدٌ ہے۔
۸۷	يُؤْفَكُوْنَ: وہ لوگ پھیرے جارہے ہیں۔ وہ لوگ الٹے چلے جارہے ہیں (يُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْكٌ اور اِفْكٌ ہے۔
۸۹	اِصْفَحْ: آپ درگزر کیجئے۔ یعنی آپ ان کی طرف سے توجہ ہٹا لیجئے۔ (اِصْفَحْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَفْحٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

یہ سورت مکی ہے، اس میں انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۳	لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ: برکت والی رات، اس سے مراد شبِ قدر ہے۔ (لَيْلَةٌ) کے معنی رات۔ جمع: لَيَالٍ ہے۔ (مُبَارَكَةٌ) باب مفاعلۃ سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔
۳	مُنْذِرِيْنَ: ڈرانے والے۔ اِنْذَارٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُنْذِرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۴	يُفْرَقُ: اس کا (ہر حکمت والے معاملہ کا) فیصلہ کیا جاتا ہے۔ (يُفْرَقُ) باب نصر اور ضرب سے فعل مضارع معروف مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَرْقٌ اور فُرْقَانٌ ہے۔
۷	مُوْقِنِيْنَ: یقین کرنے والے۔ اِيْقَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُوْقِنٌ ہے۔
۱۰	اِرْتَقِبْ: آپ انتظار کیجئے۔ (اِرْتَقِبْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْتِقَابٌ ہے۔
۱۰	دُخَانٍ مُّبِيْنٍ: صریح دھواں، نظر آنے والا دھواں۔ اس کی تفسیر میں دو قول ذکر کئے گئے ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ دھواں ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور تمام لوگوں پر چھا جائے گا۔ وہ دھواں مؤمن کے لئے صرف ایک طرح کا زکام پیدا کرے گا اور کافروں کے تمام بدن میں بھر جائیگا یہاں تک کہ جسم کے تمام سوراخوں سے نکلنے لگے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ دھواں ہے جو بھوک کی شدت اور موسم کی خشکی کی وجہ سے زمین و آسمان کے درمیان آنکھوں کے سامنے نظر آتا ہے۔ حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے غلہ کا قحط ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے دھواں نظر آنے لگا تھا۔ یہ بد دعا ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ اور دوسری مرتبہ مدینہ منورہ میں ہوئی (تلخیص از معارف القرآن) (دُخَانٌ) کے معنی دھواں، جمع: اَدْخِنَةٌ ہے۔ (مُبِيْنٌ) اِبَانَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۱۱	يَغْشَى النَّاسَ: وہ (دھواں) لوگوں پر چھا جائے گا۔ (يَغْشٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْيٌ ہے۔
۱۲	اِكْشِفْ: آپ کھول دیجئے۔ آپ دور کر دیجئے۔ (اِكْشِفْ) باب ضرب

آیت نمبر	
	سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر کَشْفٌ ہے۔
۱۳	اَلذِّکْرٰی: نصیحت، یاددہانی۔
۱۴	تَوَلَّوْا: ان لوگوں نے پیٹھ پھیر لی۔ ان لوگوں نے اعراض کیا (تَوَلَّوْا) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ جو اصل میں تَوَلُّیٌ ہے۔
۱۵	کَاشِفُوْا الْعَذَابِ: عذاب کو کھولنے والے۔ عذاب کو ہٹانے والے۔ (کَاشِفُوْا) کَشْفٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ یہ اصل میں کَاشِفُوْنَ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔
۱۶	نَبْطِشُ: ہم پکڑیں گے (نَبْطِشُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَطْشٌ ہے۔
۱۶	مُنْتَقِمُوْنَ: بدلہ لینے والے۔ یعنی سزا دینے والے۔ اِنْتِقَامٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُنْتَقِمٌ ہے۔
۱۷	فَتَنَّا: ہم نے آزمایا۔ (فَتَنَّا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔
۱۸	اَدُّوْآ اِلَیَّ: تم میرے حوالہ کردو۔ تم میرے سپرد کردو۔ (اَدُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَادِیَۃٌ ہے۔
۱۹	لَاتَعْلُوْا: تم سرکشی نہ کرو۔ (لَاتَعْلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عُلُوٌّ ہے۔
۲۰	عُذْتُ: میں نے پناہ لی۔ (عُذْتُ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عَوْذٌ ہے۔
۲۰	اَنْ تَرْجُمُوْنِ: کہ تم لوگ مجھ کو سنگسار کرو۔ (اَنْ تَرْجُمُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَجْمٌ ہے۔ اَنْ ناصبہ کی

آیت نمبر	
	وجہ سے نون جمع گر گیا ہے (نِ) اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۱	اِعْتَزِلُوْنِ: تم لوگ مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ تم لوگ مجھ سے الگ رہو، یعنی مجھے تکلیف نہ پہنچاؤ (اِعْتَزِلُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِزَالٌ ہے۔ (نِ) اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۳	اَسْرِ بِعِبَادِیْ: تم میرے بندوں کو (بنی اسرائیل کو) لے کر رات میں چلے جاؤ۔ (اَسْرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْرَاءٌ ہے۔ اس کے معنی رات میں چلنا (عِبَادٌ) کے معنی بندے، واحد: عَبْدٌ ہے۔
۲۳	مُتَّبَعُوْنَ: پیچھا کئے ہوئے۔ تعاقب کئے ہوئے۔ اِتِّبَاعٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُتَّبَعٌ ہے۔
۲۴	رَهْوًا: تھما ہوا۔ ٹھہرا ہوا۔ ساکن۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے، اس کے معنی دریا کا ساکن ہونا۔ دریا کا ٹھہرنا۔
۲۵	جَنّٰتٍ: باغات، واحد: جَنَّةٌ ہے۔
۲۵	عُیُوْنٍ: چشمے، واحد: عَیْنٌ ہے۔
۲۶	زُرُوْعٍ: کھیتیاں، واحد: زَرْعٌ ہے۔
۲۷	نَعْمَةٍ: آرام کا سامان۔ (نَعْمَةٌ) کے معنی خوش حالی، آسودگی۔
۲۷	فٰکِهِیْنَ: خوش رہنے والے، خوش ہونے والے، لذت حاصل کرنے والے۔ فَكَاهَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: فَاكِهٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی خوش طبعی کرنا۔
۲۸	اَوْرَثْنٰهَا: ہم نے ان (چیزوں) کا مالک بنا دیا۔ (اَوْرَثْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِیْرَاثٌ ہے (ھا) ضمیر واحد مؤنث

آیت نمبر	
	غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۹	مَا بَكَتْ: وہ (آسمان اور زمین) نہیں روئے۔ (مَا بَكَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بُكَاءٌ ہے۔
۲۹	مُنْظَرِيْنَ: ڈھیل دیئے ہوئے، مہلت دیئے ہوئے۔ اِنْظَارٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُنْظَرٌ ہے۔
۳۰	اَلْمُهِيْنُ: رسوا کرنے والا، ذلیل کرنے والا۔ اِهَانَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۱	اَلْمُسْرِفِيْنَ: حد سے بڑھ جانے والے۔ اِسْرَافٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُسْرِفٌ ہے۔
۳۲	اِخْتَرْنٰهُمْ: ہم نے ان کو (بنی اسرائیل کو) پسند فرمایا۔ ہم نے ان کو فوقیت عطا فرمائی۔ (اِخْتَرْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِخْتِيَارٌ ہے۔
۳۳	بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ: صریح انعام، کھلا ہوا انعام (بَلَاءٌ) کے معنی انعام (مُبِيْنٌ) کے معنی واضح، صریح، کھلا ہوا۔ اِبَانَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۵	مُنْشَرِيْنَ: دوبارہ زندہ کئے ہوئے۔ اِنْشَارٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُنْشَرٌ ہے۔
۳۷	تُبَّعٍ: تُبَّع، یمن کے بادشاہ کا لقب ہے۔ اس کی جمع تَبَابِعَةٌ ہے۔ یہاں تبع سے مراد اسعد ابوکرب بن ملیک ہے (تفسیر مظہری) ایک روایت میں ہے کہ تم لوگ تبع کو برا مت کہو۔ اس لئے کہ وہ اسلام لے آیا تھا۔
۴۱	لَا يُغْنِيْ مَوْلًى: کوئی دوست کام نہیں آئے گا۔ (لَا يُغْنِيْ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔ اس کے معنی

آیت نمبر	
	مالدار کرنا، کافی ہونا (مَوْلٰی) کے معنی دوست، رفیق۔ جمع مَوَالِی ہے۔
۴۳	شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ: سینڈ کا درخت، اس کو تھوہڑ بھی کہتے ہیں۔ جہنم کے ایک درخت کا نام ہے، اس کی تفصیل پارہ (۲۳) سورۂ صافات آیت (۶۲) میں دیکھیے۔
۴۴	اَلْاَثِیْمِ: گنہگار، جمع: اُثَمَاءُ ہے۔
۴۵	اَلْمُهْلِ: تیل کی تلچھٹ، پگھلا ہوا تانبا۔
۴۵	یَغْلِیْ: وہ جوش مارے گا۔ وہ کھولے گا۔ (یَغْلِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَلْیٌ ہے۔
۴۶	کَغَلْیِ الْحَمِیْمِ: کھولتے ہوئے پانی کے جوش مارنے کی طرح۔ تیز گرم پانی کے کھولنے کی طرح (غَلْیٌ) باب ضرب سے مصدر ہے، معنی جوش مارنا۔ (حَمِیْمٌ) تیز گرم پانی، کھولتا ہوا پانی، جمع حَمَائِمُ ہے۔
۴۷	اِعْتِلُوْهُ: تم اس کو گھسیٹو۔ تم اس کو دھکیل کر لے جاؤ (اِعْتِلُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَتْلٌ ہے۔ اس کے معنی سختی سے کھینچنا۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۷	سَوَآءِ الْجَحِیْمِ: دوزخ کا درمیان، دوزخ کا بیچوں بیچ۔ (سَوَآءٌ) کے معنی، درمیان، (جَحِیْمٌ) کے معنی دوزخ۔
۴۸	صُبُّوْا: تم لوگ (اس کے سر کے اوپر بہاؤ) تم لوگ (اس کے سر کے اوپر) ڈالو۔ (صُبُّوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَبٌّ ہے۔
۴۹	ذُقْ: تو چکھ۔ (ذُقْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ذَوْقٌ ہے۔
۵۰	(کُنْتُمْ) تَمْتَرُوْنَ: تم لوگ شک کرتے تھے۔ (کُنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ) باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْتِرَاءٌ ہے۔

آیت نمبر	
۵۱	مَقَامٍ اَمِيْنٍ: امن والی جگہ۔(مَقَامٌ) کے معنی جگہ، جمع: مَقَامَاتٌ ہے۔ (اَمِيْنٌ) کے معنی امن والا۔اَمْنٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۵۲	جَنّٰتٍ: باغات۔واحد: جَنَّةٌ ہے۔
۵۲	عُيُوْنٍ: چشمے، واحد: عَيْنٌ ہے۔
۵۳	يَلْبَسُوْنَ: وہ لوگ پہنیں گے۔(يَلْبَسُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لُبْسٌ ہے۔
۵۳	سُنْدُسٍ: باریک ریشم۔
۵۳	اِسْتَبْرَقٍ: موٹا ریشم۔
۵۳	مُتَقٰبِلِيْنَ: آمنے سامنے، ایک دوسرے کے سامنے، تَقَابُلٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔واحد: مُتَقَابِلٌ ہے۔تَقَابُلٌ کے معنی ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔
۵۴	زَوَّجْنٰهُمْ: ہم ان کا نکاح کردیں گے۔ہم ان کا بیاہ کردیں گے، یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔(زَوَّجْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَزْوِيْجٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۴	حُوْرٍ عِيْنٍ: بڑی آنکھوں والی حوریں۔(حُوْرٌ) کے معنی حوریں، جنت کی عورتیں، واحد: حَوْرَاءُ ہے۔(عِيْنٌ) کے معنی بڑی آنکھوں والی عورتیں، خوبصورت آنکھوں والی عورتیں۔واحد: عَيْنَاءُ ہے۔
۵۵	يَدْعُوْنَ: وہ لوگ منگوائیں گے۔(يَدْعُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر دُعَاءٌ ہے۔
۵۵	فَاكِهَةٍ: میوہ۔جمع: فَوَاكِهُ ہے۔
۵۵	اٰمِنِيْنَ: مطمئن ہونے کی حالت میں۔بے خوف ہونے کی حالت میں اَمْنٌ

آیت نمبر	
	مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: اٰمِنٌ ہے۔
۵۶	وَقٰهُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کی حفاظت فرمائی۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو بچالیا۔ (وَقٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِقَایَةٌ ہے۔
۵۸	یَتَذَكَّرُوْنَ: (تاکہ) وہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ (یَتَذَكَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔
۵۹	اِرْتَقِبْ: آپ انتظار کیجئے۔ (اِرْتَقِبْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْتِقَابٌ ہے۔
۵۹	مُرْتَقِبُوْنَ: انتظار کرنے والے۔ اِرْتِقَابٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُرْتَقِبٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ

سورۂ جاثیہ مکی ہے۔ اس میں سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۴	یَبُثُّ: وہ پھیلاتا ہے۔ (یَبُثُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَثٌّ ہے۔
۴	دَآبَّةٍ: چوپایہ، جانور۔ جمع: دَوَآبُّ ہے۔
۵	اَحْيَا: اُس نے (زمین کو) زندہ کردیا۔ یعنی زمین کو تروتازہ کردیا۔ (اَحْيَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْيَاءٌ۔
۵	بَعْدَ مَوْتِهَا: اس (زمین) کے مرنے کے بعد، یعنی زمین کے خشک ہونے کے بعد، مَوْتٌ مصدر باب نصر اور سمع سے استعمال ہوتا ہے اور ایک قول یہ

آیت نمبر	
	ہے کہ باب فَضِلَ یَفْضَلُ سے استعمال ہوتا ہے۔
۵	تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ: ہواؤں کا بدلنا۔ (تَصْرِيْفٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے۔ (الرِّيَاحُ) کے معنی ہوائیں۔ واحد رِيْحٌ ہے۔
۷	اَفَّاكٌ: بہت جھوٹا، فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کا مصدر اِفْكٌ اور اَفْكٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۷	اَثِيْمٍ: گنہ گار، فَعِيْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ اس کا مصدر اِثْمٌ اور اَثَمٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۸	يُصِرُّ: وہ ضد کرتا ہے۔ وہ اصرار کرتا ہے۔ (يُصِرُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْرَارٌ ہے۔
۸	مُسْتَكْبِرًا: تکبر کرنے والا۔ تکبر کرتے ہوئے۔ باب استفعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۹	اِتَّخَذَهَا هُزُوًا: وہ اس (آیت) کا مذاق بناتا ہے۔ وہ اس (آیت) کی ہنسی اڑاتا ہے۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے۔ (اِتَّخَذَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّخَاذٌ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول اول ہے۔ (هُزُوًا) مفعول ثانی ہے۔ باب سمع اور فتح سے مصدر ہے۔
۱۰	مِنْ وَّرَآئِهِمْ: ان کے آگے۔ لفظ (وَرَاءَ) اضداد میں سے ہے۔ یعنی دو متضاد معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی آگے اور پیچھے۔
۱۰	لَا يُغْنِيْ: وہ کام نہیں آئے گا۔ (لَا يُغْنِيْ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔ اس کے معنی کافی ہونا، اور نفع دینا۔
۱۱	رِجْزٍ: سختی، بلا، مصیبت۔
۱۲	سَخَّرَ لَكُمْ: اس نے تمہارے تابع کر دیا۔ اس نے تمہارے کام میں لگا دیا

آیت نمبر	
	(سَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِیْرٌ ہے۔
۱۲	لِتَبْتَغُوْا: تاکہ تم تلاش کرو۔ اس کے شروع میں لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (تَبْتَغُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔
۱۲	فَضْلِهٖ: اس کا فضل، اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا رزق ہے۔ (فَضْلٌ) کے معنی بخشش، احسان۔ باب نصر اور سمع سے مصدر ہے۔
۱۴	يَغْفِرُوْا: وہ لوگ درگزر کریں۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (يَغْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع مجزوم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَغْفِرَةٌ ہے۔
۱۴	لَا يَرْجُوْنَ: وہ لوگ امید نہیں رکھتے ہیں۔ یعنی وہ لوگ ڈرتے نہیں ہیں۔ (تفسیر جلالین) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَجَاءٌ ہے۔
۱۴	اَيَّامَ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کے دن یعنی اللہ تعالیٰ کے (حکم سے پیش آنے والے) واقعات (تفسیر جلالین) (اَيَّامٌ) کا واحد يَوْمٌ ہے۔
۱۴	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ: وہ لوگ عمل کرتے تھے۔ (كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ) باب ضرب سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَسْبٌ ہے۔
۱۵	مَنْ اَسَآءَ: جو شخص برا عمل کرے گا۔ (اَسَآءَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسَاءَةٌ ہے۔
۱۷	بَيِّنٰتٍ: کھلی ہوئی باتیں، واضح دلیلیں۔ واحد بَيِّنَةٌ ہے۔
۱۷	بَغْيًا بَيْنَهُمْ: آپس کی ضد کی وجہ سے، یہ ترکیب میں مفعول لہ ہے۔ (بَغْيٌ) کے معنی ظلم کرنا، سرکشی کرنا، نافرمانی کرنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

آیت نمبر	
۱۷	يَقْضِيْ: وہ فیصلہ کرے گا (يَقْضِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَآءٌ ہے۔
۱۹	لَنْ يُّغْنُوْا: وہ لوگ ہرگز کام نہیں آئیں گے۔ (لَنْ يُّغْنُوْا) باب افعال سے فعل مضارع نفی تاکید بہ لن، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔
۱۹	اَوْلِيَآءُ: دوست، واحد: وَلِيٌّ ہے۔
۲۰	بَصَآئِرُ: روشن دلیلیں۔ دانائی کی باتیں۔ دانش مندی کے اسباب، واحد: بَصِيْرَةٌ ہے۔
۲۱	اَمْ حَسِبَ: کیا اس نے گمان کیا۔ کیا اس نے خیال کیا (اَمْ) ہمزۂ انکار کے معنی میں ہے۔ (حَسِبَ) باب سمع اور حسب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔
۲۱	اِجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ: ان لوگوں نے بُرے کام کئے۔ (اِجْتَرَحُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِجْتِرَاحٌ ہے۔ معنی کمانا، کام کرنا۔ (اَلسَّيِّاٰتُ) کے معنی برائیاں۔ واحد: سَيِّئَةٌ ہے۔
۲۱	سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ: برابر ہو جائے ان کا جینا اور ان کا مرنا۔ یعنی ان سب کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے۔ (مَحْيَا) کے معنی جینا، حَيَاةٌ سے مصدر میمی ہے (مَمَاةٌ) کے معنی مرنا مَوْتٌ سے مصدر میمی ہے، مسلمانوں کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان جس طرح دنیوی زندگی میں لذتوں اور راحتوں سے لطف اندوز نہ ہوئے، اسی طرح مرنے کے بعد بھی ان چیزوں سے محروم رہیں۔ اور کافروں کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار جس طرح دنیوی زندگی میں عیش وعشرت کے ساتھ رہتے ہیں۔ اسی طرح مرنے کے بعد بھی عیش وعشرت کے ساتھ رہیں۔ یہاں استفہام انکاری کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

آیت نمبر	
	یعنی مجرم اور غیر مجرم دونوں کو دنیا اور آخرت میں برابر کر دیا جائے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔
۲۱	یَحْکُمُوْنَ: وہ لوگ فیصلہ کرتے ہیں۔ (یَحْکُمُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حُکْمٌ ہے۔
۲۲	لِتُجْزٰی: تاکہ اس کو (ہر شخص کو) بدلہ دیا جائے۔ (لِتُجْزٰی) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے (تُجْزٰی) فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر جَزَاءٌ ہے۔
۲۳	اِتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰیهُ: اس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی کو بنالیا (اِتَّخَذَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّخَاذٌ ہے (اِلٰهٌ) کے معنی معبود، خدا۔ جمع: اٰلِهَةٌ ہے۔ (هَوًی) کے معنی خواہش نفسانی۔ جمع: اَهْوَاءٌ ہے۔
۲۳	اَضَلَّهُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے اس کو گمراہ کر دیا۔ (اَضَلَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِضْلَالٌ ہے۔ (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۳	غِشٰوَةٌ: پردہ، وہ چیز جس سے کسی کو ڈھانپ لیا جائے۔
۲۴	اَلدَّهْرُ: زمانہ، وقت، جمع: دُهُوْرٌ ہے۔
۲۸	جَاثِیَةً: گھٹنوں کے بل بیٹھنے والی، زانو کے بل بیٹھنے والی، جُثُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۸	تُدْعٰی: وہ (یعنی ہر جماعت) بلائی جائے گی۔ (تُدْعٰی) باب نصر سے فعل مضارع مجہول واحد مؤنث غائب، مصدر دُعَاءٌ ہے۔
۲۹	کِتٰبُنَا: ہمارا دفتر۔ (کِتَابٌ) کے معنی لکھی ہوئی چیز۔ یہاں اس کا ترجمہ ''دفتر'' کیا گیا ہے۔

آیت نمبر	
۲۹	يَنۡطِقُ: وہ بول رہا ہے۔ (يَنۡطِقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نُطۡقٌ ہے۔
۲۹	كُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ: ہم لکھواتے تھے۔ ہم لکھوارہے تھے۔ (كُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ) باب استفعال سے فعل ماضی استمراری۔ صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسۡتِنۡسَاخٌ۔
۳۲	مُسۡتَيۡقِنِيۡنَ: یقین کرنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُسۡتَيۡقِنٌ ہے۔
۳۳	بَدَا لَهُمۡ: ان کے سامنے ظاہر ہو جائے گا، یہ مضارع کے معنی میں ہے (بَدَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُدُوٌّ ہے۔
۳۳	حَاقَ بِهِمۡ: وہ (عذاب) ان کو گھیر لے گا۔ یہ مضارع کے معنی میں ہے (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَيۡقٌ ہے۔
۳۵	غَرَّتۡكُمۡ: اس نے (دنیوی زندگی نے) تم کو دھوکے میں ڈال دیا (غَرَّتۡ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غُرُوۡرٌ ہے (كُمۡ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۳۵	يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ: ان لوگوں سے راضی کرنے کو طلب (نہیں) کیا جائے گا۔ یعنی ان لوگوں کو اس کا موقع نہیں دیا جائے گا کہ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرلیں۔ (يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ) باب استفعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسۡتِعۡتَابٌ ہے۔
۳۷	اَلۡكِبۡرِيَاۤءُ: بڑائی، بزرگی۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حٰمٓ پارہ (۲۶) سُوْرَۃُ الْأَحْقَافِ

سورہ احقاف مکی ہے۔ اس میں کل پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۳	اُنْذِرُوْا: وہ لوگ ڈرائے گئے (اُنْذِرُوْا) بابِ افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔
۴	اَرُوْنِیْ: تم لوگ مجھ کو دکھلاؤ۔ (اَرُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرَاءَۃٌ ہے (نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۴	اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ: تم لوگ میرے پاس کوئی کتاب لاؤ۔ (اِیْتُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْیَانٌ ہے۔ (نِیْ) نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے، باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا ہے۔
۴	اَثٰرَۃٍ مِنْ عِلْمٍ: منقول علم، منقول مضمون۔ کوئی علم جو چلا آتا ہو۔ (اَثَارَۃٌ) وہ بات جو نقل ہوتی چلی آرہی ہو۔
۵	اَضَلُّ: زیادہ گمراہ۔ ضَلَالٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۵	لَا یَسْتَجِیْبُ: وہ جواب نہیں دے گا۔ وہ کہنا نہیں مانے گا (لَا یَسْتَجِیْبُ) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَۃٌ۔
۸	اِفْتَرٰیہُ: اس شخص نے اس کو اپنی طرف سے بنالیا ہے۔ (اِفْتَرٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔

آیت نمبر	
	(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۸	تُفِیْضُوْنَ: تم لوگ مشغول ہوتے ہو۔ (تُفِیْضُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفَاضَۃٌ ہے۔
۹	بِدْعًا: نیا، انوکھا۔ فِعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۹	مَآ اَدْرِیْ: میں نہیں جانتا ہوں۔ (مَآ اَدْرِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد متکلم مصدر دِرَایَۃٌ ہے۔
۱۰	اَرَءَیْتُمْ: تم مجھے بتاؤ۔ یہ اَخْبِرُوْنِیْ کے معنی میں ہے۔ (اَ) ہمزۂ استفہام (رَءَیْتُمْ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رُؤْیَۃٌ۔
۱۰	اِسْتَکْبَرْتُمْ: تم نے تکبر کیا۔ (اِسْتَکْبَرْتُمْ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِکْبَارٌ ہے۔
۱۱	اِفْکٌ قَدِیْمٌ: پرانا جھوٹ۔ (اِفْکٌ) کے معنی جھوٹ۔ (قَدِیْمٌ) کے معنی پرانا قَدَامَۃٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۱۳	اِسْتَقَامُوْا: وہ لوگ جمے رہے۔ (اِسْتَقَامُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِقَامَۃٌ ہے۔
۱۵	وَصَّیْنَا: ہم نے حکم دیا۔ (وَصَّیْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْصِیَۃٌ ہے۔
۱۵	حَمَلَتْہُ: اس عورت (ماں) نے اس کو پیٹ میں رکھا۔ (حَمَلَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَمْلٌ ہے۔
۱۵	کُرْھًا: مشقت، تکلیف، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۵	وَضَعَتْہُ: اس عورت (ماں) نے اس کو جنا۔ (وَضَعَتْ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَضْعٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر

۱۵ | حَمْلُهٗ: اس کو پیٹ میں رکھنا۔ حَمْلٌ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۱۵ | فِصٰلُهٗ: اس کا دودھ چھڑانا۔ (فِصَالٌ) باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔

۱۵ | بَلَغَ اَشُدَّهٗ: وہ اپنی جوانی کو پہنچ گیا (بَلَغَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے (اَشُدٌّ) کے معنی جوانی۔ کمال قوت، کمال عقل کے ہیں۔

۱۵ | اَوْزِعْنِیْ: آپ مجھے توفیق دیجئے۔ آپ مجھے الہام کرو دیجئے۔ (اَوْزِعْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِیْزَاعٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۶ | نَتَجَاوَزُ: ہم درگذر کریں گے۔ (نَتَجَاوَزُ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَجَاوُزٌ ہے۔

۱۷ | اُفٍّ: افسوس، یہ اسم فعل اَكْرَهُ کے معنی میں ہے (یعنی میں ناپسند کرتا ہوں)

۱۷ | اَتَعِدَانِنِیْ: کیا تم دونوں مجھ سے وعدہ کرتے ہو، یعنی کیا تم دونوں مجھ کو خبر دیتے ہو۔ (اَ) ہمزۂ استفہام ہے۔ (تَعِدَانِ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر وَعْدٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

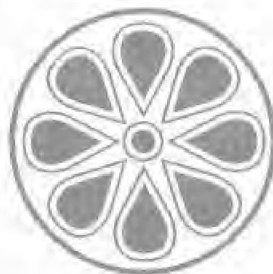
۱۷ | خَلَتِ الْقُرُوْنُ: امتیں گذر گئیں (خَلَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خُلُوٌّ ہے۔ (اَلْقُرُوْنُ) کے معنی امتیں، قومیں، جماعتیں۔ واحد: قَرْنٌ ہے۔

۱۷ | یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ: وہ دونوں (یعنی اس کے والدین) اللہ تعالیٰ سے فریاد کررہے ہیں۔ (یَسْتَغِیْثَانِ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف۔ صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْتِغَاثَةٌ ہے۔

اٰمِنْ: تو ایمان لے آ۔ (اٰمِنْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر،

آیت نمبر	
	مصدر اِیْمانٌ ہے۔
۱۷	اَسَاطِیْرُ: بے سند باتیں۔ افسانے۔ واحد: اُسْطُوْرَۃٌ ہے۔
۲۰	یُعْرَضُ: وہ پیش کیا جائے گا۔ وہ سامنے لایا جائے گا (یُعْرَضُ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَرْضٌ ہے۔
۲۰	اَذْهَبْتُمْ: تم لوگ (اپنی لذت کی چیزیں) حاصل کر چکے ہو (اَذْهَبْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِذْهَابٌ ہے۔
۲۰	اِسْتَمْتَعْتُمْ: تم لوگوں نے فائدہ حاصل کیا۔ (اِسْتَمْتَعْتُمْ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِمْتَاعٌ ہے۔
۲۰	عَذَابَ الْهُوْنِ: ذلت کی سزا۔ (هُوْنٌ) کے معنی ذلت، رسوائی۔
۲۱	الْاَحْقَافِ: ایسے مقامات جہاں ریت کے تودے تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم (عاد ارم) کی بستیاں۔ واحد: حِقْفٌ ہے۔ اس کے معنی ریت کا تودہ جو دراز اور پیچیدہ ہو۔
۲۲	لِتَاْفِكَنَا: تاکہ تو ہم کو پھیر دے۔ (لِتَاْفِكَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے (تَاْفِكَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَفْكٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۴	عَارِضًا: بادل۔
۲۴	مُمْطِرُنَا: ہم پر برسنے والا۔ مرکب اضافی ہے۔ (مُمْطِرٌ) اِمْطَارٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ (نَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۲۴	اِسْتَعْجَلْتُمْ: تم نے جلدی مانگا۔ (اِسْتَعْجَلْتُمْ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔
۲۵	تُدَمِّرُ: وہ (ہوا) ہلاک کر دے گی۔ (تُدَمِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَدْمِیْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۶	مَکَّنّٰھُمْ: ہم نے ان کو قدرت دی۔ (مَکَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْکِیْنٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۶	سَمْعًا: کان، جمع: اَسْمَاعٌ ہے۔
۲۶	اَبْصَارًا: آنکھیں، واحد: بَصَرٌ ہے۔
۲۶	اَفْئِدَۃً: دل، واحد: فُؤَادٌ ہے۔
۲۸	قُرْبَانًا: قرب، نزدیکی، تقرب۔
۲۸	اِفْکُھُمْ: ان کا جھوٹ، مرکب اضافی ہے۔
۲۹	اَنْصِتُوْا: تم لوگ خاموش رہو۔ (اَنْصِتُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْصَاتٌ ہے۔
۳۱	یُجِرْکُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو بچائے گا۔ (یُجِرْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجَارَۃٌ ہے۔ جوابِ امر پر عطف کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۳۳	لَمْ یَعْیَ: وہ (اللہ تعالیٰ) تھکا نہیں۔ وہ عاجز نہیں ہوا۔ (لَمْ یَعْیَ) باب سمع سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَیٌّ ہے۔
۳۵	بَلٰغٌ: پہنچانا، تبلیغ کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔



سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مکی ہے۔ حضرت اقدس فخر موجودات، سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر مبارک حالات پارہ (۴) سورۂ آل عمران آیت (۱۴۴) میں دیکھئے۔ اس سورت کا دوسرا نام سورۂ قتال ہے۔ اس میں کل اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۴	اِذَا لَقِیْتُمْ: جب تم (کافروں سے) مقابلہ کرو۔ (لَقِیْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لقًی و لِقَاءٌ ہے۔
۴	ضَرْبَ الرِّقَابِ: تم لوگ گردنیں مارو یعنی قتل کرو۔ (ضَرْبٌ) مصدر فعل محذوف کی جگہ میں ہے۔ اس کی اصل عبارت (اِضْرِبُوْا الرِّقَابَ) ہے۔ یا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔ اس کی اصل عبارت: اِضْرِبُوْا ضَرْبَ الرِّقَابِ ہے۔ (الرِّقَابُ) کے معنی گردنیں، واحد: رَقَبَۃٌ ہے۔
۴	اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ: جب تم ان (کافروں) کی خوب خوں ریزی کر چکو۔ (اَثْخَنْتُمُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِثْخَانٌ ہے۔ اس کے آخر میں واؤ زائدہ ہے۔ جو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔
۴	شُدُّوْا الْوَثَاقَ: خوب مضبوط باندھ لو۔ (شُدُّوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر شَدٌّ ہے۔ (الْوَثَاقُ) کے معنی باندھنے کی چیز جیسے رسی وغیرہ۔ جمع: وُثُقٌ ہے۔

آیت نمبر	
۴	مَنًّا: بلا معاوضہ چھوڑ دینا۔ یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔ اس کی اصل عبارت: تَمُنُّوْنَ عَلَيْهِمْ مَنًّا ہے (تفسیر جلالین) باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی احسان کرنا، یعنی کسی کافر کو بلا معاوضہ چھوڑ دینا۔
۴	فِدَآءً: معاوضہ لے کر چھوڑ دینا۔ یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔ اس کی اصل عبارت: تُفَادُوْنَهُمْ فِدَآءً ہے۔ (تفسیر جلالین) باب مفاعلۃ سے استعمال ہوتا ہے، اس کے معنی فدیہ لے کر چھوڑنا یعنی کسی کافر سے معاوضہ لے کر چھوڑ دینا۔
۴	حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا: یہاں تک لڑائی، اپنے ہتھیار رکھ دے اس کا مطلب یہ ہے کہ لڑنے والے کفار لڑائی کرنا بند کریں، یعنی اسلام قبول کرلیں، یا جزیہ دینا منظور کرلیں (تَضَعَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَضْعٌ ہے۔ (اَلْحَرْبُ) کے معنی لڑائی، جمع: حُرُوْبٌ ہے، یہاں اس سے مراد اَهْلِ حَرْبٍ یعنی لڑنے والے ہیں، اس میں مضاف محذوف ہے (اَوْزَارٌ) کے معنی ہتھیار، واحد: وِزْرٌ ہے۔
۴	لَانْتَصَرَ: وہ (اللہ تعالیٰ) بدلہ لیتا، یہ جوابِ شرط واقع ہے۔ (اِنْتَصَرَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْتِصَارٌ ہے۔
۵	بَالَهُمْ: ان کی حالت، یہ مرکبِ اضافی ہے (بَالٌ) کے معنی حالت کے ہیں۔
۶	عَرَّفَهَا: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اس (جنت) کی پہچان کرادی (عَرَّفَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْرِيْفٌ ہے۔ (هَا) واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: جَنَّةٌ ہے۔
۸	تَعْسًا: بربادی، ہلاکت، یہ مصدر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے، اس کے معنی ہلاک ہونا، پھسلنا، اوندھے منہ گرنا۔
۸	اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان (کافروں) کے اعمال کو

آیت نمبر	
	ضائع کردیا۔ اس نے ان کے اعمال کو کالعدم کردیا۔ (اَضَلَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِضْلَالٌ ہے۔ اس کے معنی گمراہ کرنا۔
۹	اَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کے اعمال کو اکارت کردیا (اَحْبَطَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْبَاطٌ ہے۔
۱۰	دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ: اللہ تعالیٰ نے ان پر ہلاکت ڈالی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کردیا۔ (دَمَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَدْمِيْرٌ ہے۔
۱۱	مَوْلٰى: کارساز، مددگار، اس کی جمع: مَوَالِي ہے۔
۱۲	يَتَمَتَّعُوْنَ: وہ (کافر) لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ (يَتَمَتَّعُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔
۱۲	مَثْوٰى: ٹھکانا۔ ثَوَاءٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: مَثَاوِيْ ہے۔
۱۵	اٰسِنٍ: بدبودار، یہ اَسْنٌ اور اَسَنٌ مصدر سے اسم فاعل ہے، باب نصر، ضرب اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی متغیر ہونا، بدبودار ہونا۔
۱۵	طَعْمُهٗ: اس کا ذائقہ۔ یہ مرکب اضافی ہے۔
۱۵	مُصَفًّى: صاف کیا ہوا۔ تَصْفِيَةٌ مصدر سے اسم مفعول واحد ہے۔
۱۵	سُقُوْا: ان لوگوں کو پلایا گیا۔ (سُقُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَقْيٌ ہے۔
۱۵	مَآءً حَمِيْمًا: کھولتا ہوا پانی (مَآءٌ) کے معنی پانی، جمع: مِيَاهٌ ہے حَمِيْمٌ کے معنی نہایت گرم پانی۔ جمع: حَمَآئِمُ ہے۔

آیت نمبر	
۱۵	قَطَّعَ اَمْعَاءَ هُمْ: اس نے (کھولتے ہوئے پانی نے) ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا (قَطَّعَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْطِیْعٌ ہے (اَمْعَاءٌ) کے معنی آنتیں، اس کا واحد: مِعًی ہے۔
۱۶	اٰنِفًا: ابھی۔ یہ ہمیشہ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔
۱۸	یَنْظُرُوْنَ: وہ لوگ انتظار کرتے ہیں (یَنْظُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظَرٌ اور نَظْرٌ ہے۔
۱۸	بَغْتَةً: اچانک، یکا یک۔
۱۸	اَشْرَاطُهَا: اس (قیامت) کی علامتیں، اس کی نشانیاں (اَشْرَاطٌ) کا واحد: شَرَطٌ ہے۔ اس کے معنی علامت اور نشانی کے ہیں۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع: السَّاعَةُ (قیامت) ہے۔
۱۹	مُتَقَلَّبَكُمْ: تمہارا چلنا پھرنا، تمہارے چلنے پھرنے کی جگہ، یہ مرکب اضافی ہے۔ (مُتَقَلَّبٌ) مصدر میمی اور اسم ظرف دونوں ہوسکتا ہے۔ باب تفعل سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	مَثْوٰكُمْ: تمہارا ٹھکانا، تمہارا گھر۔ (مَثْوٰی) ثَوَاءٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: مَثَاوِیْ ہے۔
۲۰	سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ: ایک سورت جانچی ہوئی (ترجمہ شیخ الہند) ایسی سورت جس کا مضمون واضح ہو۔ ایسی سورت جو منسوخ نہ ہو۔ (مُحْكَمَةٌ) اِحْكَامٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ اس کی جمع: مُحْكَمَاتٌ ہے۔
۲۰	الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ: وہ شخص جس پر موت کی بے ہوشی طاری ہو (اَلْمَغْشِیُّ) غَشْیٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ مَغْشِیٌّ اصل میں مَغْشُوْیٌ ہے۔ واؤ اور یاء جمع ہوگئے۔ ان میں پہلا ساکن ہے۔ واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر

۲۰ اَوْلٰی لَھُمْ: خرابی ہے اُن کی (ترجمہ شیخ الہند) اُن کی کمبختی آنے والی ہے (بیان القرآن) (اَوْلٰی) کے معنی زیادہ لائق، زیادہ مستحق، زیادہ قریب۔ وَلْیٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ اس کے مصدری معنی قریب ہونے کے ہیں۔ لفظ اَوْلٰی کا صلہ جب لام واقع ہوتا ہے۔ تو یہ ڈانٹ اور دھمکی کے لئے آتا ہے۔ اس صورت میں خرابی اور برائی سے زیادہ قریب ہونے کے معنی ہوں گے۔ چنانچہ آیت کریمہ فَاَوْلٰی لَھُمْ (سو خرابی ہے ان کی) اور اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی (تیرے لئے خرابی ہی خرابی ہے) میں یہی معنی مراد ہیں۔ لغات القرآن (مولانا عبدالرشید صاحب نعمانی)

۲۲ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ: اگر تم کنارہ کش رہو۔ اگر تم اعراض کرو۔ (تَوَلَّیْتُمْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔

۲۲ اَرْحَامُكُمْ: تمہاری قرابتیں (اپنی قرابتیں) تمہاری رشتہ داریاں (اَرْحَامٌ) کا واحد: رَحِمٌ، رَحْمٌ اور رِحْمٌ ہے۔

۲۳ اَصَمَّھُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو بہرہ کردیا۔ (اَصَمَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْمَامٌ ہے۔

۲۳ اَعْمٰی اَبْصَارَھُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کی آنکھوں کو اندھا کردیا (اَعْمٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْمَاءٌ ہے۔

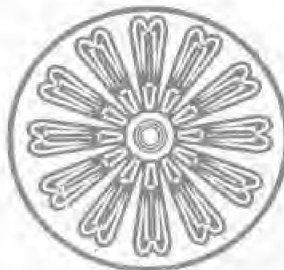
۲۴ لَایَتَدَبَّرُوْنَ: وہ لوگ غور نہیں کرتے ہیں۔ (لَایَتَدَبَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَدَبُّرٌ ہے۔

۲۴ اَقْفَالُھَا: ان کے قفل، ان کے تالے (اَقْفَالٌ) کا واحد: قُفْلٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع: قُلُوْبٌ ہے۔

۲۵ اِرْتَدُّوْا: وہ لوگ پھر گئے۔ وہ لوگ ہٹ گئے۔ (اِرْتَدُّوْا) باب افتعال سے

آیت نمبر	
	فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِرْتِدَادٌ ہے۔
۲۵	تَبَیَّنَ: وہ (ہدایت) ظاہر ہوگئی۔ (تَبَیَّنَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَیُّنٌ ہے۔
۲۵	سَوَّلَ: اس نے (شیطان نے) بات بنائی۔ اس نے اچھا کر کے دکھایا۔ اس نے چکما دیا۔ اس نے فریب دیا۔ (سَوَّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِیْلٌ ہے۔
۲۵	اَمْلٰی: اس نے (شیطان نے) دیر کے وعدے کیے (ترجمہ شیخ الہند) اس نے لمبی لمبی امیدیں دلائیں۔ (اَمْلٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْلَاءٌ ہے۔
۲۷	اِذَا تَوَفَّتْهُمْ: جب وہ (فرشتے) ان کی جان قبض کرتے ہیں۔ (تَوَفَّتْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوَفِّیْ۔
۲۹	اَضْغَانَهُمْ: ان کے کینے۔ ان کی دلی عداوتیں (اَضْغَانٌ) کا واحد ضِغْنٌ۔
۳۰	لَاَرَیْنٰکَهُمْ: تو ہم تجھ کو دکھلا دیں وہ لوگ (ترجمہ شیخ الہند) تو ہم آپ کو ان کا پورا پتہ بتا دیتے (بیان القرآن) یہ جواب شرط واقع ہے۔ (لَاَرَیْنَا) اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (اَرَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرَاءَةٌ اس کے معنی دکھانا۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول اول اور هُمْ ضمیر مفعول ثانی ہے۔
۳۰	لَحْنِ الْقَوْلِ: طرز کلام (لَحْنٌ) کے معنی لہجہ، انداز، جمع: اَلْحَانٌ و لُحُوْنٌ۔
۳۲	صَدُّوْا: ان لوگوں نے روکا (صَدُّوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔
۳۲	شَاقُّوْا: ان لوگوں نے مخالفت کی۔ (شَاقُّوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُشَاقَّةٌ اور شِقَاقٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳۵	لَا تَهِنُوْا: تم لوگ ہمت مت ہارو۔(لَا تَهِنُوْا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَهْنٌ ہے۔
۳۵	السَّلْمِ: صلح۔
۳۵	لَنْ يَّتِرَكُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) ہرگز تم سے نہ گھٹائے گا۔(لَنْ يَّتِرَ) باب ضرب سے فعل مضارع نفی تاکید بہ لن۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَتْرٌ ہے (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول اول ہے۔
۳۷	يُحْفِكُمْ: وہ تم سے اصرار کرے۔ وہ تم سے انتہا درجہ تک طلب کرے۔ (يُحْفِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْفَاءٌ ہے۔ يُحْفِ اصل میں يُحْفِيْ ہے۔ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء ساقط ہوگئی ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۳۸	اِنْ تَتَوَلَّوْا: اگر تم اعراض کرو۔(تَتَوَلَّوْا) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّيْ ہے۔ تَتَوَلَّوْا اصل میں تَتَوَلَّوْنَ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔
۳۸	يَسْتَبْدِلْ: وہ (اللہ تعالیٰ) بدلہ میں لے آئے گا (يَسْتَبْدِلْ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِبْدَالٌ ہے۔ یہ جواب شرط کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

سورۂ فتح مدنی ہے۔ اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	فَتَحْنَا: ہم نے فتح دی۔ (فَتَحْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْحٌ ہے۔
۲	تَقَدَّمَ: وہ آگے ہوا۔ (تَقَدَّمَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقَدُّمٌ ہے۔
۲	تَاَخَّرَ: وہ پیچھے ہوا۔ (تَاَخَّرَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاَخُّرٌ ہے۔
۲	يُتِمَّ: وہ (اللہ تعالیٰ) پورا کردے۔ (يُتِمَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْمَامٌ ہے۔ لِيَغْفِرَ پر عطف کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔
۳	نَصْرًا عَزِيْزًا: زبردست مدد، عزت والی مدد۔ ایسا غلبہ جس میں عزت ہی عزت ہو (عَزِيْزٌ) عِزَّةٌ سے فَعِيْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔
۴	السَّكِيْنَةَ: اطمینان، تحمل، تسلی۔ یہ فَعِيْلَةٌ کے وزن پر اسم ہے۔
۴	جُنُوْدُ: لشکر، فوجیں۔ واحد: جُنْدٌ ہے۔
۵	يُكَفِّرَ: (تاکہ) وہ دور کردے۔ (يُكَفِّرَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْفِيْرٌ ہے۔ لِيُدْخِلَ پر عطف کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔

آیت نمبر	
۶	اَلظَّآنِّیْنَ: گمان کرنے والے، ظَنٌّ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: ظَانٌّ ہے۔
۶	دَآئِرَۃُ السَّوْءِ: بری گردش، مصیبت کا پھیر۔ (دَآئِرَۃٌ) دَوْرٌ مصدر سے فَاعِلَۃٌ کے وزن پر اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے (سَوْءٌ) سَآءَ، یَسُوْءُ، سَوْءً ا کے معنی برا ہونا۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۶	مَصِیْرًا: ٹھکانا، صَیْرٌ مصدر سے اسم ظرف واحد ہے، اس کی جمع: مَصَآئِرُ۔
۸	شَاهِدًا: گواہی دینے والا۔ شَهَادَۃٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۸	مُبَشِّرًا: بشارت دینے والا، خوش خبری دینے والا۔ تَبْشِیْرٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔
۸	نَذِیْرًا: ڈرانے والا۔ اِنْذَارٌ مصدر سے خلافِ قیاس اسم فاعل واحد مذکر ہے اس کی جمع: نُذُرٌ ہے۔
۹	تُعَزِّرُوْهُ: (تاکہ) تم اس کی مدد کرو۔ (تُعَزِّرُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعْزِیْرٌ ہے۔ (تُعَزِّرُوْا) اصل میں تُعَزِّرُوْنَ ہے۔ لِتُؤْمِنُوْا پر عطف کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۹	تُوَقِّرُوْهُ: (تاکہ) تم اس کی تعظیم کرو۔ (تُوَقِّرُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوْقِیْرٌ ہے، (تُوَقِّرُوْا) کی اصل تُوَقِّرُوْنَ ہے۔ اس کا عطف بھی لِتُؤْمِنُوْا پر ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۹	بُكْرَۃً: صبح، سورج طلوع ہونے تک دن کا ابتدائی حصہ۔

آیت نمبر	
۹	اَصِیْلًا: شام، عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت، جمع: آصَالٌ ہے۔
۱۰	مَنْ نَكَثَ: جو شخص عہد توڑے گا۔ (نَكَثَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَكْثٌ ہے۔
۱۰	مَنْ اَوْفٰى: جو شخص پورا کرے گا (اَوْفٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْفَاءٌ ہے۔
۱۱	اَلْمُخَلَّفُوْنَ: پیچھے کیے ہوئے لوگ، پیچھے رہ جانے والے لوگ۔ تَخْلِيْفٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُخَلَّفٌ ہے۔
۱۱	اَلْاَعْرَابِ: دیہاتی لوگ، گنوار لوگ، عرب دیہات کے باشندے۔ واحد: اَعْرَابِيٌّ ہے۔
۱۱	شَغَلَتْنَا: ہم کو مشغول کر لیا۔ ہم کو کام میں لگایا۔ (شَغَلَتْ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر شَغْلٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
۱۲	لَنْ يَّنْقَلِبَ: وہ ہرگز نہیں لوٹے گا۔ (لَنْ يَّنْقَلِبَ) باب انفعال سے فعل مضارع نفی تاکید بہ لن، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقِلَابٌ ہے۔
۱۲	بُوْرًا: ہلاک ہونے والے، برباد ہونے والے۔ اس کا واحد: بَائِرٌ اور مصدر بَوْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۳	اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کیا۔ (اَعْتَدْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ ہے۔
۱۳	سَعِيْرًا: دوزخ، دہکتی ہوئی آگ، سَعْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مَفْعُوْلٌ کے معنی میں ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۵	اِذَا انْطَلَقْتُمْ: جب تم لوگ چلو گے (اِنْطَلَقْتُمْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْطِلَاقٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۵	مَغَانِمَ: غنیمتیں۔ واحد: مَغْنَمٌ ہے، مجاہد مسلمان جو مال کافروں سے جنگ کر کے حاصل کریں۔ شریعت کی اصطلاح میں "غنیمت" کہلاتا ہے۔
۱۵	ذَرُوْنَا: تم ہم کو چھوڑو۔ (ذَرُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
۱۵	نَتَّبِعْكُمْ: ہم تمہارے ساتھ چلیں گے (نَتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ جوابِ امر کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۶	سَتُدْعَوْنَ: عنقریب تم لوگ بلائے جاؤ گے۔ اس کے شروع میں سین فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے۔ (تُدْعَوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دُعَاءٌ ہے۔
۱۶	بَأْسٍ: لڑائی۔ خوف، بہادری، قوت۔ یہاں مراد لڑائی ہے۔
۱۷	اَلْاَعْمٰى: اندھا۔ جمع: عُمْيٌ ہے۔
۱۷	اَلْاَعْرَجِ: لنگڑا۔ جمع: عُرْجٌ ہے۔
۱۷	مَنْ يَّتَوَلَّ: جو شخص اعراض کرے گا۔ (يَتَوَلَّ) اصل میں يَتَوَلّٰى ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع مجزوم۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّيْ ہے۔
۱۸	اَثَابَهُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو بدلہ دیا۔ اس نے ان کو انعام دیا۔ (اَثَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثَابَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۰	عَجَّلَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) جلدی پہنچادی۔ (عَجَّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْجِيْلٌ ہے۔
۲۰	كَفَّ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) روک دیا۔ (كَفَّ) باب نصر سے فعل ماضی

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر کَفٌّ ہے۔
۲۲	لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ: تو ضرور وہ لوگ پیٹھ پھیر لیتے۔ (وَلَّوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْلِیَۃٌ ہے۔ (اَلْاَدْبَارُ) کا واحد: دُبُرٌ ہے۔ اس کے معنی پیٹھ کے ہیں۔
۲۴	بَطْنِ مَكَّةَ: شہر مکہ کے بیچ (بَطْنٌ) کے معنی بیچ، اندرونی حصہ، نشیبی حصہ۔ جمع: بُطُوْنٌ ہے۔
۲۴	اَظْفَرَكُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو کامیاب کیا (اَظْفَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِظْفَارٌ ہے (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۲۵	اَلْهَدْیَ: قربانی کا جانور جو حرم میں بھیجا جائے۔
۲۵	مَعْكُوْفًا: روکا ہوا۔ منع کیا ہوا۔ عَكْفٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۵	مَعَرَّةٌ: خرابی، مضرت، تکلیف۔
۲۵	لَوْ تَزَيَّلُوْا: اگر وہ لوگ جدا ہو جاتے۔ اگر وہ لوگ الگ ہو جاتے (تَزَيَّلُوْا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَزَيُّلٌ ہے۔
۲۶	اَلْحَمِيَّةَ: کد، ضد، عار، قوت غضبیہ جب جوش میں آجائے اور بڑھ جائے تو حمیت کہلاتی ہے۔ لغات القرآن (مولانا عبدالرشید نعمانی)
۲۶	اَلْزَمَهُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو قائم رکھا۔ اس نے ان کو جمائے رکھا۔ (اَلْزَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْزَامٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۷	اٰمِنِیْنَ: مطمئن ہونے کی حالت میں، بے خوف ہونے کی حالت میں، حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: اٰمِنٌ اور مصدر

آیت نمبر	
	اَمْنٌ ہے۔
۲۷	مُحَلِّقِیْنَ: سر منڈانے والے۔ تَحْلِیْقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُحَلِّقٌ ہے۔
۲۷	مُقَصِّرِیْنَ: بال کتروانے والے۔ تَقْصِیْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُقَصِّرٌ ہے۔
۲۹	مُحَمَّدٌ: حضرت اقدس فخر موجودات، سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر مبارک حالات جلد اول پارہ (۴) سورۂ آل عمران آیت (۱۴۴) میں دیکھیے۔
۲۹	اَشِدَّآءُ: سخت، زور آور، طاقت ور۔ واحد: شَدِیْدٌ ہے۔
۲۹	اَلْکُفَّارِ: کافر لوگ، اللہ اور رسول کا انکار کرنے والے۔ واحد: کَافِرٌ اور مصدر کُفْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۹	رُحَمَآءُ: مہربان، نرم دل۔ واحد: رَحِیْمٌ ہے۔
۲۹	رُکَّعًا: رکوع کرنے والے۔ واحد: رَاکِعٌ ہے۔
۲۹	سُجَّدًا: سجدہ کرنے والے۔ واحد: سَاجِدٌ ہے۔
۲۹	سِیْمَاھُمْ: ان کی نشانی، ان کی علامت (سِیْمَا) کے معنی نشانی، علامت۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۲۹	زَرْعٍ: کھیتی۔ جمع: زُرُوْعٌ ہے۔
۲۹	شَطْأَہٗ: اس کی سوئی، اس کا پٹھا۔ (شطْا) کے معنی پودے کی سوئی، پودے کا پٹھا، پودے کا اکھوا۔ جمع: اَشْطَآءٌ ہے۔
۲۹	اٰزَرَہٗ: اس نے اس کی کمر مضبوط کی۔ اس نے اس کو قوی کیا۔ (اٰزَرَ) باب

آیت نمبر	
	مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُؤَازَرَةٌ ہے اس کے معنی کمر مضبوط کرنا اور قوی کرنا (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۹	اِسْتَغْلَظَ: وہ موٹا ہوا۔ (اِسْتَغْلَظَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْلَاظٌ ہے۔
۲۹	اِسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ: وہ (کھیتی) اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی۔ وہ (پودا) اپنی نال پر کھڑا ہوگیا۔ (اِسْتَوٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔ (سُوْقٌ) کے معنی کھیتی کی نالیں کھیتی کے تنے، واحد: سَاقٌ ہے۔
۲۹	يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ: وہ کسانوں کو بھلی معلوم ہوتی ہے۔ وہ کھیتی والوں کو پسند آتی ہے (يُعْجِبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْجَابٌ ہے۔ (الزُّرَّاعُ) کے معنی کسان لوگ، کھیتی کرنے والے۔ واحد: زَارِعٌ ہے۔
۲۹	لِيَغِيْظَ: تاکہ وہ (اُن سے کافروں کو) جلائے، تاکہ وہ غصہ دلائے۔ یعنی اسلامی کھیتی کی تازگی اور رونق کو دیکھ کر کافروں کے دل غیظ وحسد سے جلتے ہیں۔ اس آیتِ کریمہ سے بعض علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے جلنے والا کافر ہے (لِيَغِيْظَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ (يَغِيْظُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَيْظٌ ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الحُجُرَات

سورۂ حجرات مدنی ہے۔ اس میں کل اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	لَاتُقَدِّمُوْا: تم آگے نہ بڑھو۔ (لَاتُقَدِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَقْدِیْمٌ ہے۔
۲	لَاتَجْهَرُوْا: تم زور سے نہ کہو۔ یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تڑخ کر نہ بولو۔ بلکہ پست آواز سے بات کرو۔ (لَاتَجْهَرُوْا) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر جَهْرٌ ہے۔
۳	یَغُضُّوْنَ: وہ لوگ پست رکھتے ہیں، وہ دبی آواز سے بولتے ہیں (یَغُضُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غَضٌّ ہے۔
۳	اِمْتَحَنَ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے جانچ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آزمایا (اِمْتَحَنَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْتِحَانٌ ہے۔
۴	یُنَادُوْنَ: وہ لوگ پکارتے ہیں۔ (یُنَادُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔
۴	اَلْحُجُرَاتِ: کمرے، حجرے۔ واحد: حُجْرَۃٌ ہے۔
۶	نَبَاٍ: خبر۔ جمع: اَنْبَاءٌ ہے۔
۶	تَبَیَّنُوْا: تحقیق کرلیا کرو۔ (تَبَیَّنُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَبَیُّنٌ ہے۔
۶	نٰدِمِیْنَ: شرمندہ، پشیمان، پچھتانے والے، واحد نَادِمٌ اور مصدر نَدَامَۃٌ

آیت نمبر	
	ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۷	**لَعَنِتُّمْ:** تو ضرور تم مشقت میں پڑ جاتے۔ تو ضرور تم کو تکلیف پہنچتی، (عَنِتُّمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَنَتٌ ہے۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے۔
۷	**حَبَّبَ:** اس نے (اللہ تعالیٰ نے) محبت ڈال دی۔ (حَبَّبَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَحْبِیْبٌ ہے۔
۷	**زَیَّنَہٗ:** اس نے اس (ایمان) کو مزین کر دیا۔ اس نے اس کو آراستہ کر دیا۔ (زَیَّنَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْیِیْنٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۷	**کَرَّہَ:** اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ناپسندیدہ بنا دیا۔ اس نے ناگوار بنا دیا۔ اس نے نفرت ڈال دی۔ (کَرَّہَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَکْرِیْہٌ ہے۔
۷	**اَلْعِصْیَانَ:** نافرمانی۔ عَصٰی یَعْصِیْ کا مصدر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، یہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ سب کو عام ہے۔
۷	**اَلرَّاشِدُوْنَ:** راہ ہدایت پانے والے۔ راہ راست پانے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد رَاشِدٌ اور مصدر رُشْدٌ ہے۔
۹	**اِقْتَتَلُوْا:** (اگر) وہ لڑ پڑیں (اِقْتَتَلُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقْتِتَالٌ ہے۔
۹	**اَصْلِحُوْا:** تم لوگ صلح کرا دو۔ (اَصْلِحُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِصْلَاحٌ ہے۔
۹	**اِنْ م بَغَتْ:** اگر وہ (یعنی ان میں کا ایک دوسرے پر) زیادتی کرے (بَغَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَغْیٌ ہے۔

آیت نمبر	
۹	تَفِیْ ءَ: (یہاں تک کہ) وہ رجوع ہو جائے۔ وہ لوٹ آئے۔ (تَفِیْ ءَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَیْئٌ۔
۹	اَقْسِطُوْا: تم لوگ انصاف کرو۔ (اَقْسِطُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقْسَاطٌ ہے۔
۱۱	لَایَسْخَرْ: وہ ہنسی نہ کرے۔ وہ مذاق نہ اڑائے۔ (لَایَسْخَرْ) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَخَرٌ، سَخْرٌ اور سُخْرٌ ہے۔
۱۱	(لَاتَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ: تم ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ (لَاتَلْمِزُوْا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَمْزٌ ہے۔ (اَنْفُسٌ) کا واحد: نَفْسٌ ہے۔ اس کے معنی جان اور شخص کے ہیں۔
۱۱	لَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ: تم ایک دوسرے کو بُرے لقب سے نہ پکارو، تم ایک دوسرے کو بُرے نام سے نہ چڑاؤ۔ (لَاتَنَابَزُوْا) باب تفاعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنَابُزٌ ہے۔ اس کے معنی ایک دوسرے کو شرم دلانا (اَلْقَابٌ) کا واحد: لَقَبٌ ہے۔ اس کے معنی صفتی نام یعنی اصلی نام کے علاوہ کوئی دوسرا نام جس سے کسی شخص کے اچھے یا بُرے وصف کو ظاہر کیا جائے آیتِ کریمہ میں دوسری قسم کے القاب مراد ہیں جن سے بُرائی ظاہر ہوتی ہو۔
۱۲	اِجْتَنِبُوْا: تم پرہیز کرو۔ (اِجْتَنِبُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْتِنَابٌ ہے۔
۱۲	لَاتَجَسَّسُوْا: تم سراغ نہ لگایا کرو۔ تم کسی کا بھید نہ ٹٹولو۔ (لَاتَجَسَّسُوْا) باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَجَسُّسٌ ہے۔
۱۲	لَایَغْتَبْ: وہ (کوئی شخص) غیبت نہ کرے۔ وہ (کوئی شخص) پیٹھ پیچھے برائی نہ کرے۔ (لَایَغْتَبْ) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْتِیَابٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۳	شُعُوْبًا: ذاتیں، قومیں۔ واحد: شَعْبٌ ہے۔
۱۳	قَبَآئِلَ: قبیلے۔ خاندان۔ واحد: قَبِیْلَةٌ ہے۔
۱۳	لِتَعَارَفُوْا: تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو (لِتَتَعَارَفُوْا) اصل میں لِتَتَعَارَفُوْا ہے۔ تخفیف کے لئے ایک تاء حذف کردی گئی ہے۔ اور لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط کردیا گیا ہے۔ (تَعَارَفُوْا) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعَارُفٌ ہے۔
۱۳	اَکْرَمَکُمْ: تم میں سب سے زیادہ عزت والا۔ (اَکْرَمَ) کَرَامَةٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔
۱۳	اَتْقٰکُمْ: تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار۔ (اَتْقٰی) تُقًی مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔
۱۴	اَلْاَعْرَابُ: دیہاتی لوگ، گنوار لوگ، عرب دیہات کے باشندے۔ واحد: اَعْرَابِیٌّ ہے۔
۱۴	لَا یَلِتْکُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) کم نہیں کرے گا، یہ جوابِ شرط واقع ہے (لَا یَلِتْ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَلْتٌ۔
۱۵	لَمْ یَرْتَابُوْا: انھوں نے شک نہیں کیا۔ (لَمْ یَرْتَابُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِرْتِیَابٌ ہے۔
۱۷	یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ: وہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں۔ (یَمُنُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَنٌّ ہے۔
۱۸	بَصِیْرٌ: دیکھنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ بَصَارَةٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ قٓ

سورۂ قٓ مکی ہے۔ اس میں کل پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر

۲ مُنْذِرٌ: ڈرانے والا۔ اِنْذَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۳ اِذَا مِتْنَا: جب ہم مرجائیں گے۔ یہ شرط واقع ہے۔ (مِتْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَوْتٌ ہے۔

۳ رَجْعٌ: لوٹ آنا، پھر آنا۔ اس سے مراد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۴ تَنْقُصُ: وہ کم کرتی ہے۔ وہ گھٹاتی ہے۔ (تَنْقُصُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَقْصٌ ہے۔

۵ مَرِیْجٍ: الجھی ہوئی بات، مَرْجٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۶ بَنَیْنٰهَا: ہم نے اس (آسمان) کو بنایا۔ (بَنَیْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بِنَاءٌ ہے (ھا) ضمیر واحد مؤنث مفعول بہ ہے۔

۶ فُرُوْجٍ: سوراخ، شگاف، پھٹن۔

۷ مَدَدْنٰهَا: ہم نے اس (آسمان) کو پھیلایا۔ (مَدَدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَدٌّ ہے۔

۷ رَوَاسِیَ: پہاڑ۔ اس کا واحد رَاسِیَۃٌ ہے۔

۷ اَنْبَتْنَا: ہم نے اگایا۔ (اَنْبَتْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر اِنْبَاتٌ ہے۔

آیت نمبر	
	زَوْجٍ: قسم، نوع۔ جمع: اَزْوَاجٌ ہے۔
۷	بَهِيْجٍ: خوش نما، بارونق، بَهْجٌ اور بَهَاجَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب سمع اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۸	تَبْصِرَةً: سمجھانا۔ دکھلانا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۸	مُنِيْبٍ: رجوع ہونے والا۔ اِنَابَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۹	جَنّٰتٍ: باغات۔ واحد: جَنَّةٌ ہے۔
۹	حَبَّ الْحَصِيْدِ: کھیتی کا غلہ۔ کٹی ہوئی کھیتی کا اناج۔ (حَبٌّ) کے معنی غلہ، اناج۔ جمع: حُبُوْبٌ ہے، (حَصِيْدٌ) کے معنی کھیتی، کھیت کا کٹا ہوا حصہ۔ جمع: حَصَائِدُ ہے۔
۱۰	اَلنَّخْلَ: کھجور کے درخت، واحد: نَخْلَةٌ ہے۔
۱۰	بٰسِقٰتٍ: لمبی لمبی، بلند۔ بُسُوْقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ مصدری معنی لمبے تنے اور لمبی ٹہنیوں والا ہونا، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰	طَلْعٌ نَّضِيْدٌ: خوشہ تہ بر تہ (ترجمہ حضرت شیخ الہند) گچھے خوب گوندھے ہوئے (ترجمہ حضرت تھانوی) (طَلْعٌ) کے معنی خوشہ، گچھا، گابھا۔ جمع اَطْلَاعٌ ہے۔ (نَضِيْدٌ) تہ بر تہ، تہ بہ تہ۔ گوندھا ہوا۔ نَضْدٌ مصدر سے صفت مفعولی ہے۔ مصدری معنی سامان ترتیب سے رکھنا یا ڈھیر لگانا۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۲	اَصْحٰبُ الرَّسِّ: کنوئیں والے۔ ان کے بارے میں حضرات مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ روح المعانی میں بہت سے اقوال نقل کر کے لکھا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ کوئی قوم تھی جو اپنے پیغمبر کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک ہوئی (تفسیر عثمانی) (اَصْحٰبٌ) کا واحد: صَاحِبٌ۔ اس کے معنی ساتھی کے ہیں، اور والا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے (الرَّسُّ) کے معنی کنواں۔

آیت نمبر	
۱۴	اَصْحٰبُ الْاَیْکَةِ: بن والے، بن کے رہنے والے۔ ان سے مراد حضرت شعیب علیہ السلام کی امت ہے۔ (اَصْحٰبٌ) کا واحد: صَاحِبٌ ہے۔ اس کے معنی ساتھی کے ہیں، اور والا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے (اَلْاَیْکَةُ) کے معنی بن، جنگل، گنجان درخت۔ اس کی جمع: اَیْكٌ ہے۔
۱۴	قَوْمُ تُبَّعٍ: تُبَّع کی قوم، تبع یمن کا بادشاہ تھا۔ اس کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ تبع کو بُرا نہ کہو، کیوں کہ وہ اسلام لے آیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ تبع ایک نیک شخص تھا۔ دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قوم کی مذمت کی ہے۔ خود اس کو بُرا نہیں کہا ہے۔ لفظ تبع یمن کے بادشاہوں کا لقب ہے۔ یہاں تبع سے مراد اسعد ابوکرب بن ملیک ہے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ سب سے پہلے کعبہ شریف پر غلاف اسی مردِ صالح تبع نے چڑھایا تھا۔
۱۵	عَیِیْنَا: ہم تھک گئے، ہم عاجز ہو گئے (عَیِیْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر عَیٌّ ہے۔ معنی عاجز ہونا۔
۱۵	لَبْسٍ: شک، شبہ، باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔ معنی شبہ میں ڈالنا، اور گڑبڑ کر دینا۔
۱۶	تُوَسْوِسُ: وہ (اس کا نفس) وسوسہ ڈالتا ہے۔ (تُوَسْوِسُ) باب فعللہ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَسْوَسَةٌ ہے۔
۱۶	حَبْلِ الْوَرِیْدِ: گردن کی رگ، شہ رگ، رگ جان۔ وہ رگ جو دل سے دماغ تک ہے۔ جس کے کٹنے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ (حَبْلٌ) کے معنی رگ۔ جمع: حِبَالٌ ہے۔ (وَرِیْدٌ) گردن کی رگ، جمع: اَوْرِدَةٌ ہے۔
۱۷	یَتَلَقّٰی: وہ لے لیتا ہے۔ (یَتَلَقّٰی) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَلَقِّیٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۷	اَلْمُتَلَقِّیَانِ: دو لینے والے، باب تفعّل سے اسم فاعل تثنیہ مذکر، اس کا مصدر تَلَقِّیْ ہے۔
۱۷	قَعِیْدٌ: بیٹھنے والا۔ قُعُوْدٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے، واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے، باب نصر سے آتا ہے۔
۱۸	مَا يَلْفِظُ: وہ منہ سے نہیں نکالتا ہے۔ (يَلْفِظُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَفْظٌ ہے۔
۱۸	رَقِيْبٌ: نگہبان، محافظ، راہ دیکھنے والا۔ تاک لگانے والا۔ رَقَابَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۸	عَتِيْدٌ: تیار، عَتَادٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	سَكْرَةُ الْمَوْتِ: موت کی سختی، موت کی بے ہوشی (سَكْرَةٌ) کے معنی سختی اور بے ہوشی کے ہیں۔
۱۹	تَحِيْدُ: تو بدکتا ہے۔ تو ٹلتا رہتا ہے۔ (تَحِيْدُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَيْدٌ ہے۔ معنی الگ ہونا۔ ہٹ جانا۔
۲۱	سَآئِقٌ: ہانکنے والا۔ سَوْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مراد وہ فرشتہ ہے جو میدانِ حشر میں لوگوں کو کھینچ کر لائے گا (لغات القرآن مولانا عبدالرشید نعمانی)
۲۱	شَهِيْدٌ: گواہ۔ شَهَادَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: شُهَدَآءُ ہے۔ اس سے مراد وہ فرشتہ ہے جو اس کے اعمال کی گواہی دے گا۔
۲۲	كَشَفْنَا: ہم نے کھول دیا۔ ہم نے ہٹا دیا۔ (كَشَفْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَشْفٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۳	غِطَآءَكَ: تیرا پردہ (غِطَآءٌ) کے معنی پردہ، جمع: اَغْطِيَةٌ ہے، یہاں غفلت کا پردہ مراد ہے، جیسا کہ آیت کریمہ ﴿لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ﴾ میں ہے۔
۲۲	حَدِيْدٌ: تیز، یہ حِدَّةٌ سے فَعِيْل کے وزن پر ہے، حِدَّةٌ کے معنی تیزی کے ہیں
۲۳	عَتِيْدٌ: تیار۔ عَتَادٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۴	اَلْقِيَا: تم دونوں ڈال دو۔ (اَلْقِيَا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۲۴	كَفَّارٍ: کفر کرنے والا، ناشکری کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۴	عَنِيْدٍ: مخالف، ضدی، سرکش۔ عُنُوْدٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۵	مَنَّاعٍ: نیک کام سے روکنے والا۔ مَنْعٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۵	مُعْتَدٍ: حد سے بڑھنے والا۔ اِعْتِدَآءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔
۲۵	مُرِيْبٍ: شبہ میں ڈالنے والا۔ اِرَابَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔
۲۷	مَآ اَطْغَيْتُهٗ: میں نے اس کو شرارت میں نہیں ڈالا۔ (اَطْغَيْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِطْغَآءٌ ہے۔
۲۸	لَاتَخْتَصِمُوْا: تم لوگ جھگڑا نہ کرو۔ (لَاتَخْتَصِمُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِخْتِصَامٌ ہے۔
۲۸	قَدَّمْتُ: میں نے (تمہارے پاس) پہلے بھیج دیا۔ (قَدَّمْتُ) باب تفعیل

آیت نمبر	
	سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَقْدِیْمٌ ہے۔
۳۰	اِمْتَلَئْتِ: تو بھر گئی۔ (اِمْتَلَئْتِ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اِمْتِلَاءٌ ہے۔
۳۰	مَزِیْدٍ: زیادہ، زیادتی۔ مصدر میمی ہے، معنی زیادہ ہونا۔ زیادہ کرنا۔ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
۳۱	اُزْلِفَتْ: وہ (جنت) قریب لائی جائے گی۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (اُزْلِفَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِزْلَافٌ ہے۔
۳۲	اَوَّابٍ: بہت رجوع ہونے والا۔ اَوْبٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۳	مُنِیْبٍ: رجوع ہونے والا۔ اِنَابَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔
۳۶	نَقَّبُوْا: وہ لوگ خوب پھرے (نَقَّبُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَنْقِیْبٌ ہے اس کے معنی ملک میں چلنا، کھود کرید کرنا۔
۳۶	مَحِیْصٍ: بھاگنے کی جگہ، بچنے کی جگہ۔ حَیْصٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔
۳۸	مَا مَسَّنَا: اس (تکان) نے ہم کو چھوا نہیں۔ (مَسَّ) باب نصر اور سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
۳۸	لُغُوْبٍ: تکان، تھکان، تھکنا۔ باب فتح اور نصر سے مصدر ہے۔
۴۰	اَدْبَارَ السُّجُوْدِ: سجدہ کے پیچھے، سجدہ کے بعد، یعنی فرض نمازوں کے بعد (اَدْبَارٌ) کا واحد: دُبُرٌ ہے۔ اس کے معنی پیچھے اور بعد کے ہیں (السُّجُوْدُ) باب نصر سے مصدر ہے۔ معنی سجدہ کرنا۔

آیت نمبر	
۴۱	اِسْتَمِعْ: تو سن (اِسْتَمِعْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِمَاعٌ ہے۔
۴۱	يُنَادِ الْمُنَادِ: ایک پکارنے والا پکارے گا۔ (يُنَادِ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔ يُنَادِ اصل میں يُنَادِىْ ہے۔ آخر کی یاء تخفیف کے لئے حذف کردی گئی ہے۔ (الْمُنَادِ) اصل میں الْمُنَادِىْ ہے۔ مُنَادَاةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس میں آخر کی یاء تخفیف کے لئے حذف کردی گئی ہے۔
۴۴	تَشَقَّقُ: وہ (زمین) پھٹ جائے گی۔ (تَشَقَّقُ) اصل میں تَتَشَقَّقُ ہے۔ ایک تاء تخفیف کے لئے حذف کردی گئی ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَشَقُّقٌ ہے۔
۴۴	سِرَاعًا: دوڑتے ہوئے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد: سَرِيْعٌ ہے۔
۴۵	جَبَّارٍ: جبر کرنے والا، زبردستی کرنے والا۔ جَبْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ

سورۂ ذٰریٰت مکی ہے اس میں کل ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	الذّٰرِيٰتِ: بکھیرنے والی ہوائیں، غبار وغیرہ کو اڑانے والی ہوائیں۔ ذَرْوٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا واحد: ذَارِيَةٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱	ذَرْوًا: اڑانا، بکھیرنا۔ باب نصر سے مصدر، الذّٰرِيٰتِ سے مفعول مطلق ہے۔
۲	اَلْحٰمِلٰتِ وِقْرًا: بوجھ یعنی بارش کو اٹھانے والے بادل (حٰمِلٰتٌ) حَمْلٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا واحد: حَامِلَةٌ ہے۔ (وِقْرٌ) کے معنی بوجھ، اس سے مراد بارش ہے۔ اس کی جمع: اَوْقَارٌ ہے۔
۳	اَلْجٰرِيٰتِ يُسْرًا: نرمی سے چلنے والی کشتیاں۔ (جٰرِيٰتٌ) جَرْيٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا واحد: جَارِيَةٌ ہے۔ (يُسْرًا) آسانی، سہولت، نرمی۔
۴	اَلْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا: حکم کے موافق چیزیں تقسیم کرنے والے فرشتے۔ (اَلْمُقَسِّمٰتُ) تَقْسِيْمٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ باب تفعیل سے آتا ہے۔ اس کا واحد: مُقَسِّمَةٌ ہے۔ (اَمْرٌ) کے معنی حکم، جمع: اُمُوْرٌ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ (ذاریات) ہوائیں (حاملات) بادل، (جاریات) کشتیاں اور (مُقسّمات) فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے رزق وغیرہ تقسیم کرتے ہیں (تفسیر عثمانی)
۵	تُوْعَدُوْنَ: تم لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ (تُوْعَدُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَعْدٌ ہے۔
۷	ذَاتِ الْحُبُكِ: راستوں والا (آسمان) یعنی آسمان کی قسم جس میں فرشتوں کے چلنے کے راستے ہیں۔ (ذَاتٌ) کے معنی والا، یہ ذُوْ کی مؤنث ہے۔ اس کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع: ذَوَاتٌ ہے۔ (اَلْحُبُكُ) کا واحد حَبِيْكَةٌ ہے۔ اس کے معنی راستہ۔
۹	يُؤْفَكُ: وہ پھیر دیا جاتا ہے (يُؤْفَكُ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْكٌ ہے۔

الفاظ	آیت نمبر
اَلْخَرّٰاصُوْنَ: اٹکل دوڑانے والے، جھوٹ بولنے والے، خَرْصٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، واحد: خَرّٰاصٌ ہے۔	۱۰
غَمْرَةٍ: غفلت، جہالت۔	۱
سَاهُوْنَ: بھولنے والے۔ غافل ہونے والے۔ سَهْوٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: سَاهٍ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔	۱۱
يُفْتَنُوْنَ: وہ لوگ عذاب دیئے جائیں گے۔ وہ لوگ جلائے جائیں گے۔ (يُفْتَنُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَتْنٌ ہے۔ فتنہ میں ڈالنا، آزمائش کرنا۔	۱۳
تَسْتَعْجِلُوْنَ: تم لوگ جلدی طلب کرتے ہو (تَسْتَعْجِلُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔	۱۴
يَهْجَعُوْنَ: وہ لوگ سوتے ہیں۔ (يَهْجَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هُجُوْعٌ معنی سونا۔	۱۷
اَلسَّآئِلِ: مانگنے والا، سوالی۔ سُؤَالٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔	۱۹
اَلْمَحْرُوْمِ: غیر سوالی، سوال سے بچنے والا۔ نہ مانگنے والا۔ جس کو حیاء نے سوال سے روک دیا ہو۔ حِرْمَانٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔	۱۹
اَلْمُوْقِنِيْنَ: یقین کرنے والے۔ اِيْقَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُوْقِنٌ ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔	۲۰
لَاتُبْصِرُوْنَ: تم لوگ دیکھتے نہیں ہو (لَاتُبْصِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔	۲۱
تَنْطِقُوْنَ: تم لوگ باتیں کرتے ہو۔ (تَنْطِقُوْنَ) باب ضرب سے فعل	۲۳

آیت نمبر	
	مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نُطْقٌ ہے۔
۲۴	ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ: ابراہیم علیہ السلام کے مہمان۔ ان سے مراد فرشتے ہیں۔ ان کی تعداد تین یا دس یا بارہ تھی۔ ان میں جبرئیل علیہ السلام بھی تھے (تفسیر جلالین) (ضَيْفٌ) کے معنی مہمان۔ یہ لفظ واحد اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جمع: اَضْيَافٌ اور ضُيُوْفٌ ہے۔
۲۴	اَلْمُكْرَمِيْنَ: معزز لوگ، باعزت لوگ۔ اِكْرَامٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُكْرَمٌ ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔
۲۵	مُنْكَرُوْنَ: انجان لوگ، اوپرے لوگ، نا آشنا لوگ۔ اِنْكَارٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُنْكَرٌ ہے۔
۲۶	رَاغَ: وہ (اپنے گھر کی طرف) چلے (رَاغَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَوْغٌ ہے، معنی چپکے سے کسی جانب مائل ہوجانا۔
۲۶	عِجْلٍ سَمِيْنٍ: فربہ بچھڑا، موٹا بچھڑا۔ (عِجْلٌ) کے معنی بچھڑا، جمع: عُجُوْلٌ ہے۔ (سَمِيْنٌ) کے معنی موٹا۔ سَمَانَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۲۷	قَرَّبَهٗ: انھوں نے اس (تلے ہوئے بچھڑے) کو قریب کیا۔ (قَرَّبَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْرِيْبٌ ہے۔
۲۸	اَوْجَسَ: انھوں نے (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خوف) محسوس کیا۔ (اَوْجَسَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْجَاسٌ ہے۔ معنی محسوس کرنا۔ دل میں چھپانا۔
۲۸	غُلَامٍ عَلِيْمٍ: بہت علم والا فرزند۔ اس سے مراد حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں (تفسیر جلالین) (غُلَامٌ) کے معنی لڑکا۔ جمع: غِلْمَانٌ ہے۔ (عَلِيْمٌ) عِلْمٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

آیت نمبر	
۲۹	اَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ: ان کی بیوی بولتی ہوئی آئیں۔ اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہؓ مراد ہیں (اَقْبَلَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔ معنی آنا، متوجہ ہونا۔ (صَرَّةٌ) کے معنی شور اور چیخ کے ہیں۔
۲۹	صَكَّتْ وَجْهَهَا: انھوں نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔ (صَكَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر صَكٌّ ہے۔ معنی زور سے مارنا، طمانچہ مارنا (وَجْهٌ) کے معنی چہرہ، جمع: وُجُوْهٌ ہے۔
۲۹	عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ: بڑھیا بانجھ (عَجُوْزٌ) کے معنی بڑھیا، جمع: عَجَائِزُ اور عُجُزٌ ہے۔ (عَقِيْمٌ) کے معنی بانجھ۔ یہ لفظ مرد اور عورت دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اگر مرد کے لئے استعمال ہو تو اس کی جمع: عُقَمَاءُ اور عِقَامٌ آتی ہے اور اگر عورت کے لئے استعمال ہو تو اس کی جمع: عَقَائِمُ اور عُقُمٌ آتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ پارہ (۲۷)

آیت نمبر	
۳۱	خَطْبُكُمْ: تمہاری بڑی مہم، تمہارا مطلب، تمہارا مقصد۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نور فراست سے محسوس کیا کہ ان فرشتوں کے آنے کا مقصد محض فرزند کی بشارت دینا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ کسی اہم کام کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے دریافت فرمایا کہ آپ لوگوں کے آنے کا حقیقی مقصد کیا ہے (خَطْبٌ) کے معنی معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، عموماً بڑے معاملہ کے لئے مستعمل ہے۔ جمع: خُطُوْبٌ ہے۔
۳۴	مُسَوَّمَةً: نشان لگائے ہوئے (پتھر) نشان لگے ہوئے (پتھر) تَسْوِيْمٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب تفعیل سے آتا ہے۔

آیت نمبر	
۳۴	اَلْمُسْرِفِیْنَ: حد سے گذرنے والے۔ اس سے قوم لوط مراد ہے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد: مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔ اس کے معنی حد سے بڑھ جانا۔
۳۹	تَوَلّٰی بِرُکْنِهٖ: اس نے مع اپنے ارکان سلطنت کے سرتابی کی (بیان القرآن) یعنی اس نے مع اپنے لشکروں کے اعراض کیا۔ (تَوَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔ (رُکْنٌ) کے معنی عزت، قوت، غلبہ۔ یہاں اس سے مراد فرعون کے ارکانِ سلطنت اور فوج و لشکر کے لوگ ہیں۔ اس کی جمع: اَرْکَانٌ ہے۔
۴۰	نَبَذْنٰھُمْ فِی الْیَمِّ: ہم نے ان کو دریا میں پھینک دیا یعنی غرق کر دیا (نَبَذْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَبْذٌ ہے (اَلْیَمُّ) کے معنی دریا۔ یہاں دریا سے مراد دریائے قلزم ہے۔ جس میں فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کیا گیا۔
۴۰	مُلِیْمٌ: قابل ملامت کام کرنے والا۔ ایسا کام کرنے والا جس پر ملامت کی جائے۔ جیسے فرعون کا رسولوں کو جھٹلانا اور رب ہونے کا دعویٰ کرنا (تفسیر جلالین) اِلَامَۃٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب افعال سے آتا ہے۔
۴۱	اَلرِّیْحَ الْعَقِیْمَ: نامبارک آندھی۔ خیر سے خالی ہوا (اَلرِّیْحُ) کے معنی ہوا۔ جمع: اَرْیَاحٌ اور رِیَاحٌ ہے (اَلْعَقِیْمُ) کے معنی بانجھ، جمع: عَقَائِمُ اور عُقُمٌ ہے۔
۴۲	مَا تَذَرُ: وہ (ہوا) چھوڑتی نہیں ہے، وہ (ہوا) چھوڑتی نہیں تھی۔ (تَذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَذْرٌ ہے، معنی چھوڑنا، اس معنی میں مضارع اور امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے۔
۴۲	اَلرَّمِیْمِ: ریزہ ریزہ، چورا چورا، بوسیدہ، رَمٌّ اور رِمَّۃٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۴۳	تَمَتَّعُوْا: تم لوگ فائدہ اٹھالو۔ تم لوگ برت لو۔ (تَمَتَّعُوْا) باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔
۴۴	عَتَوْا: ان لوگوں نے سرکشی کی۔ (عَتَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عُتُوٌّ ہے۔ معنی تکبر کرنا، حد سے گذرنا۔
۴۴	اَلصّٰعِقَةُ: کڑک، عذاب، جمع: صَوَاعِقُ ہے۔
۴۵	مُنْتَصِرِيْنَ: بدلہ لینے والے۔ اِنْتِصَارٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُنْتَصِرٌ ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔
۴۷	بَنَيْنٰهَا: ہم نے اس (آسمان) کو بنایا۔ (بَنَيْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بِنَاءٌ ہے۔
۴۷	مُوْسِعُوْنَ: وسعت والے، قدرت والے، وسیع قدرت والے، اِيْسَاعٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُوْسِعٌ ہے۔
۴۸	فَرَشْنٰهَا: ہم نے اس (زمین) کو بچھایا۔ (فَرَشْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَرْشٌ ہے۔
۴۸	اَلْمٰهِدُوْنَ: بچھانے والے۔ مَهْدٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مَاهِدٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۰	فِرُّوْا: تم لوگ (اللہ تعالیٰ کی طرف) بھاگو۔ تم لوگ (اللہ تعالیٰ کی طرف) دوڑو (فِرُّوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فِرَارٌ ہے۔
۵۳	تَوَاصَوْا: ان لوگوں نے ایک دوسرے کو وصیت کی۔ (تَوَاصَوْا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَاصِیْ ہے۔
۵۳	طَاغُوْنَ: سرکش لوگ۔ سرکشی کرنے والے۔ طُغْيَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اصل میں طَاغِيُوْنَ تھا، تعلیل کے بعد طَاغُوْنَ ہوگیا۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۵۴	تَوَلَّ عَنْهُمْ: آپ ان سے منہ پھیر لیجئے۔ (تَوَلَّ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَلّیْ ہے۔
۵۴	مَلُوْم: ملامت کیا ہوا۔ لَوْمٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر سے آتا ہے۔
۵۵	ذَكِّرْ: آپ نصیحت کرتے رہئے۔ آپ سمجھاتے رہئے۔ (ذَكِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَذْكِيْرٌ ہے۔
۵۷	اَنْ يُّطْعِمُوْنِ: کہ وہ مجھ کو کھلائیں، کہ وہ مجھ کو کھانا دیں (اَنْ يُّطْعِمُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِطْعَامٌ ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔ (نِ) یہ اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۵۸	اَلْمَتِيْنُ: مضبوط، قوی، نہایت قوت والا۔ مَتَانَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی مضبوط اور قوی ہونا۔
۵۹	ذَنُوْبًا: بھرا ہوا ڈول، باری، حصہ، جمع: اَذْنِبَةٌ اور ذَنَائِبُ ہے۔ لَا يَسْتَعْجِلُوْنِ: وہ لوگ مجھ سے جلدی نہ طلب کریں (لَا يَسْتَعْجِلُوْا) باب استفعال سے فعل نہی صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے (نِ) یہ اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

سورۂ طور مکی ہے۔ اس میں کل انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	**اَلطُّوْر**: جزیرہ نمائے سینا کا ایک مخصوص پہاڑ ہے، جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا۔
۲	**مَسْطُوْرٍ**: لکھی ہوئی (کتاب) سَطْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۳	**رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ**: کھلا ہوا کاغذ، کشادہ ورق۔ (رَقٌّ) کے معنی کاغذ، ورق۔ (مَنْشُوْرٌ) نَشْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔
۴	**اَلْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ**: آباد گھر، بیت معمور، ساتویں آسمان پر خانۂ کعبہ کے ٹھیک مقابل میں فرشتوں کا خانۂ کعبہ بنا ہوا ہے۔ اس کو بیت معمور کہتے ہیں اس میں نماز پڑھنے اور طواف کرنے کے لئے روزانہ ستر ہزار فرشتے آتے ہیں۔ اس کے بعد قیامت تک دوسری مرتبہ ان کی باری نہیں آئے گی۔
۵	**اَلسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ**: اونچی چھت، اس سے مراد آسمان ہے۔ (اَلسَّقْفُ) کے معنی چھت، جمع: سُقُوْفٌ ہے۔ (مَرْفُوْعٌ) رَفْعٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۶	**اَلْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ**: بھرا ہوا دریا، ابلتا ہوا دریا۔ (اَلْبَحْرُ) کے معنی دریا۔ جمع: بِحَارٌ اور اَبْحُرٌ ہے۔ (مَسْجُوْرٌ) سَجْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

آیت نمبر	
۹	تَمُوْرُ: وہ (آسمان) تھرتھرائے گا۔ وہ حرکت کرے گا (تَمُوْرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَوْرٌ ہے۔
۱۰	تَسِیْرُ: وہ (پہاڑ) چلیں گے۔ وہ (پہاڑ اپنی جگہ سے) ہٹ جائیں گے۔ (تَسِیْرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَیْرٌ ہے۔
۱۲	خَوْضٍ: مشغلہ، باطل۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی مشغول ہونا۔
۱۳	یُدَعُّوْنَ: وہ لوگ دھکے دیئے جائیں گے۔ (یُدَعُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دَعٌّ ہے۔
۱۶	اِصْلَوْهَا: اس (دوزخ) میں داخل ہوجاؤ۔ (اِصْلَوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَلًی ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۸	فٰکِهِیْنَ: میوہ کھانے والے۔ لذت حاصل کرنے والے۔ خوش ہونے والے۔ فَکَاهَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب سمع سے آتا ہے، اس کا واحد: فَاکِهٌ ہے۔
۱۸	وَقٰهُمْ: اس نے (ان کے پروردگار نے) ان کو بچالیا۔ (وَقٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِقَایَةٌ ہے۔
۱۹	هَنِیْٓئًا: خوش گوار۔ مزے دار، هَنَاءٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب، فتح اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۰	مُتَّکِئِیْنَ: تکیہ لگائے ہوئے۔ اِتِّکَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُتَّکِئٌ ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔
۲۰	سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ: برابر بچھائے ہوئے تخت، برابر بچھے ہوئے تخت (سُرُرٌ) کے معنی تخت، واحد: سَرِیْرٌ ہے۔ (مَصْفُوْفَةٌ) کے معنی صف بستہ، قطار

آیت نمبر	
	باندھے ہوئے۔ صَفٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔
۲۰	زَوَّجْنٰهُمْ: ہم نے ان کا نکاح کر دیا۔ ہم نے ان کا بیاہ کر دیا۔ (زَوَّجْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَزْوِیْجٌ ہے۔
۲۰	حُوْرٍ عِیْنٍ: بہت گوری بڑی آنکھوں والیاں (حُوْرٌ) کا واحد: حَوْرَآءُ ہے حور نہایت گوری عورتوں کو کہتے ہیں۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ حور ایسی عورتوں کو کہتے ہیں جن کی سفیدی نکھری ہوئی ہو۔ مجاہدؒ کا بیان ہے کہ ان کے گورے پن اور رنگ کی صفائی کے سبب ان پر نگاہ ٹھہر نہ سکے۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ حور وہ عورتیں ہیں جن کی آنکھ کی سفیدی بہت سفید اور سیاہی بہت سیاہ ہو۔ (عِیْنٌ) کے معنی بڑی خوبصورت آنکھوں والیاں۔ واحد: عَیْنَآءُ ہے (لغات القرآن)
۲۱	اَلْحَقْنَا: ہم نے شامل کر دیا۔ (اَلْحَقْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر اِلْحَاقٌ ہے۔
۲۱	مَآ اَلَتْنَا: ہم نے کم نہیں کیا۔ ہم نے گھٹایا نہیں (اَلَتْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اَلْتٌ ہے، معنی گھٹانا، گھٹنا (لازم اور متعدی)
۲۱	رَهِیْنٌ: محبوس، مقید، گرفتار، پھنسا ہوا۔ رَهْنٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مفعول یعنی مَرْهُوْنٌ کے معنی میں ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۲	اَمْدَدْنَا: ہم نے بہت زیادہ دیا۔ ہم نے مدد کی۔ (اَمْدَدْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِمْدَادٌ ہے۔
۲۲	یَشْتَهُوْنَ: وہ لوگ خواہش کرتے ہیں (یَشْتَهُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشْتِهَاءٌ ہے۔
۲۳	یَتَنَازَعُوْنَ: وہ لوگ چھین جھپٹ کریں گے (یَتَنَازَعُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَنَازُعٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۳	كَاْسًا: جام شراب۔ جمع: كُئُوْسٌ اور كَاْسَاتٌ ہے۔
۲۴	غِلْمَانٌ: لڑکے۔ واحد: غُلَامٌ ہے۔
۲۴	لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ: چھپا ہوا موتی۔ (لُؤْلُؤٌ) کے معنی موتی۔ جمع: لَآلِیْ ہے۔ (مَكْنُوْنٌ) كَنٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۵	اَقْبَلَ: وہ متوجہ ہوا۔ (اَقْبَلَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔
۲۶	مُشْفِقِيْنَ: ڈرنے والے۔ اِشْفَاقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُشْفِقٌ ہے۔
۲۷	مَنَّ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا (مَنَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَنٌّ ہے۔
۲۷	وَقٰنَا: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ہم کو بچالیا۔ (وَقٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِقَايَةٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۷	عَذَابَ السَّمُوْمِ: لُو کا عذاب، دوزخ کا عذاب۔ (السَّمُوْمُ) کے معنی لُو گرم ہوا۔ جمع: سَمَآئِمُ ہے۔
۳۰	رَيْبَ الْمَنُوْنِ: زمانہ کی گردش، موت کا حادثہ۔ (رَيْبٌ) کے معنی شک، تہمت، حاجت، باب ضرب سے مصدر ہے (مَنُوْنٌ) کے معنی موت، زمانہ۔
۳۱	تَرَبَّصُوْا: تم لوگ انتظار کرو۔ (تَرَبَّصُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبُّصٌ ہے۔
۳۲	اَحْلَامُهُمْ: ان کی عقلیں اَحْلَامٌ کا واحد: حِلْمٌ ہے اس کے معنی عقل کے ہیں۔

آیت نمبر	
۳۲	طَاغُوْنَ: سرکش لوگ، شریر لوگ۔ (طَاغُوْنَ) کی اصل طَاغِیُوْنَ ہے۔ تعلیل کے بعد طَاغُوْنَ ہوگیا ہے۔ طُغْیَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: طَاغٍ ہے۔
۳۳	تَقَوَّلَهٗ: انھوں نے اس (قرآن) کو گھڑ لیا۔ (تَقَوَّلَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقَوُّلٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۳۸	اَلْمُصَیْطِرُوْنَ: حاکم، داروغہ۔ باب فعللۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُصَیْطِرٌ ہے۔
۳۹	سُلَّمٌ: سیڑھی۔ جمع: سَلَالِمُ ہے۔
۳۹	یَسْتَمِعُوْنَ: وہ لوگ سنتے ہیں (یَسْتَمِعُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِمَاعٌ ہے۔
۴۰	مَغْرَمٌ: تاوان، جمع: مَغَارِمُ ہے۔
۴۰	مُثْقَلُوْنَ: بوجھل۔ گراں بار۔ وہ لوگ جن پر بوجھ لاد دیا گیا ہو۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُثْقَلٌ اور مصدر اِثْقَالٌ ہے۔
۴۲	اَلْمَکِیْدُوْنَ: داؤ کیے ہوئے لوگ، داؤ میں آئے ہوئے۔ داؤ میں پھنسے ہوئے۔ گرفتار ہونے والے۔ کَیْدٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مَکِیْدٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۴	کِسْفًا: ٹکڑے۔ واحد: کِسْفَۃٌ ہے۔
۴۴	مَرْکُوْمٌ: تہ بتہ جما ہوا۔ رَکْمٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۵	ذَرْھُمْ: آپ ان کو چھوڑ دیجیے۔ (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۴۵	يُصْعَقُوْنَ: وہ لوگ مرجائیں گے (تفسیر جلالین) اُن پر پڑے گی بجلی کی کڑک (ترجمہ شیخ الہند) ان لوگوں کے ہوش اڑ جائیں گے (بیان القرآن) (يُصْعَقُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَعَقٌ اور صَعْقٌ ہے۔
۴۹	بِاَعْيُنِنَا: ہماری حفاظت میں۔ (اَعْيُنٌ) کا واحد: عَيْنٌ ہے۔ اس کے معنی آنکھ اور یہاں مراد حفاظت ہے۔
	اِدْبَارَ النُّجُوْمِ: ستاروں کا پیٹھ پھیرنا۔ یعنی ستاروں کا چھپ جانا۔ اس سے مراد صبح کا وقت ہے (اِدْبَارٌ) باب افعال سے مصدر ہے۔ اس کے معنی پیٹھ پھیرنا۔ (نُجُوْمٌ) کے معنی ستارے۔ واحد: نَجْمٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ النَّجْمِ

سورۂ نجم مکی ہے۔ اس میں کل باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلنَّجْمِ: ستارہ۔ اس سے ثُرَیّا ستارہ مراد ہے یا مطلق ستارہ۔ جمع: نُجُوْمٌ۔
۱	اِذَا هَوٰى: جب وہ غروب ہوجائے (هَوٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هُوِيٌّ ہے۔
۲	مَا غَوٰى: نہ وہ بے راہ چلے۔ نہ وہ گمراہ ہوئے۔ (غَوٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَيٌّ اور غَوَايَةٌ ہے۔
۳	مَا يَنْطِقُ: وہ (نبی علیہ السلام) بات نہیں کرتے ہیں۔ (يَنْطِقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نُطْقٌ ہے۔
۳	اَلْهَوٰى: خواہش نفس، جمع: اَهْوَآءٌ ہے۔

آیت نمبر	
۵	شَدِيْدُ الْقُوٰى: سخت قوتوں والا۔ بہت طاقت ور (شَدِيْدٌ) کے معنی سخت، جمع: شِدَادٌ ہے (الْقُوٰى) کا واحد: قُوَّةٌ ہے، اس کے معنی طاقت اور قوت کے ہیں۔
۶	ذُوْ مِرَّةٍ: زورآور۔ (ذُوْ) کے معنی والا۔ اس کا تثنیہ ذَوَانِ اور جمع: ذُوْوْنَ ہے۔ (مِرَّةٌ) کے معنی زور اور قوت۔ جمع: مِرَرٌ ہے۔
۶	اِسْتَوٰى: وہ سیدھا بیٹھا۔ وہ نمودار ہوا۔ (اِسْتَوٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَآءٌ ہے۔
۷	الْاُفُقِ: کنارہ۔ جمع: آفَاقٌ ہے۔
۸	دَنَا: وہ قریب ہوا۔ (دَنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دُنُوٌّ ہے۔
۸	تَدَلّٰى: وہ لٹک آیا۔ وہ اتر آیا۔ یعنی وہ بہت نزدیک آیا (تَدَلّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَدَلِّيْ ہے۔
۹	قَابَ قَوْسَيْنِ: دو کمانوں کے برابر۔ (قَابٌ) کے معنی مقدار، اندازہ، کمان کے قبضہ اور اس کے گوشہ کے درمیان کا فاصلہ (قَوْسَيْنِ) کے معنی دو کمانیں، یہ تثنیہ ہے۔ اس کا واحد: قَوْسٌ اور جمع: قِسِيٌّ اور قُسِيٌّ اور اَقْوَاسٌ ہے۔
۱۲	تُمٰرُوْنَهٗ: تم لوگ ان (پیغمبر) سے جھگڑتے ہو۔ (تُمَارُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُمَارَاةٌ ہے۔
۱۳	نَزْلَةً اُخْرٰى: دوسری مرتبہ۔ دوسری دفعہ، (نَزْلَةٌ) کے معنی ایک مرتبہ اترنا۔ یہ مصدر مرّۃ یعنی مرتبہ کے معنی میں ہے۔
۱۴	سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى: آخری حد کی بیری۔ آخری حد جہاں بیری کا درخت ہے۔ ساتویں آسمان پر عرشِ اعظم کی داہنی طرف ایک مقام ہے۔ ملائکہ وغیرہ کی اس سے آگے رسائی نہیں ہوسکتی (امام راغب) (سِدْرَةٌ) کے معنی

آیت نمبر	
	بیری کا درخت۔ (اَلْمُنْتَھٰی) کے معنی انتہا، اختتام، آخری حد۔ اِنْتِھَآءٌ سے مصدر میمی اور اسم ظرف ہے۔
۱۶	یَغْشٰی: وہ چھارہی ہے (وہ چھارہی تھی) (یَغْشٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْیٌ ہے۔
۱۷	مَا زَاغَ: وہ (نگاہ) نہ بہکی۔ (مَا زَاغَ) باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر زَیْغٌ ہے۔
۱۷	مَا طَغٰی: نہ وہ (نگاہ) حد سے بڑھی (مَا طَغٰی) باب فتح سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طُغْیَانٌ ہے۔
۲۲	قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی: ظالمانہ تقسیم، بے ڈھنگی تقسیم، بھونڈی تقسیم (قِسْمَۃٌ) کے معنی تقسیم۔ (ضِیْزٰی) یہ ضَازَ یَضِیْزُ ضَیْزًا سے ماخوذ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ اس کے معنی ظلم کرنا۔
۲۳	تَھْوٰی: وہ (ان کے نفس) خواہش کرتے ہیں۔ (تَھْوٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ھَوًی ہے۔
۲۴	تَمَنّٰی: اس نے تمنا کی۔ اس نے آرزو کی۔ (تَمَنّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمَنِّیْ ہے۔
۲۷	یُسَمُّوْنَ: وہ لوگ نام رکھتے ہیں۔ وہ لوگ نام زد کرتے ہیں۔ (یُسَمُّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسْمِیَۃٌ۔
۳۰	مَبْلَغُھُمْ مِنَ الْعِلْمِ: ان کے علم کی انتہا۔ اُن کی دانائی کی حد۔ (مَبْلَغٌ) پہنچنا، پہنچنے کی جگہ بُلُوْغٌ سے مصدر میمی اور ظرف ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۳۲	یَجْتَنِبُوْنَ: وہ لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ (یَجْتَنِبُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِجْتِنَابٌ ہے۔
۳۲	کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ: بڑے گناہ۔ (کَبَائِرُ) کے معنی بڑے۔ واحد: کَبِیْرَۃٌ ہے۔

آیت نمبر	
	(اَلْاِثْمُ) کے معنی گناہ۔ جمع: آثَامٌ ہے۔
۳۲	اَلْفَوَاحِشَ: بے حیائی کے کام، بے حیائی کی باتیں اس کا واحد: فَاحِشَةٌ ہے۔
۳۲	اَللَّمَمَ: چھوٹے گناہ، ہلکے گناہ۔
۳۲	اَنْشَاَ: اس نے پیدا کیا۔ (اَنْشَاَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔
۳۲	اَجِنَّةٌ: بچے جو ماں کے پیٹ میں ہوں۔ واحد: جَنِيْنٌ ہے۔
۳۲	لَا تُزَكُّوْا: تم لوگ (اپنے کو) مقدس مت سمجھا کرو (لَا تُزَكُّوْا) باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَزْكِيَةٌ ہے۔
۳۳	تَوَلّٰى: اس نے پیٹھ پھیر لی۔ اس نے اعراض کیا۔ (تَوَلّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّيْ ہے۔
۳۴	اَكْدٰى: اس نے بند کر دیا (اَكْدٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِكْدَاءٌ ہے۔
۳۷	وَفّٰى: اس نے (ابراہیم علیہ السلام نے) پوری بجا آوری کی۔ اس نے اپنا قول پورا کیا۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے احکام پورے طور پر انجام دیئے۔ اور فرماں برداری میں ذرہ برابر کمی نہیں کی۔ (وَفّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ ہے۔
۳۸	اَلَّا تَزِرُ: کہ وہ (کوئی شخص) نہیں اٹھائے گا (اَلَّا تَزِرُ) اصل میں اَنْ لَا تَزِرُ ہے۔ اس میں اَنْ مخففہ من الثقیلہ یعنی اَنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ اس کا اسم ضمیر شان محذوف یعنی اَنَّهٗ ہے۔ (لَا تَزِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَزْرٌ اور وِزْرٌ ہے۔
۴۲	اَلْمُنْتَهٰى: پہنچنا۔ اِنْتِهَاءٌ سے مصدر میمی ہے۔
۴۵	اَلزَّوْجَيْنِ: دو قسم یعنی نر و مادہ۔ اس کا واحد: زَوْجٌ اور جمع اَزْوَاجٌ ہے۔

آیت نمبر	
۴۶	اِذَا تُمْنٰى: جب وہ (نطفہ رحم میں) ڈالا جاتا ہے۔ (تُمْنٰى) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِمْنَاءٌ ہے۔
۴۷	اَلنَّشْاَةَ الْاُخْرٰى: دوبارہ پیدا کرنا۔ (اَلنَّشْاَةُ) کے معنی پیدا کرنا۔
۴۸	اَغْنٰى: اس نے مال دار بنا دیا۔ اس نے دولت دی۔ (اَغْنٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔
۴۸	اَقْنٰى: اس نے خزانہ دیا۔ اس نے سرمایہ باقی رکھا۔ (اَقْنٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْنَاءٌ ہے۔
۴۹	اَلشِّعْرٰى: ایک مشہور ستارے کا نام ہے، قبیلہ خزاعہ کے لوگ اس کی عبادت کرتے تھے۔ اس لئے خاص طور پر اس کا ذکر فرمایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ جس کو تم اپنا معبود سمجھتے ہو اس کا مالک بھی وہی پروردگار عالم ہے۔
۵۰	عَادَاِ الْاُوْلٰى: پہلے عاد، عاد اولیٰ سے مراد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے۔
۵۱	ثَمُوْدَ: ثمود سے مراد حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے اس کو عاد ثانیہ کہا جاتا ہے۔
۵۲	اَطْغٰى: زیادہ سرکش، زیادہ شریر۔ طُغْيَانٌ مصدر سے اسم تفضیل مذکر ہے۔ باب فتح اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۳	اَلْمُؤْتَفِكَةَ: الٹی ہوئی بستیاں۔ ان سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی بستیاں ہیں۔ جو عذابِ الٰہی کی وجہ سے الٹ دی گئی تھیں۔ (اَلْمُؤْتَفِكَةُ) اِئْتِفَاكٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب افتعال سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۳	اَهْوٰى: اس نے پٹک دیا (ترجمہ شیخ الہند) اس نے پھینک دیا۔ (اَهْوٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهْوَاءٌ۔
۵۴	غَشّٰهَا: اس نے ان (بستیوں) کو گھیر لیا (غَشّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَغْشِیَۃٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۵	آلَآءِ: نعمتیں، واحد: اِلْیٌ اور اَلْیٌ ہے۔
۵۵	تَتَمَارٰی: تو شک کرے گا۔ تو جھگڑے گا، تو جھٹلائے گا (تَتَمَارٰی) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَمَارِیٌ ہے۔
۵۶	نَذِیْرٌ: ڈرانے والا، پیغمبر۔ اِنْذَارٌ مصدر سے خلافِ قیاس اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ جمع: نُذُرٌ ہے۔
۵۷	اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ: قریب آنے والی چیز قریب آگئی (اَزِفَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَزَفٌ ہے (اَلْاٰزِفَۃُ) قریب آنے والی چیز اس سے مراد قیامت ہے، اَزَفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔
۶۱	سَامِدُوْنَ: کھلاڑیاں کرنے والے، تکبر کرنے والے۔ سُمُوْدٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: سَامِدٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْقَمَرِ

سورۂ قمر مکی ہے۔ اس میں کل پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اِقْتَرَبَتْ: وہ (قیامت) قریب آگئی۔ وہ نزدیک ہوگئی۔ (اِقْتَرَبَتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِقْتِرَابٌ ہے۔
۱	اِنْشَقَّ: وہ (چاند) پھٹ گیا (اِنْشَقَّ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشِقَاقٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲	مُسْتَمِرٌّ: پہلے سے چلا آنے والا۔ جاری رہنے والا۔ اِسْتِمْرَارٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب استفعال سے آتا ہے۔
۳	مُسْتَقِرٌّ: ٹھہرنے والا، قرار پکڑنے والا۔ اِسْتِقْرَارٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب استفعال سے آتا ہے۔
۴	مُزْدَجَرٌ: ڈانٹ۔ جھڑکی، عبرت، نصیحت، اِزْدِجَارٌ سے مصدر میمی ہے۔ مصدری معنی روکنا اور رک جانا۔ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (مُزْدَجَرٌ) اصل میں مُزْتَجَرٌ ہے۔ اس میں تاء کو دال سے بدل دیا گیا ہے۔
۵	اَلنُّذُرُ: ڈرانے والی چیزیں۔ واحد: نَذِيْرٌ ہے۔
۶	تَوَلَّ: آپ (اُن سے) اعراض کیجئے، یعنی اُن کی طرف آپ کوئی توجہ نہ کیجئے (تَوَلَّ) باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔
۶	شَيْءٍ نُكُرٍ: ناگوار چیز، ناپسندیدہ چیز، انجان چیز، اس سے مراد حساب ہے جو ہولناک ہونے کی وجہ سے ناگوار ہوگا۔
۷	خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ: ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ (خُشَّعٌ) کا واحد: خَاشِعٌ اور مصدر خُشُوْعٌ ہے۔ اس کے معنی فروتنی کرنا، عاجزی کرنا، نگاہ پست ہونا، نگاہ پست کرنا۔ (اَبْصَارٌ) کے معنی آنکھیں۔ واحد: بَصَرٌ ہے۔
۷	اَلْاَجْدَاثِ: قبریں۔ واحد: جَدَثٌ ہے۔
۷	جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ: پھیلی ہوئی ٹڈی۔ (جَرَادٌ) کے معنی ٹڈی، واحد: جَرَادَةٌ ہے۔ (مُنْتَشِرٌ) اِنْتِشَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔
۸	مُهْطِعِيْنَ: دوڑنے والے۔ اِهْطَاعٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُهْطِعٌ ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔

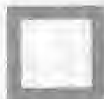
آیت نمبر	
۸	عَسِرٌ: سخت، مشکل، دشوار، عُسْرٌ سے فَعِلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔
۹	اُزْدُجِرَ: ان کو (نوح علیہ السلام کو) دھمکی دی گئی۔ (اُزْدُجِرَ) بابِ افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِزْدِجَارٌ ہے۔ یہ اصل میں اِزْتِجَارٌ ہے۔ اس میں تاء کو دال سے بدل دیا گیا ہے۔
۱۰	اِنْتَصِرْ: آپ بدلہ لیجئے۔ (اِنْتَصِرْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْتِصَارٌ ہے۔
۱۱	مُنْهَمِرٍ: بہت برسنے والا۔ اِنْهِمَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب انفعال سے آتا ہے۔
۱۲	فَجَّرْنَا: ہم نے جاری کردیا۔ ہم نے بہادیا۔ (فَجَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفْجِيْرٌ ہے۔
۱۲	عُيُوْنًا: چشمے۔ واحد عَيْنٌ ہے۔
۱۳	اَلْوَاحٍ: تختے، واحد لَوْحٌ ہے۔
۱۳	دُسُرٍ: کیلیں، میخیں۔ واحد دِسَارٌ ہے۔
۱۴	كُفِرَ: اس کی بے قدری کی گئی۔ اس کی ناقدری کی گئی۔ (كُفِرَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كُفْرٌ ہے۔
۱۵	مُدَّكِرٍ: نصیحت حاصل کرنے والا۔ اِدِّكَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اِدِّكَارٌ اصل میں اِذْتِكَارٌ ہے۔ تاء کو دال سے بدل دیا گیا، اِذْدِكَارٌ ہوگیا، پھر ذال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کردیا گیا اِدِّكَارٌ ہوگیا۔
۱۶	نُذُرِ: میرا ڈرانا۔ (نُذُرِ) اصل میں نُذُرِیْ ہے۔ تخفیف کے لئے یاء متکلم کو حذف کردیا گیا۔
۱۷	يَسَّرْنَا: ہم نے آسان کردیا۔ (يَسَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تَيْسِيْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۹	رِیْحًا صَرْصَرًا: تند ہوا، سخت ہوا۔ سناٹے کی ہوا (رِیْحٌ) کے معنی ہوا، جمع: رِیَاحٌ اور اَرْیَاحٌ ہے (صَرْصَرٌ) کے معنی تیز چلنے والی ہوا جمع: صَرَاصِرُ۔
۱۹	نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ: دائمی نحوست۔ دوامی نحوست (نَحْسٌ) کے معنی نحوست۔ (مُسْتَمِرٌّ) کے معنی دائمی۔ اِسْتِمْرَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۲۰	تَنْزِعُ النَّاسَ: وہ (ہوا) لوگوں کو اکھاڑ رہی ہے (اکھاڑ رہی تھی) (تَنْزِعُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَزْعٌ ہے۔
۲۰	اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ: اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے۔ اکھڑی ہوئی کھجوروں کی جڑیں۔ (اَعْجَازٌ) کے معنی کھجور کے درخت کی جڑیں۔ کھجور کے درخت کے تنے۔ واحد: عَجْزٌ ہے (نَخْلٌ) کے معنی کھجور کے درخت، واحد: نَخْلَةٌ ہے۔ (مُنْقَعِرٌ) کے معنی اکھڑنے والا۔ اِنْقِعَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب انفعال سے آتا ہے۔
۲۴	سُعُرٍ: جنون، دیوانگی۔
۲۵	اَشِرٌ: بڑائی مارنے والا، شیخی باز، اَشَرٌ مصدر سے فَعِلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۲۷	فِتْنَةً: آزمائش، جمع: فِتَنٌ ہے یہاں مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۲۷	اِرْتَقِبْهُمْ: آپ ان کا انتظار کیجئے، آپ ان کو دیکھتے بھالتے رہیے (اِرْتَقِبْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْتِقَابٌ ہے۔
۲۷	اِصْطَبِرْ: آپ صبر کیجئے۔ (اِصْطَبِرْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِصْطِبَارٌ اور مادہ: ص ب ر ہے۔
۲۸	شِرْبٌ: پانی پینے کی باری، پانی کا ایک حصہ۔ جمع: اَشْرَابٌ ہے۔
۲۸	مُحْتَضَرٌ: جس کے پاس حاضر ہوں، یہاں اس سے مراد پانی پینے کی باری

آیت نمبر	
	جس پر ہر باری والا حاضر ہو۔ اِحۡتِضَارٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔
۲۹	نَادَوۡا: ان لوگوں نے پکارا۔ (نَادَوۡا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔
۲۹	تَعَاطٰی: اس نے ہاتھ چلایا۔ اس نے (اونٹنی پر) وار کیا۔ (تَعَاطٰی) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَاطِیٌ ہے۔
۲۹	عَقَرَ: اس نے کونچیں کاٹ دیں۔ اس نے مار ڈالا۔ (عَقَرَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَقۡرٌ ہے۔
۳۱	هَشِيۡمِ الۡمُحۡتَظِرِ: کانٹوں کی باڑ لگانے والے (کی باڑ) کا چورا۔ (هَشِيۡمٌ) کے معنی توڑا ہوا، روندا ہوا، چورا۔ هَشۡمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مفعولٌ یعنی مَهۡشُوۡمٌ کے معنی میں ہے۔ (اَلۡمُحۡتَظِرُ) کے معنی کانٹوں کی باڑ لگانے والا اِحۡتِظَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب افتعال سے آتا ہے۔
۳۴	حَاصِبًا: پتھر برسانے والی آندھی، سنگ بار ہوا۔ پتھروں کی بارش حَصۡبٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔ اس کی جمع: حَوَاصِبُ آتی ہے۔
۳۶	تَمَارَوۡا: ان لوگوں نے جھگڑا کیا۔ ان لوگوں نے شک کیا (تَمَارَوۡا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَمَارِیٌ ہے۔
۳۷	رَاوَدُوۡهُ: ان لوگوں نے ان کو (لوط علیہ السلام) کو پھسلایا۔ یعنی ان لوگوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے ان کے مہمانوں کو بُرے ارادہ سے لینا چاہا۔ (رَاوَدُوۡا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُرَاوَدَۃٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر	
۳۷	طَمَسْنَا: ہم نے (ان کی آنکھوں کو) مٹا دیا۔ یعنی ہم نے ان کو اندھا کر دیا (طَمَسْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَمْسٌ۔
۳۸	صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً: وہ ان پر صبح سویرے پہنچا۔ (صَبَّحَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصْبِيْحٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب۔ مفعول بہ ہے۔ (بُكْرَةً) کے معنی صبح، دن کا شروع حصہ۔
۳۸	مُسْتَقِرٌّ: ٹھہرنے والا، دائمی، اِسْتِقْرَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۴۲	مُقْتَدِرٍ: قدرت والا، اِقْتِدَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۴۳	بَرَآءَةٌ: چھٹکارا، معافی، فارغ خطی، باب کرم سے مصدر ہے۔
۴۳	الزُّبُرِ: کتابیں۔ واحد: زَبُوْرٌ ہے۔
۴۴	مُنْتَصِرٌ: بدلہ لینے والا، غالب آنے والا۔ اِنْتِصَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۴۵	سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ: عنقریب (ان کافروں کی) جماعت شکست کھائے گی۔ (سَيُهْزَمُ) اس کے شروع میں سین فعل مضارع کو استقبال قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے۔ (يُهْزَمُ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هَزْمٌ ہے۔ (اَلْجَمْعُ) کے معنی جماعت، جمع: جُمُوْعٌ ہے۔
۴۵	يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ: وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ (يُوَلُّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْلِيَةٌ ہے۔ (اَلدُّبُرُ) کے معنی پیٹھ، پشت، جمع: اَدْبَارٌ ہے۔
۴۶	اَدْهٰى: بڑی آفت، بڑی مصیبت۔ دَهْيٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ دَهْيٌ کے معنی آفت اور مصیبت پہنچنا۔ باب فتح سے آتا ہے۔

آیت نمبر	
۴۶	اَمَرُّ: بہت کڑوی، بہت ناگوار۔ مَرَارَۃٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ اس کے معنی کڑوا ہونا۔ باب سمع اور نصر سے آتا ہے۔
۴۷	سُعُرٍ: بے عقلی، دیوانگی۔
۴۸	یُسْحَبُوْنَ: وہ لوگ گھسیٹے جائیں گے۔ (یُسْحَبُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَحْبٌ ہے۔
۴۸	مَسَّ سَقَرَ: دوزخ (کی آگ) کا لگنا، دوزخ (کی آگ) کا چھونا (مَسَّ) باب سمع سے مصدر ہے ذُوْقُوْا فعل امر کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (سَقَرُ) دوزخ کا علم ہے، علمیت اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔
۵۰	لَمْحٍ بِالْبَصَرِ: آنکھ جھپکنا، آنکھ جھپکانا۔ (لَمْحٌ) باب فتح سے مصدر ہے، معنی نگاہ اٹھنا، نگاہ ڈالنا۔ (اَلْبَصَرُ) آنکھ، نگاہ، جمع: اَبْصَارٌ ہے۔
۵۱	اَشْیَاعَکُمْ: تمہارے ساتھی، تمہارے طریقہ والے۔ (اَشْیَاعٌ) کے معنی ساتھی، طریقہ والے۔ ہم طریقہ، ہم مذہب، واحد: شِیْعَۃٌ ہے۔
۵۲	الزُّبُرِ: کتابیں۔ اس سے مراد اعمال نامے ہیں۔ واحد: زَبُوْرٌ ہے۔
۵۳	مُسْتَطَرٌ: لکھا ہوا۔ اِسْتِطَارٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔ اس کا مادہ: س ط ر ہے۔
۵۵	مَقْعَدِ صِدْقٍ: سچی بیٹھک، اس سے مراد عمدہ مقام ہے۔ (مَقْعَدٌ) کے معنی بیٹھنے کی جگہ، مجلس، جمع: مَقَاعِدُ ہے۔
۵۵	مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ: قدرت والا بادشاہ۔ (مَلِیْكٌ) کے معنی بادشاہ۔ جمع: مُلَکَآءُ ہے۔ (مُقْتَدِرٌ) قدرت والا۔ اِقْتِدَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ

سورۂ رحمٰن مدنی ہے۔ اس میں کل اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلرَّحْمٰنُ: بے حد مہربان۔ نہایت مہربان۔ بڑا مہربان۔ لفظ ''رحمٰن'' اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے لئے اس کا استعمال نہیں ہوتا ہے۔ یہ رَحْمَۃٌ سے مشتق ہے۔ باب سمع سے فَعْلَانٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، لفظ رحمٰن میں رحیم سے زیادہ مبالغہ ہے (تفسیر بیضاوی)
۴	اَلْبَیَانَ: بولنا، بات کرنا، گویائی۔ لفظ بیان مصدر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی ظاہر ہونا، واضح ہونا۔
۵	حُسْبَانٍ: حساب، یہ فُعلانٌ کے وزن پر مصدر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۶	اَلنَّجْمُ: بے تنے کا درخت، جمع: نُجُوْمٌ ہے۔
۶	اَلشَّجَرُ: تنے دار درخت، جمع: اَشْجَارٌ ہے۔
۷	اَلْمِیْزَانَ: ترازو، وَزْنٌ سے اسم آلہ، جمع: مَوَازِیْنُ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اکثر مفسرین نے وضع میزان سے عدل کا قائم کرنا مراد لیا۔
۸	اَلَّا تَطْغَوْا: کہ تم زیادتی نہ کرو، تم حد سے نہ بڑھو۔ یعنی تولنے میں کمی بیشی نہ کرو (اَلَّا تَطْغَوْا) اَنْ لَا تَطْغَوْا اس کے شروع میں اَنْ مصدریہ ہے۔ اسی کی وجہ سے حالتِ نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے، اَنْ مصدریہ کے بعد لَاتَطْغَوْا فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر طُغْیَانٌ ہے۔ باب

آیت نمبر	
	فتح اور سمع سے آتا ہے۔ اَنْ لَا تَطْغَوْا میں دوسرا احتمال یہ ہے کہ اَنْ مفسرہ اور لَا تَطْغَوْا فعل نہی ہے (اعراب القرآن)
۱۰	اَلْاَنَام: مخلوق۔
۱۱	اَلْاَكْمَام: میوہ کے غلاف۔ اس کا واحد: كِمٌّ ہے۔ كِمٌّ اس غلاف کو کہتے ہیں جو کلی یا پھل پر لپٹا ہوا ہوتا ہے (لغات القرآن مولانا عبدالرشید نعمانی)
۱۲	اَلْحَبُّ: غلہ، اناج۔ جمع: حُبُوْبٌ ہے۔
۱۲	اَلْعَصْفِ: بھوسا، چھلکا۔ کھیت کے پتے، گھاس کے تنکے۔
۱۲	الرَّيْحَانُ: خوشبودار پھول، روزی، غذا۔
۱۳	الآءِ: نعمتیں، اس کا واحد: اَلْیٌ اور اِلْیٌ ہے۔
۱۳	تُكَذِّبَان: تم دونوں (جن وانس) جھٹلاؤ گے (تُكَذِّبَان) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر تَكْذِيْبٌ ہے۔
۱۴	صَلْصَال: بجنے والی مٹی۔ کھنکھناتی ہوئی مٹی۔
۱۴	اَلْفَخَّارِ: ٹھیکرے، پکی ہوئی مٹی۔ واحد: فَخَّارَةٌ ہے۔
۱۵	مَارِجٍ مِّنْ نَّارٍ: آگ کی لپٹ۔ خالص آگ۔ آگ کا شعلہ، جس میں دھواں نہ ہو۔
۱۷	اَلْمَشْرِقَيْنِ: دو مشرق۔ اس کا واحد: مَشْرِقٌ اور جمع مَشَارِقُ ہے۔ آیتِ کریمہ میں دو مشرق اس لئے کہا گیا کہ گرمی اور جاڑے کے موسم میں آفتاب طلوع ہونے کے دو مختلف مقام ہیں۔
۱۷	اَلْمَغْرِبَيْنِ: دو مغرب، اس کا واحد: مَغْرِبٌ اور جمع: مَغَارِبُ ہے۔ آیتِ کریمہ میں دو مغرب اس لئے کہا گیا کہ گرمی اور جاڑے کے موسم میں آفتاب غروب ہونے کے دو مختلف مقام ہیں۔
۱۹	مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ: اس نے دو دریا چلائے، اس نے دو دریاؤں کو ملایا (مَرَجَ)

آیت نمبر	
	باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَرْجٌ ہے۔ (اَلْبَحْرَیْنِ) تثنیہ ہے۔ اس کا واحد: بَحْرٌ اور جمع: بِحَارٌ ہے۔
۱۹	یَلْتَقِیَانِ: وہ دونوں ملے ہوئے ہیں۔ (یَلْتَقِیَانِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِلْتِقَاءٌ ہے۔
۲۰	بَرْزَخٌ: پردہ، حجاب۔
۲۰	لَا یَبْغِیَانِ: وہ دونوں (دریا) اپنی حد سے بڑھ نہیں سکتے۔ (لَا یَبْغِیَانِ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر بَغْیٌ ہے۔ معنی حد سے بڑھنا۔
۲۲	اَللُّؤْلُؤُ: موتی۔ جمع: لآلی ہے۔
۲۲	اَلْمَرْجَانُ: مونگا، واحد: مَرْجَانَۃٌ ہے۔ حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت تھانویؒ نے "مونگا" ترجمہ کیا ہے۔
۲۴	اَلْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ: اونچے کھڑے ہوئے جہاز، اونچی کھڑی ہوئی کشتیاں (اَلْجَوَارِ) کشتیاں، جہاز، واحد: جَارِیَۃٌ ہے (اَلْمُنْشَئٰتُ) اِنْشَاءٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم، واحد: مُنْشَئَۃٌ ہے باب افعال سے آتا ہے۔
۲۴	اَلْاَعْلَامِ: پہاڑ، واحد: عَلَمٌ ہے۔
۲۶	فَانٍ: فنا ہونے والا۔ فَنَاءٌ مصدر سے اسم فاعل فَانٍ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔ یہ اصل میں فَانِیٌ ہے۔ ضمہ یا پر دشوار تھا۔ ساکن کر دیا۔ یاء اور تنوین (تنوین نون ساکن کو کہتے ہیں) کے درمیان اجتماع ساکنین ہو گیا۔ اس لئے یاء گر گئی۔ فَانٍ ہو گیا۔
۲۹	شَاْنٍ: کام، دھندا۔ جمع: شُئُوْنٌ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے۔ کسی کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلت، کسی کو امیر بناتا ہے اور کسی کو فقیر، کسی کو پیدا کرتا ہے، اور کسی کو موت دیتا ہے۔

آیت نمبر	
۳۱	سَنَفْرُغُ: عنقریب ہم فارغ ہو جائیں گے۔ یعنی عنقریب ہم (تمہارے حساب کا) قصد کریں گے (تفسیر جلالین) یہاں فارغ ہونے سے مراد قصد اور ارادہ کرنا ہے۔ (نَفْرُغُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَرَاغٌ ہے۔
۳۱	اَلثَّقَلٰنِ: دو بھاری چیزیں۔ یہاں اس سے مراد جن وانس ہیں (ثقلان) ثَقَلٌ کا تثنیہ ہے۔
۳۳	اَقْطَارِ: کنارے، حدود، واحد: قُطْرٌ ہے۔
۳۳	اُنْفُذُوْا: تم لوگ نکل جاؤ۔ تم لوگ نکل بھاگو۔ (اُنْفُذُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْذٌ، نُفُوْذٌ اور نَفَاذٌ ہے۔
۳۳	سُلْطٰنٍ: قوت، طاقت، زور۔
۳۵	شُوَاظٌ مِنْ نَّارٍ: آگ کا شعلہ، (شُوَاظٌ) کے معنی شعلہ، جس میں دھواں نہ ہو۔ بے دھوئیں کی آنچ۔
۳۵	نُحَاسٌ: دھواں۔
۳۵	لَاتَنْتَصِرَانِ: تم دونوں (جن وانس) بدلہ نہیں لے سکو گے۔ تم دونوں ہٹا نہیں سکو گے۔ (لَاتَنْتَصِرَانِ) باب افتعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر اِنْتِصَارٌ ہے۔
۳۷	وَرْدَةً: گلاب کا پھول، اس سے مراد گلاب کے پھول کی سرخی ہے، حضرت شیخ الہند نے "گلابی" اور حضرت تھانوی نے "سرخ" ترجمہ کیا ہے۔
۳۷	اَلدِّهَانِ: (سرخ) چمڑا، نری، تیل کی تلچھٹ۔
۴۱	سِيْمٰهُمْ: ان کی نشانی۔ ان کی علامت۔ یعنی سیاہ چہروں اور نیلی آنکھوں سے مجرم خود بخود پہچان لئے جائیں گے (سِیما) کے معنی علامت اور نشانی کے ہیں۔

آیت نمبر	
۴۱	النَّوَاصِي: پیشانیاں، اس سے مراد پیشانی کے بال ہیں۔ واحد: نَاصِيَةٌ۔
۴۴	حَمِيْمٍ آنٍ: بہت کھولتا ہوا پانی، نہایت کھولتا ہوا پانی۔ (حَمِيْمٌ) کے معنی گرم پانی، جمع: حَمَائِمُ ہے۔ (انٍ) کے معنی کھولتا ہوا پانی۔ اَنْيٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ انٍ اصل میں انيٌ ہے۔ اس میں قاضٍ کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔
۴۸	ذَوَاتَا اَفْنَانٍ: بہت شاخوں والے۔ (ذَوَاتَا) اصل میں ذَوَاتَانِ ہے۔ یہ ذَاتٌ کا تثنیہ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گرگیا ہے۔ (اَفْنَانٌ) کے معنی شاخیں، اس کا واحد: فَنٌّ ہے۔
۵۰	عَيْنٰنِ: دو چشمے۔ واحد: عَيْنٌ اور جمع: عُيُوْنٌ ہے۔
۵۲	زَوْجٰنِ: دو قسمیں۔ واحد: زَوْجٌ اور جمع: اَزْوَاجٌ ہے۔
۵۴	مُتَّكِئِيْنَ: تکیہ لگانے والے۔ تکیہ لگائے ہوئے۔ اِتِّكَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُتَّكِئٌ ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔
۵۴	بَطَآئِنُهَا: ان کے استر، (بَطَائِنُ) کے معنی استر۔ واحد: بِطَانَةٌ ہے۔ دوہرے کپڑے میں نیچے کی پرت کو استر کہتے ہیں۔ اور دوہرے کپڑے میں اوپر والی پرت کو ابرہ کہتے ہیں۔ قاعدہ ہے استر کے مقابلہ میں ابرہ زیادہ عمدہ ہوتا ہے۔ جب استر کے بارے میں قرآنِ کریم میں ذکر کیا گیا ہے کہ دبیز ریشم کا ہوگا تو ظاہر ہے کہ ابرہ اس سے بھی عمدہ ہوگا۔
۵۴	اِسْتَبْرَقٍ: دبیز ریشم۔
۵۴	جَنَا: پھل، میوہ۔ جمع: اَجْنَآءٌ ہے۔
۵۴	دَانٍ: قریب، نزدیک۔ دُنُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے باب نصر سے آتا ہے۔

آیت نمبر	
۵۶	قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ: نیچی نگاہ والیاں (حوریں) (قٰصِرٰتٌ) کے معنی روکنے والی عورتیں۔ قَصْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ (طَرْفٌ) کے معنی نگاہ۔ جمع: اَطْرَافٌ ہے۔
۵۶	لَمْ يَطْمِثْهُنَّ: اس نے (کسی آدمی اور جن نے) ان عورتوں سے قربت نہیں کی۔ یعنی ان سے جماع نہیں کیا۔ (لَمْ يَطْمِثْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَمْثٌ ہے۔
۵۸	اَلْيَاقُوْتُ: لعل، ایک بیش قیمت پتھر، واحد یَاقُوْتَةٌ اور جمع: يَوَاقِيْتُ ہے۔
۵۸	اَلْمَرْجَانُ: موتگا، واحد: مَرْجَانَةٌ ہے۔
۶۴	مُدْهَآمَّتٰنِ: دو گہرے سبز (باغ) اِدْهِيْمَامٌ مصدر سے اسم فاعل تثنیہ مؤنث ہے۔ اس کا واحد: مُدْهَامَّةٌ ہے۔ یہ باب افعیلال سے ہے۔ اِدْهِيْمَامٌ کے اصل معنی بہت سیاہ ہونا۔ زیادہ سرسبز ہونے کی وجہ سے باغ کا رنگ سیاہی مائل ہوگیا ہے۔ اس لئے لفظ مُدْهَامَّتَانِ کے ذریعہ دونوں باغ کی صفت بیان کی گئی ہے۔
۶۶	نَضَّاخَتٰنِ: دو جوش مارنے والے (چشمے) دو ابلنے والے (چشمے) نَضْخٌ مصدر سے تثنیہ مبالغہ کا صیغہ ہے، واحد: نَضَّاخَةٌ ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۷۰	خَيْرٰتٌ حِسَانٌ: اچھی خوبصورت عورتیں۔ خوب سیرت اور خوبصورت عورتیں (بیان القرآن) (خَيْرَاتٌ) کے معنی اچھی عورتیں، نیک عورتیں، واحد: خَيْرَةٌ ہے (حِسَانٌ) خوبصورت عورتیں، واحد حَسْنَآءُ ہے۔
۷۲	حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ: (خیموں میں) رکی رہنے والی حوریں۔ بہت گورے رنگ والی (خیموں میں) محفوظ عورتیں (حُوْرٌ) کے معنی نہایت گوری عورتیں، واحد: حَوْرَاءُ ہے۔ (مَقْصُوْرَاتٌ) کے معنی روکی ہوئی عورتیں۔ رکی رہنے

آیت نمبر	
	والی عورتیں۔ قَصْرٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: مَقْصُوْرَةٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۷۲	اَلْخِيَام: خیمے۔ واحد: خَيْمَةٌ ہے۔
۷۶	رَفْرَفٍ: قالین، چاندنیاں، تکیئے۔ واحد: رَفْرَفَةٌ ہے۔
۷۶	عَبْقَرِيٌّ: قیمتی اور عجیب فرش، نادر اور خوبصورت بچھونے ہر اس چیز کے لئے جو بہت عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی ہو، عبقری کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ فراء نے کہا اس کا واحد: عَبْقَرِيَّةٌ ہے اور صراح میں ہے کہ عَبْقَرِيٌّ واحد اور جمع دونوں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

سورۂ واقعہ مکی ہے۔ اس میں کل چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْوَاقِعَةُ: واقع ہونے والی چیز، اس سے مراد قیامت ہے (اَلْوَاقِعَةُ) وُقُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۳	خَافِضَةٌ: پست کرنے والی۔ یعنی قیامت بعض لوگوں کو پست کرنے والی ہے قیامت کی طرف پست کرنے کی نسبت ظرف زمان کی وجہ سے مجاز کے طور پر ہے (خَافِضَةٌ) خَفْضٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۱۳	رَافِعَةٌ: بلند کرنے والی۔ یعنی قیامت بعض لوگوں کو بلند کرنے والی ہے، قیامت کی طرف بلند کرنے کی نسبت ظرف زمان کی وجہ سے مجاز کے طور پر ہے، (رَافِعَةٌ) رَفْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث باب فتح سے آتا ہے۔

آیت نمبر	
۴	اِذَا رُجَّتْ: جب وہ (زمین) ہلادی جائے گی۔ (رُجَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَجٌّ ہے۔ اس کے معنی ہلانا، حرکت دینا۔
۵	بُسَّتْ: (جب) وہ (پہاڑ) ریزہ ریزہ ہوجائیں گے۔ (بُسَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَسٌّ ہے۔ اس کے معنی آہستہ آہستہ ہانکنا۔
۶	هَبَآءً مُّنْبَثًّا: پراگندہ غبار، اڑتا ہوا غبار۔ (هَبَآءٌ) کے معنی غبار، باریک مٹی کے ذرات، جمع: اَهْبَاءٌ ہے۔ (مُنْبَثٌّ) کے معنی پراگندہ، منتشر۔ اِنْبِثَاثٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب انفعال سے آتا ہے۔
۷	اَزْوَاجًا: قسمیں، واحد: زَوْجٌ ہے۔
۸	اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ: داہنے والے۔ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے (اَصْحٰبٌ) کے معنی والے، واحد: صَاحِبٌ ہے۔ (الْمَيْمَنَةُ) کے معنی سعادت، دایاں ہاتھ، داہنی جانب۔
۹	اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ: بائیں والے: ان سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ (اَصْحٰبٌ) کے معنی والے، واحد: صَاحِبٌ ہے۔ (الْمَشْـَٔمَةُ) کے معنی نحوست، بائیں جانب۔
۱۳	ثُلَّةٌ: بڑا گروہ، بڑی جماعت۔
۱۵	سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ: سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تخت۔ (سُرُرٌ) کے معنی تخت، واحد: سَرِيْرٌ ہے۔ (مَوْضُوْنَةٌ) وَضْنٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ اس کے معنی تہ بتہ رکھنا۔
۱۶	مُتَقٰبِلِيْنَ: آمنے سامنے بیٹھنے والے۔ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنے والے۔ تَقَابُلٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُتَقَابِلٌ ہے۔

آیت نمبر	
	تَقَابُلٌ کے معنی ایک دوسرے کے سامنے ہونا۔
۱۷	وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے لڑکے۔ یعنی ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے (وِلْدَانٌ) کے معنی لڑکے، واحد: وَلَدٌ ہے (مُخَلَّدُوْنَ) تَخْلِیْدٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُخَلَّدٌ ہے۔
۱۸	اَکْوَابٌ: آبخورے، پیالے، واحد: کُوْبٌ ہے۔
۱۸	اَبَارِیْقَ: آفتابے، لوٹے۔ واحد: اِبْرِیْقٌ ہے۔
۱۸	کَاْسٍ: جام شراب۔ جمع: کُئُوْسٌ ہے۔
۱۸	مَعِیْنٍ: جاری شراب، صاف شراب، شراب جو جنت کی نہروں میں جاری ہوگی۔ (مَعِیْنٌ) مَعْنٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔ مَعْنٌ کے معنی بہنا، جاری ہونا۔
۱۹	لَا یُصَدَّعُوْنَ: ان کو دردسر نہیں ہوگا۔ وہ دردِ سر میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ (لَا یُصَدَّعُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَصْدِیْعٌ ہے۔
۱۹	لَا یُنْزِفُوْنَ: وہ لوگ مدہوش نہیں ہوں گے۔ ان کی عقل میں فتور نہیں آئے گا۔ (لَا یُنْزِفُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْزَافٌ ہے۔
۲۰	یَتَخَیَّرُوْنَ: وہ لوگ پسند کریں گے۔ (یَتَخَیَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَخَیُّرٌ ہے۔
۲۱	یَشْتَهُوْنَ: وہ لوگ خواہش کریں گے۔ (یَشْتَهُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشْتِهَاءٌ ہے۔
۲۲	حُوْرٌ عِیْنٌ: بہت گوری بڑی آنکھوں والی عورتیں۔ (حُوْرٌ) کے معنی نہایت گوری عورتیں۔ واحد: حَوْرَاءُ ہے۔ (عِیْنٌ) بڑی آنکھوں والی عورتیں۔

آیت نمبر	
	واحد: عَيْنَآءُ ہے۔
۲۳	اَلْمَكْنُوْنِ: چھپایا ہوا۔ كَنٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۲۵	تَاْثِيْمًا: گناہ کی بات، باب تفعیل سے مصدر ہے، معنی گناہ کی طرف منسوب کرنا۔ گناہ میں مبتلا کرنا۔
۲۸	سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ: بے کانٹے کی بیریاں۔ بیری کے درخت جن میں کانٹا نہ ہو (سِدْرٍ) بیری کے درخت۔ واحد: سِدْرَةٌ ہے۔ (مَخْضُوْدٌ) خَضْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ خَضْدٌ کے معنی کانٹے توڑنا۔ کانٹے کاٹنا۔
۲۹	طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ: تہ بتہ کیلے۔ (طَلْحٌ) کے معنی کیلے۔ واحد: طَلْحَةٌ ہے۔ (مَنْضُوْدٌ) نَضْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ نَضْدٌ کے معنی تہ بتہ رکھنا۔
۳۰	ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ: لمبا سایہ۔ (ظِلٌّ) کے معنی سایہ۔ جمع: ظِلَالٌ ہے (مَمْدُوْدٌ) مَدٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر آتا ہے۔ مَدٌّ کے معنی پھیلانا، کھینچنا، زیادہ کرنا۔
۳۱	مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ: بہتا ہوا پانی۔ (مَآءٌ) کے معنی پانی، جمع: مِيَاهٌ ہے۔ (مَسْكُوْبٌ) سَكْبٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ سَكْبٌ کے معنی بہانا۔
۳۳	لَا مَقْطُوْعَةٍ: نہ توڑا ہوا، یعنی اس میں سے کوئی میوہ توڑا نہیں گیا (مَقْطُوْعَةٌ) قَطْعٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث، باب فتح سے آتا ہے۔
۳۳	لَا مَمْنُوْعَةٍ: نہ روکا ہوا۔ یعنی اس کا میوہ لینے میں کوئی روک ٹوک نہیں ہوگی (مَمْنُوْعَةٌ) مَنْعٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث، باب فتح سے آتا ہے۔

آیت نمبر	
۳۴	فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ: اونچے فرش۔ اونچے بچھونے (فُرُشٌ) کے معنی بستر، بچھونا، واحد: فِرَاشٌ ہے۔ (مَرْفُوْعَةٌ) رَفْعٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث، باب فتح سے آتا ہے۔ رَفْعٌ کے معنی اونچا کرنا، بلند کرنا۔
۳۵	اَنْشَاْنٰهُنَّ: ہم نے ان عورتوں کو پیدا کیا۔ (اَنْشَاْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۳۶	اَبْكَارًا: کنواریاں، (اَبْكَارٌ) کے معنی کنواری عورتیں۔ واحد: بِكْرٌ ہے۔
۳۷	عُرُبًا: پیار دلانے والیاں۔ محبوبہ عورتیں۔ واحد: عَرُوْبٌ ہے۔
۳۷	اَتْرَابًا: ہم عمر عورتیں۔ واحد: تِرْبٌ ہے۔
۳۹	ثُلَّةٌ: بڑا گروہ، بڑی جماعت۔
۴۱	اَصْحٰبُ الشِّمَالِ: بائیں والے۔ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ (اَصْحٰبٌ) کے معنی والے۔ واحد: صَاحِبٌ ہے۔ (الشِّمَالُ) کے معنی بایاں۔
۴۲	سَمُوْمٍ: آگ، تیز بھاپ، گرم ہوا۔ جمع: سَمَآئِمُ ہے۔
۴۲	حَمِيْمٍ: کھولتا ہوا پانی۔ جمع: حَمَآئِمُ ہے۔
۴۳	يَحْمُوْمٍ: سیاہ دھواں۔
۴۴	كَرِيْمٍ: عزت والا (ترجمہ حضرت شیخ الہند) فرحت بخش (ترجمہ حضرت تھانوی) كَرَمٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۴۵	مُتْرَفِيْنَ: خوش حال لوگ، اِتْرَافٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُتْرَفٌ ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔
۴۶	الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ: بڑا گناہ، اس سے مراد کفر و شرک ہے۔ (حِنْثٌ) کے معنی گناہ۔ جمع: اَحْنَاثٌ ہے۔

آیت نمبر	
۴۷	مَبْعُوْثُوْنَ: دوبارہ زندہ کیے ہوئے۔ وہ لوگ جن کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ (مَبْعُوْثُوْنَ) بَعْثٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کے مصدری معنی دوبارہ زندہ کرنا۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۵۰	مِیْقَاتِ: وقت، مقررہ وقت، جمع: مَوَاقِیْتُ ہے۔
۵۲	زَقُّوْمٍ: سینڈ، تھوہڑ۔ جہنم کے ایک درخت کا نام ہے۔ جو دوزخیوں کو کھانے کیلئے دیا جائے گا، اسکی تفصیل پارہ (۲۳) سورہ صٰفّٰت آیت (۶۲) میں دیکھئے۔
۵۳	مَالِئُوْنَ: بھرنے والے۔ مَلْأٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مَالِئٌ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۵۵	اَلْهِیْمِ: پیاسے اونٹ۔ (اَلْهِیْمُ) جمع ہے اس کا واحد مذکر: اَهْیَمُ اور واحد مؤنث هَیْمَآءُ ہے۔
۵۶	نُزُلُهُمْ: ان کی مہمانی کا کھانا۔ (نُزُلٌ) کے معنی کھانا جو مہمان کے سامنے پیش کیا جائے، جمع: اَنْزَالٌ ہے۔
۵۸	تُمْنُوْنَ: تم لوگ (عورتوں کے رحم میں) منی پہنچاتے ہو۔ (تُمْنُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْنَاءٌ ہے۔
۶۰	مَسْبُوْقِیْنَ: عاجز، وہ لوگ جن سے دوسرے لوگ آگے بڑھ جائیں، یعنی پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ۔ حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت تھانویؒ نے مَسْبُوْقِیْنَ کا ترجمہ "عاجز" کیا ہے۔
۶۲	اَلنَّشْاَةَ الْاُوْلٰی: پہلی پیدائش، (اَلنَّشْاَةُ) کے معنی پیدائش۔ باب فتح اور کرم سے مصدر ہے۔ مصدری معنی نو پید ہونا۔ زندہ ہونا۔
۶۳	تَحْرُثُوْنَ: تم لوگ بوتے ہو۔ (تَحْرُثُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَرْثٌ ہے۔
۶۴	تَزْرَعُوْنَ: تم لوگ اگاتے ہو۔ (تَزْرَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَرْعٌ ہے۔
۶۵	حُطَامًا: چورا چورا، ریزہ ریزہ۔ (حُطَامٌ) حَطْمٌ مصدر سے فُعَالٌ کے وزن پر مفعول یعنی مَحْطُوْمٌ کے معنیٰ میں ہے۔ حَطْمٌ کے معنیٰ توڑنا، باب ضرب سے آتا ہے۔
۶۵	تَفَكَّهُوْنَ: تم لوگ تعجب کروگے (تَفَكَّهُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفَكُّهٌ ہے۔ تَفَكَّهُوْنَ اصل میں تَتَفَكَّهُوْنَ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کردیا گیا ہے۔
۶۶	مُغْرَمُوْنَ: قرض دار لوگ، تاوان زدہ لوگ۔ وہ لوگ جن پر تاوان ڈال دیا گیا ہو۔ (مُغْرَمُوْنَ) اِغْرَامٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُغْرَمٌ ہے۔
۶۹	اَلْمُزْنُ: بادل، پانی سے بھرا ہوا بادل۔
۷۰	اُجَاجًا: کڑوا پانی۔ کھارا پانی۔
۷۱	تُوْرُوْنَ: تم لوگ سلگاتے ہو۔ (تُوْرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْرَاءٌ ہے۔
۷۲	اَنْشَاْتُمْ: تم نے پیدا کیا۔ (اَنْشَاْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔
۷۲	اَلْمُنْشِئُوْنَ: پیدا کرنے والے، اِنْشَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُنْشِئٌ ہے۔
۷۳	اَلْمُقْوِيْنَ: مسافر لوگ۔ اِقْوَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: اَلْمُقْوِیْ ہے۔
۷۵	مَوَاقِعِ النُّجُوْمِ: ستاروں کے غروب ہونے کی جگہیں۔ ستاروں کے چھپنے کے مقامات۔ (مَوَاقِع) کے معنیٰ واقع ہونے کی جگہیں۔ واحد: مَوْقِعٌ ہے۔

آیت نمبر	
	(اَلنُّجُوْمُ) کے معنی ستارے، واحد: نَجْمٌ ہے۔
۷۹	لَایَمَسُّہٗ: اس کو چھوتا نہیں ہے۔ (لَایَمَسُّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ہے۔
۷۹	اَلْمُطَھَّرُوْنَ: پاک لوگ، پاک کئے ہوئے لوگ۔ تَطْھِیْرٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُطَھَّرٌ ہے۔
۸۱	مُدْھِنُوْنَ: سستی کرنے والے، سرسری بات سمجھنے والے۔ اَنْتُمْ مُدْھِنُوْنَ تم سستی کرتے ہو (ترجمہ شیخ الہند) تم سرسری بات سمجھتے ہو (ترجمہ حضرت تھانویؒ) اِدْھَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُدْھِنٌ ہے، اِدْھَانٌ کے معنی، فریب دینا، دھوکا دینا۔ باطن کے خلاف ظاہر کرنا، چکنی چپڑی باتیں کرنا۔
۸۳	اَلْحُلْقُوْمَ: حلق، گلا، جمع: حَلَاقِیْمُ ہے۔
۸۵	لَاتُبْصِرُوْنَ: تم لوگ دیکھتے نہیں ہو (ترجمہ شیخ الہند) تم لوگ سمجھتے نہیں ہو (ترجمہ حضرت تھانوی) (لَاتُبْصِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۸۶	مَدِیْنِیْنَ: بدلہ دیئے ہوئے۔ جن کو بدلہ دیا جائے۔ محکوم، تابع دار۔ دِیْنٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مَدِیْنٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۸۹	رَوْحٌ: راحت، رحمت، مہربانی۔
۸۹	رَیْحَانٌ: روزی، غذا۔ جمع: رِیَاحِیْنُ ہے۔
۹۳	نُزُلٌ: مہمانی کا کھانا، کھانا جو مہمان کے سامنے پیش کیا جائے، جمع: اَنْزَالٌ۔
۹۴	تَصْلِیَۃُ جَحِیْمٍ: دوزخ میں ڈالنا۔ دوزخ میں داخل کرنا۔ (تَصْلِیَۃٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے (جَحِیْمٌ) کے معنی دوزخ کے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

سورۂ حدید مدنی ہے۔ اس میں کل انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

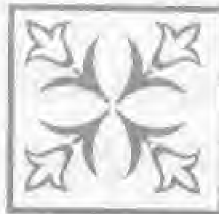
آیت نمبر	
۴	اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ: وہ (اللہ تعالیٰ) تخت پر قائم ہوا۔ تمام اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ استواء اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے، جس کی کیفیت معلوم نہیں اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے استواء کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ استواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت مجہول ہے۔ اور کیفیت کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔ (اِسْتَوٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔ (عَرْشٌ) کے معنی تخت شاہی، جمع: عُرُوْشٌ اور اَعْرَاشٌ ہے۔
۴	يَلِجُ: وہ داخل ہوتا ہے۔ (يَلِجُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وُلُوْجٌ ہے۔
۴	يَعْرُجُ: وہ چڑھتا ہے۔ (يَعْرُجُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عُرُوْجٌ ہے۔
۵	يُوْلِجُ: وہ داخل کرتا ہے۔ (يُوْلِجُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْلَاجٌ ہے۔
۷	مُسْتَخْلَفِيْنَ: قائم مقام، نائب، اِسْتِخْلَافٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُسْتَخْلَفٌ ہے۔ باب استفعال سے آتا ہے۔

آیت نمبر	
۱۰	لَایَسْتَوِیْ: وہ برابر نہیں ہے۔ (لَایَسْتَوِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔
۱۰	اَلْحُسْنٰی: بھلائی۔ بہت عمدہ، بہت اچھی۔ اس سے مراد ثواب ہے۔ حُسْنٌ سے اسم تفضیل واحد مؤنث ہے۔
۱۱	یُقْرِضُ اللّٰہَ: وہ (کون ہے جو) اللہ تعالیٰ کو (اچھی طرح) قرض دے۔ اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض دینے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خوش دلی سے خرچ کرے۔ (یُقْرِضُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْرَاضٌ ہے۔
۱۱	فَیُضٰعِفَہٗ: وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو بڑھا دے گا۔ (یُضَاعِفَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُضَاعَفَۃٌ ہے۔ فاء کے بعد اَنْ مقدرہ کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔
۱۲	یَسْعٰی نُوْرُھُمْ: ان کا نور دوڑتا ہوگا، پل صراط پر سخت اندھیرا ہوگا، پل صراط سے گزرنے کے وقت ایمان والوں کے سامنے اور داہنی جانب نور ہوگا۔ (یَسْعٰی) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔ (نُوْرٌ) کے معنی روشنی، جمع اَنْوَارٌ ہے۔
۱۳	اُنْظُرُوْنَا: تم لوگ ہمارا انتظار کرو۔ (اُنْظُرُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَظْرٌ اور نَظَرٌ ہے۔
۱۳	نَقْتَبِسْ: ہم روشنی حاصل کرلیں۔ (نَقْتَبِسْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِقْتِبَاسٌ ہے۔
۱۳	اِلْتَمِسُوْا نُوْرًا: تم لوگ روشنی تلاش کرو۔ (اِلْتَمِسُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْتِمَاسٌ ہے۔
۱۴	یُنَادُوْنَھُمْ: وہ (منافق لوگ) اُن (ایمان والوں) کو پکاریں گے (یُنَادُوْنَ)

آیت نمبر	
	باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ۔
۱۴	فَتَنْتُمْ: تم نے (اپنے کو) فتنے میں ڈال دیا (فَتَنْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔
۱۴	تَرَبَّصْتُمْ: تم نے انتظار کیا۔ (تَرَبَّصْتُمْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبُّصٌ ہے۔
۱۴	اِرْتَبْتُمْ: تم نے شک کیا، (اِرْتَبْتُمْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرْتِیَابٌ ہے۔
۱۴	غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ: تم کو تمناؤں نے دھوکے میں ڈال دیا۔ (غَرَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غُرُوْرٌ ہے (اَلْاَمَانِيُّ) تمنائیں، آرزوئیں، واحد: اُمْنِيَّةٌ ہے۔
۱۴	اَلْغَرُوْرُ: دھوکا دینے والا۔ اس سے مراد شیطان ہے۔ غُرُوْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۵	هِيَ مَوْلٰكُمْ: وہی تمہارا رفیق ہے (ترجمہ حضرت تھانوی) (مَوْلٰی) کے معنی رفیق، ساتھی، جمع: مَوَالِیْ ہے۔
۱۶	اَلَمْ يَاْنِ: کیا وقت نہیں آیا۔ (لَمْ يَاْنِ) باب ضرب سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَنْیٌ ہے۔
۱۶	اَنْ تَخْشَعَ: کہ وہ (ان کے دل) جھک جائیں۔ کہ وہ (اُن کے دل) گڑگڑائیں۔ (تَخْشَعَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خُشُوْعٌ ہے۔
۱۶	قَسَتْ: وہ (اُن کے دل) سخت ہو گئے۔ (قَسَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قَسْوٌ اور قَسْوَۃٌ اور قَسَاوَۃٌ ہے۔
۱۸	اَلْمُصَّدِّقِيْنَ: صدقہ دینے والے مرد (اَلْمُصَّدِّقِيْنَ) تَصَدُّقٌ مصدر سے

آیت نمبر	
	اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے واحد: مُصَّدِّقٌ ہے (مُصَّدِّقِيْنَ) اصل میں مُتَصَدِّقِيْنَ ہے۔ تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا ہے۔
۱۸	اَلْمُصَّدِّقَاتِ: صدقہ دینے والی عورتیں۔ (اَلْمُصَّدِّقَاتِ) تَصَدُّقٌ سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: مُصَّدِّقَةٌ ہے۔
۲۰	تَفَاخُرٌ: ایک دوسرے پر فخر کرنا، باب تفاعل سے مصدر ہے۔
۲۰	تَكَاثُرٌ: ایک دوسرے سے زیادہ ہونا۔ باب تفاعل سے مصدر ہے۔
۲۰	اَعْجَبَ: وہ اچھا معلوم ہوا۔ (اَعْجَبَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْجَابٌ ہے۔
۲۰	يَهِيْجُ: وہ (پیدوار) خشک ہو جاتی ہے۔ (يَهِيْجُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هَيْجٌ ہے۔
۲۰	مُصْفَرًّا: زرد، باب افعلال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، مصدر اِصْفِرَارٌ۔
۲۰	حُطَامًا: چورا چورا، ریزہ ریزہ۔ حَطْمٌ مصدر سے فُعَالٌ کے وزن پر مَفْعُوْلٌ یعنی مَحْطُوْمٌ کے معنی میں ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۲۱	سَابِقُوْا: تم لوگ دوڑو۔ (سَابِقُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُسَابَقَةٌ ہے۔
۲۱	اُعِدَّتْ: وہ تیار کی گئی ہے۔ (اُعِدَّتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْدَادٌ ہے۔
۲۲	اَنْ نَبْرَاَهَا: کہ ہم ان (جانوں) کو پیدا کریں۔ (نَبْرَاَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَرْءٌ ہے۔
۲۳	لِكَيْلَا تَاْسَوْا: تاکہ تم غم نہ کرو، تاکہ تم رنج نہ کرو (لِكَيْلَا تَاْسَوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَسًى ہے، معنی غمگین ہونا۔
۲۳	مُخْتَالٍ: اترانے والا۔ اِخْتِيَالٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب

آیت نمبر	
	افتعال سے آتا ہے۔
۲۳	فَخُوْرٌ: فخر کرنے والا، شیخی باز۔ فَخْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۲۵	بَاْسٌ: لڑائی، ہیبت، سختی۔
۲۷	قَفَّیْنَا: ہم نے پیچھے بھیجا، ہم نے پے در پے بھیجا۔ ہم نے یکے بعد دیگرے بھیجا۔ (قَفَّیْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْفِیَةٌ ہے۔
۲۷	رَهْبَانِیَّةً: ترک دُنیا۔ گوشہ نشینی۔ دنیا سے بے تعلقی۔
۲۷	اِبْتَدَعُوْهَا: ان لوگوں نے اس (رہبانیت) کو ایجاد کرلیا۔ ان لوگوں نے اس کو گھڑ لیا۔ (اِبْتَدَعُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْتِدَاعٌ ہے۔
۲۷	مَارَعَوْهَا: ان لوگوں نے اس (رہبانیت) کی رعایت نہیں کی (مَارَعَوْا) باب فتح سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رِعَایَةٌ ہے۔
۲۸	کِفْلَیْنِ: (ثواب کے) دو حصے۔ دوگنا (ثواب) اس کا واحد: کِفْلٌ اور جمع: اَکْفَالٌ ہے۔
۲۹	لِئَلَّا یَعْلَمَ: تا کہ وہ (اہل کتاب) جان لیں۔ (لِئَلَّا یَعْلَمَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ اس کے بعد لائے نفی زائدہ تاکید کے لئے ہے (یَعْلَمَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عِلْمٌ ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ پارہ (۲۸)

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ

سورۂ مجادلہ مدنی ہے۔ اس میں کل بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے سن لی۔ (قَدْ سَمِعَ) باب سمع سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَمْعٌ ہے۔
۱	تُجَادِلُكَ: وہ (عورت) آپ سے جھگڑتی ہے (جھگڑتی تھی) (تُجَادِلُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔ یہاں اس عورت سے مراد حضرت خولہؓ بنت ثعلبہ صحابیہ ہیں۔ اور ان کے شوہر اوسؓ بن صامت صحابی ہیں۔
۱	تَشْتَكِيْ: وہ شکایت کرتی ہے (وہ شکایت کرتی تھی) تَشْتَكِيْ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِشْتِكَاءٌ ہے۔
۱	تَحَاوُرَكُمَا: تم دونوں کی گفتگو۔ (تَحَاوُرٌ) باب تفاعل سے مصدر ہے، اس کے معنی گفتگو کرنا، بات چیت کرنا۔
۲	يُظٰهِرُوْنَ: وہ لوگ ظہار کرتے ہیں (يُظٰهِرُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُظَاهَرَةٌ اور ظِهَارٌ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو میری ماں کی طرح ہے یا تیری پیٹھ میری ماں یا بہن کی پیٹھ کی طرح ہے، اس کو شریعت کی اصطلاح میں ظہار کہتے ہیں، زمانۂ جاہلیت میں یہ لفظ طلاق سے زیادہ سخت سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے کہ ظہار کرنے کی وجہ

آیت نمبر	
	سے شوہر اور بیوی کے درمیان ہمیشہ کے لئے جدائی ہو جاتی تھی۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ظہار کرنے کو گناہ قرار دیا۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص ظہار کرے تو اس پر کفارہ لازم فرمایا۔ جب تک شوہر کفارہ ادا نہ کرے اس وقت تک بیوی سے اختلاط درست نہیں ہے۔ ظہار کا کفارہ ایک غلام یا باندی کو آزاد کرنا، یا لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔
۳	تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ: ایک غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا (تَحْرِيْرٌ) کے معنی آزاد کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ (رَقَبَةٌ) کے معنی گردن۔ اس سے مراد غلام یا باندی ہے۔ اس کی جمع: رِقَابٌ اور رَقَبَاتٌ ہے۔
۳	مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا: دونوں کے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے (يَتَمَاسَّا) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر تَمَاسٌّ ہے۔ یہ فعل مضارع اصل میں يَتَمَاسَّانِ ہے۔ اَن مصدریہ کی وجہ سے نون تثنیہ گر گیا ہے۔
۴	شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ: لگاتار دو مہینے، پے در پے دو مہینے۔ (شَهْرَيْنِ) کے معنی دو مہینے، یہ شَهْرٌ کا تثنیہ ہے۔ اس کی جمع: اَشْهُرٌ اور شُهُوْرٌ ہے (مُتَتَابِعَيْنِ) تَتَابُعٌ مصدر سے اسم فاعل تثنیہ ہے۔ اس کا واحد: مُتَتَابِعٌ ہے۔
۴	حُدُوْدُ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی حدیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام۔ (حُدُوْدٌ) کے معنی حدیں، احکام۔ اس کا واحد: حَدٌّ ہے۔
۵	يُحَادُّوْنَ: وہ لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ (يُحَادُّوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُحَادَّةٌ ہے۔
۵	كُبِتُوْا: وہ لوگ ذلیل ہوئے۔ وہ لوگ ذلیل کئے گئے (كُبِتُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَبْتٌ بمعنی ذلیل کرنا۔
۶	يَبْعَثُهُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ (يَبْعَثُ) باب فتح سے

آیت نمبر	
	فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔
۶	يُنَبِّئُهُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو خبر دے گا۔ (يُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔
۶	اَحْصٰهُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے اس کو محفوظ کر رکھا ہے۔ (اَحْصٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْصَاءٌ ہے۔
۷	نَجْوٰى: سرگوشی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ معنی سرگوشی کرنا۔
۸	نُهُوْا: ان لوگوں کو منع کیا گیا۔ (نُهُوْا) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَهْيٌ ہے۔
۸	يَتَنٰجَوْنَ: وہ لوگ سرگوشی کرتے ہیں۔ (يَتَنَاجَوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَنَاجِيٌ ہے۔
۸	حَيَّوْكَ: وہ لوگ آپ کو سلام کرتے ہیں۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے۔ (حَيَّوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحِيَّةٌ ہے۔
۸	يَصْلَوْنَهَا: وہ لوگ اس (جہنم) میں داخل ہوں گے۔ (يَصْلَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَلْيٌ ہے۔
۹	تَنَاجَوْا: تم لوگ سرگوشی کرو۔ (تَنَاجَوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنَاجِيٌ ہے۔
۱۱	تَفَسَّحُوْا: تم لوگ کھل کر بیٹھو۔ (تَفَسَّحُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفَسُّحٌ ہے۔
۱۱	اِفْسَحُوْا: تم لوگ کشادہ ہو جاؤ۔ تم لوگ کھل جاؤ۔ (اِفْسَحُوْا) باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَسْحٌ ہے۔
۱۱	اُنْشُزُوْا: تم لوگ اٹھ کھڑے ہو۔ (اُنْشُزُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَشْزٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۲	قَدِّمُوْا: تم لوگ آگے بھیجو، تم لوگ پہلے دے دیا کرو۔ (قَدِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَقْدِیْمٌ ہے۔
۱۳	اَشْفَقْتُمْ: تم لوگ ڈر گئے۔ (اَشْفَقْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِشْفَاقٌ ہے۔
۱۴	تَوَلَّوْا: ان لوگوں نے دوستی کی۔ (تَوَلَّوْا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیٌ ہے۔
۱۷	یَحْلِفُوْنَ: وہ لوگ قسم کھاتے ہیں۔ (یَحْلِفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَلْفٌ ہے۔
۱۵	اَعَدَّ اللّٰہُ: اللہ تعالیٰ نے تیار فرمایا۔ (اَعَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ ہے۔
۱۵	جُنَّۃً: ڈھال، سپر۔ جمع: جُنَنٌ ہے۔
۱۵	صَدُّوْا: ان لوگوں نے روکا۔ (صَدُّوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔
۱۹	اِسْتَحْوَذَ: وہ (شیطان) غالب ہوگیا۔ اس نے قابو کرلیا۔ اس نے تسلط کرلیا (اِسْتَحْوَذَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْوَاذٌ ہے۔
۱۹	حِزْبُ الشَّیْطٰنِ: شیطان کا گروہ۔ شیطان کی جماعت، (حِزْبٌ) کے معنیٰ گروہ، جماعت، جمع: اَحْزَابٌ ہے۔
۲۰	یُحَادُّوْنَ: وہ لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ (یُحَادُّوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُحَادَّۃٌ ہے۔
۲۰	اَلْاَذَلِّیْنَ: بہت ذلیل لوگ۔ ذِلَّۃٌ سے اسم تفضیل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: اَذَلُّ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۲۲	یُوَآدُّوْنَ: وہ لوگ دوستی کرتے ہیں، وہ لوگ محبت کرتے ہیں۔ (یُوَآدُّوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُوَادَّۃٌ۔
۲۲	عَشِیْرَتَھُمْ: ان کا کنبہ، ان کا گھرانہ، ان کا خاندان، (عَشِیْرَۃٌ) کے معنی کنبہ، گھرانہ، خاندان، جمع: عَشَائِرُ ہے۔
۲۲	اَیَّدَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مدد کی، اس نے قوت دی۔ (اَیَّدَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْیِیْدٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْحَشْرِ

سورۂ حشر مدنی ہے۔ اس میں کل چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۲	اَلْحَشْرِ: اکٹھا کرنا، جمع کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۲	مَانِعَتُھُمْ: ان کو بچانے والے۔ ان کی حفاظت کرنے والے (مَانِعَۃٌ) مَنْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ یہ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۲	قَذَفَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب) ڈال دیا (قَذَفَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَذْفٌ ہے۔
۲	یُخْرِبُوْنَ: وہ لوگ اجاڑ رہے ہیں (وہ لوگ اجاڑ رہے تھے) یُخْرِبُوْنَ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْرَابٌ ہے۔
۲	اِعْتَبِرُوْا: تم لوگ عبرت حاصل کرو۔ (اِعْتَبِرُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِبَارٌ ہے۔
۳	اَلْجَلَاءَ: جلاوطن ہونا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۴	شَآقُّوْا: ان لوگوں نے مخالفت کی (شَآقُّوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُشَاقَّۃٌ ہے۔
۵	لِیْنَۃٍ: کھجور کا درخت، جمع: لِیْنٌ ہے۔
۵	لِیُخْزِیَ: تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) رسوا کرے۔ (یُخْزِیَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْزَاءٌ ہے۔
۶	اَفَآءَ اللّٰہُ: اللہ تعالیٰ نے لوٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے دلوا دیا۔ (اَفَآءَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفَآءَ ۃٌ ہے۔
۶	اَوْجَفْتُمْ: تم نے دوڑایا۔ (اَوْجَفْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْجَافٌ ہے۔
۶	خَیْلٍ: گھوڑے (خَیْلٌ) کے معنی گھوڑوں کا گروہ، جمع: خُیُوْلٌ اور اَخْیَالٌ ہے۔
۶	رِکَابٍ: اونٹ، (رِکَابٌ) کے معنی سواری کے اونٹ، اس کا واحد: من غیر لفظہ رَاحِلَۃٌ ہے۔ اس کی جمع: رُکُبٌ، رَکَائِبُ اور رِکَابَاتٌ ہے۔
۷	دُوْلَۃً: دست گرداں، مختلف ہاتھوں میں گردش کرنے والی چیز۔ جو چیز ایک ہاتھ سے نکل کر دوسرے ہاتھ میں جاتی ہے۔
۷	خُذُوْہُ: تم اس کو لے لیا کرو۔ (خُذُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَخْذٌ ہے۔
۷	اِنْتَھُوْا: تم لوگ رک جاؤ۔ (اِنْتَھُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْتِھَآءٌ ہے۔
۸	یَبْتَغُوْنَ: وہ لوگ طلب کرتے ہیں (یَبْتَغُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔
۹	تَبَوَّؤُ: وہ لوگ ٹھہرے۔ ان لوگوں نے ٹھکانا بنایا۔ (تَبَوَّؤُ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَبَوُّءٌ ہے۔
۹	یُؤْثِرُوْنَ: وہ لوگ ترجیح دیتے ہیں۔ وہ لوگ مقدم رکھتے ہیں۔ (یُؤْثِرُوْنَ)

آیت نمبر	
	باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْثَارٌ۔
۹	خَصَاصَۃٌ: فاقہ، باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی محتاج ہونا۔
۹	مَنْ یُّوْقَ: جو شخص بچایا جائے، جو شخص محفوظ رکھا جائے (یُوْقَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِقَایَۃٌ ہے۔ معنی بچانا (یُوْقَ) اصل میں یُوْقٰی ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔
۹	شُحٌّ: بخل، کنجوسی، حرص، لالچ۔
۱۰	غِلًّا: کینہ، بیر، دشمنی۔
۱۱	نَافَقُوْا: وہ لوگ منافق ہوئے (نَافَقُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَافَقَۃٌ ہے۔
۱۴	قُرًی مُّحَصَّنَۃٍ: حفاظت والی بستیاں۔ (قُرًی) کے معنی بستیاں۔ واحد: قَرْیَۃٌ ہے۔ (مُحَصَّنَۃٌ) تَحْصِیْنٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ اس کے معنی محفوظ، حفاظت کی ہوئی۔
۱۴	شَتّٰی: مختلف، متفرق، جدا جدا۔ اس کا واحد شَتِیْتٌ ہے۔
۱۸	وَلْتَنْظُرْ: اور چاہئے کہ دیکھ لے (ہر شخص) وَلْتَنْظُرْ اس کے شروع میں واؤ عاطفہ ہے۔ اسی کی وجہ سے لام امر ساکن ہوگیا ہے۔ لام امر اصل میں مکسور ہوتا ہے۔ (لِتَنْظُرْ) فعل امر، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَظْرٌ اور نَظَرٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۲۰	لَایَسْتَوِیْ: وہ (دوزخ اور جنت والے) برابر نہیں (لَایَسْتَوِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔
۲۰	اَلْفَآئِزُوْنَ: کامیاب لوگ۔ فَوْزٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: فَآئِزٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۱	خَاشِعًا: دب جانے والا۔ خُشُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

آیت نمبر	
	باب فتح سے آتا ہے۔
۲۱	مُتَصَدِّعًا: پھٹ جانے والا۔ تَصَدُّعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب تفعل سے آتا ہے۔
۲۳	اَلْقُدُّوْسُ: بہت پاک، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نقص وعیب سے پاک ہے۔ قُدْسٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳	اَلْمُؤْمِنُ: امن دینے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں ہے۔ اِیْمَانٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔
۲۳	اَلْمُهَيْمِنُ: نگہبانی کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ هَيْمَنَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فعللہ سے آتا ہے۔
۲۳	اَلْعَزِيْزُ: بہت زبردست، بہت غلبہ والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے عِزَّةٌ سے فَعِيل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب ضرب سے آتا ہے۔
۲۳	اَلْجَبَّارُ: خرابی کو درست کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے جَبْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے آتا ہے۔
۲۳	اَلْمُتَكَبِّرُ: بڑی عظمت والا، صاحب عظمت، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، تَكَبُّرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب تفعل سے آتا ہے۔
۲۴	اَلْخَالِقُ: پیدا کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ خَلْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۲۴	اَلْبَارِئُ: ٹھیک بنانے والا، درست بنانے والا، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، بَرْءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۲۴	اَلْمُصَوِّرُ: صورت بنانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ تَصْوِيْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب تفعیل سے آتا ہے۔

آیت نمبر	
۲۴	اَلْحُسْنٰی: بہت اچھے (نام) حُسْنٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مؤنث ہے۔ باب کرم اور نصر سے آتا ہے۔
۲۴	اَلْعَزِیْزُ: بہت زبردست، بہت غالب، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے عِزَّۃٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۴	اَلْحَکِیْمُ: بہت حکمت والا، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے حِکْمَۃٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃِ

سورۂ ممتحنہ مکی ہے۔ اس میں تیرہ آیتیں، اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	تُلْقُوْنَ: تم لوگ (ان سے دوستی کا) اظہار کرتے ہو، تم لوگ (ان کو دوستی کا) پیغام بھیجتے ہو (تُلْقُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ اس کے معنی ڈالنا۔
۱	اَلْمَوَدَّۃِ: دوستی، باب سمع سے مصدر ہے، اس کے معنی محبت کرنا، دوستی کرنا۔
۱	جِهَادًا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑنا، محنت کرنا، کوشش کرنا۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے، جہاد تین طرح کا ہوتا ہے (۱) دشمنانِ دین سے (۲) شیطان سے (۳) نفس سے، اور تین چیزوں سے کیا جاتا ہے: (۱) زبان سے (۲) ہاتھ سے (۳) دل سے (لغات القرآن مولانا عبدالرشید نعمانی)
۱	تُسِرُّوْنَ: تم لوگ چھپاتے ہو۔ (تُسِرُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱	اَخْفَیْتُمْ: تم نے چھپایا۔ (اَخْفَیْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِخْفَاءٌ ہے۔
۱	اَعْلَنْتُمْ: تم نے ظاہر کیا۔ (اَعْلَنْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْلَانٌ ہے۔
۲	اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ: اگر وہ لوگ تم پر قابو پالیں۔ (یَثْقَفُوْا) اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ثَقْفٌ ہے۔
۲	یَبْسُطُوْا: وہ لوگ (تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں) بڑھائیں گے۔ وہ لوگ (تم پر) دست درازی اور زبان درازی کریں گے۔ (یَبْسُطُوْا) جوابِ شرط کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔
۲	وَدُّوْا: ان لوگوں نے تمنا کی۔ (وَدُّوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَدٌّ ہے۔
۳	اَرْحَامُکُمْ: تمہاری رشتہ داریاں، تمہاری قرابتیں (اَرْحَامٌ) کا واحد رَحْمٌ اور رِحْمٌ اور رَحِمٌ ہے۔
۴	اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ: اچھا نمونہ، عمدہ نمونہ، اچھی چال، اچھا طریقہ (اُسْوَۃٌ) نمونہ، چال، طریقہ۔ جمع: اُسًی ہے۔
۴	بُرَءٰٓؤُا: بیزار، الگ تھلگ۔ اس کا واحد بَرِیْئٌ ہے۔
۴	بَدَا: وہ (دشمنی) ظاہر ہوگئی (بَدَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُدُوٌّ ہے۔
۴	اَنَبْنَا: ہم رجوع ہوئے۔ (اَنَبْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنَابَۃٌ ہے۔

آیت نمبر	
۷	عَادَیْتُمْ: تم نے دشمنی کی (عَادَیْتُمْ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُعَادَاۃٌ ہے۔
۸	اَنْ تَبَرُّوْهُمْ: کہ تم ان کے ساتھ احسان کرو۔ کہ تم ان کے ساتھ نیکی کرو۔ (تَبَرُّوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بِرٌّ ہے۔ اَنْ مصدریہ کی وجہ سے فعل مضارع حالتِ نصب میں ہے۔
۸	تُقْسِطُوْا: کہ تم (ان کے ساتھ) انصاف کرو۔ (تُقْسِطُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقْسَاطٌ ہے، اَنْ مصدریہ کی وجہ سے فعل مضارع حالتِ نصب میں ہے۔
۹	ظَاهَرُوْا: ان لوگوں نے مدد کی۔ (ظَاهَرُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُظَاهَرَۃٌ ہے۔
	اَنْ تَوَلَّوْهُمْ: کہ تم اُن سے دوستی کرو۔ (تَوَلَّوْا) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّیٌ ہے۔ تَوَلَّوْا اصل میں تَتَوَلَّوْنَ ہے۔ تخفیف کے لئے ایک تاء کو حذف کردیا گیا۔ اور اَنْ مصدریہ کی وجہ سے نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔
۹	مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ: جو شخص ان سے دوستی کرے گا (یَتَوَلَّ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیٌ ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع حالتِ جزم میں ہے۔
۱۰	لَا تُمْسِكُوْا: تم (کافر عورتوں کے ناموس) اپنے قبضہ میں نہ رکھو۔ تم (کافر عورتوں کے تعلقات کو) باقی نہ رکھو، یعنی تمہاری جو بیویاں دارالحرب میں کفر کی حالت میں رہ گئیں۔ ان کا نکاح تم سے ختم ہوگیا۔ اس لئے تم ان سے تعلقات باقی نہ رکھو۔ (لَا تُمْسِكُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْسَاکٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۰	عِصَمِ الْکَوَافِرِ: کافر عورتوں کے ناموس، کافر عورتوں کے تعلقات (عِصَمٌ) کے معنی ناموس عصمتیں، بعض لوگوں نے اس کے معنی رسیوں کے بھی لکھے ہیں، اس سے مراد تعلقات ہیں (اَلْکَوَافِرُ) کے معنی کافر عورتیں، واحد: کَافِرَۃٌ ۔
۱۱	اِنْ فَاتَکُمْ: اگر تم سے فوت ہو جائے، اگر تم سے چھوٹ جائے (فَاتَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَوْتٌ ہے۔
۱۱	عَاقَبْتُمْ: (پھر) تمہاری باری آئے۔ تمہاری نوبت آئے۔ (عَاقَبْتُمْ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُعَاقَبَۃٌ ہے۔
۱۲	یُبَایِعْنَکَ: وہ عورتیں آپ سے بیعت کریں۔ (یُبَایِعْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر مُبَایَعَۃٌ ہے۔
۱۲	لَایَسْرِقْنَ: وہ عورتیں چوری نہیں کریں گی۔ (لَایَسْرِقْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر سَرِقَۃٌ ہے۔
۱۲	لَایَزْنِیْنَ: وہ عورتیں زنا نہیں کریں گی۔ (لَایَزْنِیْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر زِنَاءٌ ہے۔
۱۲	لَایَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ: وہ عورتیں بہتان نہ لائیں گی۔ (لَایَاْتِیْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مؤنث غائب،، مصدر اِتْیَانٌ ہے۔ (بُهْتَانٌ) جھوٹ، تہمت۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ معنی تہمت لگانا۔
۱۲	یَفْتَرِیْنَ: وہ عورتیں گھڑ لیں، وہ عورتیں بنالیں۔ (یَفْتَرِیْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔
۱۲	بَایِعْهُنَّ: آپ ان کو بیعت کر لیجئے۔ (بَایِعْ) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُبَایَعَۃٌ ہے۔
۱۳	یَئِسُوْا: وہ لوگ ناامید ہو گئے۔ (یَئِسُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر یَاْسٌ ہے۔

سُوْرَةُ الصَّفِّ

سورہ صف مدنی ہے۔ اس میں کل چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	سَبَّحَ لِلّٰهِ: اس نے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کی (سَبَّحَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْبِيْحٌ ہے۔ معنی پاکی بیان کرنا۔
۳	كَبُرَ مَقْتًا: بڑی بیزاری کی بات ہے۔ بہت ناراضی کی بات ہے (كَبُرَ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كِبَرٌ ہے۔ (مَقْتًا) ناراضی، بیزاری، تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۴	صَفًّا: قطار باندھ کر، صف بستہ ہوکر، قطار باندھنے والے، صف بستہ ہونے والے۔ یہ مصدر اسم فاعل صَافِّيْنَ کے معنی میں حال واقع ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۴	بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ: سیسہ پلائی ہوئی عمارت، یعنی مضبوط عمارت (بُنْيَانٌ) کے معنی عمارت، یہ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی عمارت بنانا (مَرْصُوْصٌ) کے معنی سیسہ پلایا ہوا، مضبوط کیا ہوا۔ (رَصَاصٌ) کے معنی سیسہ (ایک قسم کی دھات ہے جس سے بندوق کی گولیاں اور چھرّے بنائے جاتے ہیں)
۵	مُوْسٰى: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) ص:۳۸ پر دیکھئے۔
۵	تُؤْذُوْنَنِيْ: تم لوگ مجھ کو تکلیف پہنچاتے ہو۔ (تُؤْذُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِيْذَاءٌ ہے۔

آیت نمبر	
۵	زَاغُوْا: وہ لوگ پھر گئے۔ وہ لوگ ٹیڑھے ہوئے (زَاغُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر زَیْغٌ ہے معنی کج ہونا، ٹیڑھا ہونا۔
۵	اَزَاغَ اللّٰہُ: اللہ تعالیٰ نے (ان کے دلوں کو) پھیر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے (ان کے دلوں کو) ٹیڑھا کر دیا (اَزَاغَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِزَاغَةٌ ہے۔
۶	مُبَشِّرًا: خوش خبری دینے والا، تَبْشِیْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۷	اِفْتَرٰی: اس نے جھوٹ باندھا۔ اس نے جھوٹ گھڑ لیا۔ (اِفْتَرٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔
۷	یُدْعٰی: وہ (اسلام کی طرف) بلایا جاتا ہے۔ (یُدْعٰی) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَعْوَةٌ ہے۔
۸	لِیُطْفِئُوْا: کہ وہ لوگ (اللہ تعالیٰ کے نور یعنی دین اسلام کو) بجھا دیں۔ (لِیُطْفِئُوْا) اس کے شروع میں لام مکسور اَنْ مصدریہ کے معنی میں ہے۔ اور یہ فعل کو نصب دینے والا ہے۔ فراء اور کسائی کا قول یہی ہے (اعراب القرآن) یُطْفِئُوْا باب افعال سے مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِطْفَاءٌ ہے۔ لام مکسور کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔
۸	مُتِمٌّ: پورا کرنے والا۔ اِتْمَامٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔
۹	لِیُظْهِرَهٗ: تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اس (دین حق) کو غالب کر دے (لِیُظْهِرَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِظْهَارٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر	
۱۰	اَدُلُّکُمْ: میں تم کو بتلاؤں (اَدُلُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم مصدر دَلَالَۃٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۰	تُنْجِیْکُمْ: وہ (تجارت) تم کو بچالے۔ وہ تم کو نجات دے (تُنْجِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْجَاءٌ ہے۔
۱۲	مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً: عمدہ مکانات، پاکیزہ گھر۔ (مَسٰکِنُ) کا واحد: مَسْکَنٌ ہے۔ اس کے معنی مکان اور گھر کے ہیں۔ (طَیِّبَۃٌ) طِیْبٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۱۲	جَنّٰتِ عَدْنٍ: ہمیشہ رہنے کی بہشتیں، ہمیشہ رہنے کے باغات (جَنّٰتٌ) کا واحد: جَنَّۃٌ ہے معنی بہشت اور باغ (عَدْنٌ) باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے اس کے معنی مقیم ہونا۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ کے معنی وہ جنتیں جہاں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنّت کو جمع کے لفظ سے اس لئے فرمایا کہ جنتیں سات ہیں: (۱) جنۃ الفردوس (۲) جنۃ عدن (۳) جنۃ النعیم (۴) دار الخلد (۵) جنۃ الماوی (۶) دار السلام (۷) علیین (لغات القرآن)
۱۴	اَنْصَارَ اللّٰہِ: اللہ تعالیٰ کے مددگار۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار۔ (اَنْصَارٌ) کے معنی مددگار، اس کا واحد: نَاصِرٌ اور نَصِیْرٌ ہے۔
۱۴	عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات جلد اول پارہ (۱) ص: ۶۳ پر دیکھئے۔
۱۴	اَلْحَوَارِیُّوْنَ: اس کا واحد: حَوَارِیٌّ ہے، یہ حَوْرٌ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی خالص سفیدی کے ہیں، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کا خطاب ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ان کے کپڑے سفید تھے۔ اس لئے وہ حواری کہلائے۔ شاہ

آیت نمبر	
	عبد القادر صاحب موضح القرآن میں لکھتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ یار کا خطاب تھا حواری، حواری اصل میں کہتے ہیں دھوبی کو، ان میں سے پہلے دو شخص جوان کے تابع ہوئے دھوبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کپڑے کیا دھوتے ہو۔ میں تم کو دل دھونا سکھا دوں۔ وہ اُن کے ساتھ ہو گئے۔ اس طرح سب کا یہ خطاب ٹھہر گیا۔ لغات القرآن (مولانا عبد الرشید نعمانی)
۱۴	طَآئِفَةٌ: جماعت، گروہ۔ جمع: طَوَآئِفُ ہے۔
۱۴	اَيَّدْنَا: ہم نے تائید کی۔ ہم نے قوت دی۔ (اَيَّدْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَاْئِيْدٌ ہے۔
۱۴	ظَاهِرِيْنَ: غالب ہونے والے، ظُهُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: ظَاهِرٌ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

سورۂ جمعہ مدنی ہے۔ اس میں کل گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	يُسَبِّحُ لِلّٰهِ: وہ (آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزیں) اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں (يُسَبِّحُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْبِيْحٌ ہے۔ معنی پاکی بیان کرنا۔
۲	بَعَثَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) بھیجا۔ (بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔
۲	الْاُمِّيّٖنَ: ناخواندہ لوگ، ان پڑھ لوگ۔ اس کا واحد: اُمِّيٌّ ہے۔

آیت نمبر	
۲	يَتْلُوْا: وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھتے ہیں۔ (يَتْلُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تِلَاوَةٌ ہے۔
۲	يُزَكِّيْهِمْ: وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو (عقائد باطلہ اور اخلاق رذیلہ سے) پاک کرتے ہیں۔ (يُزَكِّيْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْكِيَةٌ ہے۔
۲	يُعَلِّمُهُمْ: وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو (کتاب الٰہی اور دانش مندی کی باتیں) سکھلاتے ہیں۔ (يُعَلِّمُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْلِيْمٌ ہے۔
۳	لَمَّا يَلْحَقُوْا: وہ ابتک (ان کے ساتھ) شامل نہیں ہوئے (لَمَّا يَلْحَقُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لُحُوْقٌ ہے لَمَّا کی وجہ سے فعل مضارع مجزوم ہے۔
۵	حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ: ان پر تورات لادی گئی۔ یعنی ان لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا (حُمِّلُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْمِيْلٌ ہے۔ (اَلتَّوْرٰةُ) ایک مشہور آسمانی کتاب ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتاری گئی تھی۔
۵	لَمْ يَحْمِلُوْهَا: ان لوگوں نے اس (تورات) کو اٹھایا نہیں، یعنی ان لوگوں نے تورات پر عمل نہیں کیا۔ (لَمْ يَحْمِلُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَمْلٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے اس کا مرجع: تورات ہے۔
۵	اَسْفَارًا: کتابیں، واحد: سِفْرٌ ہے۔
۶	هَادُوْا: وہ لوگ یہودی ہوئے (هَادُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَوْدٌ ہے۔

آیت نمبر	
۶	زَعَمْتُمْ: تم نے گمان کیا، تم نے دعویٰ کیا۔ (زَعَمْتُمْ) باب فتح اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ ہے۔
۶	تَمَنَّوْا: تم لوگ (موت کی) تمنا کرو۔ (تَمَنَّوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَنِّیٌ ہے۔
۸	تَفِرُّوْنَ: تم لوگ بھاگتے ہو۔ (تَفِرُّوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فِرَارٌ ہے۔
۸	مُلٰقِیْکُمْ: (موت) تم سے ملاقات کرنے والی، تم سے ملنے والی (مُلَاقِیْ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل واحد مذکر مضاف ہے۔ اس کا مصدر مُلَاقَاۃٌ۔
۹	اِذَا نُوْدِیَ: جب (نمازِ جمعہ کے لئے) اذان کہی جائے۔ (نُوْدِیَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔
۹	اِسْعَوْا: تم لوگ دوڑو۔ یہاں دوڑنے سے مراد پورے اہتمام اور مستعدی کے ساتھ جانا ہے، بھاگنا مراد نہیں ہے (تفسیر عثمانی) اِسْعَوْا باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَعْیٌ ہے۔
۹	ذِکْرِ اللّٰہِ: اللہ تعالیٰ کی یاد۔ اس سے جمعہ کا خطبہ اور نماز مراد ہے۔ (ذِکْرٌ) باب نصر سے مصدر ہے۔
۹	ذَرُوْا: تم لوگ (خرید و فروخت) چھوڑ دو یعنی اذانِ جمعہ کے بعد خرید و فروخت حرام ہے (ذَرُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔
۱۰	اِذَا قُضِیَتْ: جب وہ (نماز) پوری ہو جائے۔ (قُضِیَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔
۱۰	اِنْتَشِرُوْا: تم لوگ (زمین میں) پھیل پڑو۔ تم (زمین پر) چلو پھرو۔ (اِنْتَشِرُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْتِشَارٌ۔ لَھْوًا: تماشہ، مشغلہ، اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز۔ یہ باب نصر

آیت نمبر	
	سے مصدر ہے۔
۱۱	اِنْفَضُّوْا: وہ لوگ متفرق ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگ بکھر جاتے ہیں۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے (اِنْفَضُّوْا) بابِ انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْفِضَاضٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ

سورۂ منافقون مدنی ہے۔ اس میں کل گیارہ آیتیں، اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْمُنٰفِقُوْنَ: منافق لوگ (مُنَافِقُوْنَ) مُنَافَقَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُنَافِقٌ ہے۔ منافق وہ شخص ہے جو ظاہر میں مسلمان اور باطن میں کافر ہو۔
۱	نَشْهَدُ: ہم گواہی دیتے ہیں (نَشْهَدُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر شَهَادَةٌ۔ معنیٰ گواہی دینا۔
۲	اَيْمَانَهُمْ: ان کی قسمیں (اپنی قسمیں) اَيْمَانٌ کا واحد: يَمِيْنٌ: معنیٰ قسم۔
۲	جُنَّةً: ڈھال، سپر۔ جمع: جُنَنٌ ہے۔
۲	صَدُّوْا: ان لوگوں نے روکا (صَدُّوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔
۳	طُبِعَ: (اُن کے دلوں پر) مہر لگا دی گئی۔ (طُبِعَ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَبْعٌ ہے۔
۳	لَا يَفْقَهُوْنَ: وہ لوگ (حق بات کو) سمجھتے نہیں ہیں۔ (لَا يَفْقَهُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فِقْهٌ ہے۔

آیت نمبر	
۴	تُعْجِبُكَ: آپ کو وہ (ان کے جسم) خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کو وہ (ان کے جسم) اچھے لگتے ہیں۔ (تُعْجِبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْجَابٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۴	خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ: دیوار کے سہارے لگائی ہوئی لکڑیاں۔ جیسے خشک اور بے کار لکڑیاں جو دیوار کے سہارے کھڑی کر دی گئی ہوں۔ وہ دیکھنے میں موٹی موٹی مگر بے جان ہیں۔ ایک منٹ بغیر سہارے کے کھڑی نہیں رہ سکتیں۔ ہاں ضرورت پر جلانے کے کام آ سکتی ہیں۔ یہی حال منافقوں کا ہے۔ ان کے موٹے تازے جسم ظاہری خول اور بے عقل ہیں۔ محض دوزخ کا ایندھن بننے کے لائق ہیں (تفسیر عثمانی) (خُشُبٌ) کا واحد: خَشَبٌ ہے معنی لکڑی (مُسَنَّدَةٌ) کے معنی دیوار کے سہارے لگائی ہوئی۔ تَسْنِيْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب تفعیل سے آتا ہے۔
۴	يَحْسَبُوْنَ: وہ لوگ گمان کرتے ہیں، وہ لوگ خیال کرتے ہیں (يَحْسَبُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔
۴	صَيْحَةٍ: چیخ، پکار۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۴	قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ ان کو غارت کرے۔ اللہ تعالیٰ ان کی گردن مارے (قَاتَلَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُقَاتَلَةٌ ہے۔
۴	يُؤْفَكُوْنَ: وہ لوگ (دین حق سے) پھیرے جاتے ہیں۔ وہ لوگ پھرے جاتے ہیں۔ (يُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْكٌ ہے۔ معنی پھیرنا۔
۵	تَعَالَوْا: تم لوگ آؤ۔ (تعالوا) باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر،

آیت نمبر	
	اس معنی میں صرف فعل امر استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مصدر تعالیٰ ہے۔ اس کے معنی بلند ہونا۔
۵	لَوَّوْا رُءُ وْسَهُمْ: وہ لوگ اپنے سر مٹکاتے ہیں، وہ لوگ اپنے سر پھیر لیتے ہیں۔ جوابِ شرط ہے (لَوَّوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَلْوِيَةٌ ہے۔ (رُءُ وْسٌ) کے معنی سر۔ واحد: رَأْسٌ ہے۔
۷	حَتّٰى يَنْفَضُّوْا: یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں۔ یہاں تک کہ وہ متفرق ہو جائیں (يَنْفَضُّوْا) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْفِضَاضٌ ہے یہ فعل مضارع حَتّٰى کی وجہ سے منصوب ہے۔
۷	خَزَآئِنُ: خزانے، واحد: خِزَانَةٌ اور خَزِيْنَةٌ ہے۔
۹	لَا تُلْهِكُمْ: وہ (تمہارے مال اور تمہاری اولاد) تم کو غافل نہ کریں (لَا تُلْهِ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِلْهَآءٌ ہے (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۰	لَوْ لَآ اَخَّرْتَنِيْ: آپ نے مجھ کو مہلت کیوں نہیں دی۔ (اَخَّرْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَاْخِيْرٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۱۰	فَاَصَّدَّقَ: کہ میں خیرات کرتا، کہ میں صدقہ کرتا۔ (اَصَّدَّق) اصل میں اَتَصَدَّقَ ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِصَّدُّقٌ جو اصل میں تَصَدُّقٌ ہے۔ فاء کے بعد اَنْ مقدر ہونے کی وجہ سے یہ فعل مضارع منصوب ہے۔
۱۱	خَبِيْرٌ: بہت خبر رکھنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر خُبْرٌ اور خِبْرٌ ہے۔ باب کرم اور فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ التَّغَابُنِ

سورۃ تغابن مدنی ہے اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	یُسَبِّحُ: وہ پاکی بیان کرتا ہے۔ (یُسَبِّحُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْبِیْحٌ ہے۔
	قَدِیْرٌ: بہت قدرت رکھنے والا، اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے قُدْرَۃٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳	صَوَّرَکُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تمہاری صورت بنائی۔ (صَوَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصْوِیْرٌ ہے۔
۳	اَحْسَنَ صُوَرَکُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تمہاری صورتیں اچھی بنائیں۔ (اَحْسَنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْسَانٌ ہے۔ (صُوَرٌ) کے معنی صورتیں، شکلیں، نقشے، واحد: صُوْرَۃٌ ہے۔
۳	اَلْمَصِیْرُ: لوٹنا، لوٹنے کی جگہ۔ مصدر میمی اور اسم ظرف ہے۔ اس کا مصدر صَیْرٌ اور صَیْرُوْرَۃٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۴	تُسِرُّوْنَ: تم لوگ چھپاتے ہو۔ (تُسِرُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔
۴	تُعْلِنُوْنَ: تم لوگ ظاہر کرتے ہو۔ (تُعْلِنُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْلَانٌ ہے۔

آیت نمبر	
۵	ذَاقُوْا: ان لوگوں نے چکھا۔ (ذَاقُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ذَوْقٌ ہے۔
۶	تَوَلَّوْا: ان لوگوں نے اعراض کیا۔ (تَوَلَّوْا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیٌ ہے۔
۶	اِسْتَغْنَى اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے بے پروائی کی۔ (اِسْتَغْنٰی) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْنَآءٌ ہے۔
۷	لَنْ يُّبْعَثُوْا: وہ لوگ ہرگز دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے (لَنْ يُّبْعَثُوْا) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، نفی تاکید بہ لن، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔
۷	لَتُبْعَثُنَّ: تم لوگ ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔ باب فتح سے فعل مضارع مجہول، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَعْثٌ ہے۔
۸	اَلنُّوْرِ: روشنی، اس سے مراد قرآنِ کریم ہے۔ جمع: اَنْوَارٌ ہے۔
۹	يَوْمُ التَّغَابُنِ: ہار جیت کا دن، سود وزیاں کا دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ ہار جیت کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن دوزخی ہاریں گے اور جنتی جیتیں گے۔ سود وزیاں کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا نفع اور کافروں کا نقصان ظاہر ہو جائے گا۔ (تَغَابُنٌ) کے معنی ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا۔ باب تفاعل کا مصدر ہے۔
۱۱	مَآ اَصَابَ: وہ (کوئی مصیبت) نہیں پہنچی۔ (مَآ اَصَابَ) باب افعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَةٌ ہے۔
۱۱	يَهْدِ قَلْبَهٗ: وہ (اللہ تعالیٰ) اس دل کو (صبر و رضا) کی راہ دکھاتا ہے، یہ جوابِ شرط واقع ہے (يَهْدِ) باب ضرب سے فعل مضارع مجزوم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هُدًى اور هِدَايَةٌ ہے (قَلْبٌ) کے معنی دل، جمع: قُلُوْبٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۲	اِنْ تَوَلَّيْتُمْ: اگر تم اعراض کروگے۔ (تَوَلَّيْتُمْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّیٌ ہے۔
۱۴	اِحْذَرُوْهُمْ: ان سے بچے رہو۔ ان سے ہوشیار رہو۔ (اِحْذَرُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَذْرٌ اور حِذْرٌ ہے۔
۱۴	اِنْ تَعْفُوْا: اگر تم معاف کردو۔ (تَعْفُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَفْوٌ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع حالتِ جزم میں ہے۔
۱۴	تَصْفَحُوْا: (اگر) تم درگذر کرو۔ (تَصْفَحُوْا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَفْحٌ ہے۔ شرط پر عطف کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔
۱۴	تَغْفِرُوْا: (اگر) تم بخش دو۔ جوابِ شرط پر عطف ہے۔ (تَغْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غُفْرَانٌ اور مَغْفِرَةٌ
۱۵	فِتْنَةٌ: آزمائش کی چیز، جانچنے کا ذریعہ (فِتْنَةٌ) آزمائش، جانچ، جمع فِتَنٌ ہے۔
۱۶	اَنْفِقُوْا: تم لوگ خرچ کرو۔ (اَنْفِقُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْفَاقٌ ہے۔
۱۶	مَنْ يُّوْقَ: جو شخص بچایا جائے۔ جو شخص محفوظ رہے۔ (يُوْقَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِقَايَةٌ ہے۔ (يُوْقَ) اصل میں يُوْقٰی ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔
۱۶	شُحَّ نَفْسِهٖ: اپنے نفس کا حرص، اپنے جی کا لالچ۔ (شُحٌّ) باب نصر، ضرب اور سمع سے مصدر ہے۔ معنی حرص کرنا، بخل کرنا۔
۱۷	اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ: اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرض دوگے۔ اللہ تعالیٰ کو قرض دینے کا مطلب اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا ہے۔ (تُقْرِضُوْا) باب افعال

آیت نمبر	
	سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقْرَاضٌ ہے۔
۱۷	قَرْضًا حَسَنًا: اچھی طرح قرض دینا۔ یعنی اخلاص کے ساتھ خرچ کرنا۔ (قَرْضًا حَسَنًا) موصوف اور صفت ہو کر مفعول مطلق واقع ہے (قَرْضٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔
۱۷	يُضٰعِفْهُ: وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو بڑھا دے گا۔ (يُضٰعِفُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُضَاعَفَةٌ ہے۔ جوابِ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔
۱۷	شَكُوْرٌ: بہت قدر داں۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے شُكْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۷	حَلِيْمٌ: بہت بردبار، اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے حِلْمٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الطَّلَاق

سورۂ طلاق مدنی ہے۔ اس میں کل بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی۔ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اے عبداللہ! حیض کی حالت میں طلاق دینا جائز نہیں۔ اس لئے رجعت کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرما کر طلاق کا طریقہ بیان فرمایا۔

آیت نمبر	
۱	اِذَا طَلَّقْتُمْ: جب تم طلاق دو (طَلَّقْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَطْلِيْقٌ ہے۔
۱	طَلِّقُوْهُنَّ: تم ان کو طلاق دو (طَلِّقُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر

آیت نمبر	
	حاضر، مصدر تَطْلِیْقٌ ہے۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۱	اَحْصُوْا الْعِدَّةَ: تم عدت کو گنتے رہو۔ تم لوگ عدت کو یاد رکھو۔ (اَحْصُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْصَآءٌ ہے۔ (اَلْعِدَّةُ) اس کے لغوی معنی گنتی اور شمار کے ہیں۔ اصطلاح شرع میں عدت اس مدت کو کہتے ہیں، جو عورت شوہر کے طلاق دینے یا مرنے کے بعد رحم کی صفائی یا سوگ منانے کے لئے گذارتی ہے۔ طلاق کی عدت تین حیض یا تین مہینے، وفات کی عدت چار مہینے دس دن۔ اور طلاق ہو یا وفات دونوں صورتوں میں حاملہ کی عدت وضع حمل (بچے کا پیدا ہونا) ہے۔
۱	فَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ: کھلی ہوئی بے حیائی۔ اس سے مراد زنا ہے۔ (فَاحِشَةٌ) بے حیائی، سخت گناہ۔ جمع: فَوَاحِشُ ہے، (مُبَيِّنَةٌ) کے معنی کھلی ہوئی، واضح۔ تَبْيِيْنٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔
۱	حُدُوْدُ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کے احکام، خدائی احکام (حُدُوْدُ) کے معنی حدیں، احکام۔ واحد: حَدٌّ ہے۔
۱	مَنْ يَّتَعَدَّ: جو شخص تجاوز کرے گا۔ (يَتَعَدَّ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَدِّیْ ہے۔ يَتَعَدَّ اصل میں يَتَعَدّٰی ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۱	يُحْدِثُ: وہ (اللہ تعالیٰ) پیدا کردے۔ (يُحْدِثُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْدَاثٌ ہے۔
۲	اِذَا بَلَغْنَ: جب وہ (مطلقہ) عورتیں پہنچ جائیں۔ (بَلَغْنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے۔
۲	اَجَلَهُنَّ: ان کی عدت۔ (اَجَلٌ) کے معنی عدت، مدت۔ جمع: آجَالٌ ہے۔
۲	اَمْسِكُوْهُنَّ: تم ان کو روک لو۔ یعنی نکاح میں رہنے دو۔ طلاق رجعی میں

آیت نمبر	
	مطلقہ عورت کی عدت گذرنے کے قریب ہو جائے تو شوہر کو دو اختیار ہیں۔ یا تو رجعت کر کے عورت کو نکاح میں رہنے دے۔ یا عدت گذرنے پر عورت کو چھوڑ دے۔ (اَمْسِكُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْسَاكٌ ہے۔
۲	فَارِقُوْهُنَّ: تم ان کو جدا کر دو۔ تم ان کو چھوڑ دو۔ (فَارِقُوْا) باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُفَارَقَةٌ ہے۔
۲	اَشْهِدُوْا: تم گواہ بنالو، تم گواہ کرلو۔ (اَشْهِدُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِشْهَادٌ ہے۔
۲	مَنْ يَّتَّقِ: جو شخص (اللہ تعالیٰ سے) ڈرے گا۔ (يَتَّقِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّقَآءٌ ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۲	مَخْرَجًا: نکلنے کی جگہ یعنی نجات کا راستہ، (مَخْرَجٌ) خُرُوْجٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ اس کی جمع مَخَارِجُ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۳	لَايَحْتَسِبُ: وہ گمان نہیں کرتا ہے۔ (لَايَحْتَسِبُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْتِسَابٌ ہے۔
۳	مَنْ يَّتَوَكَّلْ: جو شخص بھروسہ کرے۔ (يَتَوَكَّلْ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَكُّلٌ ہے۔
۳	قَدْرًا: اندازہ، مقدار۔
۴	يَئِسْنَ: وہ عورتیں ناامید ہو گئیں۔ یعنی جو عورتیں عمر کی زیادتی کی وجہ سے حیض سے ناامید ہو گئیں۔ (يَئِسْنَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر يَأْسٌ ہے۔
۴	اِنِ ارْتَبْتُمْ: اگر تم کو شک ہو۔ اگر تم کو شبہ ہو۔ (ارْتَبْتُمْ) باب افتعال سے

آیت نمبر	
	فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرْتِیَابٌ ہے۔
۴	لَمْ يَحِضْنَ: ان عورتوں کو حیض نہیں آیا۔ (لَمْ يَحِضْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَيْضٌ ہے۔
۴	أُولَاتُ الْأَحْمَالِ: حمل والیاں یعنی حاملہ عورتیں۔ (أُولَاتٌ) خلافِ قیاس ذَاتٌ کی جمع مؤنث ہے۔
۶	أَسْكِنُوهُنَّ: تم ان (مطلقہ عورتوں) کو رہنے کا مکان دو۔ (أَسْكِنُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْكَانٌ ہے۔
۶	لَا تُضَارُّوهُنَّ: تم ان عورتوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ (لَا تُضَارُّوا) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُضَارَّةٌ ہے۔
۶	إِنْ أَرْضَعْنَ: اگر وہ دودھ پلائیں۔ (أَرْضَعْنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِرْضَاعٌ ہے۔
۶	وَأْتَمِرُوا: اور تم مشورہ کرلیا کرو۔ اس کے شروع میں واؤ حرفِ عطف ہے۔ (اِئْتَمِرُوا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِئْتِمَارٌ ہے۔
۶	إِنْ تَعَاسَرْتُمْ: اگر تم آپس میں ضد کرو۔ اگر تم ایک دوسرے کو تنگ کرو۔ (تَعَاسَرْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعَاسُرٌ ہے۔
۷	مَنْ قُدِرَ: جس شخص پر (روزی) تنگ کردی گئی ہو۔ یعنی جو شخص غریب ہو۔ (قُدِرَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ اور قَدَرٌ ہے۔
۸	عَتَتْ: اس نے (بہت بستیوں یعنی بستی والوں نے) سرکشی کی۔ (عَتَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر عُتُوٌّ ہے۔

آیت نمبر	
۸	حَاسَبْنٰهَا: ہم نے ان کا (سخت) حساب لیا۔ (حَاسَبْنَا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُحَاسَبَةٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: قَرْيَةٌ ہے۔
۸	عَذَابًا نُكْرًا: بُری سزا، بھاری سزا (نُكْرٌ) کے معنی بُرا کام۔ یہ باب سمع سے مصدر ہے۔ مصدری معنی ناواقف ہونا۔
۱۰	اَعَدَّ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے تیار فرمایا۔ (اَعَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ ہے۔
۱۲	يَتَنَزَّلُ: وہ (اللہ تعالیٰ کا حکم) اترتا ہے۔ (يَتَنَزَّلُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنَزُّلٌ ہے۔
۱۲	قَدِيْرٌ: بہت قدرت والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے قُدْرَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ التَّحْرِيْم

سورۂ تحریم مدنی ہے اس میں کل بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔ صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول شریف تھا کہ عصر کے بعد کھڑے کھڑے سب بیویوں کے پاس (خبر گیری کے لئے) تشریف لاتے تھے۔ ایک روز حضرت زینبؓ کے پاس معمول سے زیادہ ٹھیرے۔ اور شہد پیا تو مجھ کو رشک آیا۔ اور میں نے حفصہؓ سے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس تشریف لائیں وہ یوں کہے کہ آپ نے مغافیر نوش فرمایا ہے۔ مغافیر ایک خاص قسم کا گوند ہے جس میں کچھ بدبو ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو شہد پیا ہے۔ تو

ان بیوی نے کہا کہ شاید کوئی مکھی مغافیر کے درخت پر بیٹھ گئی ہوگی اور اس کا رس چوس لیا ہوگا (اسی کی وجہ سے شہد میں بدبو آنے لگی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدبو کی چیزوں سے بہت پرہیز فرماتے تھے۔ اس لئے آپ نے قسم کھائی کہ پھر میں شہد نہیں پیوں گا۔ اور اس خیال سے کہ حضرت زینبؓ کا جی برا نہ ہو۔ اس کے چھپانے کی تاکید فرمائی۔ مگر ان بیوی نے دوسری سے کہہ دیا۔ اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت حفصہؓ شہد پلانے والی ہیں۔ اور حضرت عائشہ اور حضرت سودہؓ اور حضرت صفیہؓ صلاح کرنے والی ہیں۔ اور بعض روایات میں اور طرح بھی قصہ آیا ہے۔ ممکن ہے کہ کئی واقعے ہوئے ہوں اور سب کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئی ہوں (بیان القرآن)

آیت نمبر	
۱	تُحَرِّمُ: آپ حرام کرتے ہیں۔ (تُحَرِّمُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْرِیْمٌ ہے۔
۱	اَحَلَّ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا۔ (اَحَلَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْلَالٌ ہے۔
۱	تَبْتَغِیْ: آپ چاہتے ہیں۔ آپ طلب کرتے ہیں۔ (تَبْتَغِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَآءٌ ہے۔
۲	قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمادیا ہے۔ (قَدْ فَرَضَ) باب ضرب سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَرْضٌ ہے۔
۲	تَحِلَّةَ اَیْمَانِکُمْ: تمہاری قسموں کا کھولنا۔ یعنی قسم توڑنے کے بعد اس کے کفارہ کا طریقہ (تَحِلَّة) کے معنی حلال کرنا، کھولنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے (اَیْمَانٌ) کے معنی قسمیں، واحد یَمِیْنٌ ہے۔
۳	اَسَرَّ النَّبِیُّ: پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چپکے سے (ایک بات) فرمائی (وہ بات یہی تھی کہ میں پھر شہد نہیں پیوں گا۔ مگر کسی سے کہنا نہیں) اَسَرَّ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔

آیت نمبر	
	اس کے معنی چپکے سے کہنا، چھپا کر کہنا۔
۳	نَبَّاَتْ بِهٖ: اس بیوی نے وہ بات (دوسری بیوی کو) بتلا دی۔ (نَبَّاَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔
۳	عَرَّفَ بَعْضَهٗ: انھوں نے (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے) تھوڑی بات بتلا دی یعنی کچھ اجزاء کا ذکر فرمایا (عَرَّفَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْرِیْفٌ ہے۔
۳	اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ: انھوں نے (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے) کچھ بات کو ٹال دیا۔ یعنی کچھ اجزاء کا ذکر نہیں فرمایا۔ (اَعْرَضَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْرَاضٌ ہے۔
۳	مَنْ اَنْبَاَكَ: آپ کو کس نے خبر دی (اَنْبَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْبَاءٌ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۳	نَبَّاَنِیَ: اس نے (علیم اور خبیر نے) مجھ کو خبر دی۔ (نَبَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔ (نِی) اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۴	قَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا: تم دونوں کے دل جھک پڑے ہیں۔ تم دونوں کے دل مائل ہو گئے ہیں (کہ دوسری بیویوں سے ہٹا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اپنا بنا لیں) (قَدْ صَغَتْ) باب نصر اور فتح سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر صَغْوٌ ہے (قُلُوْبٌ) کے معنی دل، واحد قَلْبٌ۔
۴	اِنْ تَظٰهَرَا: اگر تم دونوں چڑھائی کرو گی۔ اگر تم دونوں کاروائی کرتی رہو گی۔ (تَظٰهَرَا) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر، مصدر تَظَاهُرٌ ہے۔ اس کے معنی ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ تَظٰهَرَا اصل میں تَتَظَاهَرَانِ ہے۔ شروع میں تخفیف کے لئے ایک تاء کو حذف کر دیا

آیت نمبر	
	گیا۔ اور انْ شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں نونِ تثنیہ ساقط ہو گیا ہے۔
۴	ظَهِيرٌ: مددگار، یہ فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے، واحد اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مصدر ظَهْرٌ اور ظُهُوْرٌ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۵	قٰنِتٰتٍ: فرماں برداری کرنے والیاں۔ (قَانِتَاتٌ) قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: قَانِتَةٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
	تٰٓئِبٰتٍ: توبہ کرنے والیاں۔ (تَآئِبَاتٌ) تَوْبَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: تَآئِبَةٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۵	عٰبِدٰتٍ: عبادت کرنے والیاں۔ (عَابِدَاتٌ) عِبَادَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: عَابِدَةٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۵	سٰٓئِحٰتٍ: روزہ رکھنے والیاں۔ (سَآئِحَةٌ) سَيْحٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: سَآئِحَةٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۵	ثَيِّبٰتٍ: بیوہ عورتیں، واحد: ثَيِّبَةٌ ہے۔
۵	اَبْكَارًا: کنواریاں۔ واحد: بِكْرٌ ہے۔
۶	قُوْٓا: تم لوگ بچاؤ (قُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وِقَايَةٌ ہے۔
۶	وَقُوْدُهَا: اس (آگ) کا ایندھن۔ وَقُوْدٌ کے معنی ایندھن۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: نَارًا ہے۔
۶	مَلٰٓئِكَةٌ: فرشتے، واحد: مَلَكٌ ہے۔
۶	غِلَاظٌ: تندخو، واحد: غَلِيْظٌ ہے۔
۶	شِدَادٌ: سخت، واحد: شَدِيْدٌ ہے۔
۶	لَا يَعْصُوْنَ: وہ (فرشتے) نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔ (لَايَعْصُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عِصْيَانٌ ہے۔

آیت نمبر

۷ لَاتَعْتَذِرُوْا: تم عذر مت کرو۔ (لَاتَعْتَذِرُوْا) باب افتعال سے فعل نہی صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِذَارٌ ہے۔

۸ تَوْبَةً نَّصُوْحًا: سچی توبہ، خالص توبہ۔ یعنی دل میں گناہ پر کامل ندامت ہو، اور آئندہ اس کے نہ کرنے کا پختہ ارادہ ہو۔ (تَوْبَةٌ) باب نصر سے مصدر ہے۔ (نَصُوْحٌ) فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر نَصْحٌ اور نُصُوْحٌ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

۸ يَسْعٰى: وہ (ان کا نور) دوڑتا ہوگا۔ (يَسْعٰى) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْيٌ ہے۔

۸ اَتْمِمْ: آپ پورا کر دیجئے۔ (اَتْمِمْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتْمَامٌ ہے۔

۹ جَاهِدْ: آپ جہاد کیجئے۔ (جَاهِدْ) باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُجَاهَدَةٌ ہے۔

۹ اُغْلُظْ: آپ سختی کیجئے۔ (اُغْلُظْ) باب نصر اور کرم سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر غَلْظٌ اور غِلْظَةٌ ہے۔

۱۰ اِمْرَاَتَ نُوْحٍ: نوح (علیہ السلام) کی بیوی، ان کا نام واعلہ ہے (تفسیر قرطبی)

۱۰ اِمْرَاَتَ لُوْطٍ: لوط (علیہ السلام) کی بیوی۔ ان کا نام والہہ ہے (تفسیر قرطبی)

۱۰ خَانَتٰهُمَا: ان دونوں عورتوں نے ان دونوں بندوں سے خیانت کی یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی نے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام سے خیانت کی۔ یہاں خیانت کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں حضرات کے نبی ہونے کی وجہ سے ان کا حق یہ تھا کہ ان پر ایمان لاتیں، اور دینی احکام میں ان کی اطاعت کرتیں۔ لیکن وہ عورتیں نہ ایمان لائیں، اور نہ اطاعت کی، یہ ان حضرات کے ساتھ خیانت

آیت نمبر	
	کرتا ہے (خَانَتَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، مصدر خِیَانَۃٌ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۰	لَمْ يُغْنِيَا: وہ دونوں (نیک بندے) کام نہ آئے (لَمْ يُغْنِيَا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔
۱۰	اُدْخُلَا: تم دونوں داخل ہو جاؤ۔ (اُدْخُلَا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر، مصدر دُخُولٌ ہے۔
۱۱	اِمْرَاَتَ فِرْعَوْنَ: فرعون کی بیوی، ان سے مراد حضرت آسیہ بنت مزاحم ہیں۔
۱۱	اِبْنِ: آپ بنا دیجئے (اِبْنِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر بِنَاءٌ ہے۔
۱۱	نَجِّنِيْ: آپ مجھ کو نجات عطا فرما دیجئے۔ (نَجِّ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَنْجِيَةٌ ہے۔ (نِيْ) اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۱۲	مَرْيَمَ: حضرت مریم کے مختصر حالات پارہ (۳) سورۂ آل عمران ص: ۱۳۳ پر دیکھئے
۱۲	اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا: انھوں نے (حضرت مریم نے) اپنی شہوت کی جگہ کو روکے رکھا۔ انھوں نے اپنے ناموس کو (حرام اور حلال دونوں سے) محفوظ رکھا۔ (اَحْصَنَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْصَانٌ ہے۔ (فَرْجٌ) کے معنی ستر گاہ۔ جمع: فُرُوْجٌ ہے۔
۱۲	نَفَخْنَا: ہم نے (بواسطہ جبرئیل علیہ السلام اپنی روح) پھونک دی (نَفَخْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَفْخٌ ہے۔
۱۲	الْقٰنِتِيْنَ: اطاعت کرنے والے۔ فرماں برداری کرنے والے۔ (قَانِتِيْنَ) قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: قَانِتٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَبٰرَكَ الَّذِیْ پارہ (۲۹)

سُوْرَۃُ الْمُلْكِ

سورۂ ملک مکی ہے۔ اس میں تیس (۳۰) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	تَبٰرَكَ: وہ بڑی برکت والا ہے، وہ بہت بابرکت ہے۔ (تَبَارَكَ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَارُكٌ ہے۔
۱	اَلْمُلْكُ: حکومت، سلطنت۔
۱	قَدِیْرٌ: بہت قدرت والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے، قُدْرَۃٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۲	لِیَبْلُوَكُمْ: تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری آزمائش کرے۔ (یَبْلُوْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَلَاءٌ ہے۔ یہ فعل مضارع لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔
۳	طِبَاقًا: تہ بر تہ، اوپر تلے۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے، اس کے معنی ایک دوسرے کے مطابق ہونا۔
۳	تَفٰوُتٍ: فرق، بے ضابطگی۔ باب تفاعل سے مصدر ہے۔
۳	اِرْجِعِ الْبَصَرَ: تو نگاہ کو لوٹا، تو دوبارہ نگاہ کر (اِرْجِعْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رَجْعٌ ہے (بَصَرٌ) کے معنی نگاہ، جمع: اَبْصَارٌ۔
۳	فُطُوْرٍ: دراڑ، پھٹن، واحد: فَطْرٌ ہے۔
۴	یَنْقَلِبْ: وہ (نگاہ) لوٹ آئے گی (یَنْقَلِبْ) باب انفعال سے فعل مضارع

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنقلابٌ ہے۔ جوابِ امر کی وجہ سے فعل مضارع حالتِ جزم میں ہے۔
۴	خَاسِئًا: ذلیل ہونے کی حالت میں، خَسْءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح اور سمع سے آتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۴	حَسِيْرٌ: تھکی ہوئی، در ماندہ۔ حُسُوْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔
۵	مَصَابِيْحَ: چراغ، اس سے مراد ستارے ہیں۔ واحد: مِصْبَاحٌ ہے۔
۵	رُجُوْمًا: (شیطانوں کو) مارنے کا ذریعہ۔ (رُجُوْمٌ) کے معنی اسبابِ سنگساری، وہ چیزیں جن کے ذریعہ پتھراؤ کیا جائے۔ واحد: رَجْمٌ ہے۔
۵	اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کیا۔ (اَعْتَدْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ ہے۔
۵	اَلسَّعِيْرِ: دہکتی ہوئی آگ، اس سے مراد دوزخ ہے۔ سَعْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۷	اِذَآ اُلْقُوْا: جب وہ (کافر لوگ دوزخ میں) ڈالے جائیں گے۔ (اُلْقُوْا) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۷	شَهِيْقًا: دہاڑنا، چیخنا، باب فتح اور ضرب سے مصدر ہے۔
۷	تَفُوْرُ: وہ (جہنم) جوش مارتی ہوگی، وہ اچھل رہی ہوگی۔ (تَفُوْرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَوْرٌ ہے۔
۸	تَكَادُ تَمَيَّزُ: ایسا لگتا ہے کہ وہ پھٹ پڑے گی۔ (تَكَادُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَوْدٌ ہے۔ اس کے معنی قریب ہونا۔ یہ افعالِ مقاربہ میں سے ہے۔ (تَمَيَّزُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَمَيُّزٌ ہے۔ تَمَيَّزُ اصل

آیت نمبر	
	میں تَتَمَيَّزُ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔
۸	خَزَنَتُهَا: اس (جہنم) کے داروغہ، اس کے محافظ۔ (خزنة) کے معنی داروغہ، نگہبان۔ واحد خَازِنٌ ہے (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے اس کا مرجع جَهَنَّمُ ہے۔
۸	نَذِيْرٌ: ڈرانے والا۔ اِنْذَارٌ مصدر سے خلاف قیاس اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ جمع نُذُرٌ ہے۔
۱۱	اِعْتَرَفُوْا: انھوں نے اقرار کیا۔ (اعْتَرَفُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْتِرَافٌ ہے۔
۱۱	سُحْقًا: دوری ہو۔ لعنت ہو (سُحْقًا) باب سمع سے مصدر ہے، مفعول بہ یا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، مفعول بہ ہو تو اصل عبارت: الزمهم الله سُحْقًا ہے۔ اور مفعول مطلق ہو تو اصل عبارت: سَحِقُوْا سُحْقًا ہے۔
۱۲	يَخْشَوْنَ: وہ لوگ ڈرتے ہیں۔ (يَخْشَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَشْيٌ اور خَشْيَةٌ ہے۔
۱۳	اَسِرُّوْا: تم لوگ چھپا کر کہو۔ (اَسِرُّوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔
۱۳	اِجْهَرُوْا: تم لوگ پکار کر کہو۔ (اِجْهَرُوْا) باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر جَهْرٌ ہے۔
۱۴	اَللَّطِيْفُ: باریک بیں، باریک باتوں کا جاننے والا۔ بھیدوں کا جاننے والا۔ اللہ تعالٰی کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ لطافةٌ مصدر سے فعیلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۱۵	ذَلُوْلًا: پست، نرم، ہموار (ذَلُوْلٌ) ذُلٌّ سے فعولٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ جمع ذُلُلٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۵	مَنَاكِبِهَا: کندھے، اس سے مراد راستے ہیں۔ (مَنَاكِبُ) کے معنی کندھے، واحد: مَنْكِبٌ ہے۔
۱۵	اَلنُّشُوْرُ: دوبارہ زندہ ہونا، جی اٹھنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۱۶	ءَ اَمِنْتُمْ: کیا تم لوگ بے خوف ہوگئے۔ (اَمِنْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْنٌ ہے۔
۱۶	اَنْ يَّخْسِفَ: کہ وہ (اللہ تعالیٰ تم کو) دھنسا دے (يَخْسِفَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَسْفٌ ہے۔
۱۶	تَمُوْرُ: وہ (زمین) لرزتی ہے۔ وہ کانپتی ہے۔ (تَمُوْرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَوْرٌ ہے۔
۱۷	حَاصِبًا: پتھر برسانے والی ہوا، سخت آندھی۔ حَصْبٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔
۱۷	نَذِيْرِ: میرا ڈرانا۔ یہ اصل میں نَذِيْرِیْ ہے۔ یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔ نَذِيْرٌ خلافِ قیاس باب افعال سے مصدر ہے۔
۱۸	نَكِيْرِ: میرا انکار، یہ اصل میں نَكِيْرِیْ ہے۔ یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔
۱۹	صٰٓفّٰتٍ: پر کھولے ہوئے (پرندے) پر پھیلائے ہوئے۔ (صَآفَّاتٍ) کے معنی صف باندھنے والے (پرندے) صَفٌّ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: صَآفَّةٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۹	يَقْبِضْنَ: وہ (پرندے اپنے پر) سمیٹ لیتے ہیں۔ (يَقْبِضْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر قَبْضٌ ہے۔
۱۹	يُمْسِكُهُنَّ: وہ ان کو تھام رہا ہے۔ وہ ان کو تھامے ہوئے ہے۔ (يُمْسِكُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْسَاكٌ۔
۲۰	غُرُوْرٍ: دھوکا۔ فریب، باب نصر سے مصدر ہے۔ معنی دھوکا دینا۔

آیت نمبر	
۲۱	لَجُّوْا: وہ لوگ اڑ گئے۔ وہ لوگ جم گئے۔ (لَجُّوْا) باب ضرب اور سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَجَاجٌ اور لَجَاجَۃٌ ہے۔
۲۱	عُتُوٍّ: سرکشی، نافرمانی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ معنی سرکشی کرنا۔
۲۱	نُفُوْرٍ: نفرت کرنا۔ بدکنا۔ باب ضرب اور نصر سے مصدر ہے۔
۲۲	مُکِبًّا: اوندھا، سرنگوں، منہ کے بل گرنے والا۔ (مُکِبٌّ) اِکْبَابٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔
۲۲	سَوِیًّا: سیدھا۔ سِوًی مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۲۳	اَنْشَاَکُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پیدا فرمایا۔ (اَنْشَاَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔ اَلْاَبْصَارَ: آنکھیں۔ واحد: بَصَرٌ ہے۔ اَلْاَفْئِدَۃَ: دل۔ واحد: فُؤَادٌ ہے۔
۲۴	ذَرَاَکُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پھیلا دیا۔ (ذَرَاَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَرْأٌ ہے۔
۲۷	زُلْفَۃً: قریب، نزدیک، قربت، نزدیکی، جمع: زُلَفٌ، زُلُفَاتٌ، زُلْفَاتٌ ہے۔
۲۷	سِیْئَتْ: وہ (چہرے) بگڑ جائیں گے، یہ جوابِ شرط واقع ہے۔ (سِیْئَتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَوْءٌ ہے۔
۲۷	(کُنْتُمْ) تَدَّعُوْنَ: تم لوگ مانگتے تھے (کُنْتُمْ تَدَّعُوْنَ) باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِدِّعَاءٌ جو اصل میں اِدْتِعَاءٌ ہے۔
۲۸	مَنْ یُّجِیْرُ: کون بچائے گا (یُجِیْرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجَارَۃٌ ہے۔
۲۹	تَوَکَّلْنَا: ہم نے بھروسہ کیا۔ (تَوَکَّلْنَا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف،

آیت نمبر	
	صیغہ جمع متکلم مصدر توکُّلٌ ہے۔
۳۰	اَصْبَحَ مَاءُ کُمْ غَوْرًا: (اگر) تمہارا پانی خشک ہوجائے۔ (اگر) تمہارا پانی (جو کنوؤں میں ہے) نیچے کو (اتر کر) غائب ہوجائے، یہ جملہ ترکیب میں شرط واقع ہے۔ (اَصْبَحَ) یہ افعال ناقصہ میں سے ہے۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْبَاحٌ ہے (مَآءٌ) کے معنی پانی۔ جمع: مِیَاہٌ ہے۔ (غَوْرٌ) پانی کا زمین کے اندر خشک ہوجانا۔ پانی کا زمین کی گہرائی میں جانا۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے جو اسم فاعل غَآئِرٌ کے معنی میں ہے۔
	مَآءٍ مَّعِیْنٍ: جاری پانی، نِتھرا پانی، سوت کا پانی۔ (مَآءٌ) کے معنی پانی، جمع: مِیَاہٌ ہے (مَعِیْنٌ) کے معنی جاری۔ مَعْنٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْقَلَمِ

سورۂ قلم مکی ہے۔ اس میں کل باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	وَالْقَلَمِ: قلم کی قسم۔ یہاں قلم سے خاص قلم تقدیر بھی مراد ہوسکتا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی تقدیر کو آسمان وزمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دیا تھا۔ اور اس سے عام قلم بھی مراد ہوسکتا ہے۔ جو فرشتوں اور انسانوں کے لکھنے کا ذریعہ ہے۔
۱	یَسْطُرُوْنَ: وہ لوگ لکھتے ہیں۔ (یَسْطُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَطْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳	غَيْرَ مَمْنُوْنٍ: بے انتہا، غیر منقطع، ختم نہ ہونے والا۔ (مَمْنُوْنٌ) کے معنی کاٹا ہوا، زائل کیا ہوا (مَنٌّ) مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۴	خُلُقٍ عَظِيْمٍ: بڑا خلق، بلند اخلاق، اخلاق (حسنہ) کا اعلیٰ پیمانہ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ خلق عظیم سے مراد دین عظیم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس دینِ اسلام سے زیادہ کوئی محبوب دین نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ کا خلق قرآنِ کریم ہے۔ یعنی قرآن پاک جن بلند اعمال و اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔ آپ ان سب کا عملی نمونہ ہیں۔ (خُلُقٌ) کے معنی عادت، خصلت، جمع: اَخْلَاقٌ ہے۔
۵	سَتُبْصِرُ: عنقریب آپ دیکھ لیں گے (سَتُبْصِرُ) اس کے شروع میں سین فعل مضارع کو استقبال کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے (تُبْصِرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۶	اَلْمَفْتُوْنُ: مجنوں، دیوانہ۔ فَتْنٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۹	وَدُّوْا: ان لوگوں نے چاہا۔ (وَدُّوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَدٌّ، وِدٌّ، وُدٌّ ہے۔
۹	لَوْ تُدْهِنُ: کہ آپ ڈھیلے ہو جائیں۔ (لَوْ) مصدریہ ہے۔ (تُدْهِنُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِدْهَانٌ ہے۔
۱۰	حَلَّافٍ: بہت قسمیں کھانے والا۔ حَلْفٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۱۰	مَهِيْنٍ: بے قدر، بے وقعت، ذلیل و خوار۔ مَهَانَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔

آیت نمبر	
۱۱	هَمَّازٍ: بہت طعنہ دینے والا۔ هَمْزٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔
۱۱	مَشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ: بہت چغلی کھانے والا، بڑا چغل خور، (مَشَّآءٍ) کے معنی بہت چلنے والا۔ مَشْیٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ (نَمِيْمٌ) کے معنی چغلی (کسی کی غیبت کرنا، برائی کرنا)
	مَنَّاعٍ: بہت روکنے والا۔ مَنْعٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے باب فتح سے آتا ہے۔
۱۲	مُعْتَدٍ: حد سے بڑھنے والا۔ اِعْتِدَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔
۱۲	اَثِيْمٍ: بڑا گنہ گار۔ اَثَمٌ اور اِثْمٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۳	عُتُلٍّ: اجڈ، سخت مزاج، بدمزاج۔ عَتْلٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔
۱۳	زَنِيْمٍ: بدنام، حرام زادہ۔ (زَنِيْمٌ) کے معنی غیر ثابت النسب، وہ شخص جس کا نسب کسی باپ سے ثابت نہ ہو، حرام زادہ، ولدالزنا، بدذات، بدنام۔
۱۵	اَسَاطِيْرُ: بے سند باتیں، افسانے، واحد: اُسْطُوْرَةٌ ہے۔
۱۶	سَنَسِمُهٗ: عنقریب ہم اس کو داغ لگا دیں گے۔ (سَنَسِمُ) اس کے شروع میں سین فعل مضارع کو استقبال کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے (نَسِمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَسْمٌ ہے۔
۱۶	الْخُرْطُوْمِ: سونڈ، اس سے مراد ناک ہے۔ سونڈ ہاتھی کی لمبی ناک کو کہتے ہیں۔ استہزاء کے طور پر ولید بن مغیرہ کی ناک کے لئے خرطوم (سونڈ) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی جمع: خَرَاطِيْمُ ہے۔

آیت نمبر	
۱۷	بَلَوْنٰهُمْ: ہم نے ان کی آزمائش کی۔(بَلَوْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَلَاءٌ ہے۔
۱۷	اَقْسَمُوْا: ان لوگوں نے قسم کھائی۔(اَقْسَمُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقْسَامٌ ہے۔
۱۷	لَيَصْرِمُنَّهَا: وہ لوگ اس (باغ) کا پھل ضرور توڑ لیں گے۔(لَيَصْرِمُنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَرْمٌ ہے (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۷	مُصْبِحِيْنَ: صبح کرنے والے، صبح کرتے ہوئے (مُصْبِحِيْنَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُصْبِحٌ اور مصدر اِصْبَاحٌ ہے۔
۱۸	لَا يَسْتَثْنُوْنَ: انھوں نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ یہ فعل مضارع، ماضی کے معنی میں ہے۔(لَا يَسْتَثْنُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِثْنَاءٌ ہے۔
۱۹	طَافَ: وہ پھر گیا۔(طَافَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَوَافٌ ہے۔
۱۹	طَآئِفٌ: پھرنے والا (عذاب) وہ ایک آگ تھی (جیسا کہ درِ منثور میں ابن جریج سے منقول ہے) چاہے وہ خالص آگ ہو یا ہوا میں آگ ملی ہوئی ہو۔ (طَآئِفٌ) طواف مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۲۰	اَلصَّرِيْمِ: کٹا ہوا (کھیت) ٹوٹا ہوا۔ صَرْمٌ مصدر سے فعیلٌ کے وزن پر مفعولٌ یعنی مَصْرُوْمٌ کے معنی میں ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۲۱	تَنَادَوْا: انھوں نے ایک دوسرے کو پکارا۔(تَنَادَوْا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَنَادِیْ ہے۔
۲۲	اُغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ: تم اپنے کھیت پر سویرے چلو۔(اُغْدُوْا) باب نصر

آیت نمبر	
	سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غُدُوٌّ ہے۔ (حَرْثٌ) کے معنی کھیت، کھیتی۔ یہ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے، مصدری معنی کھیتی کرنا۔
۲۲	صَارِمِیْنَ: پھل توڑنے والے۔ صَرْمٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: صَارِمٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۲۳	اِنْطَلَقُوْا: وہ لوگ چلے۔ (اِنْطَلَقُوْا) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْطِلَاقٌ ہے۔
۲۳	یَتَخَافَتُوْنَ: وہ لوگ چپکے چپکے باتیں کررہے ہیں۔ (باتیں کررہے تھے) (یَتَخَافَتُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَخَافُتٌ ہے۔
۲۵	غَدَوْا: وہ لوگ سویرے چلے۔ (غَدَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غُدُوٌّ ہے۔
۲۵	حَرْدٍ: منع کرنا، روکنا، نہ دینا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۲۸	لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ: تم لوگ تسبیح کیوں نہیں کرتے ہو۔ (تُسَبِّحُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْبِیْحٌ ہے۔
۳۰	یَتَلَاوَمُوْنَ: وہ ایک دوسرے کو ملامت کررہے ہیں۔ (یَتَلَاوَمُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَلَاوُمٌ ہے۔
۳۱	طٰغِیْنَ: حد سے بڑھنے والے۔ سرکشی کرنے والے۔ طُغْیَانٌ مصدر سے جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: طَاغٍ ہے۔ باب فتح اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	رَاغِبُوْنَ: خواہش کرنے والے۔ (رَاغِبُوْنَ) رَغْبَۃٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔ اس کا واحد: رَاغِبٌ ہے۔
۳۴	جَنّٰتِ النَّعِیْمِ: نعمت کے باغات، نعمت کی جنتیں، (جَنّٰتٌ) کا واحد: جنّۃ ہے۔ (النَّعِیْمُ) کے معنی نعمت کے ہیں۔

آیت نمبر	
۳۶	تَحْكُمُوْنَ: تم لوگ فیصلہ کرتے ہو۔ (تَحْكُمُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حُكْمٌ ہے۔
۳۷	تَدْرُسُوْنَ: تم لوگ پڑھتے ہو۔ (تَدْرُسُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دَرْسٌ ہے۔
۳۸	تَخَيَّرُوْنَ: تم لوگ پسند کرتے ہو (تَخَيَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَخَيُّرٌ ہے، تَخَيَّرُوْنَ اصل میں تَتَخَيَّرُوْنَ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔
۳۹	اَيْمَانٌ: قسمیں، واحد يَمِيْنٌ ہے۔
۴۰	سَلْهُمْ: آپ ان سے پوچھئے۔ (سَلْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر سُؤَالٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۰	زَعِيْمٌ: ذمہ دار، زَعْمٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب فتح اور نصر سے آتا ہے۔
۴۲	يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ: پنڈلی کھولی جائے گی، ساق کی تجلی فرمائی جائے گی۔ اس کی تفصیل بخاری اور مسلم کی حدیث شریف میں اس طرح آئی ہے کہ حق تعالیٰ قیامت کے میدان میں اپنی ساق ظاہر فرمائے گا۔ ساق پنڈلی کو کہتے ہیں۔ یہ صفاتِ الٰہیہ میں سے کوئی خاص صفت ہے۔ جس کو کسی مناسبت سے ساق فرمایا۔ ایسی آیتیں متشابہات میں سے کہلاتی ہیں۔ اسی حدیث میں ہے کہ اس تجلی کو دیکھ کر تمام مؤمنین اور مؤمنات سجدہ میں گر پڑیں گے۔ مگر جو شخص ریاء سے سجدہ کرتا تھا، اس کی کمر تختہ کی طرح ہو جائے گی اور سجدہ نہ کر سکے گا یعنی اہل ریاء اور نفاق سجدہ پر قادر نہیں ہوں گے، اور کافروں کا سجدہ پر قادر نہ ہونا بدرجۂ اولیٰ معلوم ہوتا ہے (بیان القرآن، تفسیر عثمانی) (يُكْشَفُ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب،

آیت نمبر	
	مصدر کَشْفٌ ہے (سَاقٌ) کے معنی پنڈلی (گھٹنا اور ٹخنا کا درمیانی حصہ) جمع: سُوْقٌ اور سِیْقَانٌ اور اَسْوُقٌ ہے۔
۴۳	خَاشِعَۃً: (ان کی آنکھیں شرمندگی کی وجہ سے) جھکی ہوئی۔ (خَاشِعَۃٌ) خُشُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۴۳	تَرْهَقُهُمْ: ان پر (ذلت) چھائی ہوگی۔ (تَرْهَقُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَهَقٌ ہے۔
۴۴	ذَرْنِیْ: آپ مجھ کو چھوڑ دیجئے (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے (نِیْ) اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۴۴	سَنَسْتَدْرِجُهُمْ: عنقریب ہم ان کو بتدریج (جہنم کی طرف) لے جائیں گے۔ عنقریب ہم ان کو آہستہ آہستہ (جہنم کی طرف) لے جائیں گے۔ اس فعل کے شروع میں سین فعل مضارع کو استقبال کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے۔ (نَسْتَدْرِجُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْتِدْرَاجٌ ہے۔
۴۵	اُمْلِیْ: میں مہلت دیتا ہوں۔ میں ڈھیل دے رہا ہوں (اُمْلِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِمْلَاءٌ ہے۔
۴۵	کَیْدِیْ مَتِیْنٌ: میری تدبیر مضبوط ہے۔ (کَیْدٌ) کے معنی تدبیر، داؤ، باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی تدبیر کرنا، داؤ کرنا (مَتِیْنٌ) مَتَانَۃٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۴۶	مَغْرَمٌ: تاوان، جرمانہ۔ جمع: مَغَارِمُ ہے۔
۴۶	مُثْقَلُوْنَ: گراں بار، بوجھل کئے ہوئے۔ وہ لوگ جن پر بوجھ لادا گیا ہو۔ اِثْقَالٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔ واحد: مُثْقَلٌ ہے۔

آیت نمبر	
۴۸	صَاحِبِ الْحُوْتِ: مچھلی والے، یعنی حضرت یونس علیہ السلام۔ صَاحِبٌ کے معنی والا۔ (حُوْتٌ) کے معنی مچھلی، جمع حِیْتَانٌ ہے۔
۴۸	نَادٰی: انھوں نے پکارا (نَادٰی) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ اور نِدَاءٌ ہے۔
۴۸	مَكْظُوْمٌ: بہت غمگین، غم سے گھٹا ہوا، غم سے بھرا ہوا۔ (مَكْظُوْمٌ) كَظْمٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۴۹	لَوْلَآ اَنْ تَدَارَكَهٗ: اگر وہ ان کو نہ سنبھالتا۔ اگر وہ ان کی دستگیری نہ کرتا۔ یہ جملہ ترکیب میں شرط واقع ہے (تَدَارَكَ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَدَارُكٌ معنی لاحق ہونا، پالینا۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۹	لَنُبِذَ: تو وہ ضرور ڈال دیئے جاتے۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے۔ (لَنُبِذَ) اس کے شروع میں لام مفتوح تاکید کے لئے ہے۔ (نُبِذَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَبْذٌ معنی پھینکنا۔
۴۹	اَلْعَرَآءِ: چٹیل میدان۔ جمع: اَعْرَآءٌ ہے۔
۴۹	مَذْمُوْمٌ: مذمت کیا ہوا۔ برا کہا ہوا (مَذْمُوْمٌ) ذَمٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۵۰	اِجْتَبٰهُ: اس نے (ان کے پروردگار نے) ان کو برگزیدہ بنالیا (اِجْتَبٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْتِبَاءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۱	اِنْ يَّكَادُ: بیشک وہ (کافر لوگ) قریب ہیں (اِنْ) مخففہ من المثقلہ ہے۔ (يَكَادُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَوْدٌ معنی قریب ہونا۔ يَكَادُ افعال مقاربہ میں سے ہے۔

آیت نمبر	
۵۱	لَيُزْلِقُوْنَكَ: وہ لوگ آپ کو پھسلا دیں گے۔ یہ ایک محاورہ ہے کہ فلاں شخص اس طرح دیکھتا ہے جیسے کھا جائے گا (روح المعانی) مطلب یہ ہے کہ شدت عداوت سے آپ کو بُری نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ (لَيُزْلِقُوْنَكَ) اس کے شروع میں لام مفتوح تاکید کے لئے ہے۔ (يُزْلِقُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِزْلَاقٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ

سورۂ حاقہ مکی ہے۔ اس میں کل باون (۵۲) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْحَآقَّةُ: ثابت ہونے والی چیز، اس سے مراد قیامت ہے۔ (حَآقَّةٌ) حَقٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۴	اَلْقَارِعَةِ: کھڑکھڑانے والی چیز، یعنی قیامت۔ (قَارِعَةٌ) قَرْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۵	اَلطَّاغِيَةِ: زور کی آواز، سخت آواز۔ (طَاغِيَةٌ) طُغْيَانٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۶	رِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ: تیز و تند ہوا۔ حد سے نکلنے والی ٹھنڈی سناٹے کی ہوا (رِيْحٌ) کے معنی ہوا (صَرْصَرٌ) کے معنی تیز چلنے والی یا زیادہ ٹھنڈی ہوا۔ جمع: صَرَاصِرُ ہے (عَاتِيَةٌ) کے معنی حد سے نکلنے والی۔ عُتُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔
۷	سَخَّرَهَا: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اس (ہوا) کو مقرر کر دیا۔ اس نے اس

آیت نمبر	
	(ہوا) کو مسلط کر دیا (سَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِیْرٌ ہے۔
۷	حُسُوْمًا: لگاتار، مسلسل، متواتر (حُسُوْمًا) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ لفظ حُسُوْمٌ، حَاسِمٌ کی جمع ہے۔ جیسے شَاهِدٌ کی جمع: شُهُوْدٌ ہے۔ حَاسِمٌ کے معنی زخم کو مسلسل داغنے والا۔ داغنے کے تسلسل کے اعتبار سے مسلسل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
۷	صَرْعٰى: پچھڑے ہوئے۔ گرے ہوئے۔ اس کا واحد: صَرِيْعٌ ہے۔
۷	اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ: گری ہوئی کھجور کے تنے۔ ان لوگوں کے قد لمبے ہونے کی وجہ سے کھجور کے تنوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (اَعْجَازٌ) کے معنی درخت، کھجور کے تنے، درخت کھجور کی جڑیں۔ اس کا واحد: عَجْزٌ ہے (نَخْلٌ) کے معنی کھجور کے درخت۔ واحد: نَخْلَةٌ ہے۔ (خَاوِيَةٌ) کے معنی گرنے والی، گری ہوئی، کھوکھلی۔ خَوَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ خَوَاءٌ کے معنی گرنا، خالی ہونا۔
۸	بَاقِيَةٍ: باقی رہنے والی۔ اس کی اصل نَفْسٍ بَاقِيَةٍ ہے۔ یعنی یہ صفت ہے اور اس کا موصوف نَفْسٌ محذوف ہے۔ عربی میں نفس مؤنث ہے اس لئے اس کی صفت مؤنث لائی گئی ہے۔ اس کے معنی باقی رہنے والا نفس۔
۹	اَلْمُؤْتَفِكٰتُ: الٹ جانے والی بستیاں، ان سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی بستیاں ہیں۔ (مُؤْتَفِكَاتٌ) اِئْتِفَاكٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔ اس کا واحد: مُؤْتَفِكَةٌ ہے۔
۱۰	عَصَوْا: ان لوگوں نے نافرمانی کی۔ (عَصَوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عِصْيَانٌ ہے۔
۱۰	اَخْذَةً رَّابِيَةً: سخت پکڑنا۔ (رَابِيَةٌ) رُبُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث

آیت نمبر	
	ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ معنی بڑھنا، زیادہ ہونا۔
۱۱	طَغَا الْمَاءُ: پانی نے جوش مارا۔ پانی حد سے بڑھ گیا (طغا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طُغُوٌّ ہے۔
۱۱	اَلْجَارِيَةَ: کشتی، جمع: جَوَارِیْ ہے۔
۱۲	تَعِيَهَا: (تاکہ) اس کو یاد رکھیں۔ (تعی) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَعْیٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے یہ فعل مضارع منصوب ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۲	اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ: یاد رکھنے والے کان۔ (اُذُنٌ) کے معنی، کان، جمع: آذَانٌ ہے۔ (وَاعِيَةٌ) وَعْیٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث باب ضرب سے آتا ہے۔
۱۴	دُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً: وہ دونوں (زمین اور پہاڑ) یک بارگی ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ جملہ شرطیہ پر اس کا عطف ہے۔ (دُكَّتَا) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، مصدر دَكٌّ ہے۔
۱۶	اِنْشَقَّتْ: وہ (آسمان) پھٹ جائے گا۔ جواب شرط پر عطف ہے۔ (اِنْشَقَّتْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْشِقَاقٌ ہے۔
۱۶	وَاهِيَةٌ: (آسمان) بودا، کمزور۔ وَهْیٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ وَهْیٌ کے معنی کمزور ہونا، بوسیدہ ہونا۔
۱۷	اَرْجَائِهَا: اس (آسمان) کے کنارے (اَرْجَاءٌ) کے معنی کنارے، گوشے، واحد: رَجَا ہے۔
۱۸	تُعْرَضُوْنَ: تم لوگ پیش کئے جاؤ گے۔ (تُعْرَضُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَرْضٌ ہے۔
۱۸	لَا تَخْفٰی: وہ (کوئی بات) چھپی نہیں رہے گی۔ (لَا تَخْفٰی) باب سمع سے

فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَفَآءٌ ہے۔	آیت نمبر
خَافِيَةٌ: چھپی ہوئی بات، پوشیدہ بات، خَفَآءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔	۱۸
هَآؤُمُ: تم لوگ لو۔ یہ اسم فعل امر حاضر کے معنی میں ہے۔ صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ اس کا واحد: هَا اور هَآءَ ہے، الف مقصورہ اور الف ممدودہ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔	۱۹
كِتٰبِيَهْ: میرا نامۂ اعمال۔ اس کی اصل كِتَابِيْ ہے۔ اس کے آخر میں ہاء سکتہ کو داخل کر دیا گیا ہے۔	۱۹
مُلٰقٍ: ملنے والا، ملاقات کرنے والا۔ (مُلَاقٍ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر مُلَاقَاةٌ ہے۔	۲۰
حِسَابِيَهْ: میرا حساب۔ اس کی اصل حِسَابِيْ ہے۔ اس کے آخر میں ہاء سکتہ بڑھا دی گئی ہے۔	۲۰
عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ: پسندیدہ زندگی۔ (عِيْشَةٌ) کے معنی زندگی۔ (رَاضِيَةٌ) کے معنی پسندیدہ، راضی ہونے والی۔ رُضًى اور رِضًى مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔	۲۱
قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ: اس کے پھل قریب ہوں گے، اس کے پھل جھکے ہوں گے (قُطُوْفٌ) کے معنی پھل، واحد: قِطْفٌ ہے۔ (دَانِيَةٌ) دُنُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ دُنُوٌّ کے معنی قریب ہونا۔ باب نصر سے آتا ہے۔	۲۳
هَنِيْٓئًا: خوش گوار ہونے کی حالت میں، مزے دار ہونے کی حالت میں۔ (هَنِيْءٌ) هَنَاءٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب اور فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ معنی خوش گوار ہونا۔	۲۴
اَسْلَفْتُمْ: تم نے پہلے کیا۔ تم نے پہلے بھیجا۔ (اَسْلَفْتُمْ) باب افعال سے فعل	۲۴

آیت نمبر	
	ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْلَافٌ ہے۔
۲۴	اَلْاَیَّامِ الْخَالِیَۃِ: گزرے ہوئے دن۔ (اَلْاَیَّامُ) کے معنی دن، واحد: یَوْمٌ ہے۔ (اَلْخَالِیَۃُ) خُلُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۲۵	لَمْ اُوْتَ: مجھ کو نہ دیا جاتا (لَمْ اُوْتَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِیْتَآءٌ ہے۔
۲۷	اَلْقَاضِیَۃَ: ختم کرنے والی۔ قَضَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۲۸	مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ: وہ میرے کام نہیں آیا۔ اس نے مجھ کو فائدہ نہیں پہنچایا۔ (اَغْنٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔
۲۸	مَالِیَہْ: میرا مال، یہ اصل میں مَالِیْ ہے۔ اس کے آخر میں ہاء سکتہ ہے۔
۲۹	سُلْطَانِیَہْ: میری حکومت، یہ اصل میں سُلْطَانِیْ ہے۔ اس کے آخر میں ہاء سکتہ ہے۔
۳۰	غُلُّوْہُ: تم اس کو طوق پہنادو۔ (غُلُّوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غُلٌّ ہے۔ معنی گلے میں طوق ڈالنا۔ (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۳۱	صَلُّوْہُ: تم اس کو داخل کردو (صَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَصْلِیَۃٌ ہے۔ (ہُ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے
۳۲	سِلْسِلَۃٍ: زنجیر، جمع: سَلَاسِلُ ہے۔
۳۲	ذَرْعُھَا: اس (زنجیر) کی لمبائی۔ (ذَرْعٌ) کے معنی لمبائی۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع: سِلْسِلَۃٌ (زنجیر) ہے۔

آیت نمبر	
۳۲	اُسْلُكُوْهُ: تم اس کو جکڑ دو۔ (اُسْلُكُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوْكٌ ہے۔
۳۴	(كَانَ) لَايَحُضُّ: وہ ترغیب نہیں دیتا تھا۔ وہ آمادہ نہیں کرتا تھا۔ (كَانَ لَايَحُضُّ) باب نصر سے فعل ماضی استمراری، واحد مذکر غائب، مصدر حَضٌّ۔
۳۵	حَمِيْمٌ: دوست، جمع: اَحِمَّآءُ ہے۔
۳۶	غِسْلِيْنٍ: زخموں کا دھوون، یعنی دوزخیوں کے زخموں سے نکلنے والا گندا پانی۔
۳۷	اَلْخَاطِئُوْنَ: گناہ گار، خطا کار۔ اس کا واحد: خَاطِئٌ اور مصدر خَطَأٌ، خَطأٌ اور خِطْأٌ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۳۸	لَآ اُقْسِمُ: میں قسم کھاتا ہوں، اس کے شروع میں لا زائدہ برائے تاکید ہے (اُقْسِمُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِقْسَامٌ ہے۔
۴۲	كَاهِنٍ: غیب کی باتیں بتانے والا، غیب دانی کا دعویٰ کرنے والا (كَاهِنٌ) كَهَانَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح اور نصر سے آتا ہے۔
۴۲	تَذَكَّرُوْنَ: تم لوگ نصیحت حاصل کرتے ہو۔ (تَذَكَّرُوْنَ) اصل میں تَتَذَكَّرُوْنَ ہے، ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا، باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔
۴۴	لَوْ تَقَوَّلَ: اگر وہ (پیغمبر علیہ السلام) بنا لیتے، اگر وہ گھڑ لیتے (تَقَوَّلَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقَوُّلٌ ہے۔
۴۴	اَلْاَقَاوِيْلِ: باتیں۔ (اَقَاوِيْلُ) اَقْوَالٌ کی جمع اور اَقْوَالٌ، قَوْلٌ کی جمع ہے۔
۴۶	اَلْوَتِيْنَ: رگ دل، شہ رگ، دل کی رگ جس سے تمام رگوں میں خون جاتا ہے، اس کی جمع: وُتُنٌ اور اَوْتِنَةٌ ہے۔
۴۷	حَاجِزِيْنَ: بچانے والے، روکنے والے، اس کا واحد: حَاجِزٌ اور مصدر حَجْزٌ

آیت نمبر	
	ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔
۵۰	حَسْرَةٌ: افسوس، پچھتاوا۔ باب سمع سے مصدر ہے۔
۵۲	سَبِّحْ: آپ پاکی بیان کیجئے۔ (سَبِّحْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَسْبِيْحٌ ہے۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ

سورۂ معارج مکی ہے۔ اس میں چوالیس (۴۴) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	سَآئِلٌ: ایک مانگنے والا۔ سُؤَالٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۲	دَافِعٌ: روکنے والا، ہٹانے والا۔ دَفْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۳	ذِی الْمَعَارِجِ: سیڑھیوں والا یعنی آسمانوں کا مالک (ذِیْ) کے معنی والا۔ یہ حالت جر میں ہے۔ (اَلْمَعَارِجُ) کے معنی سیڑھیاں۔ ان سے مراد آسمان ہیں۔ اس کا واحد: مِعْرَجٌ اور مصدر عُرُوْجٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۴	تَعْرُجُ: وہ (فرشتے اور اہل ایمان کی روحیں) چڑھتی ہیں (تَعْرُجُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر عُرُوْجٌ ہے۔
۸	اَلْمُهْلِ: تیل کی تلچھٹ، پگھلا ہوا تانبا۔
۹	اَلْعِهْنِ: رنگی ہوئی اون، رنگین اون۔
۱۰	حَمِیْمٌ: دوست، جمع: اَحِمَّاءُ ہے۔
۱۱	يُبَصَّرُوْنَهُمْ: وہ لوگ ان کو دکھا دیئے جائیں گے۔ یعنی وہ لوگ ایک

آیت نمبر	
	دوسرے کو دیکھیں گے، مگر کوئی کسی کی ہمدردی نہیں کرے گا (یُبَصَّرُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَبْصِیْرٌ ہے۔
۱۱	لَوْ یَفْتَدِیْ: کہ وہ فدیہ میں دے دے۔ لَوْ مصدریہ ہے (یَفْتَدِیْ) باب افتعال سے مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِدَآءٌ ہے۔
۱۲	صَاحِبَتِهٖ: اس کے ساتھ رہنے والی۔ اس سے مراد بیوی ہے۔ (صَاحِبَةٌ) صُحْبَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۳	فَصِیْلَتِهٖ: اس کا کنبہ، اس کا گھرانہ۔ (فَصِیْلَةٌ) کے معنی خاندان، کنبہ، جمع: فَصَآئِلُ ہے۔
۱۳	تُئْوِیْهِ: وہ (کنبہ) اس کو ٹھہراتا ہے (ٹھہراتا تھا) (تُئْوِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِیْوَاءٌ ہے۔
۱۴	یُنْجِیْهِ: وہ (فدیہ میں دے دینا) اس کو (عذاب سے) بچالے۔ (یُنْجِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْجَاءٌ۔
۱۵	لَظٰی: شعلہ زن، تپتی ہوئی آگ۔ دہکتی ہوئی آگ۔ بعض حضرات نے اس کو دوزخ کا نام قرار دیا ہے۔
۱۶	نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی: کھال اتارنے والی، کھال کھینچنے والی۔ (نَزَّاعَةٌ) نَزْعٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔ (الشَّوٰی) کھال، کھوپڑی کا چمڑا۔ اس کا واحد: شَوَاةٌ ہے۔
۱۷	تَدْعُوْا: وہ (جہنم) بلائے گی (تَدْعُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر دُعَآءٌ ہے۔
۱۷	اَدْبَرَ: اس نے پیٹھ پھیری۔ (اَدْبَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْبَارٌ ہے۔
۱۷	تَوَلّٰی: اس نے اعراض کیا۔ اس نے بے رخی کی (تَوَلّٰی) باب تفعّل سے

آیت نمبر	
	فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلّیٌ ہے۔
۱۸	اَوْعٰی: اس نے حفاظت کی۔ اس نے محفوظ رکھا۔ (اَوْعٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِیْعَاءٌ ہے۔
۱۹	هَلُوْعًا: کم ہمت، جی کا کچا، کمزور ارادہ والا۔ هَلَعٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۲۰	جَزُوْعًا: بے صبرا، گھبرانے والا، جَزَعٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۲۱	مَنُوْعًا: روکنے والا، بخیل، کنجوس۔ مَنْعٌ مصدر سے فَعول کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۲۵	اَلسَّآئِلِ: مانگنے والا۔ سُؤَالٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۲۵	اَلْمَحْرُوْم: بے سوالی، حیا کی وجہ سے سوال سے بچنے والا۔ حِرْمَانٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب اور سمع سے آتا ہے۔
۲۷	مُشْفِقُوْنَ: ڈرنے والے، اِشْفَاقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے استعمال ہوتا ہے۔ واحد: مُشْفِقٌ ہے۔
۲۹	غَيْرُ مَاْمُوْنٍ: وہ چیز جس سے بے خوف نہ ہونا چاہئے۔ وہ چیز جس سے نڈر نہ ہونا چاہئے۔ (مَاْمُوْنٌ) اَمْنٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۳۰	غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ: وہ لوگ جن کو ملامت نہ کی جائے۔ (مَلُوْمِيْنَ) لَوْمٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ اس کا واحد: مَلُوْمٌ ہے۔
۳۱	مَنِ ابْتَغٰی: جو تلاش کرے، جو طلب کرے (اِبْتَغٰی) باب افتعال سے فعل

آیت نمبر	
	ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔
۳۱	اَلْعٰدُوْنَ: حد (شرعی) سے بڑھنے والے۔ حد (شرعی) سے نکلنے والے۔ عَدْوٌ اور عُدْوَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ اس کا واحد: عَادٍ ہے۔
۳۲	رَاعُوْنَ: رعایت کرنے والے۔ رِعَايَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔ واحد: رَاعٍ ہے۔
۳۵	مُكْرَمُوْنَ: معزز لوگ، باعزت لوگ (مُكْرَمُوْنَ) اِكْرَامٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ باب افعال آتا ہے۔ واحد: مُكْرَمٌ ہے۔
۳۶	مُهْطِعِيْنَ: دوڑنے والے۔ دوڑتے ہوئے۔ (مُهْطِعِيْنَ) اِهْطَاعٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، باب افعال سے آتا ہے واحد: مُهْطِعٌ۔
۳۷	عِزِيْنَ: جماعتیں، گروہ گروہ، جماعت جماعت، واحد: عِزَةٌ ہے۔
۳۸	يَطْمَعُ: وہ امید رکھتا ہے۔ (يَطْمَعُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَمَعٌ ہے۔
۴۰	رَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ: مشرقوں اور مغربوں کا مالک۔ ہر روز سورج کے طلوع اور غروب ہونے کی جگہ علیحدہ ہوتی ہے، اس لئے مشرق اور مغرب کی جمع لائی گئی ہے۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار، مالک، یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ بغیر اضافت کے کسی دوسرے کے لئے اس کا استعمال کرنا درست نہیں ہے۔ (اَلْمَشَارِقُ) کے معنی سورج نکلنے کے مقامات، شُرُوْقٌ مصدر سے اسم ظرف جمع مکسر ہے۔ اس کا واحد: مَشْرِقٌ ہے (اَلْمَغَارِبُ) کے معنی سورج غروب ہونے کے مقامات، غُرُوْبٌ مصدر سے اسم ظرف جمع مکسر ہے۔ اس کا واحد: مَغْرِبٌ ہے۔
۴۱	مَسْبُوْقِيْنَ: عاجز، پیچھے چھوڑے ہوئے۔ وہ لوگ جن کو پیچھے چھوڑ دیا

آیت نمبر	
	جائے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ترجمہ "عاجز" کیا ہے۔ سَبْقٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مَسْبُوْقٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۴۲	ذَرْهُمْ: آپ ان کو چھوڑ دیجئے۔ (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۴۲	يَخُوْضُوْا: کہ وہ مشغول ہوجائیں (يَخُوْضُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَوْضٌ ہے۔ جوابِ امر کی وجہ سے یہ فعل مضارع حالتِ جزم میں ہے۔
۴۳	الْاَجْدَاثِ: قبریں، واحد: جَدَثٌ ہے۔
۴۳	سِرَاعًا: دوڑتے ہوئے۔ دوڑنے والے۔ واحد: سَرِيْعٌ ہے۔
۴۳	نُصُبٍ: نشانی، پرستش گاہ۔ جمع: اَنْصَابٌ ہے۔
۴۳	يُوْفِضُوْنَ: وہ لوگ دوڑتے ہیں (يُوْفِضُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْفَاضٌ ہے۔
۴۴	خَاشِعَةً: (ان کی نگاہیں) جھکی ہوئی۔ خُشُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۴۴	تَرْهَقُهُمْ: ان پر (ذلت) چھائی ہوگی۔ (تَرْهَقُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَهَقٌ ہے۔



سُوْرَةُ نُوْحٍ

سورۂ نوح مکی ہے۔اس میں کل اٹھائیس (۲۸) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	نُوْحًا: حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات جلد اول پارہ (۶) ص:۲۰۸ پر دیکھئے۔
۱	اَنْذِرْ: آپ ڈرایئے (اَنْذِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔
۳	اِتَّقُوْهُ: تم اس سے (اللہ تعالیٰ سے) ڈرو۔ (اتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ۔
۴	يُؤَخِّرْكُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو مہلت دے گا (يُؤَخِّرْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَأْخِيْرٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے، جواب امر کی وجہ سے فعل مضارع حالت جزم میں ہے۔
۷	اِسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ: انھوں نے اپنے کپڑے (اپنے اوپر) لپیٹ لئے (تاکہ حق بات کہنے والے کو نہ دیکھیں اور کہنے والا بھی ان کو نہ دیکھے) (اِسْتَغْشَوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْشَاءٌ۔
۷	اَصَرُّوْا: ان لوگوں نے ضد کی (اَصَرُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِصْرَارٌ ہے۔
۷	اِسْتَكْبَرُوْا: ان لوگوں نے تکبر کیا۔ (اِسْتَكْبَرُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِكْبَارٌ ہے۔
۸	جِهَارًا: آواز بلند کرنا۔ باب مفاعلة سے مصدر ہے۔

آیت نمبر	
۹	اَعْلَنْتُ: میں نے اعلان کیا۔ میں نے کھلے طور پر کہا۔ (اَعْلَنْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِعْلَانٌ ہے۔
۹	اَسْرَرْتُ: میں نے پوشیدہ طور پر کہا۔ (اَسْرَرْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔
۱۰	اِسْتَغْفِرُوْا: تم لوگ گناہ بخشواؤ۔ یعنی ایمان لے آؤ تا کہ گناہ بخشے جائیں۔ (اِسْتَغْفِرُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِغْفَارٌ ہے۔
۱۰	غَفَّارًا: بہت بخشنے والا۔ بہت مغفرت فرمانے والا۔ غُفْرَانٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۱۱	مِدْرَارًا: بہت برسنے والا، دَرٌّ مصدر سے مِفْعَالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۲	یُمْدِدْکُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری مدد فرمائے گا۔ (یُمْدِدْ) جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْدَادٌ ہے۔
۱۳	وَقَارًا: عظمت، بڑائی، باب کرم سے مصدر ہے۔ معنیٰ عظمت والا ہونا۔
۱۴	اَطْوَارًا: طرح طرح مختلف احوال۔ واحد: طَوْرٌ ہے۔
۱۵	طِبَاقًا: تہ بہ تہ، اوپر تلے۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔
۱۶	سِرَاجًا: چراغ۔ اس سے مراد سورج ہے۔ جمع: سُرُجٌ ہے۔
۱۷	اَنْبَتَکُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو اگایا یعنی تم کو پیدا فرمایا (اَنْبَتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْبَاتٌ۔
۱۷	نَبَاتًا: ایک خاص طریقہ پر اگانا۔ یعنی خاص طریقہ پر پیدا کرنا۔ یہ (اَنْبَتَ) سے مِنْ غَیْرِ بَابِہٖ مفعول مطلق ہے۔

آیت نمبر	
۱۹	بِسَاطًا: بچھونا، جمع: بُسُطٌ ہے۔
۲۰	سُبُلًا فِجَاجًا: کشادہ راستے (سُبُلٌ) کے معنی راستے، واحد: سَبِیْلٌ ہے (فِجَاجٌ) کے معنی کشادہ۔ واحد: فَجٌّ ہے۔
۲۲	مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا: ان لوگوں نے بڑا داؤ کیا۔ ان لوگوں نے بڑی تدبیریں کیں۔ (مَكَرُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔ (كُبَّارٌ) كِبَرٌ مصدر سے فُعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۲۳	لَاتَذَرُنَّ: تم ہرگز نہ چھوڑو۔ (لَاتَذَرُنَّ) باب سمع سے فعل نہی بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔
۲۳	وَدًّا، سُوَاعًا، يَغُوْثَ، يَعُوْقَ، نَسْرًا: وَدّ، سُواع، یغوث، یعوق اور نسر۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے پانچ بتوں کے نام ہیں۔ امام بغوی نے نقل کیا ہے کہ یہ پانچوں دراصل اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے، جو حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیانی زمانے میں گزرے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے معتقدین ایک عرصۂ دراز تک انھیں کے نقش قدم پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے، کچھ زمانہ گزرنے کے بعد شیطان نے ان کو سمجھایا کہ اگر تم ان بزرگوں کی تصویریں بنا کر سامنے رکھا کرو، تو تمہاری عبادت میں بڑا خشوع وخضوع حاصل ہوگا۔ یہ لوگ اس فریب میں آکر ان کے مجسمے بنا کر عبادت گاہ میں رکھنے لگے۔ یہاں تک کہ اسی طریقہ پر عبادت کرتے ہوئے یہ سب لوگ یکے بعد دیگرے دنیا سے چلے گئے۔ اور بالکل نئی نسل نے ان کی جگہ لی۔ تو شیطان نے انھیں سمجھایا کہ تمہارے باپ دادا انھیں بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ یہاں سے بت پرستی شروع ہوگئی۔

آیت نمبر	
۲۵	اُغْرِقُوْا: وہ لوگ غرق کئے گئے۔ (اُغْرِقُوْا) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِغْرَاقٌ ہے۔
۲۵	اَنْصَارًا: مددگار۔ اس کا واحد: نَاصِرٌ اور نَصِيْرٌ ہے۔
۲۶	لَاتَذَرْ: آپ نہ چھوڑ یئے۔ (لَاتَذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔
۲۶	دَيَّارًا: رہنے والا، بسنے والا، باشندہ۔ دَيْرٌ سے فَعَّالٌ کے وزن پر ہے۔
۲۷	فَاجِرًا: نافرمان۔ فُجُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۲۷	كَفَّارًا: بہت انکار کرنے والا، بہت کفر کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۲۸	تَبَارًا: ہلاکت، بربادی، باب سمع سے ہے اس کا مصدر تَبَرٌ ہے۔ معنی ہلاک ہونا، برباد ہونا۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ

سورۂ جن مکی ہے۔ اس میں اٹھائیس (۲۸) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اُوْحِيَ: وحی کی گئی۔ (اُوْحِيَ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْحَاءٌ ہے۔
۱	اِسْتَمَعَ: اس نے سنا (اِسْتَمَعَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِمَاعٌ ہے۔
۱	نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ: جنوں کی جماعت (نَفَرٌ) کے معنی جماعت۔ تین سے دس

آیت نمبر	
	تک مردوں کی جماعت۔ جمع: اَنْفَارٌ ہے۔ روایت میں ہے کہ جنوں کی تعداد نو تھی اور وہ حضرات ملک یمن کے شہر نصیبین کے رہنے والے تھے۔
۲	اَلرُّشْدِ: بھلائی، نیکی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۳	تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا: ہمارے رب کی شان اونچی ہے۔ ہمارے رب کی بڑی شان ہے۔ (تَعَالٰی) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَالِیْ ہے۔ (جَدٌّ) کے معنی شان، عزت، بزرگی، عظمت، باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی عالی مرتبہ ہونا۔
۳	صَاحِبَةً: ساتھ رہنے والی، اس سے مراد بیوی ہے۔ صُحْبَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۴	سَفِيْهُنَا: ہم میں کا بے وقوف، (سَفِيْهٌ) کے معنی بے وقوف، جمع: سُفَهَآءُ۔
۴	شَطَطًا: ناحق بات، جو بات حق سے دور ہو، حد سے بڑھی ہوئی بات (شَطَطٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی حق سے دور ہونا۔ حد سے تجاوز کرنا۔
۶	(كَانَ رِجَالٌ) يَعُوْذُوْنَ: وہ پناہ لیتے تھے۔ (يَعُوْذُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَوْذٌ ہے۔
۶	رَهَقًا: سرکشی کے اعتبار سے، تکبر کے اعتبار سے، باب سمع سے مصدر ہے۔
۸	لَمَسْنَا: ہم نے ٹٹول کر دیکھا، ہم نے تلاشی لی (لَمَسْنَا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر لَمْسٌ ہے۔
۸	مُلِئَتْ: اس (آسمان) کو بھر دیا گیا (مُلِئَتْ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَلْأٌ ہے۔
۸	حَرَسًا شَدِيْدًا: سخت چوکیدار، سخت پہرہ دار یعنی محافظ فرشتے۔ (حَرَسٌ) کے معنی چوکیدار، پہرہ دار، واحد: حَارِسٌ ہے۔
۸	شُهُبًا: انگارے، شعلے، واحد: شِهَابٌ ہے۔

آیت نمبر	
۹	مَقَاعِدَ: مواقع، ٹھکانے، واحد: مَقْعَدٌ ہے۔
۹	شِهَابًا رَّصَدًا: تیار شعلہ، تیار انگارا، (شِهَابٌ) کے معنی شعلہ، انگارا۔ (رَصَدٌ) کے معنی تیار، انتظار کرنے والا، گھات میں بیٹھنے والا۔ یہ لفظ واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ رَصَدٌ باب نصر سے مصدر بھی ہے۔ معنی انتظار کرنا، گھات میں بیٹھنا۔
۱۰	رَشَدًا: ہدایت، راہِ راست۔ باب سمع سے مصدر ہے۔
۱۱	طَرَائِقَ قِدَدًا: مختلف طریقے، یعنی مختلف طریقے پر چلنے والے (طَرَآئِقُ) کے معنی طریقے، راستے۔ واحد: طَرِيقَةٌ ہے۔ (قِدَدًا) کے معنی کسی چیز کے ٹکڑے، مختلف الرائے فرقے۔ واحد: قِدَّةٌ ہے۔
۱۲	هَرَبًا: بھاگنا، باب نصر سے مصدر ہے۔
۱۳	بَخْسًا: نقصان۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ معنی گھٹانا، کم کرنا۔
۱۳	رَهَقًا: زیادتی۔ باب سمع سے مصدر ہے، معنی زیادتی کرنا، ظلم کرنا۔
۱۵	اَلْقَاسِطُوْنَ: بے انصاف، ناانصافی کرنے والے۔ قَسْطٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: قَاسِطٌ ہے، قَسْطٌ کے معنی ظلم کرنا، حق سے ہٹ جانا۔
۱۴	تَحَرَّوْا: ان لوگوں نے ڈھونڈھ لیا۔ (تَحَرَّوْا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحَرِّیْ ہے۔
۱۵	حَطَبًا: ایندھن، جمع: اَحْطَابٌ ہے۔
۱۶	لَوِ اسْتَقَامُوْا: اگر وہ لوگ سیدھے رہتے، اگر وہ لوگ قائم رہتے (اِسْتَقَامُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِقَامَةٌ۔
۱۶	لَاَسْقَيْنٰهُمْ: ہم ضرور ان کو سیراب کرتے، یہ جوابِ شرط واقع ہے (اَسْقَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْقَآءٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۶	غَدَقًا: بہت پانی۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی زیادہ بارش ہونا۔
۱۷	لِنَفْتِنَهُمْ: تا کہ ہم ان کا امتحان لیں۔ (لِنَفْتِنَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ (نَفْتِنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فُتُوْنٌ ہے۔
۱۷	يَسْلُكْهُ: وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو داخل کرے گا۔ ترکیب میں جوابِ شرط واقع ہے۔ (يَسْلُكْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوْكٌ ہے۔
۱۷	عَذَابًا صَعَدًا: سخت عذاب، (صَعَدٌ) باب سمع سے مصدر ہے، اس کے معنی چڑھنا۔ یہاں صفت کے طور پر "سخت" کے معنی میں ہے۔
۱۹	لِبَدًا: گروہ در گروہ، جماعت در جماعت، بھیڑ، ہجوم۔ واحد: لِبْدَةٌ ہے۔
۲۲	لَنْ يُّجِيْرَنِيْ: وہ ہرگز مجھ کو نہیں بچائے گا۔ (لَنْ يُّجِيْرَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجَارَةٌ ہے۔
۲۲	مُلْتَحَدًا: پناہ، پناہ کی جگہ۔ اِلْتِحَادٌ سے مصدر میمی اور اسم ظرف ہے۔
۲۳	بَلٰغًا: پہنچانا، تبلیغ کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۲۵	اِنْ اَدْرِیْ: میں نہیں جانتا ہوں، اس میں "اِنْ" نفی کے لئے ہے (اَدْرِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر دِرَايَةٌ ہے۔
۲۵	اَمَدًا: مدت، جمع: آمَادٌ ہے۔ اَمَد اور اَبَد میں فرق یہ ہے کہ اَمَد کا اطلاق ایسی مدت پر ہوتا ہے جس کی حد ہو۔ اور ابد کا اطلاق ایسی مدت پر ہوتا ہے جس کی حد نہ ہو (مفردات القرآن)
۲۷	اِرْتَضٰی: اس نے پسند کیا (اِرْتَضٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْتِضَاءٌ ہے۔
۲۷	يَسْلُكُ: وہ (اللہ تعالیٰ) چلاتا ہے، وہ بھیجتا ہے۔ وہ مقرر کرتا ہے (يَسْلُكُ)

آیت نمبر	
	باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوْكٌ ہے۔
۲۷	رَصَدًا: چوکیدار، پہرے دار، نگہبان، اس سے مراد محافظ فرشتے ہیں۔ یہ لفظ واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ رَصَدٌ باب نصر سے مصدر بھی ہے۔ معنی انتظار کرنا۔ گھات میں بیٹھنا۔
۲۸	اَبْلَغُوْا: ان لوگوں نے پہنچایا (اَبْلَغُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْلَاغٌ ہے۔
۲۸	اَحَاطَ: اس نے گھیر لیا۔ اس نے احاطہ کرلیا۔ (اَحَاطَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحَاطَةٌ ہے۔
۲۸	اَحْصٰی: اس نے گن لیا، اس نے شمار کرلیا۔ (اَحْصٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْصَآءٌ ہے۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

سورۂ مزمل مکی ہے۔ اس میں بیس (۲۰) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْمُزَّمِّلُ: کپڑے میں لپٹنے والا، اس سے مراد حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (اَلْمُزَّمِّلُ) تزمّل مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مُزَّمِّلٌ اصل میں مُتَزَمِّلٌ ہے باب تفعّل سے آتا ہے۔
۲	قُمِ الَّيْلَ: تم رات کو (نماز میں) کھڑے رہو۔ (قُمْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قِيَامٌ ہے۔
۳	اُنْقُصْ: تم (آدھی رات میں سے کچھ) کم کردو۔ (اُنْقُصْ) باب نصر سے

آیت نمبر	
	فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَقْصٌ ہے۔
۴	زِدْ: تم (آدھی رات پر کچھ) بڑھا دو۔ (زِدْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر زِیَادَۃٌ ہے۔
۴	رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا: قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو (بیان القرآن) قرآن کو خوب کھول کھول کر پڑھو۔ یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ (رَتِّلْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَرْتِیْلٌ ہے۔
۵	سَنُلْقِیْ: ہم عنقریب ڈالیں گے۔ یعنی قرآنِ کریم نازل کریں گے (سَنُلْقِیْ) اس کے شروع میں سین فعل مضارع کو استقبال کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے۔ (نُلْقِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِلْقَآءٌ ہے۔
۵	قَوْلًا ثَقِیْلًا: بھاری کلام، وزن دار بات، اس سے مراد قرآنِ مجید ہے (قَوْلٌ) کے معنی بات، جمع: اَقْوَالٌ ہے۔ (ثَقِیْلٌ) کے معنی بھاری، وزن دار۔ ثِقْلٌ اور ثَقَالَۃٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۶	نَاشِئَۃَ الَّیْلِ: رات کا اٹھنا۔ یعنی رات میں اٹھ کر عبادت کرنا۔ (نَاشِئَۃٌ) کے معنی سونے کے بعد اٹھنا۔ فاعلۃ کے وزن پر مصدر کے معنی میں ہے۔ (لَیْلٌ) کے معنی رات، جمع: لَیَالٍ ہے۔
۶	اَشَدُّ وَطْاً: سخت روندنے والا (نفس کو) بہت زیادہ کچلنے والا (اَشَدُّ) شِدَّۃٌ سے اسم تفضیل ہے۔ (وَطْاً) باب سمع سے مصدر ہے، معنی روندنا۔
۶	اَقْوَمُ قِیْلًا: بہت سیدھی بات، یعنی دُعا اور قراءت کے الفاظ بہت صاف اور اطمینان سے ادا ہوتے ہیں (اَقْوَمُ) قِیَامٌ سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ (قِیْلٌ) کے معنی بات۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی کہنا۔

آیت نمبر	
۷	سَبْحًا طَوِيْلًا: لمبی مشغولیت، بہت کام۔ (سَبْحٌ) کے معنی مشغول ہونا، تیرنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ (طَوِيْلٌ) طُوْلٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۸	تَبَتَّلْ اِلَيْهِ: سب سے تعلق قطع کر کے تم اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ سب سے الگ ہو کر تم اس کی طرف چلے آؤ۔ (تَبَتَّلْ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبَتُّلٌ ہے۔
۹	وَكِيْلًا: کارساز، کام بنانے والا۔ وَكْلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰	اُهْجُرْهُمْ: تم ان کو چھوڑ دو۔ تم ان سے الگ ہو جاؤ۔ (اُهْجُرْ) باب نصر سے فعل امر، واحد مذکر حاضر، مصدر هَجْرٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۱	ذَرْنِىْ: تم مجھ کو چھوڑ دو۔ (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے (نِى) اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۱۱	اُولِى النَّعْمَةِ: نعمت والے۔ آرام میں رہنے والے۔ (اَلنَّعْمَةُ) کے معنی آسودگی، خوش حالی۔
۱۱	مَهِّلْهُمْ: تم ان کو مہلت دو، تم ان کو ڈھیل دو۔ (مَهِّلْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَمْهِيْلٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۲	اَنْكَالًا: بیڑیاں۔ واحد: نِكْلٌ ہے۔
۱۲	جَحِيْمًا: دوزخ، دہکتی ہوئی آگ۔
۱۳	طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ: گلے میں اٹکنے والا کھانا، گلے میں پھنس جانے والا کھانا (طَعَامٌ) کے معنی کھانا۔ جمع: اَطْعِمَةٌ ہے۔ (غُصَّةٌ) کے معنی اچھو، پھندا، وہ

آیت نمبر	
	چیز جس سے حلق میں پھندا لگ جائے۔ جمع: غُصَصٌ ہے۔
۱۴	تَرْجُفُ: وہ کانپے گی۔ (تَرْجُفُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَجْفٌ ہے۔
۱۴	كَثِيْبًا مَّهِيْلًا: ریگ رواں، بہنے والا ریت۔ (كَثِيْبًا) ریت کا ٹیلا، ریت کا تودہ۔ جمع: كُثُبٌ اور كُثْبَانٌ ہے۔ (مَهِيْلًا) پگھلی ہوئی دھات، بہنے والی چیز۔ مَهِيْلٌ اصل میں هَالَ يَهِيْلُ سے مَهْيُوْلٌ اسم مفعول ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے (تفسیر جلالین)
۱۵	شَاهِدًا: گواہی دینے والا۔ شَهَادَةٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب سمع اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ جمع: اَشْهَادٌ اور شُهُوْدٌ ہے۔
۱۶	اَخْذًا وَّبِيْلًا: سخت پکڑنا۔ (وَبِيْلٌ) کے معنی سخت، وَبْلٌ اور وَبَالٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۷	تَتَّقُوْنَ: تم لوگ بچو گے۔ (تَتَّقُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ ہے۔
۱۷	اَلْوِلْدَانَ: بچے، اس کا واحد: وَلَدٌ ہے۔
۱۷	شِيْبًا: بوڑھے۔ اس کا واحد: اَشْيَبُ ہے۔
۱۸	مُنْفَطِرٌ: پھٹ جانے والا۔ اِنْفِطَارٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔
۱۸	مَفْعُوْلًا: کیا ہوا۔ یہاں اس سے مراد وہ وعدہ جو پورا ہو کر رہے۔ وہ کام جس کا ہونا یقینی ہو۔ فَعْلٌ مصدر سے اسم مفعول باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	تَذْكِرَةٌ: نصیحت، یاد دہانی۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۲۰	اَدْنٰى: زیادہ قریب، زیادہ نزدیک۔ دُنُوٌّ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۰	ثُلُثَيِ الَّيْلِ: دو تہائی رات (ثُلُثَيْ) اصل میں ثُلُثَيْنِ ہے، نون تثنیہ اضافت

آیت نمبر	
	کی وجہ سے گر گیا ہے۔
۲۰	طَآئِفَةٌ: جماعت، جمع: طَوَآئِفُ ہے۔
۲۰	يُقَدِّرُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اندازہ کرتا ہے۔ (يُقَدِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْدِيْرٌ ہے۔
۲۰	لَنْ تُحْصُوْهُ: تم لوگ اس (مقدار وقت) کو ضبط نہیں کر سکو گے۔ تم اس کو شمار نہیں کر سکو گے۔ (لَنْ تُحْصُوْا) باب افعال سے فعل مضارع نفی جحد بہ لن، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْصَآءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۰	مَا تَيَسَّرَ: جو آسان ہو۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (تَيَسَّرَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَيَسُّرٌ ہے۔
۲۰	مَرْضٰى: بیمار لوگ، واحد: مَرِيْضٌ ہے۔
۲۰	يَضْرِبُوْنَ: وہ لوگ سفر کریں گے۔ (يَضْرِبُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضَرْبٌ ہے۔
۲۰	يَبْتَغُوْنَ: تلاش کرتے ہوئے۔ طلب کرتے ہوئے، ترکیب نحوی میں حال واقع ہے۔ (يَبْتَغُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔
۲۰	فَضْلِ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کا فضل، اس سے مراد رزق ہے۔
۲۰	اَقْرِضُوا اللّٰهَ: تم لوگ اللہ تعالیٰ کو قرض دو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو۔ (اَقْرِضُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقْرَاضٌ ہے۔
۲۰	مَا تُقَدِّمُوْا: جو تم آگے بھیج دو گے۔ (مَا) اسم شرط ہے (تُقَدِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَقْدِيْمٌ ہے۔ ما

آیت نمبر	
	شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔
۲۰	اِسْتَغْفِرُوْا اللّٰہَ: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو۔ (اسْتَغْفِرُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِغْفَارٌ ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ

سورۂ مدثر مکی ہے۔ اس میں چھپن (۵۶) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْمُدَّثِّرُ: کپڑے میں لپٹنے والا۔ تَدَثُّرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ (مُدَّثِّرٌ) اصل میں مُتَدَثِّرٌ ہے۔ تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔
۲	اَنْذِرْ: آپ ڈرایئے۔ (اَنْذِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔
۳	کَبِّرْ: آپ (اپنے رب کی) بڑائی بیان کیجئے۔ (کَبِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَکْبِیْرٌ ہے۔
۴	طَهِّرْ: آپ (اپنے کپڑے) پاک رکھئے۔ (طَهِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَطْهِیْرٌ ہے۔
۵	اَلرُّجْزَ: بت، گندگی۔
۵	اُهْجُرْ: آپ دور رہئے۔ آپ الگ رہئے۔ (اُهْجُرْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر هَجْرٌ ہے۔
۶	لَاتَمْنُنْ: آپ احسان نہ کیجئے۔ (لَاتَمْنُنْ) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مَنٌّ ہے۔

آیت نمبر	
۶	تَسْتَكْثِرُ: اس حال میں کہ آپ زیادہ طلب کریں۔ اس حال میں کہ آپ زیادہ معاوضہ چاہیں، یہ ترکیب میں حال واقع ہے (تَسْتَكْثِرُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِكْثَارٌ ہے۔
۸	اِذَا نُقِرَ: جب (صور) پھونکا جائے گا (نُقِرَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَقْرٌ ہے۔ اس کے معنی پھونکنا۔ اور بجانا۔
۹	النَّاقُوْرِ: صور (نَاقُوْرٌ) کے معنی صور، ایک قسم کا سینگ جس میں پھونک ماری جائے گی۔ جمع: نَوَاقِيْرُ ہے۔
۹	عَسِيْرٌ: مشکل، دشوار۔ عُسْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰	يَسِيْرٍ: آسان، سہل۔ يُسْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱	ذَرْنِيْ: آپ مجھ کو چھوڑ دیجئے۔ یعنی مجھ کو اپنی حالت پر رہنے دیجئے کہ میں اس سے نمٹ لوں گا (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۱۱	وَحِيْدًا: اکیلا، تنہا۔ اس سے مراد مشہور کافر ولید بن مغیرہ ہے۔ وَحْدٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۲	مَالًا مَمْدُوْدًا: بڑھایا ہوا مال، پھیلایا ہوا مال۔ یعنی بہت مال (مَمْدُوْدٌ) مَدٌّ مصدر سے اسم مفعول ہے، باب نصر سے آتا ہے۔
۱۳	بَنِيْنَ شُهُوْدًا: حاضر رہنے والے بیٹے۔ پاس رہنے والے بیٹے (بَنِيْنَ) کا واحد: اِبْنٌ ہے۔ اور (شُهُوْدٌ) کا واحد: شَاهِدٌ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۴	مَهَّدْتُّ: میں نے تیاری کر دی۔ یعنی میں نے سب طرح کا سامان اس کے لئے مہیا کر دیا۔ (مَهَّدْتُّ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ

آیت نمبر	
	واحد متکلم، مصدر تَمْهِیْدٌ ہے۔
۱۵	**يَطْمَعُ**: وہ امید رکھتا ہے۔ وہ لالچ کرتا ہے۔ (يَطْمَعُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَمَعٌ ہے۔
۱۵	**اَنْ اَزِيْدَ**: کہ میں زیادہ دوں (اَزِيْدَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، مصدر زِيَادَةٌ ہے۔
۱۶	**عَنِيْدًا**: مخالف، عُنُوْدٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ عَنِيْدٌ کی جمع: عُنُدٌ ہے۔
۱۷	**اُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا**: میں اس کو دوزخ کے پہاڑ پر چڑھاؤں گا۔ (اُرْهِقُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِرْهَاقٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے (صَعُوْدٌ) ترمذی کی حدیث مرفوع میں ہے کہ صعود دوزخ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ستر برس میں اس کی چوٹی پر پہنچے گا پھر وہاں سے گر پڑے گا، پھر اسی طرح ہمیشہ چڑھے گا اور گرے گا۔
۱۸	**فَكَّرَ**: اس نے سوچا۔ (فَكَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَفْكِيْرٌ ہے۔
۱۸	**قَدَّرَ**: اس نے تجویز کیا۔ اس نے اندازہ کیا۔ (قَدَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْدِيْرٌ ہے۔
۲۲	**عَبَسَ**: اس نے منہ بنایا۔ اس نے تیوری چڑھائی۔ (عَبَسَ) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَبْسٌ اور عُبُوْسٌ ہے۔
۲۲	**بَسَرَ**: اس نے زیادہ منہ بنایا۔ وہ بہت ترش رو ہوا (بَسَرَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْرٌ اور بُسُوْرٌ ہے۔
۲۳	**اَدْبَرَ**: اس نے پیٹھ پھیری۔ (اَدْبَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْبَارٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۳	اِسْتَكْبَرَ: اس نے تکبر کیا۔ اس نے غرور کیا۔ (اِسْتَكْبَرَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِكْبَارٌ ہے۔
۲۴	سِحْرٌ: جادو۔ جمع: اَسْحَارٌ اور سُحُوْرٌ ہے۔
۲۴	يُؤْثَرُ: وہ نقل کیا جاتا ہے۔ وہ منقول ہے۔ (يُؤْثَرُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَثْرٌ اور اَثَارَةٌ ہے۔
۲۶	اُصْلِيْهِ: میں اس کو داخل کروں گا۔ (اُصْلِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِصْلَاءٌ ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۶	سَقَرَ: دوزخ، آگ۔
۲۷	مَا اَدْرٰكَ: آپ کو کیا خبر ہے۔ کس چیز نے آپ کو واقف کیا۔ (مَا) برائے استفہام ہے۔ (اَدْرٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاءٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۲۸	لَا تُبْقِيْ: وہ (دوزخ) نہ باقی رکھے گی۔ (لَا تُبْقِيْ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِبْقَاءٌ ہے۔
۲۹	لَا تَذَرُ: وہ (دوزخ) نہ چھوڑے گی۔ (لَا تَذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَذْرٌ ہے۔
۲۹	لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ: آدمیوں کو جلا دینے والی۔ کھال کے ظاہری حصے کو جلا دینے والی۔ (لَوَّاحَةٌ) جلا دینے والی جھلسا دینے والی۔ رنگ بدل دینے والی۔ لَوْحٌ مصدر سے عَلَّامَةٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ (اَلْبَشَرُ) کے معنی انسان، کھال کے اوپر کا حصہ۔ بشر انسان کے معنی میں ہو تو واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور بشر کھال کے معنی میں ہو تو ہو اس کا واحد: بَشَرَةٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳۱	لِيَسْتَيْقِنَ: تاکہ وہ یقین کرے۔ (لِيَسْتَيْقِنَ) لامِ تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِيْقَانٌ ہے۔
۳۱	يَزْدَادَ: (تاکہ) وہ بڑھ جائے۔ (يَزْدَادَ) مضارع منصوب پر عطف کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِزْدِيَادٌ جو اصل میں اِزْتِيَادٌ ہے۔ تائے افتعال کو دال سے بدل دیا گیا ہے۔
۳۱	لَا يَرْتَابَ: (تاکہ) وہ شک نہ کرے۔ (لَا يَرْتَابَ) مضارع منصوب پر عطف کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْتِيَابٌ ہے۔
۳۱	جُنُوْدَ: لشکر، واحد: جُنْدٌ ہے۔
۳۱	ذِكْرٰى: نصیحت۔ یاددہانی۔
۳۳	اِذْ اَدْبَرَ: جب وہ (رات) پیٹھ پھیرے۔ (اَدْبَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْبَارٌ ہے۔
۳۴	اِذَآ اَسْفَرَ: جب وہ (صبح) روشن ہو جائے۔ (اَسْفَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْفَارٌ ہے۔
۳۵	اَلْكُبَرِ: بڑی چیزیں۔ (كُبَرٌ) کا واحد مؤنث۔ كُبْرٰى اور واحد مذکر اَكْبَرُ ہے۔
۳۷	اَنْ يَّتَقَدَّمَ: کہ وہ آگے بڑھے۔ (يَتَقَدَّمُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقَدُّمٌ ہے۔
۳۷	يَتَاَخَّرَ: وہ پیچھے ہٹے۔ (يَتَاَخَّرُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاَخُّرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳۸	مَا كَسَبَتْ: اس نے جو کام کیا۔ اس نے جو عمل کیا۔ (مَا) اسم موصول، (كَسَبَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَسْبٌ ہے۔
۳۸	رَهِيْنَةٌ: گروی، گرور کھی ہوئی۔ رَهْنٌ مصدر سے فَعِيْلَةٌ کے وزن پر مَرْهُوْنَةٌ کے معنی میں ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۰	يَتَسَآءَ لُوْنَ: وہ لوگ پوچھیں گے۔ (يَتَسَآءَ لُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسَآءُ لٌ ہے۔
۴۲	سَلَكَكُمْ: اس نے تم کو داخل کیا (سَلَكَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوْكٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۴۲	سَقَرَ: دوزخ۔ یہ دوزخ کا نام ہے۔ علمیت اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔
۴۳	لَمْ نَكُ: ہم لوگ نہیں تھے۔ (لَمْ نَكُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَوْنٌ ہے (نَكُ) اصل میں نَكُوْنُ ہے۔
۴۳	اَلْمُصَلِّيْنَ: نماز پڑھنے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُصَلٍّ اور مصدر تَصْلِيَةٌ ہے۔
۴۴	لَمْ نَكُ نُطْعِمُ: ہم کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ (نُطْعِمُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِطْعَامٌ ہے۔
۴۵	كُنَّا نَخُوْضُ: ہم مشغول ہوتے تھے۔ (كُنَّا نَخُوْضُ) باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع متکلم، مصدر خَوْضٌ ہے۔
۴۵	اَلْخَآئِضِيْنَ: مشغول ہونے والے۔ گھسنے والے۔ بحث کرنے والے۔ خَوْضٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: خَآئِضٌ ہے۔

آیت نمبر	
۴۶	كُنَّا نُكَذِّبُ: ہم جھٹلاتے تھے۔ (كُنَّا نُكَذِّبُ) باب تفعیل سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَكْذِيْبٌ ہے۔
۴۷	اَتٰنَا الْيَقِيْنُ: ہم کو یقینی بات آ پہنچی یعنی ہم کو موت آ گئی۔ (اَتٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔ (اَلْيَقِيْنُ) یقینی بات، اس سے مراد موت ہے، جو سب کے نزدیک یقینی ہے۔
۴۸	الشّٰفِعِيْنَ: سفارش کرنے والے۔ شَفَاعَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: شَافِعٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۹	اَلتَّذْكِرَةِ: نصیحت، نصیحت کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۴۹	مُعْرِضِيْنَ: اعراض کرنے والے۔ روگردانی کرنے والے۔ اِعْرَاضٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُعْرِضٌ ہے۔
۵۰	حُمُرٌ: گدھے۔ واحد: حِمَارٌ ہے۔
۵۰	مُسْتَنْفِرَةٌ: بدکنے والے (گدھے) اِسْتِنْفَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب استفعال سے آتا ہے۔
۵۱	فَرَّتْ: وہ (گدھے) بھاگے (فَرَّتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَرٌّ اور فِرَارٌ ہے۔
۵۱	قَسْوَرَةٍ: شیر، غل مچانا، شور کرنا۔ پہلے معنی میں علم جنس ہے۔ اور دوسرے معنی میں رباعی مجرد کا مصدر ہے۔
۵۲	اَنْ يُّؤْتٰى: یہ کہ اس کو دیا جائے۔ (يُؤْتٰى) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْتَاءٌ ہے۔
۵۲	صُحُفًا مُّنَشَّرَةً: کھلے ہوئے صحیفے، کھلے ہوئے اوراق، کھلے ہوئے نوشتے (صُحُفًا) کے معنی صحیفے۔ اوراق۔ واحد: صَحِيْفَةٌ ہے۔ (مُنَشَّرَةً) باب

آیت نمبر	
	تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے، مصدر تَنْشِیْرٌ ہے۔
۵۶	اَهْلُ التَّقْوٰى: (وہ) ڈر والا (ہے) یعنی اس سے ڈرنا چاہئے۔ (تَقْوٰى) ڈر، خوف، پرہیزگاری۔
۵۶	اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ: (گناہوں کا) بخشنے والا (گناہوں کا) معاف کرنے والا (اَلْمَغْفِرَةُ) کے معنی بخشنا، معاف کرنا، باب ضرب سے مصدر میمی ہے۔

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ

سورۂ قیامہ مکی ہے۔ اس میں کل چالیس (۴۰) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	لَآ اُقْسِمُ: میں قسم کھاتا ہوں۔ اس میں لَا زائد ہے۔ (اُقْسِمُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِقْسَامٌ ہے۔
۲	اَلنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ: ملامت کرنے والا نفس۔ یعنی ایسا نفس جو نیک کام کرکے اپنے اوپر ملامت کرے۔ اور کہے کہ فلاں نیک کام میں مجھ سے بڑی کوتاہی ہوئی، مجھے اور عمدہ طریقہ پر اس کو انجام دینا چاہئے۔ اور اگر اس سے کوئی گناہ ہو جائے، تو اس پر بہت زیادہ نادم اور شرمندہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔ (اَللَّوَّامَةُ) لَوْمٌ مصدر سے فَعَّالَة کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳	يَحْسَبُ: وہ گمان کرتا ہے۔ (يَحْسَبُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔
۳	عِظَامَهٗ: اس (انسان) کی ہڈیاں۔ (عِظَامٌ) کے معنی ہڈیاں۔ واحد عَظْمٌ ہے۔ (هٗ) ضمیر مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع انسان ہے۔

آیت نمبر	
۴	اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ: کہ ہم اس کی انگلیوں کی پوریں درست کر دیں (نُسَوِّیَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَسْوِیَةٌ ہے۔ (بَنَانٌ) کے معنی انگلیوں کی پوریں۔ واحد: بَنَانَةٌ ہے۔
۵	لِیَفْجُرَ: تا کہ وہ (انسان) نافرمانی کرے۔ (لِیَفْجُرَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے (یَفْجُرَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر فَجْرٌ اور فُجُوْرٌ ہے۔ اس کے معنی گناہ کرنا۔
۷	اِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ: جب آنکھ چندھیانے لگے۔ جب آنکھ خیرہ ہو جائے گی (بَرِقَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَرَقٌ ہے۔ اس کے معنی چندھیا جانا۔ حیران ہو جانا۔ (اَلْبَصَرُ) کے معنی آنکھ۔ جمع: اَبْصَارٌ ہے۔
۸	(اِذَا) خَسَفَ الْقَمَرُ: (جب) چاند بے نور ہو جائے گا۔ اِذَا شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہے (خَسَفَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَسْفٌ ہے۔ اس کے معنی گہن لگنا۔ بے نور ہو جانا۔ (قَمَرٌ) کے معنی چاند۔ جمع: اَقْمَارٌ ہے۔
۹	جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ: سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے، یعنی سورج اور چاند دونوں بے نور ہو جائیں گے۔ اِذَا شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہے (جُمِعَ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَمْعٌ ہے۔
۱۰	اَلْمَفَرُّ: بھاگنے کی جگہ۔ فِرَارٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱	لَا وَزَرَ: کوئی جائے پناہ نہیں، کوئی پناہ کی جگہ نہیں (وَزَرٌ) کے معنی جائے پناہ۔
۱۲	اَلْمُسْتَقَرُّ: ٹھکانا۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ اِسْتِقْرَارٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔

آیت نمبر	
۱۳	يُنَبَّؤُا: اس کو خبر دی جائے گی۔ (یُنَبَّؤُا) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔
۱۳	قَدَّمَ: اس نے آگے بھیجا۔ یعنی جو کام اس نے پہلے کئے۔ (قَدَّمَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْدِيْمٌ ہے۔
۱۳	اَخَّرَ: اس نے پیچھے چھوڑا، یعنی جو کام اس نے بعد میں کئے۔ (اَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْخِيْرٌ ہے۔
۱۴	بَصِيْرَةٌ: دلیل، حجت، مطلع، واقف۔ (اَلْاِنْسَانُ) مبتدا ہے۔ اور بَصِيْرَةٌ خبر ہے۔ اس میں تاء مبالغہ کے لئے ہے (جلالین)
۱۵	اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ: (اگرچہ) وہ حیلے پیش کرے۔ (اگرچہ) وہ بہانے پیش کرے (اَلْقٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ (مَعَاذِيْرُ) کے معنی حیلے، بہانے۔ واحد: مِعْذَارٌ ہے۔
۱۶	لَا تُحَرِّكْ: آپ (اپنی زبان) نہ ہلائیے۔ (لَا تُحَرِّكْ) باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْرِيْكٌ ہے۔
۱۶	لِتَعْجَلَ: تا کہ آپ جلدی کریں۔ (لِتَعْجَلَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ (تَعْجَلَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر عَجَلٌ ہے۔
۱۸	اِذَا قَرَاْنٰهُ: جب ہم اس کو پڑھنے لگیں۔ یعنی جب ہمارا فرشتہ اس کو پڑھنے لگے (قَرَاْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قِرَاْءَةٌ۔
۱۸	اِتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ: آپ پڑھنے کے تابع ہو جائیے یعنی پورے طور پر اس کی طرف متوجہ ہو جائیے۔ اس کے دہرانے میں مشغول نہ ہو جائیے۔ (اِتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ (قُرْاٰنٌ) باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی پڑھنا۔

آیت نمبر	
۲۰	تُحِبُّوْنَ: تم لوگ محبت رکھتے ہو۔ تم لوگ پسند کرتے ہو۔ (تُحِبُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْبَابٌ ہے۔
۲۰	اَلْعَاجِلَةَ: جلد ملنے والی چیز۔ اس سے مراد دنیا اور اس کا ساز و سامان ہے۔ عَجَلٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۱	تَذَرُوْنَ: تم لوگ چھوڑ دیتے ہو۔ (تَذَرُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔
۲۱	اَلْاٰخِرَةَ: دیر میں آنے والی چیز، آخرت، اس سے مراد وہ عالم ہے جہاں مرنے کے بعد تمام لوگ جمع کئے جائیں گے۔ پھر اچھے اور برے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا۔
۲۲	نَاضِرَةٌ: تروتازہ، بارونق، نَضْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳	نَاظِرَةٌ: دیکھنے والے (چہرے) نَظْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۴	بَاسِرَةٌ: اداس، بے رونق، بَسْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۵	فَاقِرَةٌ: کمر توڑنے والی مصیبت، کمر توڑنے والا معاملہ، یعنی سخت عذاب (فَاقِرَةٌ) فَقْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۶	اَلتَّرَاقِيَ: ہنسلی، (وہ ہڈی جو گردن سے نیچے ہوتی ہے) واحد تَرْقُوَةٌ ہے۔
۲۷	رَاقٍ: جھاڑنے والا، جھاڑ پھونک کرنے والا (رَاقٍ) قَاضٍ کے وزن پر اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر رَقْیٌ، رُقِیٌّ اور رُقْیَةٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر	
۲۸	اَلْفِرَاقُ: جدائی۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔
۲۹	اِلْتَفَّتِ السَّاقُ: پنڈلی لپٹ گئی۔ (اِلْتَفَّتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِلْتِفَافٌ ہے۔ (السَّاقُ) کے معنی پنڈلی۔ اس کی جمع سُوْقٌ، سِیْقَانٌ اور اَسْوُقٌ ہے۔
۳۰	اَلْمَسَاقُ: چلنا، جانا۔ چلایا جانا، ہنکایا جانا۔ سَوْقٌ سے مصدر میمی ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۱	صَدَّقَ: وہ یقین لایا، اس نے تصدیق کی۔ (صَدَّقَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصْدِیْقٌ ہے۔
۳۱	صَلّٰی: اس نے نماز پڑھی۔ (صَلّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصْلِیَۃٌ ہے۔
۳۲	کَذَّبَ: اس نے جھٹلایا۔ (کَذَّبَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَکْذِیْبٌ ہے۔
۳۲	تَوَلّٰی: اس نے منہ موڑا۔ (تولّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلٍّ جو اصل میں تَوَلُّیٌ ہے۔
۳۳	یَتَمَطّٰی: اکڑتا ہوا، ناز کرتا ہوا۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ (یتمطّٰی) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمَطٍّ جو اصل میں تَمَطُّیٌ ہے۔
۳۴	اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی: تیرے لئے خرابی پر خرابی ہے۔ (اَوْلٰی) وَلْیٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے، مصدری معنی قریب ہونا۔ اس کا صلہ جب لام واقع ہو تو یہ دھمکی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس صورت میں خرابی سے زیادہ قریب ہونے کے معنی ہوں گے۔
۳۶	یَحْسَبُ: وہ گمان کرتا ہے (یَحْسَبُ) باب سمع اور حسب سے فعل مضارع

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حِسبانٌ ہے۔
۳۶	سُدًی: بے قید، (ترجمہ شیخ الہند) مہمل (بیان القرآن) لفظ سُدًی واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
۳۷	یُمْنٰی: وہ ٹپکایا جاتا ہے (یُمْنٰی) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْنَآءٌ ہے۔
۳۸	عَلَقَةً: خون کا لوتھڑا۔ جما ہوا خون۔ جمع: عَلَقٌ ہے۔
۳۸	سَوّٰی: اس نے برابر کیا، اس نے درست کیا یعنی انسان کے اعضاء درست کئے۔ (سَوّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِیَةٌ ہے۔
۴۰	اَنْ یُّحْیِیَ: کہ وہ زندہ کرے۔ (یُحْیِیَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْیَآءٌ ہے۔
۴۰	اَلْمَوْتٰی: مردے۔ اس کا واحد: مَیِّتٌ ہے۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ

سورۂ دہر مکی ہے۔ اس کا نام سورۂ انسان اور سورۂ ابرار بھی ہے (روح المعانی) اس میں اکتیس (۳۱) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	هَلْ اَتٰی: بیشک وہ آیا، یہاں هَلْ، قَدْ کے معنی میں ہے (جلالین) (اَتٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْیَانٌ ہے۔
۱	الدَّهْرِ: زمانہ، جمع: دُهُوْرٌ اور اَدْهُرٌ ہے۔
۱	شَیْئًا مَّذْكُوْرًا: ذکر کی ہوئی چیز، قابل ذکر چیز۔ (شَیْءٌ) کے معنی چیز، جمع:

آیت نمبر	
	اَشْیَآءُ ہے۔(مَذْکُوْرٌ) ذِکْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲	نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ: مخلوط نطفہ، ملا ہوا نطفہ۔ یعنی مرد اور عورت کے نطفے سے پیدا کیا۔ (نُطْفَةٌ) کے معنی قطرۂ منی، جمع: نُطَفٌ ہے۔ (اَمْشَاجٌ) کے معنی مخلوط، ملا ہوا، واحد: مَشْجٌ ہے۔
۲	نَّبْتَلِيْهِ: ہم اس کی آزمائش کریں۔ ہم اس کو مکلّف بنائیں۔ (نَبْتَلِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِبْتِلَآءٌ ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۳	شَاكِرًا: شکر گزار، شکر ادا کرنے والا۔ شُکْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳	كَفُوْرًا: ناشکرا، ناشکری کرنے والا۔ کُفْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۴	اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کیا۔ (اَعْتَدْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ ہے۔
۴	سَلٰسِلَا: زنجیریں، واحد: سِلْسِلَةٌ ہے۔
۴	اَغْلٰلًا: طوق، واحد: غُلٌّ ہے۔
۴	سَعِيْرًا: دہکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مَفْعُوْلٌ یعنی مَسْعُوْرٌ کے معنی میں ہے۔ مصدری معنی آگ بھڑکانا۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۵	الْاَبْرَارَ: نیک لوگ۔ اس کا واحد: بَرٌّ ہے۔
۵	كَاْسٍ: پیالہ، جام شراب۔ جمع: کُئُوْسٌ اور کَاْسَاتٌ ہے۔
۵	مِزَاجُهَا: اس کی آمیزش، اس کی ملاوٹ (مِزَاجٌ) کے معنی ملانے کی چیز،

آیت نمبر	
	جمع: اَمْزِجَةٌ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع: كَاْسٌ ہے۔ جو مؤنث سماعی ہے۔
۵	كَافُوْرًا: کافور ایک تیز خوشبودار سفید مادہ ہے۔ آیتِ کریمہ میں اس سے مراد یہ ہے کہ کافور جنت کے ایک چشمے کا نام ہے۔ جس میں کافور کی خوشبو ہوگی، یہ چشمہ اہل جنت کے اشارے پر چلے گا۔ جس طرف وہ اشارہ کریں گے ادھر ہی بہتا ہوا آ جائے گا۔ اس کا مرکز حضرت اقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنتی محل ہوگا۔
۶	عَيْنًا: چشمہ۔ یہ كَافُوْرًا سے بدل ہے، اس کی جمع: عُيُوْنٌ ہے۔
۶	يُفَجِّرُوْنَهَا: وہ لوگ (اہل جنت) اس (چشمہ) کو بہا کر لے جائیں گے۔ (يُفَجِّرُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَفْجِيْرٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: عَيْنًا ہے۔ جو مؤنث سماعی ہے۔
۷	يُوْفُوْنَ: وہ لوگ پوری کرتے ہیں۔ (يُوْفُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْفَاءٌ ہے۔
۷	مُسْتَطِيْرًا: (اس کی برائی یعنی سختی) پھیلنے والی، پھیلی ہوئی۔ (مُسْتَطِيْرٌ) باب استفعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، مصدر اِسْتِطَارَةٌ ہے۔
۸	يُطْعِمُوْنَ: وہ لوگ کھانا کھلاتے ہیں۔ (يُطْعِمُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِطْعَامٌ ہے۔
۸	اَسِيْرًا: قیدی، جمع: اُسَرَاءُ، اَسْرٰى اور اُسَارٰى ہے۔
۹	شُكُوْرًا: شکریہ، شکرگزاری، شکر کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۱۰	عَبُوْسًا: اُداسی والا (دن) یعنی وہ دن جس میں بہت سے چہرے اداس ہو جائیں گے، اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ عَبْسٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے

آیت نمبر	
	وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے، مصدری معنی ترش رو ہونا۔
۱۰	قَمْطَرِيْرًا: سخت اور شدید (دن) اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ یہ لفظ رباعی ہے جو قَمْطَرَةٌ سے ماخوذ ہے۔
۱۱	وَقٰهُمُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا۔ (وَقٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَقْىٌ اور وِقَايَةٌ ہے۔
۱۱	لَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان کو تازگی اور خوشی عطا فرمائی (لَقّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَلْقِيَةٌ ہے۔ (نَضْرَةٌ) کے معنی تازگی، باب نصر، سمع اور کرم سے مصدر ہے اس کے معنی تروتازہ ہونا، سرسبز وشاداب ہونا۔ (سُرُوْرٌ) باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی خوش کرنا۔
۱۲	جَزٰىهُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان کو بدلہ عطا فرمایا (جَزٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَزَآءٌ ہے۔
۱۲	جَنَّةٌ: باغ، جمع: جَنّٰتٌ ہے۔
۱۲	حَرِيْرًا: ریشم۔
۱۳	مُتَّكِئِيْنَ: تکیہ لگانے والے، تکیہ لگائے ہوئے۔ اِتِّكَآءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، واحد: مُتَّكِئٌ۔
۱۳	الْاَرَآئِكِ: تخت، مسہریاں۔ واحد: اَرِيْكَةٌ ہے۔
۱۳	شَمْسًا: سورج، دھوپ، گرمی، جمع: شُمُوْسٌ ہے۔
۱۳	زَمْهَرِيْرًا: جاڑا، ٹھر، ٹھنڈک۔
۱۴	دَانِيَةً: (جنت کے درختوں کے سائے) جھکے ہوئے، جھکنے والے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (دَانِيَةٌ) دُنُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

آیت نمبر	
۱۴	ظِلٰلُهَا: اس کے (یعنی جنت کے درختوں کے) سائے۔ جنت میں سورج اور چاند نہیں ہوں گے۔ پھر سایہ کا کیا مطلب ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ دوسرے نورانی اجسام کی روشنی سے سایہ مقصود ہو (بیان القرآن) علامہ محلّی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہاں سائے سے مراد درخت ہیں (جلالین) اس کے سائے جھکے ہوں گے۔ یعنی درخت کی شاخیں جھکی ہوں گی۔ (ظِلَالٌ) کے معنی سایے، واحد: ظِلٌّ ہے۔
۱۴	ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا: اس کے گچھے پست کر دیئے گئے۔ اس کے میوے تابع کر دیئے گئے (ذُلِّلَتْ) بابِ تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَذْلِيْلٌ ہے (قُطُوْفٌ) کے معنی گچھے، میوے، خوشے۔ واحد: قِطْفٌ ہے۔
۱۵	يُطَافُ عَلَيْهِمْ: ان کے پاس لایا جائے گا۔ (يُطَافُ) بابِ نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَوَافٌ ہے۔
۱۵	اٰنِيَةٍ: برتن۔ واحد: اِنَاءٌ ہے۔
۱۵	فِضَّةٍ: چاندی۔
۱۵	اَكْوَابٍ: کوزے، آب خورے، (پانی پینے کے برتن) واحد: كُوْبٌ ہے۔
۱۵	قَوَارِيْرَا: شیشے۔ واحد: قَارُوْرَةٌ ہے۔
۱۶	قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا: ان لوگوں نے پورے طور پر ان کا اندازہ کر رکھا ہے۔ یعنی وہ لوگ اہل جنت کی سیرابی کے مطابق برتنوں کو بھریں گے۔ (قَدَّرُوْا) بابِ تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقْدِيْرٌ ہے۔
۱۷	يُسْقَوْنَ: وہ لوگ پلائے جائیں گے۔ (يُسْقَوْنَ) بابِ ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَقْيٌ ہے۔
۱۷	كَاْسًا: پیالے، جام شراب۔ جمع: كُئُوْسٌ اور كَاْسَاتٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۷	مِزَاجُهَا: اس کی آمیزش، اس کی ملاوٹ۔ (مِزَاجٌ) کے معنی ملانے کی چیز۔ جمع: اَمْزِجَةٌ ہے۔
۱۷	زَنْجَبِيْلًا: سونٹھ، جنت کے ایک چشمے کا نام ہے۔
۱۸	تُسَمّٰى: اس (چشمے) کا نام رکھا جاتا ہے۔ (تُسَمّٰى) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْمِيَةٌ ہے۔
۱۸	سَلْسَبِيْلًا: سلسبیل، جنت کے ایک چشمے کا نام ہے۔
۱۹	يَطُوْفُ: وہ چکر لگائے گا، وہ آمد و رفت کرے گا۔ (يَطُوْفُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَوَافٌ ہے۔
۱۹	وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے لڑکے۔ یعنی ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے (وِلْدَانٌ) کے معنی لڑکے۔ واحد: وَلَدٌ ہے (مُخَلَّدُوْنَ) باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُخَلَّدٌ مصدر تَخْلِيْدٌ ہے۔
۱۹	لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا: بکھرے ہوئے موتی (لُؤْلُؤٌ) کے معنی موتی۔ جمع: لَآلِيْ ہے (مَنْثُوْرٌ) کے معنی بکھرا ہوا۔ نَثْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۲۱	عٰلِيَهُمْ: ان کے اوپر۔ (عَالِيْ) عُلُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر حالت نصب میں ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۲۱	ثِيَابُ سُنْدُسٍ: باریک ریشم کے کپڑے (ثِيَابٌ) کے معنی کپڑے، واحد: ثَوْبٌ ہے۔ (سُنْدُسٌ) کے معنی باریک ریشم۔
۲۱	خُضْرٌ: سبز، ہرے، واحد: اَخْضَرُ اور خَضْرَآءُ ہے۔
۲۱	اِسْتَبْرَقٌ: موٹا ریشم، گاڑھا ریشم۔
۲۱	حُلُّوْا: وہ لوگ پہنائے جائیں گے، یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے

آیت نمبر	
	(حُلُّوا) بابِ تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْلِیَةٌ۔
۲۱	اَسَاوِرَ: کنگن۔ واحد: سِوَارٌ ہے۔
۲۱	سَقٰهُمْ: وہ (ان کا پروردگار) ان کو پلائے گا، مضارع کے معنی میں ہے (سَقٰی) بابِ ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَقْیٌ۔
۲۱	شَرَابًا طَهُوْرًا: پاکیزہ شراب، یعنی ایسی شراب جس میں نہ کوئی گندگی ہوگی اور نہ کوئی مدہوشی ہوگی (شَرَابٌ) کے معنی پینے کی چیز، جمع: اَشْرِبَةٌ ہے۔ (طَهُوْرٌ) کے معنی پاکیزہ۔ طُهْرٌ مصدر سے فَعُولٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ بابِ نصر اور کرم سے آتا ہے۔
۲۲	مَشْكُوْرًا: مقبول، قدر کیا ہوا۔ قابلِ قدر۔ (مَشْكُوْرٌ) شُكْرٌ سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ بابِ نصر سے آتا ہے۔
۲۴	اٰثِمًا: گنہ گار، اَثْمٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے بابِ سمع سے آتا ہے۔
۲۴	كَفُوْرًا: کفر کرنے والا، ناشکرا۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ بابِ نصر سے آتا ہے۔
۲۵	بُكْرَةً: صبح، دن کا شروع حصہ۔
۲۵	اَصِيْلًا: شام، دن کا آخری حصہ۔ عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت۔ جمع: آصَالٌ ہے۔
۲۶	سَبِّحْهُ: آپ اس کی تسبیح کیجئے۔ آپ اس کی پاکی بیان کیجئے۔ (سَبِّحْ) بابِ تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَسْبِيْحٌ ہے۔
۲۷	الْعَاجِلَةَ: جلدی آنے والی چیز، اس سے مراد دنیا اور اس کا ساز و سامان ہے۔ عَجَلٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ بابِ سمع سے آتا ہے۔
۲۷	يَذَرُوْنَ: وہ لوگ چھوڑ دیتے ہیں۔ (يَذَرُوْنَ) بابِ سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَذْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۷	يَوْمًا ثَقِيْلًا: بھاری دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ (يَوْمٌ) کے معنی دن، جمع: اَيَّامٌ ہے (ثَقِيْلٌ) کے معنی بھاری۔ ثِقْلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۲۸	شَدَدْنَا: ہم نے مضبوط کیا۔ (شَدَدْنَا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر شَدٌّ ہے۔
۲۸	اَسْرَهُمْ: ان کے جوڑ۔ (اَسْرٌ) کے معنی جوڑ۔ باب ضرب سے مصدر ہے اس کے معنی باندھنا، قید کرنا۔
۲۹	اِتَّخَذَ: وہ بنالے، وہ اختیار کرلے، ترکیب میں جوابِ شرط واقع ہے (اِتَّخَذَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّخَاذٌ ہے۔
۳۱	اَعَدَّ: اس نے تیار کیا۔ (اَعَدَّ) باب انعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ ہے۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ

سورۂ مرسلات مکی ہے۔ اس میں پچاس (۵۰) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا: وہ ہوائیں جو نفع پہنچانے کے لئے بھیجی جاتی ہیں، وہ ہوائیں جو پے در پے بھیجی جاتی ہیں (اَلْمُرْسَلٰتِ) واؤ قسم کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے۔ اِرْسَالٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد مُرْسَلَةٌ ہے۔ (عُرْفًا) نفع پہنچانے کے لئے۔ پے در پے اور مسلسل ہونے کی حالت میں۔ پہلے ترجمہ کے اعتبار سے یہ ترکیب میں مفعول لہ ہے۔ اور دوسرے ترجمہ کے اعتبار سے مُتَتَابِعَةً کے معنی میں

آیت نمبر	
	حال ہے (تفسیر جلالین)
۲	اَلْعٰصِفٰتِ عَصْفًا: وہ ہوائیں جو تیزی سے چلتی ہیں۔ (اَلْعٰصِفٰتِ) واؤ قسم کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے۔ یہ عَصْفٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: عَاصِفَۃٌ ہے۔ (عَصْفًا) کے معنی ہوا کا تیز چلنا۔ بابِ ضرب سے مصدر ہے۔ مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۳	اَلنّٰشِرٰتِ نَشْرًا: وہ ہوائیں جو بادلوں کو پھیلا دیتی ہیں۔ (اَلنّٰشِرٰتِ) واؤ قسم کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے۔ نَشْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: نَاشِرَۃٌ ہے۔ (نَشْرًا) کے معنی ہوا کا بادل کو پھیلانا۔ بابِ نصر سے مصدر ہے، مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۴	اَلْفٰرِقٰتِ فَرْقًا: وہ ہوائیں جو بادلوں کو متفرق کر دیتی ہیں (بیان القرآن) قرآنِ کریم کی آیتیں جو حق و باطل اور حلال و حرام کے درمیان فیصلہ کرنے والی ہیں (تفسیر جلالین) (اَلْفٰرِقٰتِ) واؤ قسم کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے۔ فَرْقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، اس کا واحد: فَارِقَۃٌ ہے۔ (فَرْقًا) کے معنی متفرق کرنا، فیصلہ کرنا۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔ مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۵	اَلْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا: اللہ تعالیٰ کی یاد کو پہنچانے والی آیتیں، اللہ تعالیٰ کی وحی کو پہنچانے والے فرشتے۔ وہ ہوائیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد کا القاء کرتی ہیں (بیان القرآن) وہ فرشتے جو وحی کو لے کر انبیاء اور رسل کے پاس آتے ہیں، پھر انبیاء اور رسل امتوں کی طرف وحی کا القاء کرتے ہیں (تفسیر جلالین) (اَلْمُلْقِیٰتِ) واؤ قسم کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ یہ اِلْقَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: مُلْقِیَۃٌ ہے۔ (ذِکْرًا) کے معنی یاد کرنا۔ اس سے مراد ذکر الٰہی یا وحی الٰہی ہے۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ مفعول بہ ہونے

آیت نمبر	
	کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
۸	اَلنُّجُوْمُ: ستارے، واحد: نَجْمٌ ہے۔
۸	(اِذَا) طُمِسَتْ: (جب) وہ (ستارے) مٹا دیئے جائیں گے (جب) وہ (ستارے) بے نور ہو جائیں گے، یہ ترکیب میں شرط واقع ہے (طُمِسَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر طَمْسٌ ہے۔ اس کے معنی مٹانا اور بے نور کرنا۔
۹	فُرِجَتْ: (جب) وہ (آسمان) پھٹ جائے گا۔ یہ ترکیب میں شرط واقع ہے۔ (فُرِجَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَرْجٌ ہے۔
۱۰	نُسِفَتْ: (جب) وہ (پہاڑ) اڑا دیئے جائیں گے۔ یہ شرط واقع ہے۔ (نُسِفَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَسْفٌ ہے۔
۱۱	اُقِّتَتْ: (جب رسولوں کا) وقت مقرر کر دیا جائے گا (جب پیغمبروں کو) معین وقت پر جمع کیا جائے گا (اُقِّتَتْ) شرط واقع ہے، یہ اصل میں وُقِّتَتْ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْقِیْتٌ ہے۔
۱۲	اُجِّلَتْ: وہ ملتوی کی گئی۔ وہ مؤخر کی گئی۔ (اُجِّلَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَاْجِیْلٌ ہے۔
۱۴	یَوْمُ الْفَصْلِ: فیصلہ کا دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ (یَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع: اَیَّامٌ ہے (اَلْفَصْلُ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ اس کے معنی فیصلہ کرنا۔
۲۰	مَآءٍ مَّهِیْنٍ: بے قدر پانی، حقیر پانی، یعنی قطرۂ منی۔ (مَآءٌ) کے معنی پانی،

آیت نمبر	
	جمع: مِیَاہٌ ہے۔ (مَھِیْنٌ) کے معنی حقیر، بے حیثیت۔ پہلے قول کے مطابق مَھَانَۃٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ دوسرے قول کے مطابق یہ ھُوْنٌ مصدر سے اسم مفعول ہے تعلیل کے بعد مَھِیْنٌ ہوگیا ہے۔
۲۱	قَرَارٍ مَّكِيْنٍ: محفوظ جگہ۔ اس سے مراد عورت کا رحم (بچہ دانی) ہے۔ (قَرَارٌ) کے معنی ٹھہرنا اور ٹھہرنے کی جگہ۔ پہلے معنی کے اعتبار سے باب ضرب سے مصدر ہے اور دوسرے معنی کے اعتبار سے اسم ظرف کے معنی میں ہے (مَكِيْنٌ) کے معنی محفوظ جگہ، مرتبہ والا۔ پہلے قول کے مطابق مَكَانَۃٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔ دوسرے قول کے مطابق كَوْنٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ تعلیل کے بعد مَكِيْنٌ ہوگیا ہے۔
۲۳	قَدَرْنَا: ہم نے اندازہ کیا (قَدَرْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَدْرٌ ہے۔
۲۵	كِفَاتًا: سمیٹنے والی۔ كَفْتٌ مصدر سے فِعَالٌ کے وزن پر فَاعِلٌ کے معنی میں ہے۔ كَفْتٌ کے معنی سمیٹنا، جمع کرنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۲۶	اَحْيَآءً: زندہ لوگ۔ واحد: حَيٌّ ہے۔
۲۶	اَمْوَاتًا: مردے، واحد: مَيِّتٌ ہے۔
۲۷	رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ: اونچے پہاڑ (رَوَاسِيَ) کے معنی پہاڑ، ثابت رہنے والی چیزیں۔ واحد: رَاسِيَۃٌ ہے۔ (شٰمِخٰتٌ) کے معنی بلند، اونچے، واحد: شَامِخَۃٌ ہے۔
۲۷	اَسْقَيْنٰكُمْ: ہم نے تم کو پلایا (اَسْقَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْقَآءٌ ہے۔
۲۷	مَآءً فُرَاتًا: میٹھا پانی۔ پیاس بجھانے والا پانی۔ (فُرَاتٌ) کے معنی میٹھا پانی،

آیت نمبر	
	شیریں پانی۔
۲۹	اِنْطَلِقُوْا: تم لوگ چلو (انْطَلِقُوْا) باب انفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْطِلَاقٌ ہے۔
۳۰	ظِلٍّ ذِیْ ثَلَاثِ شُعَبٍ: تین شاخوں والا سائبان۔ (ظِلٌّ) کے معنی سایہ، سائبان۔ جمع: ظِلَالٌ اور اَظْلَالٌ ہے۔ (شُعَبٌ) کے معنی شاخیں، حصے۔ واحد: شُعْبَةٌ ہے۔
۳۱	ظَلِیْلٍ: سایہ دار، سایہ والا۔ ظَلَالَةٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۳۱	لَایُغْنِیْ: وہ (گرمی سے) کام نہیں آئے گا۔ وہ (گرمی سے) نہیں بچائے گا (لَایُغْنِیْ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَآءٌ ہے۔
۳۱	اَللَّهَبِ: گرمی، تپش۔ (لَهَبٌ) باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی آگ بھڑکنا۔
۳۲	تَرْمِیْ بِشَرَرٍ: وہ (آگ) چنگاریاں پھینکے گی (تَرْمِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مونث غائب، مصدر رَمْیٌ ہے۔ (شَرَرٌ) کے معنی آگ کی چنگاریاں جو اڑتی ہیں۔ واحد: شَرَرَةٌ ہے۔
۳۲	اَلْقَصْرِ: محل، جمع: قُصُوْرٌ ہے۔
۳۳	جِمٰلَتٌ صُفْرٌ: زرد اونٹ، کالے اونٹ۔ بعض حضرات نے اس کا ترجمہ "زرد اونٹ" کیا ہے۔ اس لئے کہ صُفْرٌ، اَصْفَرُ کی جمع ہے۔ جس کے معنی زرد کے ہیں۔ اور بعض حضرات نے اس کا ترجمہ "کالے اونٹ" کیا ہے۔ اس لئے کہ حدیث شریف میں ہے کہ جہنم کی چنگاریاں تارکول کی طرح کالی ہیں۔ اور اہل عرب کالے اونٹوں کے لئے صُفْرُ الْاِبِلِ کا لفظ استعمال کرتے ہیں (تفسیر جلالین) جِمٰلَتٌ کے معنی اونٹ۔ واحد: جَمَلٌ ہے۔

آیت نمبر	
	(صُفْرٌ) کے معنی زرد۔اس کا واحد: اَصْفَرُ ہے۔
۳۵	لَا يَنْطِقُوْنَ: وہ لوگ بول نہیں سکیں گے۔ (لَا يَنْطِقُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نُطْقٌ ہے۔
۳۶	لَا يُؤْذَنُ لَهُمْ: ان کو اجازت نہیں دی جائے گی۔ (لَا يُؤْذَنُ) باب سمع سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْنٌ ہے۔
۳۹	كَيْدٌ: تدبیر، داؤ، حیلہ۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۳۹	كِيْدُوْنِ: تم لوگ مجھ پر تدبیر چلاؤ۔ (كِيْدُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَيْدٌ ہے، معنی تدبیر کرنا، حیلہ کرنا (نِ) یہ اصل میں نِیْ ہے اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ یائے متکلم کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔
۴۱	ظِلٰلٍ: سائے۔ واحد: ظِلٌّ ہے۔
۴۱	عُيُوْنٍ: چشمے۔ واحد: عَيْنٌ ہے۔
۴۲	فَوَاكِهَ: میوے۔ واحد: فَاكِهَةٌ ہے۔
۴۲	يَشْتَهُوْنَ: وہ لوگ چاہیں گے، وہ لوگ خواہش کریں گے (يَشْتَهُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشْتِهَآءٌ ہے۔
۴۳	هَنِيْٓـًٔا: خوش گوار، مزے دار، هَنَاءٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب، فتح اور کرم سے آتا ہے۔
۴۶	تَمَتَّعُوْا: تم لوگ فائدہ اٹھالو۔ (تَمَتَّعُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَمَّ یَتَسَآءَ لُوْنَ پارہ (۳۰)

سُوْرَۃُ النَّبَاِ

سورۂ نبأ مکی ہے۔ اس میں کل چالیس (۴۰) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	عَمَّ: کس چیز کے بارے میں۔ (عَمَّ) اصل میں عَنْ مَا ہے۔ نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں ادغام کر دیا گیا اور ما استفہامیہ کے الف کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔
۱	یَتَسَآءَ لُوْنَ: وہ لوگ آپس میں پوچھتے ہیں۔ (یَتَسَآءَ لُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسَآءُ لٌ ہے۔
۲	اَلنَّبَاِ الْعَظِیْمِ: بڑی خبر، اس سے مراد قیامت ہے۔ (النَّبَأُ) کے معنی خبر، جمع: اَنْبَآءٌ ہے۔ (اَلْعَظِیْمُ) کے معنی عظمت والا، بڑائی والا، عِظَمٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۶	مِهٰدًا: بچھونا، فرش، جمع: مُهُدٌ، مُهُدٌ اور اَمْهِدَۃٌ ہے۔
۷	اَوْتَادًا: میخیں، واحد: وَتْدٌ، وَتِدٌ اور وَتَدٌ ہے۔
۸	اَزْوَاجًا: جوڑے جوڑے، یعنی مرد و عورت۔ واحد: زَوْجٌ ہے۔
۹	سُبَاتًا: آرام کی چیز، راحت کی چیز۔
۱۰	لِبَاسًا: پردہ کی چیز، جمع: اَلْبِسَۃٌ ہے۔
۱۱	مَعَاشًا: کمائی کرنے کا وقت، روزی حاصل کرنے کا زمانہ (مَعَاشٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی کمائی کرنا، زندگی بسر کرنا۔

آیت نمبر	
۱۲	شِدَادًا: سخت، مضبوط، واحد: شَدِيْدٌ ہے۔
۱۳	سِرَاجًا وَّهَّاجًا: روشن چراغ، چمکتا ہوا چراغ، یہاں اس سے مراد سورج ہے۔ (سِرَاجٌ) کے معنی چراغ، جمع: سُرُجٌ ہے۔ (وَهَّاجٌ) وَهْجٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۱۴	اَلْمُعْصِرٰتِ: نچڑنے والی بدلیاں، نچوڑنے والے بادل۔ یعنی پانی سے بھرے بادل۔ اِعْصَارٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: مُعْصِرَةٌ ہے۔
۱۴	مَآءً ثَجَّاجًا: بہت پانی۔ بہت برسنے والا پانی۔ (ثَجَّاجٌ) ثُجُوْجٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۵	حَبًّا: غلہ، اناج، جمع: حُبُوْبٌ ہے۔
۱۵	نَبَاتًا: سبزہ، سبزی، زمین سے اگنے والی چیز۔ باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی اگنا۔
۱۶	جَنّٰتٍ اَلْفَافًا: گنجان باغات۔ (جَنّٰتٌ) کے معنی باغات، واحد: جَنَّةٌ ہے۔ (اَلْفَافٌ) کے معنی گنجان باغات، واحد: لِفٌّ ہے۔
۱۷	مِيْقَاتًا: مقرر کیا ہوا وقت، معین وقت، جمع: مَوَاقِيْتُ ہے۔
۱۸	يُنْفَخُ: وہ (صور) پھونکا جائے گا۔ (يُنْفَخُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفْخٌ ہے۔
۱۸	اَلصُّوْرِ: نرسنگا جس میں حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونک ماریں گے۔
۱۸	اَفْوَاجًا: گروہ گروہ، فوج درفوج۔ واحد: فَوْجٌ ہے۔
۱۹	فُتِحَتْ: وہ (آسمان) کھول دیا جائے گا، یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے (فُتِحَتْ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَتْحٌ۔
۲۰	سُيِّرَتْ: وہ (پہاڑ) چلادیئے جائیں گے، وہ (پہاڑ) ہٹادیئے جائیں گے

آیت نمبر	
	یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (سُیِّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْیِیْرٌ ہے۔
۲۰	سَرَابًا: چمکتا ہوا ریت، وہ ریت جو میدان میں دور سے پانی کی طرح نظر آتا ہے۔
۲۱	مِرْصَادًا: گھات۔ گھات کی جگہ، جمع: مَرَاصِیْدُ ہے۔
۲۲	اَلطّٰغِیْنَ: سرکش لوگ، طُغْیَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: اَلطَّاغِیْ ہے۔
۲۲	مَاٰبًا: ٹھکانا، اَوْبٌ مصدر سے اسم ظرف واحد ہے، باب نصر سے آتا ہے۔
۲۳	لٰبِثِیْنَ: ٹھہرنے والے۔ لُبْثٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد: لَابِثٌ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۲۳	اَحْقَابًا: بے انتہا زمانے۔ بے شمار مدتیں۔ واحد: حُقُبٌ ہے۔
۲۴	لَایَذُوْقُوْنَ: وہ لوگ نہیں چکھیں گے۔ (لَایَذُوْقُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ذَوْقٌ ہے۔
۲۵	حَمِیْمًا: گرم پانی۔ حَمَمٌ مصدر سے صفتِ مشبہ۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۲۵	غَسَّاقًا: پیپ۔ دوزخیوں کے زخموں کی پیپ۔
۲۶	جَزَآءً وِّفَاقًا: پورا بدلہ۔ (جَزَآءٌ) باب ضرب سے مصدر ہے (وِفَاقٌ) باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔
۲۷	لَایَرْجُوْنَ: وہ لوگ امید نہیں رکھتے ہیں (وہ لوگ امید نہیں رکھتے تھے) (لَایَرْجُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَجَآءٌ ہے۔
۲۹	اَحْصَیْنٰهُ: ہم نے اس کو (ہر چیز کو) محفوظ کر رکھا ہے۔ (اَحْصَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِحْصَآءٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳۱	مَفَازًا: کامیابی، کامیابی کی جگہ فَوْزٌ مصدر سے مصدر میمی یا اسم ظرف ہے۔
۳۲	حَدَآئِقَ: باغات، واحد: حَدِیْقَةٌ ہے۔
۳۲	اَعْنَابًا: انگور، واحد: عِنَبٌ ہے۔
۳۳	كَوَاعِبَ: نوعمر عورتیں۔ نوجوان عورتیں، واحد: كَاعِبٌ ہے۔ اس کے معنی ابھری ہوئی پستان والی عورت۔
۳۳	اَتْرَابًا: ہم عمر عورتیں، واحد: تِرْبٌ ہے۔ اس کے معنی ہم عمر کے ہیں۔ اکثر اس کا استعمال عورتوں کے لئے ہوتا ہے۔
۳۴	كَاْسًا دِهَاقًا: چھلکتے ہوئے پیالے۔ لبالب بھرے ہوئے جام شراب، (كَاْسٌ) کے معنی پیالہ، جام شراب، جمع: كُئُوْسٌ اور كَاْسَات ہے (دِهَاقٌ) کے معنی چھلکتا ہوا، لبالب بھرا ہوا۔ دَهْقٌ مصدر سے فِعَالٌ کے وزن پر مفعولٌ کے معنی میں ہے۔
۳۵	كِذّٰبًا: جھوٹ، جھٹلانا، باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۳۷	خِطَابًا: بات، گفتگو، گفتگو کرنا۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔
۳۸	اَلرُّوْحُ: روح، ذی روح، جمع: اَرْوَاحٌ ہے، روح سے مراد بعض ائمہ تفسیر کے نزدیک جبرئیل امین ہیں، اور بعض روایتوں میں ہے کہ روح اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان لشکر ہے جو فرشتے نہیں ہیں۔ ان کے سر اور ہاتھ پاؤں ہیں۔
۳۸	صَفًّا: قطار باندھے ہوئے، صف بستہ۔ (صَفًّا) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۳۸	صَوَابًا: ٹھیک بات، درست بات۔
۳۹	مَاٰبًا: ٹھکانا، اَوْبٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔
۴۰	اَنْذَرْنٰكُمْ: ہم نے تم کو ڈرایا۔ (اَنْذَرْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

آیت نمبر	
۴۰	قَدَّمَتْ يَدَاهُ: اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیج دیا۔ یعنی جو اعمال اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے کئے (قَدَّمَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقْدِيْمٌ ہے۔ (يَدَاهُ) کے معنی اس کے دونوں ہاتھ۔ یہ اصل میں يَدَانِ ہے۔ ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے نونِ تثنیہ گر گیا ہے۔
۴۰	تُرَابًا: مٹی، جمع: اَتْرِبَةٌ اور تُرْبَانٌ ہے۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ

سورۃ نازعات مکی ہے۔ اس میں چھیالیس (۴۶) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلنّٰزِعٰتِ غَرْقًا: وہ فرشتے جو (کافروں کی جان) سختی سے نکالنے والے ہیں (اَلنّٰزِعَاتُ) کے معنی (روح) کھینچنے والے (فرشتے) (روح) نکالنے والے (فرشتے) نَزْعٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: نَازِعَةٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ (غَرْقًا) سختی سے کھینچنا۔ سختی سے نکالنا۔ یہ نَازِعَاتُ سے مفعول مطلق من غیر لفظہ ہے (تفسیر جلالین) غَرْقٌ باب نصر سے مصدر ہے۔
۲	اَلنّٰشِطٰتِ نَشْطًا: وہ فرشتے جو بند کھولنے والے ہیں، یعنی جو فرشتے مسلمانوں کی روح آسانی سے نکالنے والے ہیں۔ (اَلنَّاشِطَاتُ) کے معنی بند کھولنے والے (فرشتے) نَشْطٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: نَاشِطَةٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ (نَشْطًا) مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

آیت نمبر	
۳	اَلسّٰبِحٰتِ سَبْحًا: وہ فرشتے جو تیزی سے تیرنے والے ہیں۔ یعنی جو فرشتے روحوں کو لے کر زمین سے آسمان کی طرف تیزی سے چلنے والے ہیں۔ (السّٰبِحٰتُ) تیرنے والے (فرشتے) سِبَاحَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: سَابِحَةٌ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۴	اَلسّٰبِقٰتِ سَبْقًا: وہ فرشتے جو تیزی سے دوڑنے والے ہیں، یعنی جو فرشتے روحوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے دوڑنے والے ہیں۔ (اَلسَّابِقَاتُ) کے معنی دوڑنے والے (فرشتے) سَبْقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، واحد: سَابِقَةٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔ (سَبْقًا) مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۵	اَلْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا: وہ فرشتے جو ہر حکم کی تدبیر کرنے والے ہیں، یعنی جو فرشتے روحوں کے متعلق ثواب یا عقاب میں سے ہر حکم کی تدبیر کرنے والے ہیں۔ (اَلْمُدَبِّرٰتُ) تَدْبِیْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: مُدَبِّرَةٌ ہے۔
۶	تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ: ہلا دینے والی چیز ہلا ڈالے گی (اس سے مراد نفخۂ اولیٰ ہے) (تَرْجُفُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَجْفٌ ہے (الرَّاجِفَةُ) رَجْفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔
۷	تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ: اس کے بعد پیچھے آنے والی چیز آئے گی۔ (اس سے مراد نفخۂ ثانیہ ہے) (تَتْبَعُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَبَعٌ ہے۔ (الرَّادِفَةُ) کے معنی پیچھے آنے والی چیز، رَدْفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۸	وَّاجِفَةٌ: دھڑکنے والے (دل) وَجْفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔

آیت نمبر	
۹	خَاشِعَةٌ: جھکی ہوئی (آنکھیں) (خَاشِعَةٌ) کے معنی جھکنے والی۔ خُشُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۱۰	مَرْدُوْدُوْنَ: لوٹائے ہوئے، واپس کئے ہوئے۔ رَدٌّ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر ہے۔ واحد: مَرْدُوْدٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۰	اَلْحَافِرَةِ: پہلی حالت، ابتدائی حالت۔ حَفْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کے مصدری معنی زمین کھودنا۔
۱۱	عِظَامًا نَّخِرَةً: بوسیدہ ہڈیاں (عِظَامٌ) کے معنی ہڈیاں، واحد: عَظْمٌ ہے۔ (نَخِرَةٌ) نَخَرٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔ مصدری معنی بوسیدہ ہونا۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۲	كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ: نقصان والی واپسی، گھاٹے والی واپسی، (كَرَّةٌ) کے معنی واپسی، لوٹنا (خَاسِرَةٌ) خُسْرَانٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۳	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ: ایک جھڑکی، ایک سخت آواز۔ (زَجْرَةٌ) کے معنی ڈانٹ، جھڑکی۔
۱۴	اَلسَّاهِرَةِ: میدان، ہموار زمین۔ اس سے مراد قیامت کا میدان ہے۔ اس کی جمع: سَوَاهِرُ ہے۔
۱۶	نَادٰىهُ: اس نے (ان کے پروردگار نے) ان کو (موسیٰ علیہ السلام کو) پکارا۔ (نَادٰى) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔
۱۶	طُوًى: طور سیناء کی ایک وادی کا نام ہے، جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ورسالت ملی۔ اس کو وادیٔ مقدس فرمایا گیا ہے۔
۱۷	طَغٰى: اس نے سرکشی کی، اس نے شرارت کی (طَغٰى) باب فتح سے فعل ماضی

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طُغْیَانٌ ہے۔
۱۸	اَنْ تَزَكّٰى: کہ تو سنور جائے، کہ تو درست ہو جائے۔ (تزکّٰی) اصل میں تَتَزَكّٰى ہے۔ باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَزَكِّیٌ ہے۔ جو اصل میں تَزَكُّیٌ ہے۔
۱۹	تَخْشٰى: تو ڈرے۔ (تَخْشٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَشْیٌ اور خَشْیَةٌ ہے۔
۲۰	اَلْاٰیَةَ الْكُبْرٰى: بڑی نشانی۔ اس سے مراد معجزۂ عصا یا ید بیضاء یا دونوں کا مجموعہ ہے۔ (اَلْاٰیَةُ) نشانی، جمع: اٰیَاتٌ اور آیٌ ہے۔ (اَلْكُبْرٰى) کے معنی بڑی۔ اس کی جمع: اَلْكُبَرُ ہے۔
۲۱	عَصٰى: اس نے نافرمانی کی (عَصٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عِصْیَانٌ ہے۔
۲۲	اَدْبَرَ: اس نے پیٹھ پھیری۔ (اَدْبَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْبَارٌ ہے۔
۲۲	یَسْعٰى: تلاش کرتا ہوا، کوشش کرتا ہوا، یہ ترکیب میں حال واقع ہے (یَسْعٰى) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔
۲۳	حَشَرَ: اس نے جمع کیا۔ (حَشَرَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَشْرٌ ہے۔
۲۳	نَادٰى: اس نے پکارا۔ (نَادٰى) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔
۲۵	نَكَالَ: عذاب، سزا۔ عبرت ناک سزا۔
۲۵	اَلْاُوْلٰى: پہلی۔ اس سے مراد دنیا ہے۔ یہ اَلْاَوَّلُ کی مؤنث ہے۔
۲۶	عِبْرَةً: نصیحت، جمع: عِبَرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۷	بَنٰهَا: اس نے اس (آسمان) کو بنایا۔ (بَنٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بِنَآءٌ ہے۔ (هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۲۸	سَمْكَهَا: اس کی چھت۔ (سَمْكٌ) کے معنی چھت۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی بلند ہونا۔ (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۲۸	سَوّٰهَا: اس نے اس کو برابر کیا۔ اس نے اس کو درست بنایا۔ (سَوّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ ہے۔ (هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۲۹	اَغْطَشَ: اس نے تاریک بنایا۔ (اَغْطَشَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْطَاشٌ ہے۔
۲۹	ضُحٰهَا: اس کی دھوپ، اس کا دن۔ (ضُحٰی) کے معنی چاشت کا وقت، دن چڑھے۔ (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۳۰	دَحٰهَا: اس نے اس کو بچھا دیا۔ (دَحٰی) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَحْیٌ ہے۔ (هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۳۱	مَرْعٰهَا: چارا (جانوروں کی سبز خوراک) مَرْعٰی کے معنی چارا، سبزی۔ (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۳۲	اَرْسٰهَا: اس نے ان (پہاڑوں) کو قائم کر دیا (اَرْسٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْسَآءٌ ہے (هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۳۳	اَنْعَامِكُمْ: تمہارے چوپائے۔ تمہارے مویشی۔ (اَنْعَامٌ) کے معنی چوپائے، مویشی۔ واحد: نَعَمٌ ہے۔
۳۴	اَلطَّآمَّةُ الْكُبْرٰی: بڑا ہنگامہ۔ بڑی مصیبت، اس سے مراد قیامت ہے۔ (طَآمَّةٌ) طَمٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے آتا ہے اس

آیت نمبر	
	کے معنی ڈھانپ لینا، (اَلْکُبْریٰ) کے معنی بڑی، اس کی جمع: اَلْکُبَرُ ہے۔
۳۵	يَتَذَكَّرُ: وہ (انسان) یاد کرے گا۔ (يَتَذَكَّرُ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔
۳۵	سَعٰی: اس نے کمایا۔ اس نے کوشش کی۔ (سَعٰی) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔
۳۶	بُرِّزَتْ: وہ (دوزخ) ظاہر کردی جائے گی، یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (بُرِّزَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَبْرِيْزٌ ہے۔
۳۷	طَغٰی: اس نے سرکشی کی۔ اس نے شرارت کی۔ (طَغٰی) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طُغْيَانٌ ہے۔
۳۸	اٰثَرَ: اس نے ترجیح دی۔ (اٰثَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْثَارٌ ہے۔
۳۹	اَلْمَاْوٰی: ٹھکانا۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ اُوِیٌّ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۴۰	اَلْهَوٰی: خواہش، اس سے مراد ناجائز خواہش ہے۔ جمع: اَهْوَآءٌ ہے۔
۴۲	اَيَّانَ: کب۔ یہ اسم استفہام زمانی ہے، کسی چیز کا زمانہ اور وقت دریافت کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
۴۲	مُرْسٰهَا: اس کا وقوع، اس کا قیام۔ (مُرْسٰی) کے معنی واقع ہونا، قائم ہونا، ثابت ہونا، ٹھہرنا۔ اِرْسَآءٌ سے مصدر میمی ہے۔ (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۴۳	ذِكْرٰهَا: اس (قیامت) کا ذکر، اس (قیامت) کا بیان۔ (ذِكْرٰی) کے معنی یاد اور بیان۔ (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۴۴	مُنْتَهٰهَا: اس (قیامت) کی پہنچ، اس (قیامت کے علم) کی انتہاء (جلالین)

آیت نمبر	
	یعنی قیامت کے معین وقت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ (مُنْتَھٰی) اِنْتِھَآءٌ سے مصدر میمی ہے۔ (ھَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۴۵	مُنْذِرُ: ڈرانے والا۔ (مُنْذِرٌ) اِنْذَارٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔
۴۶	لَمْ یَلْبَثُوْا: وہ لوگ نہیں ٹھہرے۔ (لَمْ یَلْبَثُوْا) باب سمع سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَبْثٌ ہے۔
۴۶	عَشِیَّۃً: ایک شام، دن کا آخری حصہ۔ جمع: عَشِیٌّ اور عَشَایَا ہے۔
۴۶	ضُحٰھَا: اس کی صبح۔ اس کا اول حصہ (بیان القرآن) (ضُحٰی) کے معنی چاشت کا وقت، دن کا ابتدائی حصہ (ھَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: عَشِیَّۃٌ ہے۔ ضحیٰ اور عشیہ (یعنی صبح اور شام) دن کے دو کنارے ہیں۔ اس تعلق کی وجہ سے ضحیٰ کی اضافت عشیہ کی طرف درست ہے (جلالین)

سُوْرَۃُ عَبَسَ

سورۂ عبس مکی ہے۔ اس میں بیالیس (۴۲) آیتیں ہیں۔

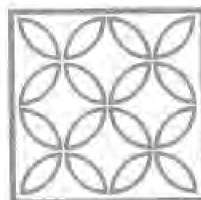
آیت نمبر	
۱	عَبَسَ: وہ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) چیں بجبین ہوئے۔ انھوں نے تیوری چڑھائی (عَبَسَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَبْسٌ اور عُبُوْسٌ ہے۔ معنی ترش رو ہونا، تیوری چڑھانا۔
۱	تَوَلّٰی: انھوں نے منہ موڑا۔ یعنی متوجہ نہیں ہوئے۔ (تَوَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلّیٌ ہے۔
۲	اَلْاَعْمٰی: اندھا، نابینا، جمع: عُمْیٌ ہے۔ یہاں اس سے مراد حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی ہیں۔

آیت نمبر	
۳	مَا يُدْرِيكَ: آپ کو کیا خبر (مَا) اسم استفہام ہے۔ (يُدْرِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاءٌ ہے۔
۳	يَزَّكّٰى: (شاید وہ) وہ سنور جاتا (يَزَّكّٰى) اصل میں يَتَزَكّٰى ہے، باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزَكِّيْ ہے۔
۴	يَذَّكَّرُ: نصیحت حاصل کرے (يَذَّكَّرُ) اصل میں يَتَذَكَّرُ ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذَّكُّرٌ جو اصل میں تَذَكُّرٌ ہے۔
۵	مَنِ اسْتَغْنٰى: جو شخص بے پرواہی کرتا ہے۔ (اِسْتَغْنٰى) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْنَاءٌ ہے۔
۶	تَصَدّٰى: آپ (اس کی) فکر میں پڑتے ہیں (تَصَدّٰى) اصل میں تَتَصَدّٰى ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَصَ[illegible] ہے۔
۸	يَسْعٰى: دوڑتا ہوا۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ (يَسْعٰى) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْيٌ ہے۔
۱۰	تَلَهّٰى: آپ (اس سے) بے اعتنائی کرتے ہیں۔ آپ (اس سے) بے رخی کرتے ہیں۔ (تَلَهّٰى) اصل میں تَتَلَهّٰى ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَلَهِّيْ ہے۔
۱۱	تَذْكِرَةٌ: نصیحت، جمع تَذَاكِرُ ہے۔
۱۳	صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ: عزت والے صحیفے، عزت والی کتابیں۔ (صُحُفٌ) کے معنی صحیفے اور کتابیں، واحد صَحِيْفَةٌ ہے۔ (مُكَرَّمَةٌ) کے معنی معزز، باعزت، باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ مصدر تَكْرِيْمٌ ہے۔
۱۴	مَرْفُوْعَةٍ: بلند مرتبے والے۔ اونچے مرتبے والے (مَرْفُوْعَةٌ) رَفْعٌ مصدر

آیت نمبر	
	سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۱۴	مُطَهَّرَةٍ: مقدس، پاکیزہ۔ (مُطَهَّرَةٌ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ مصدر تَطْهِيْرٌ ہے۔
۱۵	سَفَرَةٍ: لکھنے والے۔ واحد: سَافِرٌ ہے۔ اس کا مصدر سُفُوْرٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ ان سے مراد فرشتے ہیں۔
۱۶	كِرَامٍ: بزرگ، معزز۔ واحد: كَرِيْمٌ ہے۔
۱۶	بَرَرَةٍ: نیک لوگ۔ واحد: بَارٌّ ہے۔
۱۷	قُتِلَ: وہ (انسان) قتل کیا جائے۔ یعنی خدا کی مار ہو۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (قُتِلَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَتْلٌ ہے۔
۱۷	مَآ اَكْفَرَهٗ: وہ کیسا ناشکرا ہے۔ یہ مَآ اَفْعَلَهٗ کے وزن پر فعل تعجب ہے۔ اس کا مصدر (كُفْرٌ) ہے جو باب نصر سے آتا ہے۔
۱۹	قَدَّرَهٗ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اس کو اندازے سے بنایا۔ (قَدَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْدِيْرٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۲۰	يَسَّرَهٗ: اس نے اس (کے نکلنے کے راستے) کو آسان کر دیا۔ (يَسَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَيْسِيْرٌ ہے۔
۲۱	اَقْبَرَهٗ: اس نے اس کو قبر میں رکھوادیا، (اَقْبَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْبَارٌ ہے۔
۲۲	اَنْشَرَهٗ: وہ اس کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (اَنْشَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَارٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۳	لَمَّا يَقْضِ: اس نے پورا نہیں کیا۔ (لَمَّا يَقْضِ) باب ضرب سے فعل مضارع نفی جحد بہ لَمَّا، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَآءٌ ہے۔
۲۵	صَبَبْنَا الْمَآءَ: ہم نے پانی بہایا، ہم نے پانی برسایا۔ (صَبَبْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر صَبٌّ ہے۔
۲۶	شَقَقْنَا الْاَرْضَ: ہم نے زمین کو پھاڑا۔ (شَقَقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر شَقٌّ ہے۔
۲۷	اَنْبَتْنَا: ہم نے اُگایا۔ (اَنْبَتْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْبَاتٌ ہے۔
۲۷	حَبًّا: اناج، غلہ۔ جمع: حُبُوْبٌ ہے۔
۲۸	عِنَبًا: انگور، جمع: اَعْنَابٌ ہے۔
۲۸	قَضْبًا: ترکاری۔ واحد: قَضْبَةٌ ہے۔
۲۹	زَيْتُوْنًا: زیتون، ایک درخت کا نام ہے، جس میں بہت عمدہ روغن نکلتا ہے۔
۲۹	نَخْلًا: کھجور، واحد: نَخْلَةٌ ہے۔
۳۰	حَدَآئِقَ غُلْبًا: گنجان باغات (حَدَآئِقَ) کے معنی باغات۔ واحد: حَدِيْقَةٌ ہے۔ (غُلْبٌ) کے معنی گنجان، واحد: غَلْبَآءُ ہے۔
۳۱	فَاكِهَةً: میوہ۔ جمع: فَوَاكِهُ ہے۔
۳۱	اَبًّا: گھاس، چارا۔
۳۳	اَلصَّآخَّةُ: کان پھوڑنے والی، سخت آواز جو کانوں کو بہرا کردے، اس سے مراد قیامت کا صور پھونکنے کی سخت آواز ہے۔ (اَلصَّآخَّةُ) صَخٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے آتا ہے۔
۳۴	يَفِرُّ: وہ بھاگے گا۔ (يَفِرُّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فِرَارٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳۶	صَاحِبَتِهٖ: اس کی بیوی (اپنی بیوی) صَاحِبَةٌ کے معنی ساتھ رہنے والی، اس سے مراد بیوی ہے۔ جمع: صَاحِبَاتٌ اور صَوَاحِبُ ہے۔
۳۶	بَنِيْهِ: اس کے بیٹے (اپنے بیٹے) (بَنِيْهِ) اصل میں بَنِيْنَ ہے۔ (ہ) ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے نونِ جمع گر گیا ہے۔
۳۷	يُغْنِيْهِ: وہ (فکر اور حال) اس کو کافی ہوگا۔ یعنی اپنی جان کا فکر اس کو دوسری طرف متوجہ نہ ہونے دے گا۔ (يُغْنِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَآءٌ ہے۔
۳۸	مُسْفِرَةٌ: روشن (چہرے) یہ اِسْفَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔
۳۹	ضَاحِكَةٌ: ہنسنے والے (چہرے) یہ ضِحْكٌ مصدر سے اسم فاعل مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۳۹	مُسْتَبْشِرَةٌ: خوش، خوش ہونے والے (مُسْتَبْشِرَةٌ) باب استفعال سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ مصدر اِسْتِبْشَارٌ ہے۔
۴۰	غَبَرَةٌ: گرد، غبار، ظلمت، تاریکی۔
۴۱	تَرْهَقُهَا: اُن پر چھائی ہوگی۔ (تَرْهَقُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَهَقٌ ہے۔
۴۱	قَتَرَةٌ: سیاہی، کدورت۔
۴۲	اَلْكَفَرَةُ: کافر لوگ۔ واحد: كَافِرٌ ہے۔
۴۲	اَلْفَجَرَةُ: نافرمان لوگ۔ واحد: فَاجِرٌ ہے۔



سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ

سورۃ تکویر مکی ہے۔اس میں انتیس (۲۹) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	(اِذَا) کُوِّرَتْ: (جب) وہ (سورج کی دھوپ) تہ ہو جائے گی۔(ترجمہ شیخ الہند) (جب) وہ (سورج کی دھوپ) لپیٹ دی جائے گی۔یعنی سورج بے نور ہو جائے گا۔(کُوِّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَکْوِیْرٌ ہے۔
۲	(اِذَا) اِنْکَدَرَتْ: (جب) وہ (ستارے) ٹوٹ کر گر پڑیں گے (جب) وہ (ستارے) میلے ہو جائیں گے (ترجمہ شیخ الہند) (انکدرت) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْکِدَارٌ ہے۔
۳	(اِذَا) سُیِّرَتْ: (جب) وہ (پہاڑ) چلا دیئے جائیں گے (سُیِّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر تَسْیِیْرٌ ہے۔
	اَلْعِشَارُ: دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں۔واحد: عُشَرَآءُ ہے۔
۴	(اِذَا) عُطِّلَتْ: (جب) وہ (گابھن اونٹنیاں) چھٹی پھریں گی (عُطِّلَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَعْطِیْلٌ۔
۵	اَلْوُحُوْشُ: وحشی جانور، جنگلی جانور۔واحد: وَحْشِیٌّ ہے۔
۵	(اِذَا) حُشِرَتْ: (جب) وہ (جنگلی جانور) جمع کر دیئے جائیں گے۔(جب) وہ (جنگلی جانور) جمع ہو جائیں گے۔(حُشِرَتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَشْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۶	اَلْبِحَارُ: دریا۔ واحد: بَحْرٌ ہے۔
۶	(اِذَا) سُجِّرَتْ: (جب) وہ (دریا) بھڑکائے جائیں گے۔ (سُجِّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر تَسْجِیْرٌ۔
۷	اَلنُّفُوْسُ: جانیں، لوگ۔ واحد: نَفْسٌ ہے۔
۷	(اِذَا) زُوِّجَتْ: (جب) وہ (جانوں کے) جوڑے باندھے جائیں گے۔ (جب) وہ (لوگ) اکٹھے کئے جائیں گے۔ (زُوِّجَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَزْوِیْجٌ ہے۔
۸	اَلْمَوْءُ دَةُ: زندہ دفن کی ہوئی لڑکی۔ وَاْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۱۰	اَلصُّحُفُ: اعمال نامے۔ واحد: صَحِیْفَةٌ ہے۔
۱۰	نُشِرَتْ: (جب) وہ (اعمال نامے) کھول دیئے جائیں گے۔ (نُشِرَتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَشْرٌ ہے۔
۱۱	(اِذَا) كُشِطَتْ: (جب) اس کی (آسمان کی) پوست اتار لی جائے گی۔ یعنی جب آسمان کھل جائے گا۔ (كُشِطَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَشْطٌ ہے۔
۱۲	سُعِّرَتْ: (جب) وہ (دوزخ) دہکائی جائے گی۔ (سُعِّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْعِیْرٌ ہے۔
۱۳	(اِذَا) اُزْلِفَتْ: (جب) وہ (جنت) قریب کر دی جائے گی (اُزْلِفَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِزْلَافٌ۔
۱۴	اَحْضَرَتْ: اس (نفس) نے حاضر کیا۔ وہ (نفس) لے کر آیا (اَحْضَرَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْضَارٌ۔
۱۵	اَلْخُنَّسِ: پیچھے ہٹ جانے والے۔ یعنی وہ ستارے جو سیدھے چلتے چلتے

آیت نمبر

پیچھے ہٹ جاتے ہیں (بیان القرآن) اس کا واحد: خَانِسٌ اور مصدر خَنْسٌ اور خُنُوْسٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔

۱۶　اَلْجَوَارِ: چلنے والے۔ یعنی وہ ستارے جو پیچھے ہٹنے کے بعد پیچھے ہی کی طرف چلنے لگتے ہیں (بیان القرآن) اس کا واحد: جَارِیَۃٌ اور مصدر جَرْیٌ ہے باب ضرب سے آتا ہے۔

۱۶　اَلْکُنَّسِ: چھپ جانے والے۔ دُبک جانے والے۔ یعنی وہ ستارے جو پیچھے چلتے چلتے اپنے مطالع (طلوع ہونے کی جگہوں) میں چھپ جاتے ہیں (بیان القرآن) اس کا واحد: کَانِسٌ اور مصدر کُنُوْسٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ سیدھے چلتے ہوئے پیچھے ہٹ جانا پھر پیچھے کی طرف چلنا اس کے بعد چھپ جانا۔ یہ تینوں اوصاف پانچ ستاروں کے ہیں۔ جن کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں: (۱) زحل (۲) مشتری (۳) مریخ (۴) زہرہ (۵) عطارد۔

۱۷　اِذَا عَسْعَسَ: (رات کی قسم) جب وہ جانے لگے۔ (عَسْعَسَ) باب فعللہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَسْعَسَۃٌ ہے۔ اس کے معنی رات کا گزرنا۔ اور رات کا تاریک ہونا۔ یہاں پہلے معنی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

۱۸　اِذَا تَنَفَّسَ: (صبح کی قسم) جب وہ آنے لگے۔ (تَنَفَّسَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنَفُّسٌ ہے۔ اس کے معنی سانس لینا، تَنَفَّسَ الصُّبْحُ کے معنی صبح روشن ہوگئی۔

۱۹　رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ: بھیجا ہوا عزت والا، معزز فرشتہ۔ یہاں رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں (رَسُوْلٌ) کے معنی بھیجا ہوا۔ جمع: رُسُلٌ ہے (کَرِیْمٌ) کے معنی عزت والا، کَرَمٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

آیت نمبر	
۲۰	مَكِيْنٍ: مرتبہ والا۔ مَكَانَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۲۱	مُطَاعٍ: اطاعت کیا ہوا۔ جس کی اطاعت کی جائے۔ اِطَاعَةٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔
۲۳	اَلْاُفُقِ الْمُبِيْنِ: کھلا ہوا کنارہ، واضح کنارہ۔ اس سے مراد آسمان کا بلند کنارہ ہے۔ (اَلْاُفُقُ) کے معنی کنارہ۔ جمع: آفَاقٌ ہے۔ (اَلْمُبِيْنُ) اِبَانَةٌ مصدر سے اسم فاعل مذکر ہے۔
۲۴	ضَنِيْنٍ: بخیل، بخل کرنے والا۔ ضَنٌّ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع اور ضرب سے آتا ہے۔
۲۸	اَنْ يَّسْتَقِيْمَ: کہ وہ درست ہو جائے۔ کہ وہ سیدھا چلے۔ (يَسْتَقِيْمُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِقَامَةٌ۔

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ

سورۂ انفطار مکی ہے۔ اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	(اِذَا) انْفَطَرَتْ: (جب) وہ (آسمان) پھٹ جائے گا (اِنْفَطَرَتْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْفِطَارٌ۔
۲	اَلْكَوَاكِبُ: ستارے۔ واحد: كَوْكَبٌ ہے۔
۲	(اِذَا) انْتَثَرَتْ: (جب) وہ (ستارے ٹوٹ کر) جھڑ پڑیں گے (اِنْتَثَرَتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْتِثَارٌ۔
۳	اَلْبِحَارُ: دریا۔ واحد: بَحْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
	(اِذَا) فُجِّرَتْ: (جب) وہ (دریا) بہہ پڑیں گے۔ (جب) وہ (دریا) اُبل پڑیں گے (فُجِّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَفْجِيْرٌ ہے۔
۴	اَلْقُبُوْرُ: قبریں۔ واحد: قَبْرٌ ہے۔
۴	بُعْثِرَتْ: (جب) وہ (قبریں) اکھاڑ دی جائیں گی (بُعْثِرَتْ) باب فعللة سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَعْثَرَةٌ ہے۔
۵	قَدَّمَتْ: اس (نفس) نے آگے بھیجا۔ (قَدَّمَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقْدِيْمٌ ہے۔
۵	اَخَّرَتْ: اس (نفس) نے پیچھے چھوڑا۔ (اَخَّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَاْخِيْرٌ ہے۔
۶	مَاغَرَّكَ: کس چیز نے تجھے دھوکے میں ڈال دیا۔ (مَا) اسم استفہام ہے۔ (غَرَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُرُوْرٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۷	سَوّٰىكَ: اس نے تجھ کو درست کیا۔ یعنی تیرے اعضاء کو درست کیا۔ (سَوّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ ہے۔
۷	عَدَلَكَ: اس نے تجھ کو معتدل بنایا۔ یعنی تیرے اعضاء میں تناسب رکھا۔ (عَدَلَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَدْلٌ ہے۔
۸	رَكَّبَكَ: اس نے (جس صورت میں چاہا) تجھ کو جوڑ دیا۔ (رَكَّبَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرْكِيْبٌ ہے۔
۹	اَلدِّيْنِ: بدلہ، یعنی جزا و سزا۔

آیت نمبر	
۱۱	كِرَامًا كَاتِبِيْنَ: معزز لکھنے والے، باعزت لکھنے والے۔ یعنی اعمال کے لکھنے والے فرشتے۔ (كِرَامٌ) کے معنی عزت والے، واحد: كَرِيْمٌ ہے۔ (كَاتِبِيْنَ) کے معنی لکھنے والے۔ كِتَابَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ واحد: كَاتِبٌ ہے۔
۱۳	اَلْاَبْرَارَ: نیک لوگ۔ واحد: بَرٌّ ہے۔
۱۴	اَلْفُجَّارِ: بدکار لوگ۔ واحد: فَاجِرٌ ہے۔
۱۵	يَصْلَوْنَهَا: وہ لوگ اس (دوزخ) میں داخل ہوں گے۔ (يَصْلَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صِلًى ہے۔ (ھا) ضمیر مفعول بہ ہے۔

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ

سورۂ مطففین مکی ہے۔ اس میں چھتیس (۳۶) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْمُطَفِّفِيْنَ: ناپ تول میں کمی کرنے والے۔ تَطْفِيْفٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُطَفِّفٌ ہے۔
۲	اِذَا اكْتَالُوْا: جب وہ ناپ کر لیتے ہیں۔ (اِكْتَالُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِكْتِيَالٌ ہے۔
۲	يَسْتَوْفُوْنَ: وہ لوگ پورا لیتے ہیں۔ (يَسْتَوْفُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِيْفَاءٌ ہے۔
۳	اِذَا كَالُوْهُمْ: جب وہ لوگ ان کو ناپ کر دیتے ہیں (كَالُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَيْلٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳	(اِذَا) وَزَنُوْا: (جب) وہ لوگ تول کر دیتے ہیں۔ (وَزَنُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَزْنٌ ہے۔
۳	يُخْسِرُوْنَ: وہ لوگ گھٹا دیتے ہیں۔ (يُخْسِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْسَارٌ ہے۔
۴	مَبْعُوْثُوْنَ: دوبارہ زندہ کئے جانے والے۔ (مَبْعُوْثُوْنَ) بَعْثٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۷	كِتٰبَ الْفُجَّارِ: نافرمانوں یعنی کافروں کا نامۂ اعمال (كِتٰبٌ) کے معنی نامۂ اعمال۔ جمع: كُتُبٌ ہے۔ (اَلْفُجَّارُ) نافرمان لوگ، واحد: فَاجِرٌ ہے۔
۷	سِجِّيْنٍ: سجین۔ ساتویں زمین میں ایک جگہ کا نام ہے جو کافروں کی روحوں کا مقام ہے۔
۹	كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ: لکھا ہوا دفتر۔ نشان کیا ہوا یعنی مہر لگا ہوا دفتر۔ (كِتٰبٌ) باب نصر سے مصدر مَكْتُوْبٌ کے معنی میں ہے۔ اس کی جمع: كُتُبٌ ہے۔ (مَرْقُوْمٌ) رَقْمٌ مصدر سے اسم مفعول مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۲	مُعْتَدٍ: حد سے گزرنے والا، اِعْتِدَآءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔
۱۲	اَثِيْمٍ: گنہگار، مجرم۔ اَثْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۳	تُتْلٰى عَلَيْهِ: اس کے سامنے (ہماری آیتیں) پڑھی جاتی ہیں (تُتْلٰى) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تِلَاوَةٌ ہے۔
۱۳	اَسَاطِيْرُ: بے سند باتیں، جھوٹی باتیں، افسانے، اس کا واحد: اُسْطُوْرَةٌ ہے۔
۱۴	رَانَ: (ان کے دلوں پر) اس نے (ان کے برے اعمال نے) زنگ پکڑ لیا باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَيْنٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۴	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ: وہ لوگ کام کرتے تھے۔ (كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ) باب ضرب سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَسْبٌ ہے۔
۱۵	مَحْجُوْبُوْنَ: (اپنے پروردگار کا دیدار کرنے سے) روکے ہوئے لوگ۔ وہ لوگ جن کو روک دیا جائے۔ (مَحْجُوْبُوْنَ) حَجْبٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۶	صَالُوْا الْجَحِيْمِ: دوزخ میں داخل ہونے والے۔ (صَالُوْا) اصل میں صَالُوْنَ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا۔ اس لئے صَالُوْا ہو گیا۔ یہ صَلْیٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۸	كِتٰبَ الْاَبْرَارِ: نیک لوگوں کا نامۂ اعمال (كِتٰبٌ) کے معنی نامۂ اعمال۔ جمع: كُتُبٌ ہے۔ (الْاَبْرَارُ) کے معنی نیک لوگ، واحد: بَرٌّ ہے۔
۱۸	عِلِّيِّيْنَ: علیین۔ ساتویں آسمان پر ایک جگہ کا نام ہے جو ایمان والوں کی روحوں کا مقام ہے۔
۲۱	اَلْمُقَرَّبُوْنَ: مقرب لوگ یعنی مقرب فرشتے۔ واحد: مُقَرَّبٌ ہے۔
۲۳	الْاَرَآئِكِ: مسہریاں۔ واحد: اَرِيْكَةٌ ہے۔
۲۴	نَضْرَةَ النَّعِيْمِ: نعمت کی تازگی۔ آرام کی تازگی۔ (نَضْرَةٌ) کے معنی تازگی۔ (النَّعِيْمُ) کے معنی نعمت، آسائش، آرام۔
۲۵	يُسْقَوْنَ: وہ لوگ پلائے جائیں گے۔ (يُسْقَوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَقْیٌ ہے۔
۲۵	رَحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ: مہر لگی ہوئی خالص شراب۔ (رَحِيْقٌ) کے معنی خالص شراب، (مَخْتُوْمٌ) کے معنی مہر لگی ہوئی۔ خَتْمٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۲۶	خِتٰمُهٗ: اس کی مہر۔ (خِتَامٌ) کے معنی مہر، جمع: خُتُمٌ ہے۔

آیت نمبر

۲۶ مِسْكٌ: مشک۔ ایک مشہور خوشبو ہے۔

۲۶ لِيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ: حرص کرنے والوں کو (ایسی چیز کی) حرص کرنا چاہئے۔ رغبت کرنے والوں کو رغبت کرنا چاہئے۔ (لِيَتَنَافَسْ) باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنَافُسٌ ہے۔ (اَلْمُتَنَافِسُوْنَ) تَنَافُسٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔

۲۷ مِزَاجُهٗ: اس کی آمیزش، اس کی ملاوٹ۔ (مِزَاجٌ) کے معنی ملانے کی چیز۔ جمع اَمْزِجَةٌ ہے۔

۲۷ تَسْنِيْمٍ: تسنیم، جنت کے ایک چشمے کا نام ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے پانی پییں گے۔

۲۹ (كَانُوْا) يَضْحَكُوْنَ: وہ لوگ ہنستے تھے۔ (كَانُوْا يَضْحَكُوْنَ) باب سمع سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضِحْكٌ ہے۔

۳۰ يَتَغَامَزُوْنَ: وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارہ کرتے تھے یعنی کافر لوگ ایمان والوں کے ساتھ استہزاء کرتے تھے۔ (يَتَغَامَزُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَغَامُزٌ ہے۔

۳۱ اِذَا انْقَلَبُوْا: جب وہ لوگ لوٹتے، یہ ترکیب میں شرط واقع ہے (اِنْقَلَبُوْا) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْقِلَابٌ ہے۔

۳۱ فَكِهِيْنَ: باتیں بناتے ہوئے، دل لگی کرتے ہوئے، مذاق اڑاتے ہوئے (فَكِهِيْنَ) حال واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ واحد: فَكِهٌ ہے۔

۳۳ حٰفِظِيْنَ: نگہبان ہونے کی حالت میں۔ نگراں ہونے کی حالت میں۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ واحد: حَافِظٌ ہے۔ حِفْظٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔

آیت نمبر	
۲۵	هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ: کیا کافروں کو بدلہ دیا گیا۔ واقعی کافروں کو بدلہ دیا گیا، پہلا ترجمہ هَل استفہامیہ کے اعتبار سے ہے۔ اور دوسرا ترجمہ هل بمعنی قد کے اعتبار سے ہے۔ (ثُوِّبَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَثْوِيْبٌ ہے۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ

سورۂ انشقاق مکی ہے۔ اس میں پچیس (۲۵) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	(اِذَا) اِنْشَقَّتْ: (جب) وہ (آسمان) پھٹ جائے گا (اِنْشَقَّتْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْشِقَاقٌ ہے۔
۲	(اِذَا) اَذِنَتْ: (جب) وہ (آسمان اپنے رب کا حکم) سن لے گا (اَذِنَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِذْنٌ ہے۔
۲	حُقَّتْ: وہ (آسمان) اسی لائق ہے۔ (حُقَّتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَقٌّ ہے۔
۳	(اِذَا) مُدَّتْ: (جب) وہ (زمین) کھینچ کر بڑھادی جائے گی۔ (مُدَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَدٌّ ہے۔
۴	(اِذَا) اَلْقَتْ: (جب) وہ (زمین) ڈال دے گی۔ یعنی زمین اپنے اندر کی چیزوں کو باہر نکال دے گی۔ (اَلْقَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۴	(اِذَا) تَخَلَّتْ: (جب) وہ (زمین) خالی ہو جائے گی۔ (تَخَلَّتْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَخَلِّی ہے۔

آیت نمبر	
۶	کَادِحٌ: کوشش کرنے والا۔ کَدْحٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔ مصدری معنی محنت کرنا، مشقت اٹھانا۔
۶	مُلٰقِیْهِ: اس سے ملاقات کرنے والا۔ اس سے ملنے والا۔ (مُلَاقِیْ) مُلَاقَاةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۷	مَنْ اُوْتِیَ: جس شخص کو (اعمال نامہ) دیا جائے گا۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (اُوْتِیَ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔
۸	یُحَاسَبُ: اس سے حساب لیا جائے گا۔ (یُحَاسَبُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُحَاسَبَةٌ ہے۔
۸	حِسَابًا یَّسِیْرًا: آسان حساب، یہ مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ایک حدیث شریف میں آسان حساب کی یہ تفسیر آئی ہے کہ حساب میں کوئی پوچھ گچھ نہ ہو صرف اعمال کی پیشی ہو جائے۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہوگا جو کسی عذاب کے بغیر نجات پائیں گے۔
۹	یَنْقَلِبُ: وہ لوٹے گا۔ (یَنْقَلِبُ) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقِلَابٌ ہے۔
۱۱	یَدْعُوْا ثُبُوْرًا: وہ شخص موت کو پکارے گا۔ (یَدْعُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دُعَآءٌ ہے۔ (ثُبُوْرًا) کے معنی موت۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ اس کے معنی ہلاک ہونا۔
۱۲	یَصْلٰی سَعِیْرًا: وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (یَصْلٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صِلًی ہے۔ (سَعِیْرٌ) کے معنی بھڑکتی ہوئی آگ، دہکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

آیت نمبر	
۱۴	لَنْ يَّحُوْرَ: وہ ہرگز نہیں لوٹے گا۔ (لَنْ يَّحُوْرَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَوْرٌ ہے۔
۱۵	بَصِيْرًا: خوب دیکھنے والا۔ بَصَرٌ اور بَصَارَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم اور سمع سے آتا ہے۔
۱۶	لَآ اُقْسِمُ: میں قسم کھاتا ہوں۔ اس میں لَا زائد ہے۔ (اُقْسِمُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِقْسَامٌ ہے۔
۱۶	الشَّفَقِ: شام کی سرخی، غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے کی سرخی۔
۱۷	وَسَقَ: اس نے سمیٹ لیا۔ اس نے جمع کرلیا۔ (وَسَقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَسْقٌ ہے۔
۱۸	اِذَا اتَّسَقَ: جب وہ (چاند) پورا ہو جائے (اتَّسَقَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّسَاقٌ جو اصل میں اوتساق ہے۔
۱۹	لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ: تم لوگ ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچو گے (لَتَرْكَبُنَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ۔ صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رُكُوْبٌ ہے۔ (طَبَقٌ) کے معنی درجہ، حالت۔ واحد: طَبَقَةٌ ہے۔
۲۳	يُوْعُوْنَ: وہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ (يُوْعُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْعَآءٌ ہے۔
۲۴	بَشِّرْهُمْ: آپ ان کو خوش خبری دیدیجئے۔ (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِيْرٌ ہے۔
۲۵	غَيْرُ مَمْنُوْنٍ: بے انتہا۔ موقوف نہ ہونے والا۔ ختم نہ ہونے والا (مَمْنُوْنٌ) مَنٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ مصدری معنی کاٹنا، زائل کرنا۔ باب نصر سے آتا ہے۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ

سورۂ بروج مکی ہے۔اس میں بائیس (۲۲) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	ذَاتِ الْبُرُوْجِ: برجون والا (آسمان) برجوں سے مراد بڑے بڑے ستارے ہیں (درمنثور)(اَلْبُرُوْجُ) کے معنی برجیں،واحد: بُرْجٌ ہے۔
۲	اَلْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ: وعدہ کیا ہوا دن۔اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔(يَوْمٌ) کے معنی دن،جمع: اَيَّامٌ ہے۔(مَوْعُوْدٌ) وَعْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔باب ضرب سے آتا ہے۔
۳	شَاهِدٍ: حاضر ہونے والا (دن) اس سے مراد جمعہ کا دن ہے۔(شَاهِدٌ) باب سمع سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔مصدر شُهُوْدٌ ہے۔
۳	مَشْهُوْدٍ: وہ دن جس کے پاس لوگ حاضر ہوں۔وہ دن جس میں لوگوں کی حاضری ہوتی ہے۔اس سے مراد عرفہ کا دن ہے۔(مَشْهُوْدٌ) باب سمع سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔مصدر شُهُوْدٌ ہے۔
۴	اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ: خندق والے،کھائی والے۔اس سے مراد یمن کا ظالم اور کافر بادشاہ اور اس کے ساتھی ہیں۔جنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے زمانے میں بہت ایمان والوں کو آگ کی خندق میں گرا کر جلا دیا تھا۔ان کا جرم صرف یہ تھا کہ انھوں نے ایک ایمان والے لڑکے کی عجیب وغریب کرامات دیکھ کر دین عیسوی کو قبول کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔(اَصْحٰبٌ) کے معنی والے،واحد: صَاحِبٌ ہے۔(اُخْدُوْدٌ) کے معنی خندق،کھائی۔اس کی جمع: اَخَادِيْدُ ہے۔

آیت نمبر	
۵	ذَاتِ الْوَقُوْدِ: بہت ایندھن والی۔ (ذَاتُ) کے معنی والی، اس کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع: ذَوَاتٌ ہے۔ (وَقُوْدٌ) کے معنی ایندھن (آگ میں جلانے کی چیز)
۶	قُعُوْدٌ: بیٹھنے والے، بیٹھے ہوئے۔ واحد: قَاعِدٌ ہے۔
۷	شُهُوْدٌ: دیکھنے والے۔ واحد: شَاهِدٌ ہے۔ اس کا مصدر بھی شُهُوْدٌ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۸	مَا نَقَمُوْا: ان لوگوں نے بدلہ نہیں لیا۔ ان لوگوں نے کوئی عیب نہیں پایا۔ (مَانَقَمُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَقْمٌ۔
۹	شَهِيْدٌ: واقف، مطلع۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ شَهَادَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۱۰	فَتَنُوْا: ان لوگوں نے تکلیف پہنچائی۔ (فَتَنُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَتْنٌ ہے۔
۱۰	عَذَابُ الْحَرِيْقِ: آگ کا عذاب (اَلْحَرِيْقُ) کے معنی آگ۔
۱۲	بَطْشَ: پکڑ، گرفت۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔
۱۳	يُبْدِئُ: وہ پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے۔ (يُبْدِئُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْدَاءٌ ہے۔
۱۳	يُعِيْدُ: وہ دوسری مرتبہ پیدا کرے گا۔ (يُبْدِئُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعَادَةٌ ہے۔
۱۴	اَلْغَفُوْرُ: بہت بخشنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ (اَلْغَفُوْرُ) غُفْرَانٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۱۴	اَلْوَدُوْدُ: بہت محبت کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے

آیت نمبر	
	(وُدٌّ) مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے باب سمع سے آتا ہے۔
۱۵	**اَلْمَجِیْدُ**: عظمت والا، بزرگی والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ (اَلْمَجِیْدُ) مَجْدٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے باب کرم سے آتا ہے۔
۱۶	**فَعَّالٌ**: بہت کام کرنے والا، زبردست کام کرنے والا۔ فِعْلٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۱۷	**اَلْجُنُوْدُ**: لشکر، واحد: جُنْدٌ ہے۔
۲۰	**مُحِیْطٌ**: احاطہ کرنے والا، گھیرنے والا۔ (مُحِیْطٌ) اِحَاطَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔
۲۱	**قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ**: عظمت والا قرآن، بزرگی والا قرآن۔ (قُرْاٰنٌ) کے معنیٰ پڑھنا۔ فُعْلَانٌ کے وزن پر مصدر ہے جو اسم مفعول کے معنیٰ میں ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مبارک کتاب کا نام قرآنِ کریم اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ دنیا بھر کی تمام کتابوں میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ (مَجِیْدٌ) کے معنیٰ عظمت والا، بزرگی والا۔ مَجْدٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۲۲	**لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ**: حفاظت کی ہوئی تختی جس میں مخلوق کے تمام واقعات اور حوادث اور ہر زمانے میں پیش آنے والی تمام باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ اور یہ کتاب ہر قسم کی کمی وبیشی اور تغیر وتبدل سے محفوظ ہے۔ (لَوْحٌ) کے معنیٰ تختی۔ جمع: اَلْوَاحٌ ہے۔ (مَحْفُوْظٌ) حِفْظٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔



سُوْرَۃُ الطَّارِقِ

سورۃ طارق مکی ہے۔اس میں سترہ (۱۷) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلطَّارِقِ: رات میں آنے والا۔ طَرْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ واؤ قسم کی وجہ سے مجرور ہے۔
۳	اَلنَّجْمِ الثَّاقِبِ: روشن ستارہ۔ (نَجْمٌ) کے معنی ستارہ۔ جمع: نُجُوْمٌ ہے۔ (ثَاقِبٌ) کے معنی روشن، ثُقُوْبٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۴	حَافِظٌ: حفاظت کرنے والا، نگہبان۔ اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ مصائب وآلام سے حفاظت کرنے والا فرشتہ مراد ہے۔ اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ اعمال خیر اور شر کو لکھنے والا فرشتہ مراد ہے (حَافِظٌ) حِفْظٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۶	مَآءٍ دَافِقٍ: اچھلنے والا پانی۔ اس سے مراد نطفہ منی ہے۔ (مَآءٌ) کے معنی پانی، جمع: میاہٌ ہے۔ (دَافِقٌ) کے معنی اچھلنے والا۔ دَفْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۷	اَلصُّلْبِ: پشت، پیٹھ۔ جمع: اَصْلَابٌ ہے۔
۷	اَلتَّرَآئِبِ: سینہ، چھاتی۔ واحد: تَرِیْبَۃٌ ہے۔
۹	تُبْلَى السَّرَآئِرُ: راز کی باتیں جانچی جائیں گی۔ (تُبْلٰی) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بلاءٌ ہے۔ (اَلسَّرَآئِرُ)

آیت نمبر	
	کے معنی بھید اور راز کی باتیں۔ واحد: سَرِیْرَۃٌ ہے۔
۱۱	ذَاتِ الرَّجْعِ: چکر مارنے والا (آسمان) پے در پے بارش والا (آسمان) (رَجْعٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔
۱۲	ذَاتِ الصَّدْعِ: (بیج نکلنے کے وقت) پھٹ جانے والی (زمین) صَدْعٌ کے معنی شگاف۔ جمع: صُدُوْعٌ ہے۔ صَدْعٌ باب فتح سے مصدر بھی ہے۔ اس کے معنی پھاڑنا۔
۱۳	قَوْلٌ فَصْلٌ: دوٹوک بات، حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی بات۔ (قَوْلٌ) کے معنی بات، جمع: اَقْوَالٌ ہے۔ (فَصْلٌ) فیصلہ کرنے والی چیز۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۱۴	اَلْهَزْلِ: ہنسی کی بات، لغو چیز۔ (هَزْلٌ) کے معنی مذاق کرنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۱۵	يَكِيْدُوْنَ: وہ لوگ خفیہ تدبیریں کرتے ہیں۔ (يَكِيْدُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَيْدٌ ہے۔
۱۷	مَهِّلْ: آپ (ان کافروں کو) مہلت دیجئے۔ (مَهِّلْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَمْهِيْلٌ ہے۔
۱۷	اَمْهِلْ: آپ (کافروں کو) ڈھیل دیجئے۔ یہ تاکید کے لئے ہے۔ (اَمْهِلْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِمْهَالٌ ہے۔
۱۷	رُوَيْدًا: تھوڑی مہلت، تھوڑے دن، تھوڑے وقت۔ (رُوَيْدًا) یہ مصدر اپنے عامل یعنی اَمْهِلْ کے معنی کی تاکید ہے۔ لفظ رُوَيْدًا، رَوْدٌ کی تصغیر ہے جو مُهْلَ کے معنی میں ہے، رُوَيْدًا، مفعول مطلق من غیر لفظہ ہے۔



سُوْرَةُ الْاَعْلٰی

سورۂ اعلیٰ مکی ہے۔ اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	سَبِّحْ: آپ پاکی بیان کیجئے۔ (سَبِّحْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَسْبِیْحٌ ہے۔
۲	سَوّٰی: اس نے ٹھیک بنایا، اس نے درست بنایا۔ (سَوّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِیَةٌ ہے۔
۳	قَدَّرَ: اس نے (جان داروں کے لئے مناسب چیزوں کو) تجویز کیا (قَدَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْدِیْرٌ ہے۔
۴	اَلْمَرْعٰی: چارا، (جانوروں کی سبز خوراک)
۵	غُثَآءً اَحْوٰی: سیاہ کوڑا۔ (غُثَآءً) کے معنی کوڑا۔ جھاگ۔ (اَحْوٰی) کے معنی سیاہ مائل بہ سبزی۔ (حَوًی) مصدر سے اَفْعَل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۶	سَنُقْرِئُكَ: عنقریب ہم آپ کو پڑھا دیں گے۔ یعنی آپ کو یاد کرا دیں گے (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ (نُقْرِئُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِقْرَاءٌ۔
۷	اَلْجَهْرَ: پکارنا، اس سے مراد ایسی چیز جو ظاہر ہو۔ باب فتح سے مصدر ہے۔
۷	مَا یَخْفٰی: جو پوشیدہ ہو۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (یَخْفٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَفَآءٌ ہے۔
۸	نُیَسِّرُكَ: ہم آپ کو سہولت دیں گے (نُیَسِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَیْسِیْرٌ ہے۔
۸	اَلْیُسْرٰی: آسان، اس سے مراد آسان شریعت ہے (قول حضرت ضحاک) (اَلْیُسْرٰی) کے معنیٰ آسان۔ یُسْرٌ سے اسم تفضیل واحد مؤنث ہے۔
۹	ذَکِّرْ: آپ نصیحت کیجئے۔ (ذَکِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَذْکِیْرٌ ہے۔
۱۰	سَیَذَّکَّرُ: وہ عنقریب نصیحت قبول کرے گا۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ (یَذَّکَّرُ) اصل میں یَتَذَکَّرُ ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَکُّرٌ ہے۔
۱۱	یَتَجَنَّبُھَا: وہ (بڑا بدقسمت) اس (نصیحت) سے دور رہتا ہے۔ (یَتَجَنَّبُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجَنُّبٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے اس کا مرجع: ذِکْرٰی (نصیحت) ہے۔
۱۱	اَلْاَشْقٰی: بہت بدبخت، بڑا بدنصیب۔ اس سے مراد مطلق کافر ہے۔ یا خاص کافر یعنی ولید یا عتبہ ہے۔ (اَلْاَشْقٰی) شَقَاوَۃٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۳	لَا یَمُوْتُ: نہ وہ مرے گا۔ (لَا یَمُوْتُ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَوْتٌ ہے۔
۱۳	لَا یَحْیٰی: نہ وہ (خوش گوار زندگی) جیئے گا۔ (لَا یَحْیٰی) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَیَاۃٌ ہے۔
۱۴	قَدْ اَفْلَحَ: یقینی بات ہے کہ وہ شخص کامیاب ہو گیا ہے۔ (قَدْ اَفْلَحَ) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْلَاحٌ ہے۔
۱۴	مَنْ تَزَکّٰی: جو شخص پاک ہو گیا (تَزَکّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف

آیت نمبر	
	صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تزکّی ہے۔
۱۶	تُؤْثِرُوْنَ: تم لوگ ترجیح دیتے ہو۔ تم لوگ مقدم رکھتے ہو۔ (تُؤْثِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْثَارٌ ہے۔
۱۹	صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى: ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفے۔ روح المعانی میں حضرت عبد بن حمید کی روایت سے حدیث مرفوع ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل ہوئے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت سے پہلے دس صحیفے نازل ہوئے (معارف القرآن) (صُحُفٌ) کے معنی صحیفے اور کتابیں۔ واحد: صَحِيْفَةٌ ہے۔

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ

سورۂ غاشیہ مکی ہے۔ اس میں چھبیس (۲۶) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْغَاشِيَةِ: چھپا لینے والی، چھا جانے والی، اس سے مراد قیامت ہے، جو اپنی ہولناکیوں سے تمام مخلوق کو چھپا لے گی۔
۲	خَاشِعَةٌ: ذلیل ہونے والے (چہرے) خُشُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۳	عَامِلَةٌ: محنت کرنے والے (چہرے) کام کرنے والے (چہرے) عَمَلٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۳	نَاصِبَةٌ: تھکنے والے۔ تھکے ہوئے۔ مشقت اٹھانے والے۔ اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کا مصدر نَصَبٌ ہے۔ معنی تھکنا، باب سمع سے آتا ہے۔
۴	تَصْلٰى: وہ (چہرے یعنی چہرے والے) داخل ہوں گے۔ (تَصْلٰى) باب

آیت نمبر	
	سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر صَلْی ہے۔
۴	نَارًا حَامِيَةً: دہکتی ہوئی آگ، آتش سوزاں (نَارٌ) کے معنی آگ، جمع: نِیْرَانٌ ہے۔ (حَامِيَةٌ) اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ مصدر حَمْیٌ ہے۔ معنی تیز گرم ہونا۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۵	تُسْقٰی: ان (چہروں یعنی چہرے والوں) کو پلایا جائے گا۔ (تُسْقٰی) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَقْیٌ ہے۔
۵	عَيْنٍ اٰنِيَةٍ: کھولتا ہوا چشمہ۔ (عَيْنٌ) کے معنی چشمہ۔ جمع: عُيُوْنٌ ہے (اٰنِيَةٌ) اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ مصدر اَنْیٌ معنی نہایت گرم ہونا۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
٦	ضَرِيْعٍ: خاردار جھاڑ، کانٹے والا جھاڑ۔
۷	لَا يُسْمِنُ: نہ وہ موٹا کرے گا۔ (لَا يُسْمِنُ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْمَانٌ ہے۔
۷	لَا يُغْنِيْ: نہ وہ کام آئے۔ نہ وہ فائدہ پہنچائے۔ (لَا يُغْنِيْ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔
۸	نَاعِمَةٌ: تروتازہ، بارونق۔ نُعُوْمَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۱۱	لَاغِيَةٌ: بکواس، لغویات، بیہودہ بات، لَغْوٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۲	عَيْنٌ جَارِيَةٌ: بہتا ہوا چشمہ، بہنے والا چشمہ (عَيْنٌ) کے معنی چشمہ، جمع: عُيُوْنٌ ہے۔ (جَارِيَةٌ) کے معنی بہنے والی۔ جَرْیٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۱۳	سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ: اونچے تخت، (سُرُرٌ) کے معنی تخت، واحد: سَرِيْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
	(مَرْفُوْعَةٌ) کے معنی اونچی۔ رَفْعٌ مصدر سے اسم مفعول مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۱۴	اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ: رکھے ہوئے آب خورے، چنے ہوئے آب خورے (اَكْوَابٌ) کے معنی پیالے، آب خورے (پانی پینے کے برتن) واحد: كُوْبٌ ہے۔ (مَوْضُوْعَةٌ) کے معنی رکھی ہوئی۔ وَضْعٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۱۵	نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ: برابر بچھے ہوئے غالیچے، برابر لگے ہوئے تکیے (نَمَارِقُ) کے معنی غالیچے (قالین) تکیے، گاؤ تکیے۔ واحد: نُمْرُقَةٌ (مثلثۃ النون والراء) ہے۔ (مَصْفُوْفَةٌ) کے معنی صف بستہ، قطار در قطار۔ صَفٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۶	زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ: نہالچے پھیلے ہوئے (ترجمہ حضرت شیخ الہند) قالین ہی قالین پھیلے ہوئے (ترجمہ حضرت تھانوی) (زَرَابِيُّ) کے معنی نہالچے، عمدہ بچھونے، قالین، واحد: زَرْبِيَّةٌ اور زُرْبِيَّةٌ ہے۔ (مَبْثُوْثَةٌ) کے معنی پھیلی ہوئی۔ بَثٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔
۱۹	نُصِبَتْ: وہ (پہاڑ) کھڑے کئے گئے۔ (نُصِبَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَصْبٌ ہے۔
۲۰	سُطِحَتْ: وہ (زمین) بچھائی گئی۔ (سُطِحَتْ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَطْحٌ ہے۔
۲۱	مُذَكِّرٌ: نصیحت کرنے والا۔ تَذْكِيْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۲۲	مُصَيْطِرٍ: داروغہ، نگراں، صَيْطَرَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۲۳	مَنْ تَوَلّٰى: جو شخص روگردانی کرے گا، جو شخص منہ موڑے گا۔ (تَوَلّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّيٌ ہے۔

آیت نمبر	
۲۵	اِیَابَهُمْ: ان کا لوٹنا۔ ان کا واپس ہونا۔ (اِیَابٌ) کے معنی لوٹنا، واپس آنا۔ آبَ یَئُوْبُ اَوْبًا وَاِیَابًا باب نصر سے مصدر ہے۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

سورۂ فجر مکی ہے۔ اس میں تیس (۳۰) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۲	لَيَالٍ عَشْرٍ: دس راتیں، اس سے مراد ذی الحجہ کی دس راتیں یعنی دس تاریخیں ہیں، جو نہایت فضیلت والی ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے (معارف القرآن)
۳	اَلشَّفْعِ وَالْوَتْرِ: جفت اور طاق۔ جفت سے مراد ذی الحجہ کی دسویں تاریخ اور طاق سے مراد نویں تاریخ ہے (الحدیث) دوسری حدیث پاک میں ہے کہ اس سے مراد نماز ہے، کسی نماز کی رکعتیں جفت ہیں اور کسی کی طاق ہیں (معارف القرآن)
۴	اِذَا یَسْرِ: جب وہ (رات) چلنے لگے۔ (یَسْرِ) اصل میں یَسْرِیُ ہے۔ یاء پر ضمہ دشوار تھا۔ ساکن کردیا گیا، پھر فاصلہ کی رعایت کی وجہ سے آخر کی یاء حذف کردی گئی یسر ہوگیا (یَسْرِ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَرْیٌ اور سُرًی ہے۔
۵	ذِیْ حِجْرٍ: عقل مند (ذِیْ) کے معنی والا، حالتِ جر میں ہے۔ (حِجْرٌ) کے معنی عقل، اس کی جمع حُجُوْرٌ ہے۔
۶	عَادٍ: قوم عاد، عاد ایک قوم کا نام ہے۔ اس سے مراد عاد اُولیٰ ہے۔ جس کی طرف حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا۔

آیت نمبر	
۷	اِرَمَ: قوم ارم۔ یہ لفظ عاد سے عطف بیان یا بدل ہے۔ عادِ اُولیٰ کے اجداد میں سے ایک شخص کا نام اِرَم تھا اسی کی طرف پوری قوم کی نسبت کردی گئی۔
۷	ذَاتِ الْعِمَادِ: ستون والے (عاد) یعنی ان کے قد و قامت ستون جیسے دراز تھے، یا وہ لوگ ستون کھڑے کر کے بلند محل بناتے تھے (ذَاتٌ) کے معنی والی، ذُوْ کی مؤنث ہے (عِمَادٌ) کے معنی ستون۔ جمع: عَمَدٌ اور عُمُدٌ ہے۔
۹	ثَمُوْدَ: قوم ثمود، ثمود ایک قوم کا نام ہے جس کو عاد ثانیہ کہا جاتا ہے۔ اس کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا۔
۹	جَابُوْا الصَّخْرَ: انھوں نے پتھروں کو تراشا۔ (جَابُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَوْبٌ ہے۔ (صَخْرٌ) کے معنی پتھر۔ جمع: صُخُوْرٌ ہے۔
۹	الْوَادِ: وادی، وادی القریٰ۔ قوم ثمود کے ایک شہر کا نام ہے۔
۱۰	ذِی الْاَوْتَادِ: میخوں والا (فرعون) درِ منثور میں حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت سعید بن جبیرؒ سے اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ فرعون جس کو سزا دیتا تھا، اس کے ہاتھوں اور پیروں کو چار میخوں سے باندھ دیتا تھا۔ (ذِیْ) کے معنی والا، حالتِ جر میں ہے (اَوْتَادٌ) کے معنی میخیں۔ واحد: وَتْدٌ، وَتِدٌ اور وَتَدٌ ہے۔
۱۱	طَغَوْا: ان لوگوں نے سرکشی کی۔ (طَغَوْا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر طُغْیَانٌ ہے۔
۱۳	صَبَّ: اس نے (تیرے پروردگار نے ان پر) برسایا۔ (صَبَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَبٌّ ہے۔
۱۳	سَوْطَ عَذَابٍ: عذاب کا کوڑا (سَوْطٌ) کے معنی کوڑا۔ جمع: اَسْوَاطٌ ہے۔
۱۴	الْمِرْصَادِ: گھات، وہ راستہ یا جگہ جہاں گھات لگائی جائے، جمع: مَرَاصِیْدُ۔

آیت نمبر	
۱۵	اِذَا مَا ابْتَلٰهُ: جب (اس کا پروردگار) اس کو آزماتا ہے۔ (اِبْتَلٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْتِلَاءٌ ہے۔
۱۵	اَکْرَمَنِ: اس نے (یعنی میرے پروردگار نے) مجھ کو عزت دی۔ (اَکْرَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِکْرَامٌ ہے۔ (نِ) یہ اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ یاء کو حذف کر کے نون پر کسرہ کو باقی رکھا گیا۔
۱۶	(اِذَا) قَدَرَ عَلَیْهِ: (جب) وہ (اس کی روزی) اس پر تنگ کر دیتا ہے۔ (قَدَرَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ اور قَدَرٌ ہے۔
۱۶	اَهَانَنِ: اس نے (یعنی میرے پروردگار نے) مجھے ذلیل کیا۔ (اَهَانَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهَانَةٌ ہے۔ (نِ) یہ اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ یاء کو حذف کر کے نون پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔
۱۸	لَا تَحٰٓضُّوْنَ: تم لوگ آپس میں ترغیب نہیں دیتے ہو۔ تم لوگ آپس میں تاکید نہیں کرتے ہو (لَا تَحٰٓضُّوْنَ) اصل میں تَتَحَاضُّوْنَ ہے۔ باب تفاعل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَحَاضٌّ ہے۔
۱۹	اَلتُّرَاثَ: میراث کا مال، مردے کا مال۔ یہ باب حسب سے مصدر بھی ہے، مصدری معنی وارث ہونا۔ (تُرَاثٌ) اصل میں وُرَاثٌ ہے۔ اس میں واؤ کو تاء سے بدل کر تُرَاثٌ کر دیا گیا ہے۔
۱۹	اَکْلًا لَّمًّا: سمیٹ کر کھانا، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق ہے۔ (اَکْلٌ) کے معنی کھانا، باب نصر سے مصدر ہے۔ (لَمٌّ) کے معنی جمع کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

آیت نمبر	
۲۰	حُبًّا جَمًّا: بہت محبت کرنا۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق ہے۔ (حُبٌّ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ (جَمٌّ) باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔ اس کے معنی زیادہ ہونا۔
۲۱	اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ: جب زمین پست کردی جائے گی۔ جب زمین برابر کردی جائے گی۔ (دُكَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر دَكٌّ ہے۔
۲۱	دَكًّا دَكًّا: ریزہ ریزہ کرنا۔ (دَكٌّ) باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی زمین کوٹ کر برابر کرنا۔
۲۲	صَفًّا صَفًّا: قطار قطار، صف بستہ ہوکر (صَفٌّ) باب نصر سے مصدر ہے۔
۲۳	جایٓءَ (بِجَهَنَّمَ): وہ (جہنم) لائی جائے گی۔ جواب شرط پر عطف ہے۔ (جایٓءَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَيْئٌ، جَيْئَةٌ، مَجِيْئٌ اور مَجِيْئَةٌ ہے۔
۲۳	يَتَذَكَّرُ: وہ (انسان) سوچے گا۔ وہ (انسان) سمجھے گا۔ (يَتَذَكَّرُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔
۲۶	لَا يُوْثِقُ: وہ (کوئی) نہیں جکڑے گا۔ وہ (کوئی) نہیں باندھے گا۔ (لَا يُوْثِقُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْثَاقٌ ہے۔
۲۶	وَثَاقَهٗ: اس کا جکڑنا۔ یعنی اس کے جکڑنے کی طرح۔ (وَثَاقٌ) کے معنی باندھنے کی چیز جیسے رسی وغیرہ۔ جمع: وُثُقٌ ہے۔
۲۷	اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ: اطمینان والی روح۔ یعنی جس کو امر حق میں کامل یقین تھا (نَفْسٌ) کے معنی جان، روح، جمع: نُفُوْسٌ ہے (مُطْمَئِنَّةٌ) اِطْمِئْنَانٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔

آیت نمبر	
۲۸	رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً: اس حال میں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ یہ دونوں حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں (رَاضِيَةً) رِضٰی اور رُضٰی سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے (مَرْضِيَّةً) اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

سورۂ بلد مکی ہے۔ اس میں بیس (۲۰) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	لَآ اُقْسِمُ: میں قسم کھاتا ہوں۔ (لَآ اُقْسِمُ) اس میں لا زائد ہے۔ (اُقْسِمُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِقْسَامٌ ہے۔
۱	الْبَلَدِ: شہر، اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔
۲	حِلٌّ: حلال۔ یعنی آپ کے لئے لڑائی حلال ہونے والی ہے۔ (حِلٌّ) باب ضرب سے مصدر ہے۔
۴	كَبَدٍ: مشقت، محنت۔
۶	اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا: میں نے بہت مال خرچ کر ڈالا۔ (اَهْلَكْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِهْلَاكٌ ہے۔ (مَالٌ لُبَدٌ) کے معنی بہت مال۔
۸	عَيْنَيْنِ: دو آنکھیں۔ واحد: عَيْنٌ ہے۔
۹	شَفَتَيْنِ: دو ہونٹ۔ واحد: شَفَةٌ ہے۔
۱۰	النَّجْدَيْنِ: دو راستے۔ یعنی خیر اور شر کے راستے۔ واحد: نَجْدٌ ہے۔
۱۱	لَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ: وہ گھاٹی سے پار نہیں ہوا۔ یعنی وہ دین کی گھاٹی میں سے

آیت نمبر	
	ہو کر نہیں نکلا (اِقْتَحَمَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْتِحَامٌ ہے۔ معنی گھس پڑنا۔ (اَلْعَقَبَةُ) کے معنی گھاٹی، جمع: عِقَابٌ اور عَقَبَاتٌ ہے۔
۱۳	فَكُّ رَقَبَةٍ: کسی گردن کا (غلامی سے) چھڑانا، کسی غلام یا باندی کو آزاد کرنا۔ (فَكٌّ) کے معنی چھڑانا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ (رَقَبَةٌ) کے معنی گردن، جمع: رِقَابٌ ہے۔
۱۴	ذِیْ مَسْغَبَةٍ: فاقہ والا (دن) بھوک والا (دن) (ذِیْ) کے معنی والا، حالت جر میں ہے۔ (مَسْغَبَةٌ) کے معنی فاقہ، بھوک۔
۱۵	ذَا مَقْرَبَةٍ: رشتہ دار (یتیم) (ذَا) کے معنی والا، حالت نصب میں ہے۔ (مَقْرَبَةٌ) کے معنی رشتہ داری۔
۱۶	ذَامَتْرَبَةٍ: خاک نشین (محتاج) مٹی والا (محتاج) (مَتْرَبَةٌ) کے معنی مٹی۔
۱۷	تَوَاصَوْا: ان لوگوں نے ایک دوسرے کو تاکید کی۔ ان لوگوں نے ایک دوسرے کو فہمائش کی۔ (تَوَاصَوْا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَاصِیْ ہے۔
۱۷	اَلْمَرْحَمَةِ: مہربانی کرنا۔ رحم کھانا۔ باب سمع سے مصدر ہے۔
۱۸	اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ: داہنے والے۔ (اَصْحَابٌ) کے معنی والے۔ واحد: صَاحِبٌ ہے۔ (اَلْمَیْمَنَةُ) کے معنی داہنی جانب، جمع: مَیَامِنُ ہے۔
۱۹	اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ: بائیں والے (اَلْمَشْئَمَةُ) کے معنی بائیں جانب، نحوست کے معنی بھی آتے ہیں۔
۲۰	نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ: بند کی ہوئی آگ۔ دوزخ والوں کو دوزخ میں ڈال کر باہر سے دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ (نَارٌ) کے معنی آگ، جمع: نِیْرَانٌ ہے۔ (مُؤْصَدَةٌ) اِیْصَادٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

سُوْرَةُ الشَّمْسِ

سورۂ شمس مکی ہے۔اس میں پندرہ (۱۵) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	ضُحٰهَا: اس کی روشنی، اس کی دھوپ چڑھنا۔ (ضُحٰی) دن چڑھے۔ چاشت کا وقت، (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔اس کا مرجع: شَمْسٌ ہے۔
۲	اِذَا تَلٰهَا: جب وہ (چاند) سورج کے پیچھے آئے۔یعنی جب چاند طلوع ہو (تَلٰی) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تُلُوٌّ ہے۔(هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔اس کا مرجع: شَمْسٌ ہے۔
۳	اِذَا جَلّٰهَا: جب وہ (دن) اس (سورج) کو روشن کردے۔ (جَلّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجْلِيَةٌ ہے۔ (هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۴	اِذَا يَغْشٰهَا: جب وہ (رات) اس (سورج) کو چھپالے۔ (يَغْشٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْيٌ ہے (هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۵	مَا بَنٰهَا: جس نے اس (آسمان) کو بنایا۔اس میں مَا اسم موصول مَنْ کے معنیٰ میں ہے۔ (بَنٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بِنَآءٌ ہے۔
۶	مَا طَحٰهَا: جس نے اس (زمین) کو بچھایا۔لفظ مَا اسم موصول مَن کے معنیٰ میں ہے (طَحٰی) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَحْوٌ ہے۔(هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر	
۷	مَاسَوّٰیهَا: جس نے اس (جان) کو درست بنایا (سَوّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِیَةٌ ہے۔
۸	اَلْهَمَهَا: اس نے اس (جان) کو الہام کیا۔ اس نے اس کو سمجھ دی۔ (اَلْهَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْهَامٌ ہے اس کے معنی کوئی بات دل میں ڈالنا۔ (ھَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۸	فُجُوْرَهَا: اس کی نافرمانی۔ (فُجُوْرٌ) کے معنی نافرمانی کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ (ھا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع نفس ہے۔
۸	تَقْوٰیهَا: اس کی پرہیزگاری۔ (تَقْوٰی) کے معنی پرہیزگاری (ھا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع نفس ہے۔
۹	مَنْ زَكّٰىهَا: جس نے اس (نفس) کو سنوار لیا۔ جس نے اس کو پاک کرلیا۔ (زَكّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْكِيَةٌ ہے۔
۱۰	خَابَ: وہ ناکام ہوا، وہ نامراد ہوا۔ (خَابَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَيْبَةٌ ہے۔
۱۰	مَنْ دَسّٰىهَا: جس نے اس (نفس) کو خراب کرلیا، جس نے اس کو بگاڑ لیا۔ (دَسّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَدْسِيَةٌ ہے۔ (ھا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۱۱	طَغْوٰیهَا: اس کی شرارت، اس کی سرکشی۔ (طَغْوٰی) کے معنی شرارت، سرکشی۔ (ھا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۱۲	اِنْۢبَعَثَ: وہ (اونٹنی کو قتل کرنے کے لئے) اٹھ کھڑا ہوا۔ (اِنْبَعَثَ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْبِعَاثٌ ہے۔
۱۲	اَشْقٰهَا: اس (قوم ثمود) میں بڑا بدبخت۔ (اَشْقٰی) شَقَاوَةٌ مصدر سے اسم

آیت نمبر	
	تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۳	سُقْيٰهَا: اس (اونٹنی) کا پانی پینا، اس کی پانی پینے کی باری۔ (سُقْیا) کے معنی پانی پینا، پانی پینے کی باری۔ (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۱۴	عَقَرُوْهَا: ان لوگوں نے اس (اونٹنی) کو مار ڈالا (عَقَرُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَقْرٌ ہے (هَا) ضمیر مفعول بہ۔
۱۴	دَمْدَمَ: اس نے الٹ مارا (ترجمہ شیخ الہند) اس نے ہلاکت نازل فرمائی۔ (دَمْدَمَ) باب فعللہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَمْدَمَةٌ ہے۔
۱۴	سَوّٰىهَا: اس نے اس (قوم ثمود) کو برابر کر دیا، یعنی اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کے تمام کافروں کو ہلاک فرما دیا۔ (سَوّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ ہے۔ (هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۱۵	عُقْبٰهَا: اس کا پیچھا کرنا (ترجمہ شیخ الہند) اس کا انجام۔ (عُقْبٰی) کے معنی انجام، تعاقب، (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔

سُوْرَةُ الَّيْلِ

سورۂ لیل مکی ہے۔ اس میں اکیس (۲۱) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اِذَا يَغْشٰى: جب وہ (رات) چھا جائے۔ جب وہ (رات) چھپا لے۔ (يَغْشٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْيٌ ہے۔
۲	اِذَا تَجَلّٰى: جب وہ (دن) روشن ہو جائے۔ (تَجَلّٰی) باب تفعل سے فعل

آیت نمبر	
	ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجَلِّیْ ہے۔
۴	سَعْیَکُمْ: تمہاری کمائی (ترجمہ شیخ الہند) تمہاری کوشش۔ اس سے مراد عمل ہے (تفسیر جلالین) (سَعْیٌ) باب فتح سے مصدر ہے۔
۴	شَتّٰی: مختلف، واحد: شَتِیْتٌ ہے۔
۵	اَعْطٰی: اس نے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال) دیا (اَعْطٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْطَآءٌ ہے۔
۵	اتَّقٰی: وہ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرا (اتَّقٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّقَآءٌ ہے۔
۶	اَلْحُسْنٰی: اچھی بات، بھلی بات، اس سے مراد ملت اسلام ہے (اَلْحُسْنٰی) حُسْنٌ مصدر سے اسم تفضیل مؤنث ہے۔ اسم تفضیل مذکر اَحْسَنُ ہے۔
۷	نُیَسِّرُہٗ: ہم اس کو آسانی دیں گے۔ ہم اس کو سہولت دیں گے۔ (نُیَسِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَیْسِیْرٌ ہے۔
۷	اَلْیُسْرٰی: راحت کی چیز، اس سے مراد جنت ہے (تفسیر جلالین)
۸	اِسْتَغْنٰی: اس نے بے پروائی کی۔ (اِسْتَغْنٰی) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْنَآءٌ ہے۔
۱۰	اَلْعُسْرٰی: تکلیف کی چیز، اس سے مراد جہنم ہے (تفسیر جلالین)
۱۱	مَا یُغْنِیْ عَنْہٗ: وہ (اس کا مال) اس کو فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ (یُغْنِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَآءٌ ہے۔
۱۱	اِذَا تَرَدّٰی: جب وہ (جہنم میں) گرے گا۔ (تَرَدّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرَدِّیْ ہے۔
۱۴	نَارًا تَلَظّٰی: بھڑکتی ہوئی آگ۔ (نَارٌ) کے معنی آگ۔ جمع: نِیْرَانٌ ہے۔ (تَلَظّٰی) اصل میں تَتَلَظّٰی ہے، ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا

آیت نمبر	
	باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَلَظِّیْ۔
۱۵	لَا یَصْلٰهَا: وہ اس (جہنم) میں داخل نہیں ہوگا۔ (لَایَصْلٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صِلِی ہے۔ (هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۱۵	اَلْاَشْقٰی: بہت بد بخت، بڑا بد نصیب (اَلْاَشْقٰی) شَقَاوَةٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۷	سَیُجَنَّبُهَا: وہ (بڑا پرہیزگار) عنقریب اس (جہنم) سے دور رکھا جائے گا۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے۔ (یُجَنَّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر تَجْنِیْبٌ ہے۔ (هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۱۷	اَلْاَتْقٰی: بڑا پرہیزگار (اَلْاَتْقٰی) تُقًی مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ اس آیتِ کریمہ میں بڑے پرہیزگار سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ آیتِ کریمہ نزول کے اعتبار سے خاص اور حکم کے اعتبار سے عام ہے۔
۱۸	یَتَزَکّٰی: وہ (گناہوں سے) پاک ہو جائے۔ (یَتَزَکّٰی) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزَکِّیْ ہے۔
۱۹	تُجْزٰی: اس (نعمت یعنی احسان) کا بدلہ دیا جائے گا۔ (تُجْزٰی) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر جَزَآءٌ۔
۲۰	اِبْتِغَآءَ: طلب کرنا، چاہنا۔ باب افتعال سے مصدر ہے۔
۲۱	سَوْفَ یَرْضٰی: عنقریب وہ خوش ہو جائے گا۔ (یَرْضٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رِضًی اور رُضًی ہے۔

❀ ❀ ❀

سُوْرَةُ الضُّحٰی

سورۂ ضحیٰ مکی ہے۔اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلضُّحٰی: دن کی روشنی، دن چڑھے۔
۲	اِذَا سَجٰی: جب وہ (رات) چھا جائے (ترجمہ شیخ الہندؒ) جب وہ (رات) قرار پکڑے (ترجمہ حضرت تھانویؒ)
۳	مَا وَدَّعَكَ: اس نے (یعنی آپ کے پروردگار نے) آپ کو چھوڑا نہیں۔ (وَدَّعَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْدِیْعٌ ہے۔ (كَ) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۳	مَا قَلٰی: وہ بیزار نہیں ہوا۔ (قَلٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَلْیٌ ہے۔
۴	اَلْاُوْلٰی: پہلی، اس سے مراد دنیا ہے۔ (اُوْلٰی) اول کی مؤنث ہے۔
۵	سَوْفَ يُعْطِيْكَ: وہ (یعنی آپ کا پروردگار) آپ کو دے گا (يُعْطِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْطَآءٌ ہے۔
۶	اٰوٰی: اس نے ٹھکانا دیا، اس نے جگہ دی۔ (اٰوٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْوَآءٌ ہے۔
۷	ضَآلًّا: بھٹکنے والا۔ ضَلَالٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب ضرب سے آتا ہے۔
۸	عَآئِلًا: مفلس، نادار، محتاج۔ عَیْلٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔

آیت نمبر	
۸	اَغْنٰی: اس نے مال دار بنا دیا۔ (اَغْنٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَآءٌ ہے۔
۹	لَاتَقْهَرْ: آپ سختی نہ کیجئے۔ (لَاتَقْهَرْ) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قَهْرٌ ہے۔
۱۰	لَاتَنْهَرْ: آپ مت جھڑکئے۔ (لَاتَنْهَرْ) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَهْرٌ ہے۔
۱۱	حَدِّثْ: آپ بیان کیجئے (حَدِّثْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْدِيْثٌ ہے۔

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ

سورۃ الم نشرح مکی ہے۔ اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلَمْ نَشْرَحْ: کیا ہم نے (آپ کا سینہ) کھول نہیں دیا۔ کیا ہم نے (آپ کا سینہ) کشادہ نہیں کر دیا۔ یعنی دین کی تبلیغ کرنے کے لئے ہم نے آپ کو وسیع علم اور بہت حلم عطا فرمایا۔ (لَمْ نَشْرَحْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم، مصدر شَرْحٌ ہے۔
۱	صَدْرَكَ: آپ کا سینہ (صَدْرٌ) کے معنی سینہ۔ جمع: صُدُوْرٌ ہے۔
۲	وَضَعْنَا: ہم نے (آپ کا بوجھ) اتار دیا۔ (وَضَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَضْعٌ ہے۔
۲	وِزْرَكَ: آپ کا بوجھ۔ (وِزْرٌ) کے معنی بوجھ، جمع: اَوْزَارٌ ہے۔
۳	اَنْقَضَ ظَهْرَكَ: اس نے آپ کی پیٹھ جھکا دی۔ اس نے آپ کی کمر توڑ دی

آیت نمبر	
	(اَنْقَضَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقَاضٌ ہے۔ (ظَهْرٌ) کے معنی پیٹھ، کمر۔ جمع: ظُهُوْرٌ ہے۔
۴	رَفَعْنَا: ہم نے بلند کیا۔ (رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَفْعٌ ہے۔
۵	اَلْعُسْرِ: مشکل، دشواری، باب سمع سے مصدر ہے۔
۵	يُسْرًا: آسانی، سہولت۔ باب کرم سے مصدر ہے۔
۷	اِذَا فَرَغْتَ: جب آپ (تبلیغ احکام سے) فارغ ہو جایا کریں (فَرَغْتَ) باب فتح اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر فَرَاغٌ۔
۷	فَانْصَبْ: تو آپ (دوسری عبادتوں میں) محنت کیجئے۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے (اِنْصَبْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَصَبٌ ہے۔
۸	اِرْغَبْ: آپ (اپنے پروردگار کی طرف) توجہ رکھئے۔ (اِرْغَبْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رَغْبٌ وَرَغْبَةٌ ہے۔

سُوْرَةُ التِّيْنِ

سورۂ تین مکی ہے۔ اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلتِّيْنِ: انجیر، ایک مشہور درخت اور اس کے پھل کا نام ہے، جو بہت فائدہ مند ہے۔
۱	اَلزَّيْتُوْنِ: ایک مشہور درخت اور اس کے پھل کا نام ہے جو بہت نفع بخش ہے۔
۲	طُوْرِ سِيْنِيْنَ: طور سینین، طور اس پہاڑ کا نام ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا، سِيْنِيْنَ یا سَيْنَاء اس

آیت نمبر

مقام کا نام ہے جہاں یہ پہاڑ واقع ہے۔

۳ اَلْبَلَدِ الْاَمِیْنِ: امن والا شہر۔ اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے (اَلْبَلَدُ) کے معنی شہر، جمع: بِلَادٌ ہے۔ (اَلْاَمِیْنُ) اَمْنٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔

۴ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ: بہت خوبصورت سانچہ۔ (اَحْسَنُ) حُسْنٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔ (تَقْوِیْمٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے، اس کے معنی سیدھا کرنا، درست کرنا۔

۵ رَدَدْنٰهُ: ہم نے اس کو لوٹا دیا۔ (رَدَدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَدٌّ ہے۔ (ہٗ) ضمیر مفعول بہ ہے۔

۵ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ: پستی والوں سے زیادہ پست۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یعنی انسان کی خوبصورتی بدصورتی سے اور اس کی طاقت کمزوری سے بدل جاتی ہے (اَسْفَلُ) سُفُوْلٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب نصر، سمع، کرم سے آتا ہے۔ (سَافِلِیْنَ) سُفُوْلٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔

۶ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ: بے انتہا۔ منقطع نہ ہونے والا (مَمْنُوْنٌ) مَنٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۷ مَا یُکَذِّبُكَ: کونسی چیز تجھ کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے۔ (یُکَذِّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَکْذِیْبٌ ہے۔

۸ اَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ: سب حاکموں سے بڑا حاکم۔ (اَحْکَمُ) حُکْمٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ (حَاکِمِیْنَ) حُکْمٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: حَاکِمٌ ہے۔

سُوْرَةُ الْعَلَقِ

سورہ علق مکی ہے۔اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اِقْرَاْ: آپ پڑھئے (اِقْرَاْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قِرَاءَةٌ ہے۔
۲	عَلَق: جما ہوا خون، خون کا لوتھڑا۔ واحد: عَلَقَةٌ ہے۔
۳	اَلْاَكْرَمُ: بہت کریم، بڑا کریم۔ كَرَمٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔
۴	عَلَّمَ: اس نے تعلیم دی، اس نے سکھایا۔ (عَلَّمَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْلِيْمٌ ہے۔
۶	لَيَطْغٰى: البتہ وہ (انسان) حد سے نکل جاتا ہے، وہ سرکشی کرتا ہے (يَطْغٰى) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَغْيٌ ہے۔
۷	اِسْتَغْنٰى: وہ بے پروا ہو گیا۔ وہ بے نیاز ہو گیا۔ (اِسْتَغْنٰى) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْنَاءٌ ہے۔
۸	الرُّجْعٰى: لوٹنا، واپس ہونا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۹	يَنْهٰى: وہ منع کرتا ہے۔ (يَنْهٰى) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَهْيٌ ہے۔
۱۰	اِذَا صَلّٰى: جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ (صَلّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصْلِيَةٌ ہے۔
۱۳	كَذَّبَ: اس نے جھٹلایا (كَذَّبَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ

آیت نمبر	
	واحد مذکر غائب، مصدر تَکْذِیْبٌ ہے۔
۱۳	تَوَلّٰی: اس نے منہ موڑا، اس نے اعراض کیا۔ (تَوَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔
۱۵	لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ: اگر وہ باز نہیں آئے گا۔ (لَمْ یَنْتَهِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْتِهَآءٌ ہے۔
۱۵	لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ: ہم چوٹی پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ ہم پٹھے پکڑ کر گھسیٹیں گے (لَنَسْفَعَنْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید خفیفہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر سَفْعٌ ہے۔ (نَاصِیَةٌ) کے معنی پیشانی، چوٹی، پٹھے۔ ناصیہ سر کے اگلے بالوں کو کہا جاتا ہے۔ جن کو اردو میں پٹھے بولتے ہیں۔ جمع: نَوَاصِیْ ہے۔
۱۷	فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ: چاہئے کہ وہ اپنی مجلس والوں کو بلائے۔ (لِیَدْعُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دُعَآءٌ ہے۔
۱۸	سَنَدْعُ: عنقریب ہم بلائیں گے۔ سین حرف استقبال ہے (نَدْعُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر دُعَاءٌ ہے۔
۱۸	الزَّبَانِیَةَ: دوزخ کے فرشتے جو عذاب دینے پر مقرر ہیں۔ یہ لفظ زبن سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی دھکیلنے کے ہیں۔ یہ فرشتے کافروں کو دوزخ کی طرف دھکیلیں گے۔ اس لئے ان کو زبانیہ کہتے ہیں۔
۱۹	لَا تُطِعْهُ: آپ اس کا کہنا نہ مانئے (لَا تُطِعْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِطَاعَةٌ ہے۔
۱۹	اِقْتَرِبْ: آپ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے رہئے (اِقْتَرِبْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِقْتِرَابٌ ہے۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

سورۂ قدر مکی ہے۔اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَنْزَلْنٰهُ: ہم نے اس (قرآن) کو نازل کیا۔(اَنْزَلْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْزَالٌ ہے۔
۱	لَيْلَةِ الْقَدْرِ: شب قدر، رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق رات ہے، جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔یعنی شبِ قدر میں عبادت کرنا ہزار مہینوں میں عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ہزار مہینے کے تراسی سال چار مہینے ہوتے ہیں (لَيْلَةٌ) کے معنی رات، جمع: لیالی ہے (اَلْقَدْرُ) کے معنی عزت، عظمت۔
۲	مَآ اَدْرٰكَ: آپ کو کیا خبر ہے (مَا) اسم استفہام ہے۔(اَدْرٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَآءٌ ہے۔(كَ) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۳	اَلْفِ شَهْرٍ: ہزار مہینے۔(اَلْفٌ) کے معنی ہزار، جمع: آلافٌ ہے۔(شَهْرٌ) کے معنی مہینہ، جمع: شُهُوْرٌ ہے۔
۴	تَنَزَّلُ: وہ (فرشتے) اترتے ہیں (تَنَزَّلُ) اصل میں تَتَنَزَّلُ ہے۔باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَنَزُّلٌ ہے۔
۴	اَلرُّوْحُ: روح۔اس سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔
۵	سَلٰمٌ: سلامتی، باب سمع سے مصدر ہے۔اور باب تفعیل سے بھی مصدر سَلَامٌ استعمال ہوتا ہے۔
۵	مَطْلَعِ الْفَجْرِ: صبح کا نکلنا۔صبح کا طلوع ہونا۔یعنی صبح صادق تک شب قدر

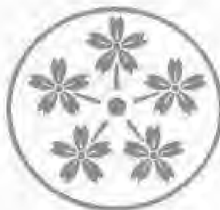
آیت نمبر	
	اپنی تمام برکتوں کے ساتھ رہتی ہے (مَطْلَعْ) باب نصر سے مصدر میمی ہے۔ اس کے معنی طلوع ہونا، نکلنا۔ (اَلْفَجْرِ) کے معنی صبح کی روشنی۔ صبح صادق۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ

سورۂ بینہ مدنی ہے۔ اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	مُنْفَكِّيْنَ: (اپنے کفر سے) باز آنے والے۔ اِنْفِكَاكٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالتِ نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُنْفَكٌّ ہے۔
۱	اَلْبَيِّنَةُ: واضح دلیل، کھلی ہوئی بات، جمع: بَيِّنَاتٌ ہے۔ رَسُوْلٌ: ایک عظیم الشان رسول۔ یہ بَيِّنَةٌ سے بدل ہے۔ جمع: رُسُلٌ ہے۔
۲	يَتْلُوْا: وہ تلاوت کرے (يَتْلُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تِلَاوَةٌ ہے۔
۲	صُحُفًا مُّطَهَّرَةً: پاک صحیفے۔ پاک اوراق۔ (صُحُفٌ) کے معنی صحیفے۔ اوراق۔ واحد: صَحِيْفَةٌ ہے (مُطَهَّرَةٌ) تَطْهِيْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔
۳	كُتُبٌ قَيِّمَةٌ: لکھے ہوئے درست احکام، لکھے ہوئے درست مضامین۔ (كُتُبٌ) کے معنی لکھے ہوئے احکام، لکھے ہوئے مضامین، واحد: كِتَابٌ ہے (قَيِّمَةٌ) کے معنی درست، صحیح۔ قِيَامٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔
۴	تَفَرَّقَ: اس نے اختلاف کیا۔ (تَفَرَّقَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَفَرُّقٌ ہے۔
۵	حُنَفَآءَ: یکسو ہونے کی حالت میں راہِ راست کو اختیار کرنے والے، اللہ تعالیٰ

آیت نمبر	
	کی طرف متوجہ ہونے والے، واحد: حَنِیْفٌ ہے۔ حَنَفٌ مصدر سے صفتِ مشبہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۵	دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ: درست ملت کا طریقہ، درست ملت سے مراد ملت اسلامیہ ہے اَلْقَیِّمَۃِ صفت کا موصوف محذوف اَلْمِلَّۃِ ہے۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر دِیْنٌ کا مضاف الیہ ہے۔ اس کی اصل عبارت دِیْنُ الْمِلَّۃِ الْقَیِّمَۃِ ہے (تفسیر جلالین) (دِیْنٌ) کے معنی طریقہ، جمع: اَدْیَانٌ ہے۔ (مِلَّۃٌ) کے معنی مذہب، جمع: مِلَلٌ ہے۔
۶	شَرُّ الْبَرِیَّۃِ: بدترین خلائق، سب مخلوق سے بدتر (شَرٌّ) کے معنی بہت برا۔ اس کی اصل اَشَرُّ اسم تفضیل ہے۔ کثرتِ استعمال کی وجہ سے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ (اَلْبَرِیَّۃ) کے معنی مخلوق، جمع: بَرَایَا ہے۔
۷	خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ: بہترین خلائق، سب مخلوق سے بہتر۔ (خَیْرٌ) کے معنی بہت اچھا، اس کی اصل اَخْیَرُ اسم تفضیل ہے۔ کثرتِ استعمال کی وجہ سے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ (اَلْبَرِیَّۃُ) کے معنی مخلوق، جمع: بَرَایَا ہے۔
۸	جَنّٰتُ عَدْنٍ: ہمیشہ رہنے کی جنتیں، ہمیشہ رہنے کے باغات (جَنّٰتٌ) کے معنی جنتیں، باغات، واحد: جَنَّۃٌ ہے۔ (عَدْنٌ) کے معنی ٹھہرنا۔ اقامت کرنا، باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔
۸	خَشِیَ رَبَّہٗ: وہ اپنے پروردگار سے ڈرا۔ (خَشِیَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَشْیٌ اور خَشْیَۃٌ ہے۔



سُوْرَةُ الزِّلْزَال

سورۃ زلزال مدنی ہے۔ اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اِذَا زُلْزِلَتْ: جب وہ (زمین) ہلا دی جائے گی۔ (زُلْزِلَتْ) باب فعللة سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر زَلْزَلَةٌ ہے۔
۱	زِلْزَالَهَا: اس (زمین) کا ہلا دینا۔ اس کا بھونچال (زِلْزَالٌ) مصدر مضاف ہے (ھا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ دونوں مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔
۲	(اِذَا) اَخْرَجَتْ: وہ (زمین) نکال دے گی، (اَخْرَجَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِخْرَاجٌ ہے۔
۲	اَثْقَالَهَا: اس کے بوجھ یعنی اپنے بوجھ۔ بوجھ سے مراد زمین کے دفینے یا مردے ہیں۔ دفینے اور خزانے کا نکلنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا۔ اور مردوں کا نکلنا دوسری مرتبہ صور پھونکنے کے بعد ہوگا (اَثْقَالٌ) کے معنی بوجھ، واحد: ثِقْلٌ ہے۔ (ھا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۴	تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا: وہ (زمین) اپنی (اچھی بری) سب خبریں بیان کردے گی (تُحَدِّثُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَحْدِیْثٌ ہے۔ (اَخْبَارٌ) کے معنی خبریں۔ واحد: خَبَرٌ ہے۔
۵	اَوْحٰی لَهَا: اس نے (یعنی اس کے پروردگار نے) اس کو حکم بھیجا، (اَوْحٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْحَاءٌ ہے۔
۶	یَصْدُرُ النَّاسُ: لوگ (مقام حساب سے) لوٹیں گے۔ (یَصْدُرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَدْرٌ ہے۔

آیت نمبر	
۶	اَشْتَاتًا: متفرق ہونے کی حالت میں، مختلف ہونے کی حالت میں۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ واحد: شَتٌّ ہے۔
۶	لِيُرَوْا: تا کہ وہ لوگ دکھا دیئے جائیں۔ (يُرَوْا) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے فعل مضارع مجہول حالتِ نصب میں ہے۔ اس لئے نونِ جمع ساقط ہو گیا ہے۔
۷	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ: ذرہ برابر (مِثْقَالٌ) کے معنی برابر، ہم وزن۔ جمع: مَثَاقِيلُ ہے (ذَرَّةٌ) کے معنی ریت کا ذرہ، چھوٹی چیونٹی۔ جمع: ذَرَّاتٌ ہے۔
۷	يَرَهٗ: وہ اس کو دیکھ لے گا۔ (يَرَ) جوابِ شرط کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے، یہ اصل میں یریٰ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر مفعول بہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

سورۂ عادیات مکی ہے۔ اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا: ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑے۔ واؤ قسم کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے۔ (اَلْعَادِيَاتُ) کے معنی دوڑنے والیاں، اس سے مراد: جہاد میں دوڑنے والے گھوڑے۔ عَدْوٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: عَادِيَةٌ ہے۔ (ضَبْحٌ) کے معنی ہانپنا، گھوڑے کا دوڑنے کی حالت میں پیٹ سے آواز نکالنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔
۲	اَلْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا: (پتھریلی زمین پر) ٹاپ مار کر آگ جھاڑنے والے گھوڑے۔ واؤ قسم کی وجہ سے مجرور ہے (اَلْمُوْرِيَاتُ) اِيْرَاءٌ مصدر سے

آیت نمبر	
	اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: مُوْرِیَۃٌ ہے۔ (قَدْحٌ) کے معنی ٹاپ مار کر آگ نکالنا، چقماق سے آگ نکالنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔
۳	اَلْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا: صبح کے وقت غارت ڈالنے والے گھوڑے۔ یعنی صبح کے وقت دشمنوں پر حملہ کرنے والے گھوڑے۔ واؤ قسم کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے (اَلْمُغِیْرَاتُ) اِغَارَۃٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: مُغِیْرَۃٌ ہے۔ (صُبْحٌ) کے معنی دن کا ابتدائی حصہ، جمع: اَصْبَاحٌ ہے۔
۴	اَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا: وہ (گھوڑے) اس (وقت) میں غبار اڑاتے ہیں۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (اَثَرْنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اَثْرٌ اور اَثَارَۃٌ ہے۔ (نَقْعٌ) کے معنی غبار، گرد۔ اس کی جمع: نُقُوْعٌ ہے۔
۵	وَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا: وہ (گھوڑے) اس وقت جماعت (فوج) میں گھس جاتے ہیں، یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے (وَسَطْنَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر وَسْطٌ ہے (جَمْعٌ) کے معنی جماعت، جمع: جُمُوْعٌ ہے۔
۶	كَنُوْدٌ: بڑا ناشکرا (كَنُوْدٌ) فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۷	شَهِيْدٌ: مطلع، باخبر، جمع: شُهَدَآءُ ہے۔
۸	حُبِّ الْخَيْرِ: مال کی محبت، (حُبٌّ) کے معنی محبت، باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی خواہش کرنا، رغبت کرنا (اَلْخَيْرُ) کے معنی بھلائی، یہاں اس سے مراد مال ہے۔
۹	اِذَا بُعْثِرَ: جب وہ زندہ کیا جائے گا۔ (بُعْثِرَ) باب فَعْلَلَۃٌ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثَرَۃٌ ہے۔

آیت نمبر	
۱۰	(اِذَا) حُصِّلَ: (جب) وہ ظاہر کر دیا جائے گا۔ (جب) وہ ظاہر ہو جائے گا (حُصِّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَحْصِيْلٌ ہے۔
۱۰	اَلصُّدُوْرِ: سینے، اس سے مراد دل ہیں۔ واحد: صَدْرٌ ہے۔
۱۱	خَبِيْرٌ: بہت خبر رکھنے والا، خُبْرٌ اور خِبْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے۔ باب کرم اور فتح سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

سورۂ قارعہ مکی ہے۔ اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْقَارِعَةُ: کھڑکھڑانے والی چیز۔ اس سے مراد قیامت ہے (قَارِعَةٌ) قَرْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۴	اَلْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ: بکھرے ہوئے پتنگے۔ منتشر پروانے، پریشان پروانے (اَلْفَرَاشُ) کے معنی پتنگے، پروانے، واحد: فَرَاشَةٌ ہے (اَلْمَبْثُوْثُ) کے معنی بکھرے ہوئے، پھیلے ہوئے۔ (بَثٌّ) مصدر سے اسم مفعول ہے باب نصر سے آتا ہے۔
۵	اَلْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ: دھنی ہوئی رنگین اون۔ (عِهْنٌ) کے معنی اون یا رنگی ہوئی اون۔ جمع: عُهُوْنٌ ہے۔ (مَنْفُوْشٌ) نَفْشٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۶	مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ: جس کی بھاری ہوئیں تولیں (ترجمہ شیخ الہند) جس

آیت نمبر

شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا یعنی جو مؤمن ہوگا (بیان القرآن) (ثَقُلَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ثِقْلٌ اور ثَقَالَةٌ ہے۔ (مَوَازِيْنُ) کے معنی ترازوئیں۔ واحد: مِيْزَانٌ ہے۔ جو وَزْنٌ مصدر سے اسم آلہ ہے۔ مَوَازِيْنُ کے دوسرے معنی وزن کئے ہوئے (اعمال) واحد: مَوْزُوْنٌ ہے۔ جو وَزْنٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔

۷ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ: پسندیدہ زندگی، عمدہ زندگی۔ (عِيْشَةٌ) کے معنی زندگی، زندگی کی حالت (رَاضِيَةٌ) کے معنی راضی ہونے والی، پسندیدہ۔ رِضَاءٌ مصدر سے اسم فاعل مؤنث ہے۔

۸ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ: جس کی ہلکی ہوئیں تولیں (ترجمہ شیخ الہند) جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا ہوگا، یعنی جو کافر ہوگا (بیان القرآن) خَفَّتْ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَفٌّ اور خِفَّةٌ ہے۔

۹ اُمُّهٗ هَاوِيَةٌ: اس کا ٹھکانا گڑھا ہے (ترجمہ حضرت شیخ الہند) اس کا ٹھکانا ہاویہ ہے (ترجمہ حضرت تھانوی) اُمٌّ کے معنی ٹھکانا، جمع: اُمَّهَاتٌ ہے۔ (هَاوِيَةٌ) کے معنی گرنے والی چیز، دوزخ۔ هُوِيٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب ضرب سے آتا ہے۔

۱۰ مَاهِيَهْ: وہ کیا ہے (مَا) اسم استفہام مبتدا ہے (هِيَ) ضمیر واحد مؤنث غائب خبر ہے۔ (ہ) یہ ہاء سکتہ ہے جو رعایتِ فاصلہ کی وجہ سے بڑھادی گئی ہے۔

۱۱ نَارٌ حَامِيَةٌ: دہکتی ہوئی آگ (نَارٌ) کے معنی آگ، جمع: نِيْرَانٌ ہے (حَامِيَةٌ) کے معنی دہکنے والی، بھڑکنے والی۔ حَمْيٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ

سورۃ تکاثر مکی ہے۔اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْهٰكُمْ: تم کو غفلت میں رکھا (اَلْهٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْهَآءٌ ہے۔(کُمْ) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۱	اَلتَّکَاثُرُ: بہتات کی حرص، کثرت (اموال واولاد) پر فخر کرنا (دنیوی سامان پر) فخر کرنا۔باب تفاعل سے مصدر ہے۔
۲	زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ: (یہاں تک کہ) تم نے قبروں کی زیارت کی (یہاں تک کہ) تم قبرستان پہنچ گئے۔(زُرْتُمْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زِیَارَۃٌ ہے۔(اَلْمَقَابِرُ) کے معنی قبرستان۔واحد: مَقْبَرٌ اور مَقْبَرَۃٌ ہے۔
۵	عِلْمَ الْیَقِیْنِ: یقین کا جاننا، یقینی طور پر جاننا۔علم الیقین کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کو جان کر یقین کرنا۔مثلاً دلیل کے ساتھ کسی چیز کی خبر دی جائے، جس کی وجہ سے اس خبر کا یقین ہو جائے۔
۶	لَتَرَوُنَّ: تم لوگ ضرور دیکھو گے۔(لَتَرَوُنَّ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رُؤْیَۃٌ ہے۔
۶	اَلْجَحِیْمَ: دوزخ، بھڑکتی ہوئی آگ۔جَحْمٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔باب سمع سے آتا ہے۔
۷	عَیْنَ الْیَقِیْنِ: یقین کی آنکھ۔یقین کا دیکھنا۔یعنی کسی چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر یقین کرنا (عَیْنٌ) کے معنی آنکھ، نظر، جمع: عُیُوْنٌ ہے۔

آیت نمبر	
۸	لَتُسْئَلُنَّ: ضرور تم سے پوچھا جائے گا (لَتُسْئَلُنَّ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سُؤَالٌ ہے۔
۸	اَلنَّعِیْمِ: نعمت، راحت۔ ہر وہ چیز جس سے دنیا میں لذت اور راحت حاصل کی جائے، جیسے کھانا، پانی، صحت اور امن وغیرہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْعَصْرِ

سورۂ عصر مکی ہے۔ اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْعَصْرِ: زمانہ، زوال کے بعد سے غروب تک کا زمانہ، نماز عصر۔ جمع: عُصُوْرٌ اور اَعْصُرٌ ہے۔
۲	خُسْرٍ: خسارہ، نقصان، ٹوٹا، گھاٹا باب سمع سے مصدر ہے، معنی نقصان اٹھانا۔
۳	اَلصّٰلِحٰتِ: اچھے کام، نیک کام۔ وہ افعال و اعمال جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہوں۔ (اَلصَّالِحَاتُ) صَلَاحٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: صَالِحَۃٌ ہے۔
۳	تَوَاصَوْا: ان لوگوں نے آپس میں ایک دوسرے کو وصیت کی۔ ان لوگوں نے آپس میں ایک دوسرے کو تاکید کی۔ (تَوَاصَوْا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَاصِیْ ہے۔
۳	اَلْحَقِّ: دین حق، سچا دین، سچی بات۔ (حَقٌّ) باب ضرب سے مصدر ہے، اس کے معنی ثابت ہونا۔
۳	اَلصَّبْرِ: صبر، تحمل، فرماں برداری پر جمے رہنا اور نافرمانی سے رک جانا (صَبْرٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

سورۂ ہمزہ مکی ہے۔ اس میں نو (۹) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	وَيْلٌ: خرابی، بربادی، ہلاکت۔ جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔
۱	هُمَزَةٍ: پس پشت عیب نکالنے والا (بیان القرآن) پیٹھ پیچھے عیب بیان کرنے والا (هُمَزَةٌ) هَمْزٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔
۱	لُمَزَةٍ: رو در رو طعنہ دینے والا (بیان القرآن) آمنے سامنے عیب بیان کرنے والا۔ (لُمَزَةٌ) لَمْزٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔
۲	عَدَّدَهُ: اس نے اس (مال) کو گن گن کر رکھا۔ بار بار گن کر رکھا (عَدَّدَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْدِيْدٌ ہے (ہُ) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۳	يَحْسَبُ: وہ خیال کرتا ہے۔ وہ گمان کرتا ہے۔ (يَحْسَبُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔
۳	أَخْلَدَهُ: وہ (اس کا مال) اس کے پاس ہمیشہ رہے گا۔ یہ فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (أَخْلَدَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْلَادٌ ہے۔
۴	لَيُنْبَذَنَّ: وہ ضرور ڈال دیا جائے گا۔ وہ ضرور پھینک دیا جائے گا۔ (لَيُنْبَذَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَبْذٌ ہے۔

آیت نمبر	
۴	اَلْحُطَمَۃِ: توڑ پھوڑ دینے والی۔ اس سے مراد جہنم ہے۔ (حُطَمَۃٌ) حَطْمٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۶	اَلْمُوْقَدَۃُ: سلگائی ہوئی (آگ) (مُوْقَدَۃٌ) اِیْقَادٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔
۷	تَطَّلِعُ: وہ (آگ) پہنچ جائے گی۔ (تَطَّلِعُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِطِّلَاعٌ ہے۔
۷	اَلْاَفْئِدَۃِ: دل، واحد: فُؤَادٌ ہے۔
۸	مُؤْصَدَۃٌ: بند کی ہوئی۔ اِیْصَادٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔
۹	عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ: لمبے لمبے ستون۔ (عَمَدٌ) کے معنی ستون، اس کا واحد: عَمُوْدٌ ہے۔ (مُمَدَّدَۃٌ) کے معنی پھیلائی ہوئی، لمبی کی ہوئی۔ تَمْدِیْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ

سورۂ فیل مکی ہے۔ اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلَمْ تَرَ: کیا آپ نے دیکھا نہیں، کیا آپ کو معلوم نہیں (لَمْ تَرَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رُؤْیَۃٌ ہے۔
۱	اَصْحٰبِ الْفِیْلِ: ہاتھی والے۔ ان سے مراد شاہ یمن ابرہہ اور اس کے لشکر والے ہیں، جو بہت سے ہاتھیوں کو لے کر کعبہ شریف کی عمارت گرانے کے لئے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے معمولی پرندوں کے ذریعہ ابرہہ اور اس کی فوج کو عبرت ناک سزا دی اور ان کے ناپاک ارادے کو خاک میں ملا دیا

آیت نمبر	
	(اَصْحٰبُ) کے معنی والے، واحد: صَاحِبٌ ہے۔(فِیْلٌ) کے معنی ہاتھی، اس کی جمع: اَفْیَالٌ اور فُیُوْلٌ ہے۔
۲	کَیْدَھُمْ: ان کا داؤ، ان کی تدبیر۔(کَیْدٌ) بابِ ضرب سے مصدر ہے، معنی داؤ کرنا، تدبیر کرنا۔
۲	تَضْلِیْلٍ: غلط، سرتاپا غلط، (تَضْلِیْلٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے، اس کے معنی بے راہ کرنا، گمراہ کرنا۔
۳	اَرْسَلَ: اس نے بھیجا(اَرْسَلَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْسَالٌ ہے۔
۳	طَیْرًا: پرندے، جمع: طُیُوْرٌ ہے۔
۳	اَبَابِیْلَ: غول کے غول، جھنڈ کے جھنڈ (اَبَابِیْلُ) بعض حضرات کے نزدیک اس کا کوئی واحد نہیں ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا اس کا واحد: اِبُّوْلٌ یا اِبَّالٌ یا اِبِیْلٌ ہے (تفسیر جلالین) اردو زبان میں جو ایک خاص چڑیا کو ابابیل کہتے ہیں وہ مراد نہیں ہے۔ یہ پرندے کبوتر سے چھوٹے تھے۔ اور عجیب قسم کے پرندے تھے، جو اس سے پہلے نہیں دیکھے گئے، جیسا کہ روایت میں ہے۔
۴	تَرْمِیْھِمْ: وہ (پرندے) پھینکتے ہیں۔ وہ پھینکتے تھے (تَرْمِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَمْیٌ ہے۔
۴	حِجَارَۃٍ: پتھریاں، پتھر۔ واحد: حَجَرٌ ہے۔
۴	سِجِّیْلٍ: کنکر۔ بعض لوگوں نے کہا کہ (سِجِّیْلٌ) سنگ گل کا معرب ہے۔ سنگ گل سے مراد ایسی کنکری جو مٹی کو آگ میں پکانے سے بنتی ہے۔
۵	کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ: کھائے ہوئے بھوسے کی طرح (عَصْفٌ) کے معنی بھوسہ۔ (مَاْکُوْلٌ) کے معنی کھایا ہوا۔ اَکْلٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ

سورۂ قریش مکی ہے۔ اس میں چار (۴) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اِیْلٰفِ: الفت کرنا، مانوس رکھنا۔ خوگر ہونا۔ (اِیْلاف) باب افعال سے مصدر ہے۔
۱	قُرَیْشٍ: قریش، عرب کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔ جس میں ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ خاندانِ قریش حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے ہے۔ یہ قبیلہ اپنی نسبی شرافت، مذہبی عظمت اور سیاسی طاقت کے اعتبار سے تمام عربی قبائل میں ممتاز تھا۔ چوں کہ قریش کا پیشہ تجارت تھا۔ اس لئے یہ لوگ قافلوں کی صورت میں تجارت کے لئے ہر سال دو سفر کیا کرتے تھے۔ گرمیوں میں شام اور جاڑوں میں یمن کا سفر کرتے اور تجارتی فوائد حاصل کرتے تھے۔
۲	رِحْلَۃَ: سفر۔ جمع: رِحْلَاتٌ اور رِحَلٌ ہے۔
۲	اَلشِّتَآءِ: جاڑے کا موسم، جمع: اَشْتِیَۃٌ ہے۔
۲	اَلصَّیْفِ: گرمی کا موسم۔ جمع: اَصْیَافٌ ہے۔
۳	لِیَعْبُدُوْا: چاہئے کہ وہ لوگ عبادت کریں۔ (لِیَعْبُدُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عِبَادَۃٌ ہے۔
۴	اَطْعَمَھُمْ: اس نے ان کو کھانا دیا۔ (اَطْعَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر اِطْعَامٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر	
۴	اٰمَنَهُمْ: اس نے ان کو امن دیا (اٰمَنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْمَانٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر مفعول بہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

سورۂ ماعون مکی ہے۔ اس میں سات (۷) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَرَءَيْتَ: کیا آپ نے دیکھا۔ (رَءَيْتَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔
۱	يُكَذِّبُ: وہ جھٹلاتا ہے۔ (يُكَذِّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْذِيْبٌ ہے۔
۱	اَلدِّيْنِ: بدلہ، جزا، انصاف۔
۲	يَدُعُّ: وہ دھکے دیتا ہے۔ (يَدُعُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَعٌّ ہے۔
۳	لَا يَحُضُّ: وہ ترغیب نہیں دیتا ہے۔ (لَا يَحُضُّ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَضٌّ ہے۔
۴	وَيْلٌ: خرابی، بربادی، ہلاکت۔
۴	اَلْمُصَلِّيْنَ: نماز پڑھنے والے۔ (اَلْمُصَلِّيْنَ) تَصْلِيَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُصَلٍّ ہے۔
۵	سَاهُوْنَ: غافل، بے خبر، بھولنے والے۔ یعنی نماز کو چھوڑ دینے والے۔ (سَاهُوْنَ) سَهْوٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: سَاهٍ ہے۔
۶	يُرَآءُوْنَ: وہ لوگ ریا کاری کرتے ہیں۔ وہ لوگ دکھلاوا کرتے ہیں۔

آیت نمبر	
۶	(یُرَآءُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُرَاءَاۃٌ ہے۔
۷	یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ: وہ لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے تھے۔ وہ لوگ برتنے کی چیز مانگنے پر نہیں دیتے تھے۔ (یَمْنَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَنْعٌ ہے۔ (اَلْمَاعُوْنَ) کے معنی زکوٰۃ، برتنے کی چیز، معمولی چیز جیسے سوئی، نمک، آگ، ڈول، ہانڈی، چھلنی وغیرہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ

سورۂ کوثر مکی ہے۔ اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَعْطَیْنٰکَ: ہم نے آپ کو عطا فرمایا۔ (اَعْطَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْطَآءٌ ہے۔ (کَ) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۱	اَلْکَوْثَرَ: کوثر۔ جنت کے ایک حوض کا نام ہے۔ اور ہر خیر کثیر بھی اس میں شامل ہے۔
۲	صَلِّ: آپ نماز پڑھئے۔ (صَلِّ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَصْلِیَۃٌ ہے۔
۲	اِنْحَرْ: آپ قربانی کیجئے۔ (اِنْحَرْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَحْرٌ ہے۔
۳	شَانِئَکَ: آپ کا دشمن (شَانِیٌ) شَنْأٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح اور سمع سے آتا ہے۔ (کَ) ضمیر مضاف الیہ ہے۔

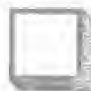
آیت نمبر	
۳	اَلْاَبْتَرُ: دُم کٹا، بے اولاد، جس میں کوئی بھلائی نہ ہو۔ (اَبْتَرُ) بَتْرٌ مصدر سے اَفْعَل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ

سورۂ کافرون مکی ہے۔ اس میں چھ (۶) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْکٰفِرُوْنَ: کفر کرنے والے، انکار کرنے والے، بے ایمان لوگ (کَافِرُوْنَ) کُفْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۲	لَا اَعْبُدُ: میں (تمہارے معبودوں کی) عبادت نہیں کرتا ہوں۔ (لَا اَعْبُدُ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد متکلم، مصدر عِبَادَۃٌ ہے۔
۲	تَعْبُدُوْنَ: تم لوگ عبادت کرتے ہو۔ (تَعْبُدُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عِبَادَۃٌ ہے۔
۳	عٰبِدُوْنَ: عبادت کرنے والے۔ (عابِدُوْن) عِبَادَۃٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: عَابِدٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۴	عَبَدْتُّمْ: تم نے عبادت کی۔ (عَبَدْتُّمْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عبادۃٌ ہے۔
۶	دِیْنِ: میرا دین، میری راہ، میرا بدلہ۔ (دِیْنِ) اصل میں دِیْنِیْ ہے۔ یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا، اور نون پر کسرہ باقی رکھا گیا تا کہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔ (دِیْنٌ) کے معنی راستہ، طریقہ، بدلہ۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ النَّصْرِ

سورۂ نصر مدنی ہے۔ اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	نَصْرُ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی مدد۔ (نَصْرٌ) کے معنی مدد کرنا۔
۱	اَلْفَتْحُ: فیصلہ، فتح۔ اس سے مراد فتح مکہ ہے۔
۲	(اِذَا) رَءَيْتَ: جب آپ دیکھیں۔ (رَءَيْتَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔
۲	يَدْخُلُوْنَ: وہ لوگ داخل ہوتے ہیں۔ داخل ہوتے ہوئے۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ (يَدْخُلُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُخُوْلٌ ہے۔
۲	اَفْوَاجًا: جوق در جوق، غول کے غول۔ اس کا واحد: فَوْجٌ ہے۔ اس کے معنی: گروہ، جماعت۔
۳	سَبِّحْ: آپ پاکی بیان کیجئے۔ (سَبِّحْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَسْبِيْحٌ ہے۔
۳	اِسْتَغْفِرْ: آپ مغفرت کی درخواست کیجئے۔ (اِسْتَغْفِرْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِغْفَارٌ ہے۔
۳	تَوَّابًا: بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں ہے۔ (تَوَّابٌ) تَوْبَةٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ اللَّهَبِ

سورۂ لہب مکی ہے۔ اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	تَبَّتْ: وہ (دونوں ہاتھ) ٹوٹ جائیں۔ یہ جملہ بددعا کے طور پر ہے۔ یعنی ابولہب ہلاک ہوجائے۔ (تَبَّتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَبٌّ ہے۔ معنی ٹوٹ جانا، ہلاک ہونا۔
۱	يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ: ابولہب کے دونوں ہاتھ، (يَدَا) اصل میں يَدَانِ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ (يَدَا) ہوگیا۔ (اَبِيْ لَهَبٍ) ابولہب کا اصلی نام عبد العزیٰ ہے۔ یہ عبد المطلب کی اولاد میں سے ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ سرخ ہونے کی وجہ سے اس کی کنیت ابو لہب مشہور تھی۔ یہ شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن اور اسلام کا نہایت مخالف تھا۔
۱	تَبَّ: وہ ہلاک ہوگیا، وہ برباد ہوجائے۔ (تَبَّ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبٌّ ہے۔
۲	مَآ اَغْنٰى عَنْهُ: وہ (اس کا مال وغیرہ) اس کے کام نہیں آیا۔ (مَآ اَغْنٰى) باب افعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَآءٌ ہے۔
۲	مَا كَسَبَ: جو اس نے کمایا۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (كَسَبَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَسْبٌ ہے۔
۳	سَيَصْلٰى: عنقریب وہ داخل ہوگا۔ (سین) حرف استقبال ہے۔ (يَصْلٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَلْيٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳	ذَاتَ لَهَبٍ: شعلہ والی (آگ) بھڑکنے والی (آگ) ذَاتٌ کے معنی والی۔ اس کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع: ذَوَاتٌ ہے۔ (لَهَبٌ) کے معنی شعلہ، باب سمع سے مصدر بھی ہے، مصدری معنی شعلہ بھڑکنا۔
۴	حَمَّالَةَ الْحَطَبِ: ایندھن اٹھانے والی، لکڑی لادنے والی۔ (حَمَّالَةٌ) حَمْلٌ مصدر سے فَعَّالَةٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ (اَلْحَطَبُ) کے معنی ایندھن، لکڑی، جمع: اَحْطَابٌ ہے۔
۵	جِیْدِهَا: اس (عورت) کی گردن۔ (جِیْدٌ) کے معنی گردن، جمع: اَجْیَادٌ ہے (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۵	حَبْلٌ مِنْ مَّسَدٍ: مونجھ کی رسی، مضبوط بٹی ہوئی رسی۔ (حَبْلٌ) کے معنی رسی، باندھنے کی چیز۔ جمع: حِبَالٌ، حُبُوْلٌ اور اَحْبَالٌ ہے۔ (مَسَدٌ) کے معنی مونجھ، کھجور کا ریشہ، مضبوط بٹی ہوئی رسی، جمع: مِسَادٌ اور اَمْسَادٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

سورۂ اخلاص مکی ہے اس میں چار (۴) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَللّٰهُ اَحَدٌ: اللہ ایک ہے۔ (اللّٰہ) کے معنی سچا معبود، حقیقی معبود۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ کسی دوسرے کے لئے اس کا استعمال کرنا درست نہیں۔ لفظ "اَللّٰهُ" اِلٰهٌ سے مشتق ہے، جو معبود کے معنی میں ہے۔ پھر لفظ اللہ کو ایسی ذات کا علم بنا دیا گیا جو واجب الوجود اور تمام صفات کمال کی جامع ہے (اَحَدٌ) کے معنی ایک، جمع: آحَادٌ ہے۔
۲	اَلصَّمَدُ: بے نیاز۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، صمد ایسی ذات

آیت نمبر	
	کو کہتے ہیں جس کے سب محتاج ہوں اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو۔ صَمْدٌ مصدر باب نصر سے آتا ہے اس کے معنی ارادہ کرنا۔
۳	لَمْ یَلِدْ: نہ اس نے جنا، یعنی اس کی کوئی اولاد نہیں ہے (لَمْ یَلِدْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِلَادَةٌ ہے۔
۳	لَمْ یُوْلَدْ: نہ وہ جنا گیا، یعنی وہ کسی کی اولاد نہیں ہے (لَمْ یُوْلَدْ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِلَادَةٌ۔
۴	كُفُوًا: برابر، ہمسر، مثل، مقابل۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

سورۂ فلق مدنی ہے۔ اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَعُوْذُ: میں پناہ لیتا ہوں۔ میں پناہ چاہتا ہوں۔ (اَعُوْذُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عَوْذٌ ہے۔
۱	رَبِّ الْفَلَقِ: صبح کا مالک۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار، پالنے والا۔ مالک لفظ ربّ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ (اَلْفَلَقُ) کے معنی صبح۔ فَلْقٌ باب ضرب سے مصدر ہے۔ پھاڑنا۔ صبح کی روشنی رات کی تاریکی کو پھاڑ دیتی ہے۔ اس لئے صبح کو فلق کہا جاتا ہے۔
۲	شَرِّ: برائی۔ جمع: شُرُوْرٌ ہے۔
۲	خَلَقَ: اس نے پیدا فرمایا۔ (خَلَقَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَلْقٌ ہے۔

آیت نمبر	
۳	غَاسِقٍ: تاریک رات، اندھیری رات۔ (غَاسِقٌ) غَسَقٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ معنی رات کا تاریک ہونا۔
۳	اِذَا وَقَبَ: جب وہ (رات) آجائے (وَقَبَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَقْبٌ ہے۔
۴	اَلنَّفّٰثٰتِ: (گرہوں میں) پھونک مارنے والی عورتیں۔ اس سے مراد جادو کرنے والی عورتیں ہیں۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ لبید بن اعصم یہودی نے اپنی بیٹیوں سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کرایا تھا (نَفَّاثَاتٌ) کے معنی پھونک مارنے والی عورتیں۔ اس کا واحد: نَفَّاثَةٌ ہے۔ جو نَفْثٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۴	اَلْعُقَدِ: گرہیں، واحد: عُقْدَةٌ ہے۔
۵	اِذَا حَسَدَ: جب وہ (حسد کرنے والا) حسد کرے۔ (حَسَدَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَسَدٌ ہے۔ حسد کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے سے نعمت کے زائل ہونے کی تمنا کرنا، یا دوسرے سے نعمت کے زائل ہونے اور اپنے لئے حاصل ہونے کی تمنا کرنا۔ دوسرے سے زوال نعمت کی تمنا کرنا، بُری عادت اور گناہ کا کام ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ النَّاسِ

سورۂ ناس مدنی ہے۔ اس میں چھ آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَعُوْذُ: میں پناہ لیتا ہوں۔ میں پناہ چاہتا ہوں۔ (اَعُوْذُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عَوْذٌ ہے۔

آیت نمبر

۱ رَبِّ النَّاسِ: لوگوں کا مالک، آدمیوں کا مالک، (رَبٌّ) کے معنی پروردگار، پالنے والا، مالک۔ لفظ ربّ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔

۲ مَلِكِ النَّاسِ: لوگوں کا بادشاہ۔ آدمیوں کا بادشاہ۔ (مَلِكٌ) کے معنی بادشاہ، جمع: مُلُوْكٌ ہے۔

۳ اِلٰهِ النَّاسِ: لوگوں کا معبود، آدمیوں کا معبود (اِلٰهٌ) کے معنی معبود، جمع: آلِهَةٌ۔

۴ اَلْوَسْوَاسِ: وسوسہ ڈالنے والا۔ دل میں برا خیال ڈالنے والا۔ اس سے مراد شیطان ہے۔

۴ اَلْخَنَّاسِ: چھپ جانے والا، پیچھے ہٹ جانے والا۔ اس سے مراد شیطان ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لینے سے شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ (اَلْخَنَّاسُ) خَنْسٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔

۵ يُوَسْوِسُ: وہ وسوسہ ڈالتا ہے۔ وہ خیال ڈالتا ہے (يُوَسْوِسُ) باب فعللۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَسْوَسَةٌ ہے۔

۵ صُدُوْرِ: سینے، واحد: صَدْرٌ ہے۔

۶ اَلْجِنَّةِ: جن۔ اس کا واحد: جِنِّيٌّ ہے۔ جن ایک مخلوق ہے جو آگ سے پیدا کی گئی ہے۔ اور انسانوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہتی ہے۔

۶ اَلنَّاسِ: لوگ، آدمی۔ (اَلنَّاسُ) کے معنی آدمی چاہے مرد ہوں یا عورتیں۔ یہ ایسا اسم ہے جو رَهْطٌ اور قَوْمٌ کی طرح جمع کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اس کا واحد: اِنْسَانٌ ہے۔

الحمد للہ! آج بروز جمعہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۰ اپریل ۲۰۰۹ء بوقت ساڑھے تین بجے شام منتخب لغات القرآن کا کام مکمل ہوا ہے۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ

منتخب لغات القرآن

ایک نظر میں

۞ یہ قرآنِ کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند لغت ہے۔ جو عام فہم زبان میں قیمتی مضامین پر مشتمل ہے۔

۞ یہ ایک علمی اور تحقیقی کتاب ہے جو تفسیر کی معتبر کتابوں کے حوالوں سے آراستہ اور شائقین علوم قرآن کے لئے بہت نفع بخش ہے۔

۞ اس کتاب میں الفاظ قرآن کی عمدہ تشریح اور لغوی وصرفی تحقیق بھی ہے۔

۞ حل لغات کے ساتھ نحوی ترکیب کا ایک مختصر ذخیرہ اور حسب ضرورت تفسیری مباحث کا گلدستہ بھی ہے۔

۞ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مبارک حالات بھی اس کتاب کے لئے باعثِ زینت ہیں۔

۞ یہ کتاب اپنی امتیازی خصوصیات کی وجہ سے فہم قرآن کے شائقین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔

مکتبہ دعوت القرآن دیوبند ضلع سہارن پور، یوپی

فون نمبر: 01336-221672